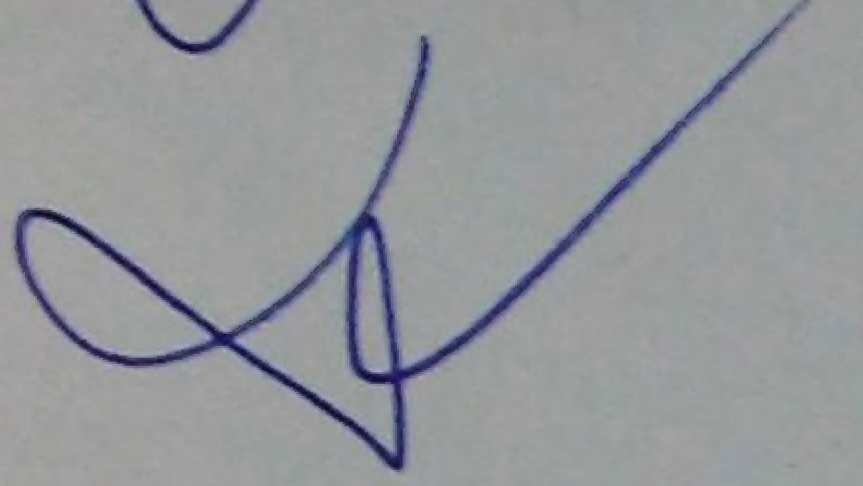


Car


مفوض کار
 حجت و - حجت (میر)

عنوان -

ترتیبی -

گروه هر

کتاب

عنوان

۱۱

۹۱

۱۱

۱۱۷۷۹

۱۱۷۷۹

۱۱۷۷۹



بسم اللہ الرحمن الرحیم

| | | | |
|---|--|---|---|
| ۴۱ اے مونس کی شہرہ عالم کا جہان میں زور کو بھروسہ سائیں ان کا جہان میں چہ چاہو علم شاہ در عالم کا جہان میں سامان نظر آوار و عزم کا جہان میں | ۴۲ سرشتیں کیوں خلق کو دیکھا غم ہے عالم میں در عالم کے مددگار کا غم ہے تمہاری سرکار کے غم کا غم ہے رہو کہ یہ غم حیدر آرا کا غم ہے | ۴۳ جس تیغ شکر سر حیدر پر علم ہو محراب کی اس صدمے سے کیوں پشت خم ہو | ۴۴ سایہ خنیں دزدین اٹھاتے دلی کا ہر گھر میں ہو غلے غلے علی کا |
| ۴۵ اے سب سب میں غیاث کی سمان ہر ایک کو تیرا ہے عطا نعت الوان فائق نے اسی ماہ میں نازل کیا قرآن ہر فیض ملاوت سے سر پہن سمان | ۴۶ اے خالق اکبر جو ہیں شیر کا یلہ تو فضل عظیم عید نبی صاحب ہند اے سب سب میں غلے غلے علی کا | ۴۷ دل شمع صفت جلتے ہیں غم شکر کے زمزمین تندہ بین توجہ داغوں کی ہیں آہوں کے علم زمین | ۴۸ جو ثبت شکن و کفر شکن قلعہ شکن ہو اس شیر الہی کا گلا اور رسن ہو |

۴۱
اے مونس کی شہرہ عالم کا جہان میں
زور کو بھروسہ سائیں ان کا جہان میں
چہ چاہو علم شاہ در عالم کا جہان میں
سامان نظر آوار و عزم کا جہان میں

| | | |
|--|---|--|
| <p>۴۶</p> <p>پیدا ہوئے تھے تیرے پیرے پیرے برتر تھے تیرے کسی کے نہیں آیا از غنیمت مبارک میں جو نے اٹھایا مسیح علی عرش سے تیرا پیرا پیرا</p> | <p>۴۷</p> <p>مجلس میں کوئی اسکی نصیحت نہ کی عصیان زبان سے کہے کے خالق اکبر از کھون سے جو دیکھے تو سے شکر سامع ہو کانون کے گونہ گونہ کون</p> | <p>۴۸</p> <p>کچھ نہ کہوں تجھ کو تجھی اسے اکثر کے نور سے مخلوق میں ہم دونوں از خلق میں یوں میرے لیے حیدر صفد جب جس سے میرے حیدر پر در</p> |
| <p>توقیر ولادت بھی ملی گھڑین خدا کے مولا کو شہادت بھی ملی گھڑین خدا کے</p> | <p>لکھے تو خوشی بچتے پاک کے دان ہون ہاتھوں کے بھی سب جرم بر سرست بکلی ہون</p> | <p>پھاڑ دین گریبان جو دامن سے جدا ہو پھر جسم ہے بیکار جو سرق سے جدا ہو</p> |
| <p>۴۹</p> <p>اچھا ہے تو نے تھے تیرے اچھے بافض قلم تیرے جو بطن سے نچا ادب تیرے کریم ہون ان پر نہ تیرے چہرے ملک و دین ہون تیرا</p> | <p>۵۰</p> <p>وہ سابق الاسلام تھے میرا نیک سین جسے ہے وہ تیرے قلم گر ارض و سما ہون تیرے یکے پیر اور ایک ملن حیدر کہہ کر ایمان</p> | <p>۵۱</p> <p>وہ ہے خطا لست میں تیرے بندہ اللہ ہون بارہ عیسیٰ میں غلط ہے تو گم گر تیرے بیان فضل و کمال میں خواہ سرا ہوں سے حیدر کے اٹھائے ہوا</p> |
| <p>پھر دیکھو تو باقی نہ سیا ہی نہ قلم ہو شتمہ بھی نہ حیدر کے فضائل کا رقم ہو</p> | <p>غالب نہو ایمان شہر عرش نشین ہو پلہ وہ فلک پر ہو وہ پلہ زمین پر</p> | <p>باقی رہے پھر خزعرب کو نہ مجسم کو لیجائیں تیرے کی طرح خاک قدم کو</p> |
| <p>۵۲</p> <p>کوئی آدم کے اگر حکم کا تیرا از علی کا صبر اور صاف تیرا پیشی کی تیرے وقت میں تیرا ختمت ہو سلیمان کی اور طاعت تیرا</p> | <p>۵۳</p> <p>آگاہ ہو آگاہ ہو آگاہ ہو آگاہ جو اس سے نبی ہے اسے تجھے آگاہ بادی ہو علی ابن ابی طالب مجاہ مچھوٹ وہ ہو چکا جسے اسے نہیں</p> | <p>۵۴</p> <p>دانا میں حیدر تیرے تیرے گردن ہو ملک کو کیا آپ نے حکم دیں تیرے ملک کی ہر قوم کو حکم کے جو ہو کل خلق کو جسے حکم</p> |
| <p>یوسف کے جمال وادب جاہ کو دیکھیں وہ ایک نظر دے دیدار دیکھیں</p> | <p>وہ اہل جنان ہے جسے آدے اسکا مین علم کا ہون شہر علی باب ہے اسکا</p> | <p>اور محرم اسرار کیا شیر خدا کو نوحسرو کا تختہ کیا شیر خدا کو</p> |

۴۷
۴۸
۴۹
۵۰
۵۱
۵۲
۵۳
۵۴

| | | |
|--|--|--|
| ۱۷ میر کجاوون کا تیرے نیلے نہ پاپ گردن سے بھی پات پاپا جیت ست علی تھام سے میر پچایا جیت ست علی تھام سے میر پچایا | ۱۸ میر کجاوون کا تیرے نیلے نہ پاپ گردن سے بھی پات پاپا جیت ست علی تھام سے میر پچایا جیت ست علی تھام سے میر پچایا | ۱۹ میر کجاوون کا تیرے نیلے نہ پاپ گردن سے بھی پات پاپا جیت ست علی تھام سے میر پچایا جیت ست علی تھام سے میر پچایا |
| ہاتھ اٹھتے تھے بیت کو امیر و جہان سے بیچ لگتے بیچ کوئی کہتا تھا زبان سے | دشمن کی برائی میں بھی ہم کد نہیں کرتے جو مانگے سوال اُسکا سچی زد نہیں کرتے | کھایا بھی کچھ اُمیدیں سے تو سائل کو کھلا کر فاتے سے کبھی پورے پر سو رہے آکر |
| ۲۰ میر کجاوون کا تیرے نیلے نہ پاپ گردن سے بھی پات پاپا جیت ست علی تھام سے میر پچایا جیت ست علی تھام سے میر پچایا | ۲۱ میر کجاوون کا تیرے نیلے نہ پاپ گردن سے بھی پات پاپا جیت ست علی تھام سے میر پچایا جیت ست علی تھام سے میر پچایا | ۲۲ میر کجاوون کا تیرے نیلے نہ پاپ گردن سے بھی پات پاپا جیت ست علی تھام سے میر پچایا جیت ست علی تھام سے میر پچایا |
| سولہ کی خاک بھی سب خلق پر اساتذہ و مال تمام رہ اندر آندھوں کا ضیقوں کا غمیں بوجھ سوچنا تھا کھانا تھا کدوہ تنہا | ۲۳ میر کجاوون کا تیرے نیلے نہ پاپ گردن سے بھی پات پاپا جیت ست علی تھام سے میر پچایا جیت ست علی تھام سے میر پچایا | ۲۴ میر کجاوون کا تیرے نیلے نہ پاپ گردن سے بھی پات پاپا جیت ست علی تھام سے میر پچایا جیت ست علی تھام سے میر پچایا |
| جاری ہی رہا فیض سدا گھر سے علی کے سائل کبھی خالی نہ پھر گھر سے علی کے | راتوں کو نہ راحت کبھی سوتے تھے مولا رُدر و کے مناجات میں نشن سوتے تھے مولا | انداز جو میں فقر کے چوڑا نہیں جاتے پسخت ہو کر طے میں کہ توڑے نہیں جاتے |
| ۲۵ میر کجاوون کا تیرے نیلے نہ پاپ گردن سے بھی پات پاپا جیت ست علی تھام سے میر پچایا جیت ست علی تھام سے میر پچایا | ۲۶ میر کجاوون کا تیرے نیلے نہ پاپ گردن سے بھی پات پاپا جیت ست علی تھام سے میر پچایا جیت ست علی تھام سے میر پچایا | ۲۷ میر کجاوون کا تیرے نیلے نہ پاپ گردن سے بھی پات پاپا جیت ست علی تھام سے میر پچایا جیت ست علی تھام سے میر پچایا |
| راہروں کے غمیں گم ہیں کہ چار تھار توں کو جا جائے کھلا سے کوئی سائل سفر میں کیا آج ایل یہی مجھے کہ بھیجے یا حیدر | ۲۸ میر کجاوون کا تیرے نیلے نہ پاپ گردن سے بھی پات پاپا جیت ست علی تھام سے میر پچایا جیت ست علی تھام سے میر پچایا | ۲۹ میر کجاوون کا تیرے نیلے نہ پاپ گردن سے بھی پات پاپا جیت ست علی تھام سے میر پچایا جیت ست علی تھام سے میر پچایا |
| سوئی سی سخاوت تھی یہ اس عقدہ کشاکی اونمولن کی قطار اپنے سائل کو عطا کی | یہ جو عبادت وہ شہر عقدہ کشا تھا مولا کو خبر بھی نہ تھی کچھ کہ یہ کیا تھا | ٹوٹی ہے کمر سے چھٹا ساتھ نبی کا خلق کا وہ تھا زور یہ ہر زور علی کا |

۱۷
میر کجاوون کا تیرے نیلے
نہ پاپ گردن سے بھی پات پاپا
جیت ست علی تھام سے میر پچایا
جیت ست علی تھام سے میر پچایا

۱۸
میر کجاوون کا تیرے نیلے
نہ پاپ گردن سے بھی پات پاپا
جیت ست علی تھام سے میر پچایا
جیت ست علی تھام سے میر پچایا

۱۹
میر کجاوون کا تیرے نیلے
نہ پاپ گردن سے بھی پات پاپا
جیت ست علی تھام سے میر پچایا
جیت ست علی تھام سے میر پچایا

۲۰
میر کجاوون کا تیرے نیلے
نہ پاپ گردن سے بھی پات پاپا
جیت ست علی تھام سے میر پچایا
جیت ست علی تھام سے میر پچایا

۲۱
میر کجاوون کا تیرے نیلے
نہ پاپ گردن سے بھی پات پاپا
جیت ست علی تھام سے میر پچایا
جیت ست علی تھام سے میر پچایا

۲۲
میر کجاوون کا تیرے نیلے
نہ پاپ گردن سے بھی پات پاپا
جیت ست علی تھام سے میر پچایا
جیت ست علی تھام سے میر پچایا

۲۳
میر کجاوون کا تیرے نیلے
نہ پاپ گردن سے بھی پات پاپا
جیت ست علی تھام سے میر پچایا
جیت ست علی تھام سے میر پچایا

۲۴
میر کجاوون کا تیرے نیلے
نہ پاپ گردن سے بھی پات پاپا
جیت ست علی تھام سے میر پچایا
جیت ست علی تھام سے میر پچایا

۲۵
میر کجاوون کا تیرے نیلے
نہ پاپ گردن سے بھی پات پاپا
جیت ست علی تھام سے میر پچایا
جیت ست علی تھام سے میر پچایا

۲۶
میر کجاوون کا تیرے نیلے
نہ پاپ گردن سے بھی پات پاپا
جیت ست علی تھام سے میر پچایا
جیت ست علی تھام سے میر پچایا

۲۷
میر کجاوون کا تیرے نیلے
نہ پاپ گردن سے بھی پات پاپا
جیت ست علی تھام سے میر پچایا
جیت ست علی تھام سے میر پچایا

۲۸
میر کجاوون کا تیرے نیلے
نہ پاپ گردن سے بھی پات پاپا
جیت ست علی تھام سے میر پچایا
جیت ست علی تھام سے میر پچایا

۲۹
میر کجاوون کا تیرے نیلے
نہ پاپ گردن سے بھی پات پاپا
جیت ست علی تھام سے میر پچایا
جیت ست علی تھام سے میر پچایا

| | | |
|--|--|---|
| <p>۲۰ تھا قاسم روزی تاجان شہنشاہ ہر ایک غلاموں کے لئے نعمت الوداد کیا نہ تھا کیا فقر تھا اس فقر کے برابر نہ تھا بھلائی کا نہ جس کی کیا سزا</p> | <p>۲۱ وہ وقت کہ تہا تھانہ زبیر پوچھتا پوچھتا پوچھتا پوچھتا اور قاضی نے نہ سہی اس طرح کی چادر سر نہ تھا نہ پانوں نو عریان</p> | <p>۲۲ مطلع دہر تیر خداج نہم کے ہیں ن سوچ کر فدا ہو جائے روئے کا کہیں غل کہیں غل کی صدائے مولا کے غرار و ن میں اس شہر کی</p> |
| <p>سب نعمتیں جنکے لئے اترتی تھیں ملک سے وہ نان جوین ملک میں کھاتے تھے نہ کر</p> | <p>عسرت میں میر نہ اسے چادر تو تھی وہ بھی کبھی سر پر تھی کسی دگر کو تھی</p> | <p>سر پیٹ کے داماد کا پر ساؤنی کو مارا ہوا تھیں وز و نین ظالم زر علی کو</p> |
| <p>۲۳ سکینوں کی لفت تھی بوجھ بن بابا کی بوجھ کر تھے شفقت نہ تھا بوجھ میں مولا نہ تھی نازیت</p> | <p>۲۴ وہ شاہ کہ جسکے فضا میں تھی تو تھی افسوس تھی کہ اسے ظالم بے چارے تھا سجدہ معبودین وہ تابع تقدیر باری میر نور پور کے شہر تھی</p> | <p>۲۵ اس کو حضرت سرافندش لکھی وہ ظلم کی شہر تھی تھیں تھیں تھیں معدون نے تھی نہ تھیں تھیں تھیں نہ تھا تھیں تھیں تھیں تھیں</p> |
| <p>بھوکوں کو طعم اپنا کھلا تھو حضرت محتاجوں کو پہلو میں بٹھا لیتے تھو حضرت</p> | <p>کا پنی جو زمین زلزلہ میں آگنی مسجد محراب کو لرزہ ہوا تھو آگنی مسجد</p> | <p>نہ تھی کیا باز و کور ٹول دور کے بہتا ہے نازی کا لہو گھر میں خدا کے</p> |
| <p>۲۶ اگر تھو نے دیکھی تھو نے دیکھی یوں کہ وہ تھو نے دیکھی تھو نے دیکھی مجان کو تھو نے دیکھی تھو نے دیکھی نہ تھو نے دیکھی تھو نے دیکھی</p> | <p>۲۷ اگر تھو نے دیکھی تھو نے دیکھی سجدے ہوئے پورے سارے تھو نے دیکھی نہ تھو نے دیکھی تھو نے دیکھی نہ تھو نے دیکھی تھو نے دیکھی</p> | <p>۲۸ نہ تھو نے دیکھی تھو نے دیکھی نہ تھو نے دیکھی تھو نے دیکھی نہ تھو نے دیکھی تھو نے دیکھی نہ تھو نے دیکھی تھو نے دیکھی</p> |
| <p>فرماتے تھے مہمان کی مدارت روا ہے نہرندہ نہ ہو تو کہ علی غنبد خدا</p> | <p>نہ تھی جو وہی شہر لولاک ہوا تھا اس صدمہ کے نمبر کا جگر چاک ہوا تھا</p> | <p>سر پیو کہ زخمی ہوا سرتاج تھا اٹھا ہے زمانے سے امام آج تھا</p> |

لے قائم ہے
بائیں والا در
لے ادوان
بائیں طرف طے
لے بائیں
روح نکالی
نہ تھی سبھی
روح کے ۱۲

| | | |
|---|---|---|
| <p>مرثیہ بجائی دو سر خدیو صفدر شاہ کا علاوہ کو سب نہیں دیا بھلا یا سنگھار کے ساتھ نہ کی بھلا یا چھوڑا چھوڑا کسی عجب کی بھلا یا</p> | <p>مرثیہ بجائی دو سر خدیو صفدر شاہ کا علاوہ کو سب نہیں دیا بھلا یا سنگھار کے ساتھ نہ کی بھلا یا چھوڑا چھوڑا کسی عجب کی بھلا یا</p> | <p>مرثیہ بجائی دو سر خدیو صفدر شاہ کا علاوہ کو سب نہیں دیا بھلا یا سنگھار کے ساتھ نہ کی بھلا یا چھوڑا چھوڑا کسی عجب کی بھلا یا</p> |
| <p>اک خسر قدامتہ اشکو نسو دھوئے تھے نمازی حضرت کو سنبھالے ہوئے تھے نمازی</p> | <p>رونے لگے بیٹے شہ واکا لپٹ کر شہید تو غش ہو گئے بابا لپٹ کر</p> | <p>کٹوا کے گلارے سے مقتل میں لگا میں شہر میں تو غم کے خنجر میں لگا</p> |
| <p>مرثیہ فدا دے دیں شہیدوں کے دیوار کو مار دنیا و دنیا کیلئے دیوار کو مار لاندوں کے بیچوں کے پتھر کو مار ماہ رمضان میں شہر کو مار</p> | <p>مرثیہ فدا دے دیں شہیدوں کے دیوار کو مار دنیا و دنیا کیلئے دیوار کو مار لاندوں کے بیچوں کے پتھر کو مار ماہ رمضان میں شہر کو مار</p> | <p>مرثیہ فدا دے دیں شہیدوں کے دیوار کو مار دنیا و دنیا کیلئے دیوار کو مار لاندوں کے بیچوں کے پتھر کو مار ماہ رمضان میں شہر کو مار</p> |
| <p>تربت میں سول عربی تو رہیں گے بن باکے سبطین بنی ہو تو رہیں گے</p> | <p>بیٹوں سے سخن صبر فرماتے تھے حضرت قاتل کا مگر نام نہ بتلا تو تھے حضرت</p> | <p>سایا بھی نہ تیرے تن خاک پہ ہوگا لاشہ ترا بے غسل کفن خاک پہ ہوگا</p> |
| <p>مرثیہ نہیں خبر جاوے کسی بے سنائی کیا بھی ہو تاواں بے سنائی نہیں خبر جاوے کسی بے سنائی کیا بھی ہو تاواں بے سنائی</p> | <p>مرثیہ نہیں خبر جاوے کسی بے سنائی کیا بھی ہو تاواں بے سنائی نہیں خبر جاوے کسی بے سنائی کیا بھی ہو تاواں بے سنائی</p> | <p>مرثیہ نہیں خبر جاوے کسی بے سنائی کیا بھی ہو تاواں بے سنائی نہیں خبر جاوے کسی بے سنائی کیا بھی ہو تاواں بے سنائی</p> |
| <p>فرزندوں نے دیو پکا عمامہ کو مرنے سے اگھر کے زن و مرد کل آئے گھر وں سے</p> | <p>جو گزری گی تجھ پر مجھے معلوم ہے مٹیا تو مجھے سوا بکس معلوم ہے مٹیا</p> | <p>راحت سے تجھے قبر میں سونا نہ ملے گا بٹی کو تری لاش پر رونا نہ ملے گا</p> |

| | | |
|---|---|--|
| <p>۱۲۳ وہ کہے اور بولے لگو سید مظلوم فریاد کی تپ سجود کرنے سے اٹھی تھی حضرت نے کہا بیویوں سے باخاطر مظلوم میری شکل آئینہ کہیں نہ تھیں</p> | <p>۱۲۴ دور دور ملک غنیمتیں ہیں سید عالم اور خون نہ تھا زخم سیراب کج کردم نہنم کو ہوا جسم چارے کا ترسم اگر سچوین شہادت تو یہاں پوچھو</p> | <p>۱۲۵ سبقت عیان ہونے لگے کھینچا ہوا بیویوں نے کیا غنیمتیں کج کرد جب بچیلے با بون کرکھیر سیراب از دلچسپی غن تھا کہ چلے چھپا</p> |
| <p>رو لیوین سران در نوکے چھائی لگا اب گھر میں تھیں لہجہ کا ندھو پٹھا کو</p> | <p>دنیا سے اسی شب کو سفر کر گئے مولا شیعوں کی کر ٹوٹ گئی مر گئے مولا</p> | <p>کلتوم بلکسی تھی مونی جاتی تھی ریت روتی پس تا بوت چلی آن تھی ریت</p> |
| <p>۱۲۶ کچھ بچا بابا کو سپر ابل تب کیا نہنم کے سب سے تھے یاد دہان حیدر بیان کرتے تھے بابا پیر نہنم کی یاد دہانی و تیر محراب</p> | <p>۱۲۷ اگر کھین غنیمتیں سیراب کا غنیمت نا بون کا کہیں کھین کا غنیمت بالا کے زمین میں شہنشاہ کا غنیمت انگلک پوچھو چارہ اس کا غنیمت</p> | <p>۱۲۸ ایک اہل غار رو کہ وقت بجا ہو بیوی کہ چھو کا دھی قتل ہوا ہے ماوی جو غنیمت ہے وہ دنیا تھا ہو دن آج کا سوچو تو قیامت کی ہو</p> |
| <p>خبر قبر کہیں اب نہ ٹھکانا تھا ہمارا یہ بہر غار آخری آنا تھا ہمارا</p> | <p>سر بیٹیا تھا روح امین کشن کہیں نہنم کے جگر بند تر پتے تھے نہنم</p> | <p>اک شور ہے ماتم کا بہا گھر میں بیوی کے بیٹے لئے جاتے ہیں جنازہ کو ٹھکی کے</p> |
| <p>۱۲۹ روئے ہوئے گھر میں لپکتے ہیں سب اہل حرم میں سر پہنچتے نہنم کے کہا ہے کہ نہنم کے فرمان ہے یہی ہے نہنم کے</p> | <p>۱۳۰ چلائی تھیں یہ بیان اگر وہی داری بابا خدایا یہی مظلوم کا داری آمان کی تو بچے تھی جنت میں داری اب کون قبر لیو بگا فاقہ نہیں داری</p> | <p>۱۳۱ تا بوت کو لاؤ چھپتے ہیں دھج نہنم کی طمان حد سید ابرا کھنچے ہوئے قبر میں حضرت کو لاؤ نہنم کے چھپے ہوئے تھے لاؤ</p> |
| <p>دو ٹکڑے ہے سر سید والا نہ جھٹکے میں لٹ گئی ہی ہری بابا نہ جھٹکے</p> | <p>دشمن میں منہ ظلم سے موڑ نیلے شکر رو بھائی ہیں انکو بھی چھوڑ نیلے شکر</p> | <p>فرماتے تھے لہجہ لگا چھاتی سیدی کو پیار و مری آغوش میں دلاش علی کو</p> |

| | | |
|---|---|---|
| <p>۵۴ زار و زور و زور و زور زار و زور و زور و زور زار و زور و زور و زور زار و زور و زور و زور</p> | <p>۵۵ بیکس و بیکس و بیکس و بیکس بیکس و بیکس و بیکس و بیکس بیکس و بیکس و بیکس و بیکس بیکس و بیکس و بیکس و بیکس</p> | <p>۵۶ زار و زور و زور و زور زار و زور و زور و زور زار و زور و زور و زور زار و زور و زور و زور</p> |
| <p>جلاتی تین اب آئی تباہی کر گھر ہی نہ رہا کوئی مری جو پیکر کے سر پر</p> | <p>مہنون سے بھی سو میں مہنون و گھائی پردیس میں تنہا ہمیں کیا چھوڑ گھائی</p> | <p>اندوہ و غم و درد سے تم چھٹ گئی بابا فریاد ہی پردیس میں ہم ٹ گئی بابا</p> |
| <p>۵۷ چلائے یہ فرزند کہ فریاد و زور کیا نہ ہو اب بیکس و بیکس و بیکس کیا نہ ہو اب بیکس و بیکس و بیکس کیا نہ ہو اب بیکس و بیکس و بیکس</p> | <p>۵۸ بابا سے چلائے کہ کیا چھوڑ گھائی کیا نہ ہو اب بیکس و بیکس و بیکس کیا نہ ہو اب بیکس و بیکس و بیکس کیا نہ ہو اب بیکس و بیکس و بیکس</p> | <p>۵۹ چلائے یہ فرزند کہ فریاد و زور کیا نہ ہو اب بیکس و بیکس و بیکس کیا نہ ہو اب بیکس و بیکس و بیکس کیا نہ ہو اب بیکس و بیکس و بیکس</p> |
| <p>بیزار ہیں جینے سے بلا لیجئے ہکو چھاتی سے اسی طرح لگا لیجئے ہکو</p> | <p>پاؤ گے نہ تم جان اگر کھو گے بھائی اک روز اسی طرح ہمیں دو گے بھائی</p> | <p>وان پر و جگر خستہ دل ریش کو دکھا تالان طہان خاک درویش کو دکھا</p> |
| <p>۶۰ چلائے یہ فرزند کہ فریاد و زور کیا نہ ہو اب بیکس و بیکس و بیکس کیا نہ ہو اب بیکس و بیکس و بیکس کیا نہ ہو اب بیکس و بیکس و بیکس</p> | <p>۶۱ بابا سے چلائے کہ کیا چھوڑ گھائی کیا نہ ہو اب بیکس و بیکس و بیکس کیا نہ ہو اب بیکس و بیکس و بیکس کیا نہ ہو اب بیکس و بیکس و بیکس</p> | <p>۶۲ چلائے یہ فرزند کہ فریاد و زور کیا نہ ہو اب بیکس و بیکس و بیکس کیا نہ ہو اب بیکس و بیکس و بیکس کیا نہ ہو اب بیکس و بیکس و بیکس</p> |
| <p>اب کون ہو سکے یہ گھر جائیکے بھائی رہنے دو ہمیں تم ہمیں مری جائیکے بھائی</p> | <p>لے لال جو گھر میں نہ چھوڑا لیگی بھائی روتی ہوئی تربت یہ چلی آ لیگی بھائی</p> | <p>سب بدن صفت بیتیاب تو ان میں سطر کطیرح تن کی رگین فی عیان میں</p> |

| | | |
|---|---|--|
| <p>۱۱۱ منہ در صبارت و در صفا آزار نے ہاتھ میں قابو میں ہو کر قرار اس صنف کی تصویریں ایسی ہوں اور در سے فالج کے جبار</p> | <p>۱۱۲ اسکین میں متوجہ ہو کر رکھنا ہوں کوئی بات نہ یاد سر پہ چادر سادہ شفتیں در نہ یاد وزیر کوئی نہ جھنجھکیا نہ یاد</p> | <p>۱۱۳ جب قہر وال اس کو دریا بن گیا کھڑے کھڑے ہوئے سارے میں جگیا روال سے کسی مرے زخمی جھپٹا نہ انونہ پر کھڑے شانو کوٹھا</p> |
| <p>۱۱۴ ہاتھوں سے نوالا بھی اٹھایا نہیں جاتا جنباک نہ کھلائی کوئی کھایا نہیں جاتا</p> | <p>۱۱۵ میت پہ مری کوئی نہ روو گیا ہنہین مجھ سا کوئی محتاج نہ روو گیا ہنہین</p> | <p>۱۱۶ چین اپنا مری واسطے کھو تیاٹھ بھی جب آہ میں کرتا تھا تو روو تیاٹھ بھی</p> |
| <p>۱۱۷ فالج کے نشان کے اور اس طرح کا روہ تھا عجیب ایسی وہ عجیب نہ زخم میں کسی جا کر نہ بیچ عسرتھی ہلاکت تھی تیاٹھ بھی</p> | <p>۱۱۸ یان میر پور شہر تھا ایک خوش حال کھانا وہ کھلا جاتا تھا جبکہ در شام منظر نظر تھا اسے ہر دم آرام شفقت سے محبت تو وہ کرتا تھا عام</p> | <p>۱۱۹ ٹھکانا بہ رحمت مجھے اس شہر کا کس کوں جیسے سب میں اٹھایا پتلیکھن دے کہ وہ مجھ کو نہیں دور در سے کھا کھو بھی میں جین</p> |
| <p>۱۲۰ اندھا تھا پہ تھی اسکی نظر بے علا پر توشہ تھا قناعت پہ توکل تھا خدا پر</p> | <p>۱۲۱ اس دُکھ میں خبر گیر مرا آٹھ پہر تھا معلوم نہیں یہ وہ ملک تھا کہ شبہ تھا</p> | <p>۱۲۲ کیا جانے وہ کس کچھ میں گرفتار ہوا معلوم یہ ہوتا ہے کہ بیمار ہوا ہے</p> |
| <p>۱۲۳ اس شخص کے لیے چونکہ پیر پیر کمال پہ بیمار تو رہا نہ پیر رویش جب یہ کس کو یہ نظریہ اندھا ہوں پاؤں میں جین جین</p> | <p>۱۲۴ جب جبکہ کھلا تھا وہ کھانا جب یاد آتی تھی دل سے یہی شفقت جہاں کو بھی جہاں سے یہ ہوئی شفقت خادم کی طرح کرتا تھا پیران کی شفقت</p> | <p>۱۲۵ بیمار بھگا کہ ہوتا تو آنا وہ مر گیا کچھ جہاں پہ اسے پہنچا دے سوا اساہ میں کرتا تھا وہ اکثر نہیں جانے ہو کر کتنا تھا اب کچھ نہیں</p> |
| <p>۱۲۶ عیاں بدن خستہ دل فاک نشین ہوں گزار ہے برس و زک اس میں بیک ہوں</p> | <p>۱۲۷ ہر شام بچھونے کو بچا دیتا تھا میر کھا کھتا تھا جب ہاتھ دھلا دیتا میر</p> | <p>۱۲۸ اک روز کین گور کے باشندہ نہیں ہو گئے کیا جانے کل مرد و نہیں یا زندہ نہیں ہو گئے</p> |

| | | |
|--|---|---|
| <p>۱۴۰ اس پر صاحب کس طرح کی باتوں اندھا ہوں اچھ ہوں کہان پھرتی جاؤں نیاب ہوں کس طرح سے آئندہ بہاؤں وفا لئے تو اکھوں کو میں آنکھوں کو لگان</p> | <p>۱۴۱ تیرے خوش حالی داؤد تو تقریر ہر لفظ میں اعجاز تھا ہر بات میں تاثیر تبیح زبان پہ بھی کبھی اور بھی کبھی سرتا تھا وہ قرآن کے ہر لفظ کی تفسیر</p> | <p>۱۴۲ سجد میں اٹھیں ایک تنہا کرنے مارا غشیہ سے سر ہو گیا سجدی میں دو پا وہ بیدار خبر گیر زمانے سے سدھارا زینا میں باا رب کوئی تیرا نہ ہمارا</p> |
| <p>جاتے ہوئے کچھ ٹہرے سے نہ فرما کر چلا گھر کا بھی پتا مجھ کو نہ بتلا گئے ہے ہے</p> | <p>جس وقت تیرا کرتا تھا محبوب خدا کی افلاک سے آتی تھی ہر اصل عدا کی</p> | <p>پھاڑے میں گریبان بگاڑ کے پھر میں بابا کو ابھی قبر میں ہم تھر تھر ہو میں</p> |
| <p>۱۴۳ تندر دین فرمایا کہ اس پر خوشی کا جام وہ کوئی نہج اسکا بھی معلوم ہی نہیں نام اسے کہا جب پوچھا تھا نام میں کام فرمایا تھا وہ نام کی کجی بھیجے کام</p> | <p>۱۴۴ جب آتا تھا اس وقت میں بھیجے تھا جام ہو جاتا تھا اس دم رفرور و سرور میں کام بانو میں تھارے عاویہ اعدیہ بانو کا اندام تھریا سی طرح کی یاد دہی اور آواز</p> | <p>۱۴۵ روشنی جب کبھی کیا یہ نہ کیا مدد سے لاؤ ہو گیا سنبھل میں انار بجلی کی طرح خاک پر تیرا یہ نہ کیا علا تھا صد فریاد کی آواز</p> |
| <p>بیکس میں مسافر ہوں غریب لہریا ہوں گم نام ہوں محتاج ہوں عاجز ہوں گدا ہوں</p> | <p>پاس آؤ کہ راحت مری جا پاتی ہو تے والہ مرسد دوست کی بونی ہو تے</p> | <p>نام اپنا بتایا نہ مجھے مر گئے آقا اس عاجز و بیکس سے یہ کیا کر گئی آقا</p> |
| <p>۱۴۶ جس پر حسن و شگفتہ شمع کی لکھا بوئے پے کہا اندھا ہوں میں بھیجا نہیں دیکھ اسے کہتا تھا کہ اس پر خوشی کا جام تیرے پیر کی تقریر بھی کس طرح کی</p> | <p>۱۴۷ روشنی نے صوفیہ کی دکان تقریر منہ جانی کا درد سے کہو دیکھو شہید سیریا سے دونوں نے یہ فرمایا کہ وہ بچے یہی خادم کے میں ہم دیکھیں</p> | <p>۱۴۸ یہ کہو نہ تھا آپ کے احوال کی گاہ آقا میں کہتا ہوں میں خوشی کا جام خدمت مری کرتے تھے عمر کی تیرا یہ نہ کیا ترسینہ لانا تھے تھے تھارے مجھ کو</p> |
| <p>اسنے کہا وہ اللہ تعالیٰ کس بھصیا تھا کچھ اونٹیاں پر نہ بجز ذکر خدا تھا</p> | <p>سب خلق کے محتاج تھے اور غمگشا خدمت جو تری کرتے تھے وہ شیر خدا</p> | <p>اب کون مازا تو یہ سر لیو گیا سولا اب کون اپا جی کی خبر لیو گیا سولا</p> |

| | | |
|--|---|--|
| <p>۴۴۴ مین تجھ پر خدا کا ہر حال ہے شفقت کی کھلا دیا مجھ کو نوا کہوں سہ پہر آوازہ وطن کے حوالے ہاں شہر خدا محلو کیا کس کے حوالے</p> | <p>۴۴۵ وہ کہنا تھا میں کوئی شہر نہیں محنت کی کوئی بات نہ کرنا آرام کو روٹوں کہ محبت کو روٹوں باپ اس شہر عادل کی غائب کر دین</p> | <p>۴۴۶ کھانا اٹھ کر اس کو عجب کیا کرتے بیچارہ مین دیکھ کر نہ سوچتے شفقت سے لپٹ کر یہ مین کو بچا احسان دروہو کا جو تو کھا بچا</p> |
| <p>اس پر کو اب زبست گوارا نہیں آتا میر نو کوئی اور سہارا نہیں آتا</p> | <p>احسان نہ بھولنیگے مجھ کے وحشی جینے کا مرے لطف گیا تھا علی کے</p> | <p>اے بھائی گدڑ جاتی ہر عسری دور و ز سے تھا فاقہ پہ فاقہ مر گھری</p> |
| <p>۴۴۷ تیرے وہ درویش مین چھوٹے باپ کے یہ کہنے لگی وہ دن سب صبر کر اب صبر کر ہے عمر تیرا ہم روز خبر ہو</p> | <p>۴۴۸ کہہ دن گندہ مین کہ پوچھ گیا تھا غش تھا تو اور پوچھ گیا تھا چھپ چھپ کر بچے یا بچے پور سے سلا تو تو آقا تو</p> | <p>۴۴۹ مزدوری بھی کیا مین کو بچے بچوں بھی کہ نہیں سوچ کر گیا مین باپ اس شہر سے روٹیں آج آیا میر نو مین پہلے پہن لایا</p> |
| <p>تو یہ نہ سمجھ دل مین کہ منہ ہو گویا خادم تری خدمت کو یہ دھو گویا</p> | <p>پڑھتے تھے فصاحت کے اہل کام کو کہہ دیتے تھے پاؤں کو اوگاہ کو</p> | <p>کرتے مین خوشی اہل لایا اہل لایا کھالے مری خاطر سے قسم تجھ کو خدا کی</p> |
| <p>۴۵۰ دیکھ مین گری غم نہالی تو گھر اپنے چچے بھائی باپ کا دالان مین لیجا کے بھاپا دین تو کیا تو پہلے مین جو بچہ ہو</p> | <p>۴۵۱ مین کہا سو فکراں کو غم نہالی نہشت خطرناک یہ بھگلیاں آرام کر اس خطہ سے بار و فادا فرمایا کہ کہ مین بکرا ہو گیا</p> | <p>۴۵۲ دیکھ لگا اپنے وہ غم نہالی بڑا کہ غش ہوئے لگے سیر گیا دیکھ لگے مین باپ کو مین پوچھا وہ مین بچہ مین</p> |
| <p>بابا کا جو عاشق تھے معلوم کر نیکی غمخواری تری زمین کلثوم کر نیکی</p> | <p>راحت سے زبان کی تجھے کچھ کام نہیں بچپن ہے تو مجھ کو بھی آرام نہیں</p> | <p>مولا مراد نہا سے سفر کر گیا ہو ہے مین جسکے سبب جیتا تھا وہ مر گیا ہو ہے</p> |

| | | |
|--|--|--|
| <p>۷۳</p> <p>بان میر اٹھکنا ناضین کے میر خزانہ بجائے مجھے قبر پر لیکھ لکھو کس خاک میں اپنے مجھے نہ لکھو</p> | <p>۷۴</p> <p>پہنچتے ہی نہایت گراوہ ملک و کار اس خاک کی بوسہ نوری رو کر کھج منہ سوئے خاک کر کے پکارا دلدار دنیا سے اٹھالے مجھے یا ایزد مختار</p> | <p>۷۵</p> <p>غسل و دفن اسکو دیا زون اکبار اور قبر بھی کی فاطمہ پارسون و تیار مٹا دے پاپن مزار شاہ مبار سویا وہ کہان جانے زہر طالع مبار</p> |
| <p>رہنا مجھے اب خلق میں منظور نہیں نکسا ہوں کہ میرا ہی خوف و نہیں</p> | <p>مقبول ہوئی عرض سفر کر گیا درویش تقوید پہ منہ رکھ دیا اور مر گیا درویش</p> | <p>مونس جی علی کے ہیں جو کیا نہیں فردوس برین الفت حیدر کا گھر ہے</p> |
| <p>۷۶</p> <p>کچھ غدار نہ اچھلے فدا سو کوئی کیا دور و کسے سے خاک کی دھون اٹھایا بیت پر یادگار کی لاکھ بنایا خاک میں اپنے ہمین باہر چھپایا</p> | <p>۷۷</p> <p>روشنے لگے وقت و تہ زادہ عالم آئی یہ صلا قبر یادگار کے اسدم بنیا اس اپا بچ کو بہت چاہتے تھے ہم نمر اسکو بہین دفن کر دیا دل پر غم</p> | <p>۷۸</p> <p>قبرستان کی شمع غائب فانی ہوئی است شب غائب کی نور ہوئی ہوئی نہا بہین گم میں جوا فی کے تھین پیری بھی خضاب سپر ہوئی ہوئی</p> |
| <p>لے فاتحہ پڑھ قبر شہنشاہ یہی ہے مل لے کہ مزار اسدا شہر یہی ہے</p> | <p>یان اسکا مددگار یادگار رہ گیا اب حشر ملک یہ مکرہا رہ گیا</p> | |

| | | |
|---|--|--|
| ۴۰ شکر خدا کہ خاک تو را بن مردمین کو رشک تو افتاد بن تبرج جابین رسالت بن ہی پر وہ زبان کہ لکھ لکھتا بن | ۴۱ کری مقام عرش بیکان شرف شیر کہ قلعه بکن اجمع ایمان نیاہ تلبہ حق افتاب بن وژان کی روح کعبہ کی جان بن | ۴۲ دست تو از دھن جھٹے باشد عباد حقانے کیا ز بارت مولائے اس شست پیر اوج تر ہے شاخ زیبا جھٹلان فلک کر وین بن |
| لب پر ہی پانچ وقت خدا کو لی کی طرح مشل نماز فرض ہی مجھ پر علی کی طرح | قبضہ میں بند و بست سکھوات فرض پر طاعت علی کی حاضر و غائب فرض پر | تہا دھن صاحب سراج مل گیا تاج رسول کا مجھے دراج مل گیا |
| ۴۳ ام خدا بنام ہی مجمع کرد سنیہ ہے سکہ طور خلیج بابل دکھ دین کے دل و دھن بن دل کے واسطے یہ علم ہی بابل | ۴۴ اشد کے اوج سعادت عباد و افتخار فقہ ہے شاہ باد و کبر و استکار ہر صبح کرجے پیرا بھی بابر جس نے اکانام لیا ہو گیا بابر | ۴۵ سلطان بن نیاہ خورشید افروز جامی پیر و ن کے چو کمر سروسرہ مغن شناس شریف طبر آسمان مغنی قدم سے دیو جلی نیاہ کوہ |
| اکر سی کے ساتھ رفعت عرش برین بھی ہو نام علی ہو نقش تو اعلیٰ انجین بھی ہو | کہتے ہیں زمر مومنین برابر علی علی دلین خدا خدا ہے زبان پر علی علی | حاصل کمال اوج ثمرت ہو گیا رفعت سے اسکی عرش برست پہو گیا |
| ۴۶ ہر درد و غم باری عشا رام ہی نام کھن لانا نام دافع الام ہی نام ورد ملاکہ شرم نام ہی نام غلک جو برب نام ہی نام | ۴۷ الکون گئے جو کوہ صفا پر شہ نام درج ایک دورے با سو نام گردن جھکا دی گئے اوج ہی نام پورا بصد خضبت وہ لکھ لکھ ہی نام | ۴۸ روحی فداک انشیتہ بن کعبہ بنان نواس تہان بن فخر سلیمان ہی نام تجھ پر شیار بن ملک حور و انش جان جہ پار سال کو اسکن ہی نام |
| تاثر اسکی بوسعت کنگان سے پوچھو اس نام کے اثر کو سلیمان سے پوچھو | اس شان سے نہ آتے تھے موسیٰ طبری پر قربان تیری صوٹ زیبا کے بوز پر | رہتا ہے ایک حال خرا مین بہار مین مصر و ن ہون عبادت پر و دگار مین |

۱۰
۱۱
۱۲
۱۳
۱۴
۱۵
۱۶
۱۷
۱۸
۱۹
۲۰
۲۱
۲۲
۲۳
۲۴
۲۵
۲۶
۲۷
۲۸
۲۹
۳۰
۳۱
۳۲
۳۳
۳۴
۳۵
۳۶
۳۷
۳۸
۳۹
۴۰
۴۱
۴۲
۴۳
۴۴
۴۵
۴۶
۴۷
۴۸
۴۹
۵۰
۵۱
۵۲
۵۳
۵۴
۵۵
۵۶
۵۷
۵۸
۵۹
۶۰
۶۱
۶۲
۶۳
۶۴
۶۵
۶۶
۶۷
۶۸
۶۹
۷۰
۷۱
۷۲
۷۳
۷۴
۷۵
۷۶
۷۷
۷۸
۷۹
۸۰
۸۱
۸۲
۸۳
۸۴
۸۵
۸۶
۸۷
۸۸
۸۹
۹۰
۹۱
۹۲
۹۳
۹۴
۹۵
۹۶
۹۷
۹۸
۹۹
۱۰۰

| | | |
|---|---|---|
| ۱۰۰ مناجستہ زبیر تو کجیو کجیو نہ کیجا دائے کسی جگر نہ پانی جگر کو نہ سروندم پر رکھ کے یہ دل لایا وہ دلور مدتہ حضور کا ہی کہ برفروغ و بھیل | ۱۰۱ کی عوض ہاتھ جوڑ کے آنی چکا لے نایاب سدا خدا خرد ز کار خادم ہر آن فضل و کرم کا امیدار مقبول ہو اگر نوز ہر روز انتظار | ۱۰۲ بہشت ہر سیک کے شیشا و شیشا کام لے رزق بین کے کسے کسے غافل نام اس امر خاص میں نہیں سمجھتا جو بیجا جایا غارتے کر نہ ہم تر ہونے دیتا |
| راحت سے اس پہاڑ پہ پین نوشیلا بھوکا کبھی رہا نہ کبھی تشہ لب با | ماہ خدا ہے خاطر نادار کبھی روزہ فقیر خانہ پہ افطار کبھی | کیونکر یہ امر خبر نہ اسکے ولی سیو مکمل نہیں کہ وعدہ خلافی علی ہو |
| ۱۰۳ بھوکا ہوا انعام کا خضر کج و کج وہ نہتین ملکین کہ ہوا سیر بے غل پیاپسا ہوا نواہی تر جزو حال سر رعدن پین آج کے قافل تیرا | ۱۰۴ تو تھی نے اس سیر سیر وہ پیاپسا قبول ہوا اس مردی دور تیرا تھی نہ قبول ہوا اس مردی دور پیدل پیدل ہر ج علی آج کا خور | ۱۰۵ بہشت ہر سیک کے شیشا و شیشا کام لے رزق بین کے کسے کسے غافل نام اس امر خاص میں نہیں سمجھتا جو بیجا جایا غارتے کر نہ ہم تر ہونے دیتا |
| دم بھرین مطمئن دل بہتیاں ہو گیا گرمی عطش کی بجھ گئی سیراب ہو گیا | رہ مطمئن اب اس میں تردد کی جان مومن کو زود دعوت مومن و انہیں | مرست ہر پر کہ آج در مدعا کھلے بندہ کے گھر میں روزہ شکلا کھلے |
| ۱۰۶ اکدن علی دلی خدا خلق کے نام نعمت حق میں جو حق سے جا بجا نام نہو مگر سے بجا آپ کہ وہ تھا صیام ہنگامہ اب شخص نے کر کیا سلام | ۱۰۷ ہوئے شاد شاد گیارہ تو انچکھ اک شخص اور داخل مسجد ہوا ادھر بعد سلام رست پر اندھو سر اسے بھی کسی یہ عرض کہ باتا چوڑ | ۱۰۸ حضرت نواب کابٹ پیر پیر پیر نعت عابدی شربت پیر و دستان ناراض ہو کوئی بہ توارا بہین گمان چوبے پیر ہم تو نہر سے بجا |
| احباب میں تھا احمد گروں سر کے ہٹھا ادب سے پاس جناب امیر کے | سب پر عیان ہے بندہ نواز ہی نام کی مولا قبول آج ہو دعوت غلام کی | لذات دنیوی کی ہوس ل سو دور حاضر ہیں ہم کہ دوست کی خاطر دور |

| | | |
|---|--|---|
| <p>۱۷۷ اور کر چکے جو ایام فلک کشا ہوا چلا وہ میں اس طغیانی چاہیں شخص آئے سی طبع ارباب دعوت قبول کر گئے شاؤ و یار</p> | <p>۱۷۸ فانچ ہوئے نماز سے حبیب کبریا فرایا آج کھولے روزہ ہمارا گھر کعبہ خد کر کے نہ شمشاد کج رویہ لے آئے ساتھ انکو نبی باطلہ خاتم</p> | <p>۱۷۹ ایک شخص جو غریب و غنا دولت عجب کی ہے کہ ناناں بیجا بچے علی ہو شب و روز کھون سیماں</p> |
| <p>۱۸۰ اتنوں کو سیماں تھے عجب اوقات تھی لیکن علی کے آگے یہ ادنیٰ سی بات تھی</p> | <p>۱۸۱ اک جاہویر رسول امم بھی امام بھی افطار کر کے نوش کیا کچھ طعام بھی</p> | <p>۱۸۲ بخشا کمال غزو شرف اس جناب نے چمکا دیے نصیب آفتاب نے</p> |
| <p>۱۸۳ وعدہ ہر اک کر چکے آپ کا پیغام سب بچا اپنے گھر چھوڑنا پیغام خافوا دشمنیاں میں ہر اک یہ کلام جلد ہی ہوں تمام کر تین انام</p> | <p>۱۸۴ جنت اکل شرک فانی ہو نام خست ہوئے نبی سے وجہ تکی نام بینا اشراف میں بھی اچھین کا نام زار کی بھی گاہ نمازوں کا نام</p> | <p>۱۸۵ حیرت منور کو دیکھ کے بلو دیکھ نام دیکھا ہر خواب کیا جو کتا ہی تو کلام شب کو کو سیماں بھی کج رویہ نام مولا زکیہ ساتھ تناد لکھ نام</p> |
| <p>۱۸۶ وقت غروب کسی نظر سے دُور نہ تھی وعدہ ہیں اس قدر یہ کسی کو خبر نہ تھی</p> | <p>۱۸۷ حاضر رہے عبادت رب و دو دین گذری وہ شب قیام قعود و سجد دین</p> | <p>۱۸۸ قسمت سے مرتبہ یہ سُرست پائین دست خدا کے ہاتھ تو میں دھلا دین</p> |
| <p>۱۸۹ گاہ آفتاب نشان ہوا انان کشان جی ایام نے مغرب کی افق ان مسجد میں آئے ان پر جل کر شہان کرنے کے عبادت معیناں مسلمان</p> | <p>۱۹۰ آیا جو حبیب دولت آپ قاب نکلے حرم سر سے رول قاب قاب اجاب تھی جو بزم علی میں ارباب دیار میں سب سے بڑا حاضر صواب</p> | <p>۱۹۱ بولتا ہے کبیر جواب اسکا تون کین مدفع نہیں خلع کا پٹھے میں موان تھے اس فقیر کے کبیر جو بولتا پتھر چھپا اس کو چھپے ہو بولتا</p> |
| <p>۱۹۲ استادہ مخدومی ہووے قسب کے تھے حمید رہے بھی نماز پڑھی مصطفیٰ کے تھے</p> | <p>۱۹۳ پردانہ تھے وہ لیگ بنی کی سمجھے سب میزبان ٹھیکہ صفر بھی جمع تھے</p> | <p>۱۹۴ حسرت ہو کر تو کو وہ دولت نعم کی تم بھی ضیافت آج کرو بو تراب کی</p> |

| | | |
|--|--|---|
| <p>۱۳۵ اصحاب بن نزار ہوتی تباہ ہوئے سلطان انبیا مقصود ہے ادھر چاہیں شخص ملے یہ دیکھنے کے خبر ریزہ علی نے کھولا ہر ایک پر</p> | <p>۱۳۶ ہر شخص کو رہا ہے عین جہانم افطار میں شریک ہوئے ہر نام ارشاد شاہ ہے کہ ہر ایک نام کیونکہ اس اخلاف میں ہر ایک نام</p> | <p>۱۳۷ ہر ایک کو رہا ہے عین جہانم ہر ایک کو رہا ہے عین جہانم ہر ایک کو رہا ہے عین جہانم ہر ایک کو رہا ہے عین جہانم</p> |
| <p>حجت میں آئیں تھی ہر اک کی چڑھی اکی صد تھی اکی صد ہی ہوئی</p> | <p>خادم کو قید فکر سے آزاد کیجئے جو اسمین راز ہوا سے ارشاد کیجئے</p> | <p>کل وقت شام یاں تھا گذر بوترا کی جلوہ تھا عرش پاک پر اس قبا کی</p> |
| <p>۱۳۸ فرمایا عطفے کے نام اس کو ہر ایک کو رہا ہے عین جہانم کتب یقین کر رہے صادق قول جہان تھے ہر جہاں کو</p> | <p>۱۳۹ فرمایا نبی نے کہ عین جہانم اعلیٰ پیر نے علی کا ہی رہا آفاق میں منظر اعجاز مرصع اس وقت میں ہر ایک کو رہا</p> | <p>۱۴۰ ہر ایک کو رہا ہے عین جہانم ہر ایک کو رہا ہے عین جہانم ہر ایک کو رہا ہے عین جہانم ہر ایک کو رہا ہے عین جہانم</p> |
| <p>کی دعوت اس کی رسالت مانگے افطار میرے ساتھ کیا بوترا بنے</p> | <p>کرسی نہ ہی لعید نہ عرش اس دور نور خدا کے نور کا ہر جا ظور ہے</p> | <p>صحبت لہی ہر گاشن فیوض شریں حورون کے ساتھ کھولا ہر زہر شریں</p> |
| <p>۱۴۱ خفا کے عجیب ہے سدا کہنے کہا کہ اب نہیں دیکھ کر جا آن شخص نے ہی سے ہو چکا ہوا ہر ایک کو رہا ہے عین جہانم</p> | <p>۱۴۲ جو دعوت شرف ہو فخر میں شرف اس کے باب میں عجب ہے عجب ہوتا ہے آفتاب در شان سلطنت ہر ایک کو رہا ہے عین جہانم</p> | <p>۱۴۳ روح الامین ہے حجت خدا کا دیا گیا جو جس کو توفیق ہے یہ تمام ہر ایک کو رہا ہے عین جہانم ہر ایک کو رہا ہے عین جہانم</p> |
| <p>جو وقت اپنے گھر سے نہ لافتا گئے کس طرح ایک وقت میں چاہیں جا گئے</p> | <p>ہر چند وہ کہیں کا کہیں سمان پیر جو دیکھتا ہے کہتا ہے میر کاں پیر</p> | <p>ادنیٰ سامع ہر زہ یہ امام ہر کا تھا ہر ایک کو رہا ہے عین جہانم</p> |

| | | |
|---|---|--|
| <p>۳۱۷ ہر روز روزہ دار سلطان خان عام موقوف تھا نہ اپنے کہ آئے ہو صلیم شنبہ دار بھی تھے امام زمان ام مہر دین کے دیوید بکر آئے ہو کھجور</p> | <p>۳۱۸ اور دن بھی کمالیہ سال فتنہ خوارین کی نیاس کو دیا جواب تباہ نشان ہو گیا ملک بک جو اس گد کو ضرور دیکھو جواب</p> | <p>۳۱۹ تعلیم نعلی شہنشاہی در ستر مری سنیہ تھانچہ گردن نازک زری منتقار اکبادری زبے شان جدی سیمین بان پستستان جدی</p> |
| <p>خالی بھی سخی نے نہ پھر فقیر کو کھا یا بھی کچھ تو دے کے یتیم داسیر کو</p> | <p>نکن نہیں کہ اسکے صلے اسکو کم ملین اک اک دم کے اجر میں سو سو دم ملین</p> | <p>قفس بھی حسن کو تھیں شاگرد اسکا تھا گویا کہ ہم مصفیہ روح القدس کا تھا</p> |
| <p>۳۲۰ اک دن غلاب شہر کی شہر عجاز مسجد میں کہ ایک کھجور کی ناز ناگاہ اس فقیر نے کہ صندیل سب سوال میں سلیمان وار</p> | <p>۳۲۱ اچھوت بات سننے شاہ بابہ سلطان بن امیر عرب در ام کس لطف سے فقیر کو سیر دیویم ساکن نے شاد ہوئے ہو تو ہم</p> | <p>۳۲۲ غنچاوی روزگار جو دیکھا و جانے پھر کانیل کہ پس گئی شاہ و جوبہ فرمایا ایسا طائر خوش گوشت کہ جان خنچے میں جب خوش ہو جو اجر بان</p> |
| <p>بولافیر ہون پہ شرف ہون میں دلوائے ہزار درم حاضرین سے</p> | <p>غل تھا سوال رد نہ کیا دستگیر نے تاج شرف فقیر کو بخشا امیر نے</p> | <p>کیون کر کہوں کہ ساکن دنیا و شہر بیشک یہ مرغ طائر باغ بہشت ہے</p> |
| <p>۳۲۳ شہر میں ہو گیا نہیں کہ ہر نیک ہوئی میں کے عیش و ہر کہ ایک چھپن کہ فاقہ میں نہ ہر مناج مہینہ میں نہ کچھ مال ہر</p> | <p>۳۲۴ راجا ہوا دہان و وہ ساکن صبر اک باغ کھیت متوجہ ہو کر حضور دیکھا عجیب مرغ ہما یون کا دان طور بیجا ایک درخت کی ڈالی پر غریب</p> | <p>۳۲۵ اپنے پیار و بیویں انفتاح کمال سلطان بخش مگر یہ آگیا خیال ہاتھ آئے گھر یہ مرغ ہما یون کمال کیا شاد ہو میں فاقہ زد ہر آواز کمال</p> |
| <p>غم سے شہا فتنہ کو آزا دیکھتے صدقہ حسن حسین کا امداد کیجئے</p> | <p>رژین وہ پاٹون مہر بھی جہیز تار تھا پنچون سے تباہ فرق جوا ہر نگار تھا</p> | <p>پریان قدامین بیل سکہ نثار ہے ظاہر ہے یہ کہ قدرت پروردگار ہے</p> |

۱۷
 قفس ایک
 طاہر جہی
 نقارین میں
 سو سو کھجور
 ہر روزیت ہر
 مولیٰ سے
 ایک لقمہ علقہ
 نکلا کر کھانے
 اس جانور سے
 علم بھی تخرج
 کیا جو اسکی
 ہزار سال ہونے
 ۱۸
 بختہ آواز
 تلے میں سکہ
 کتابہ حضرت
 جہیز سے

| | | |
|---|--|---|
| <p>۵۵۱ جلدی بڑھانے کے لئے سب کو ایکجا اک باپوں کا نظام لیا ہے کھینچا ہے اپنے طرف کو کہ چند بار اپنے پر کو بھی مونی خنیش زینیا</p> | <p>۵۵۲ وہ وہ الہی جو ہر سب کو یکجا چلانے کے لئے طائر کے لالمان غفلت سے مغرب بھی ہر اک شت بیجا سجورغ ہو تو قاف سے لاون سن</p> | <p>۵۵۳ بچھا جو اسکی پشت پر کو بھی امیر سن سن طابو پو پو پو پو پو اسواری جیل تو سواری بھی بوسیر سو یا بانی پر ہے رسول قاک</p> |
| <p>بیچار ہا شگفتہ و خوشحال اسی طرح لیٹے رہے بدن سے پرو بال سیط</p> | <p>قدرت وہ ہی بڑھاؤں جو ہاٹھ سکتا کھینچ آئے نر طائر بھی آسمان سے</p> | <p>کھولے خادہ پر ند جو با احتیاط پر کہتے تھے جن روان ہی سلیمان ہمارے</p> |
| <p>۵۵۴ بائے دو دون باؤں ہاٹھو بائے بائیں کے زور کر کے ناہ و غریب باز وہ تورا لال خا خا خا خا لیکن مہانہ اپنی جا سے وہ جانو</p> | <p>۵۵۵ حیرت کا منہ غیب کی سیجا اس کا زخمیت کجا زور سے فوت میں بھیجے جن کی بھی سیجا حکیت خدا میں کی ہے غل سے</p> | <p>۵۵۶ اتنا دہ منہ خیم زدن میں ہوتا گردن کی سیر کر کے شاہ و غریب تخ کو سے بڑے ساری ہزار خد خوشیدہ کہ بر کو خیم میں انید</p> |
| <p>دیکھا جو زور طائر قدسی مثال کو حیرت ہوئی کمال شہ ذی ملکاں کو</p> | <p>بچھڑا ہر ایک باز نہان آشکار ہی بیشک کچھ اسمیں صلیت کر دگا رہی</p> | <p>دکھلا رہے تھے برج فلک اپنی شان کو دور قمر وہ تھا کہ چپا لے جان کو</p> |
| <p>۵۵۷ کھینچ لے پل سے شہنشاہ شہین فوت میں آج مجھے زیادہ کوئی نہیں بے میری آگے کام سے کم کو نہیں انگشت سے لٹاؤں بھی طغیان</p> | <p>۵۵۸ پو پو پو کر کے چپے شاہ و غریب نیزوں کر دشت سے اٹھا وہ جانور اوٹا پو اٹھا پو غنای تیرے چھوٹے نہ پاؤں سے پائے تیرے</p> | <p>۵۵۹ تھے سامنے کھلے ہو کر رہا اسکی مانند مرد بان نظر آنی تھی کھٹا نبیج خوان ملک سے فکرت کھٹا نہتے تھے صاف ہی سلاشاؤں سے</p> |
| <p>قدسی پناہ مانگتے ہیں ضرب و رسی طاؤس جس پر کم ہے مری آگے سر</p> | <p>پرواز کر کے عرش معلے کو لے لیا طائر نے جھک کے پشت پر لو کو لیا</p> | <p>گردون قریبی قی ہمایون تھا طرح سر پہنی کے ابر کا سایہ تھا طرح</p> |

| | | |
|--|---|---|
| <p>۵۴ دیکھا زمین کی سمیت حضرت علیؑ نہی کی بھی خود نہ تھا ہر کی جاوار باریک فہم نظر نے لگے عیار جیسے بیاض چشم دین زری ہون</p> | <p>۵۵ زنگین کا مینا در کا نذر خوشحال اسبان نصیب نہ بادشاہ مال سب ہین غنی گدا بھی نہیں غنی حال رد و بدل نہ بیع و فخر میں قیل</p> | <p>۵۶ زندہ بیک سانسے گلزار ہر طرف اجناس بسے نظیر کے انبار ہر طرف چو پر کا چوہی مصر کا بازار ہر طرف مدد و نقد جان سے خریدار ہر طرف</p> |
| <p>سناخ ترہ سے کم تھے شجر چشم شاہین تہل سے کم تھی وسعت دنیا نگاہ</p> | <p>سنجیدہ انکے ہاتھ نگاہیں ملی ہوں رستے دغا کے بند کا مین کھلی ہوں</p> | <p>باع بھی سیر چشم سب اہل ہوں نہ خود پسند وہ تھر نہ یہ خود فروغ تھے</p> |
| <p>۵۷ گردن سیر کر چکے ہیں تہن خباب طائر سوی شب طائر شور عتاب کی اکیدم میں قطع سنا صباب ہو چکا بدوی خال نواز تر الزوال</p> | <p>۵۸ اشیا بول سیدی مکر اور کان لے جان دیکھے گریہ و زاری اور دیباہ نشان نافذہ در طعن زبان جنیبا پر بد قلم و خجالت زبان</p> | <p>۵۹ اک سوہرا کی قسم کر میں وہ شکار دیکھے شہین خلیو خیر ارباب پہلے لطیف ترک لطاف میں ہر گز نہ نہ بد و خوش حالات میں ہر گز</p> |
| <p>ہو کر نشا رسر در گردن مقام پر ہو سہر دیا پر ند نے پاؤں امام پر</p> | <p>کیا رنگ ہو چھا پون کا تھا آفتاب میں مخل بھی وہ کسی نے جو کچھا خواتین</p> | <p>ڈالی نظر تو فرط نزاکت سے دھل گئی انسان کے منہ کی بھاپ لگی دھچک گئی</p> |
| <p>۶۰ طائر نوا بہت ہو جا گو شہر آئے تھے بے بیوقوف امام ملک پر دیکھا شہین فتن میں بے نظیر مہر پر تکلف و دیکھ دین پر</p> | <p>۶۱ لو شاک ناز کا رسر کسی ملک ریت تیرید و خلعت تیرے ملک مہر کی شہرے ہوئے زور کی ملک نوش جان ہر زور و زور کی ملک</p> | <p>۶۲ وہ سب وہ خوش آنکھ و نشان طلب انسان خلی صفت کے بیان وہ بولے نہیں بولتے فصیح و جان وہ ناز کی کہ ختم ہر ملک</p> |
| <p>جس شہر کو دیکھے وہ ہو سک زیا ہر خلقت تمام شہر کی آیا و شاد ہر</p> | <p>سلطان سے جو ہری کا نہ کچھ کم تھا تختہ دکان کا تخت جواہر نگار تھا</p> | <p>اہل ہوس کو باعث لطف حیات گو یا حیات شربت قند و نہات ہر</p> |

| | | |
|---|---|--|
| <p>۲۶۳</p> <p>اگر سوچے جو وہ دکان میں بیٹھ کر مشتاق غلیبی کی طرح مکتوب نہیں دے پھر چل جائے مارا وہ زکریا کیلئے نصف زمین</p> | <p>۲۶۴</p> <p>لو لادو شخص کیلئے روئے البرتاب کیا نازہ دارو آپ میں تو خیاب پہنچے زمین ہی سرحد مغربین انتخاب زین و حبیب اچھ شریف شریف</p> | <p>۲۶۵</p> <p>اگر سوچے ایک بیان کہ وہ ہم سب کی علم کمال نہیں ہیں جبکہ نہیں سراج انبیاء ہے عاقلین کی رہنما ہی بادشاہین نہ سال</p> |
| <p>پائین وہ گھر تو باد نہ اپنے مکان کریں جنت کی بلبلین بھی ہیں آشیان کریں</p> | <p>آرام کی جگہ ہے فضا کا مقام ہے جا بسا اک مکان مبارک کا نام ہے</p> | <p>عابد ہے حق پرست ہر شب زندہ دار مقبول کر دگا ہے طاعت گزار</p> |
| <p>۲۶۵</p> <p>پڑناں دیکھ کر جو بڑے شاہ لاکھا ناگاہ سانسے نظر آیا یہ باب اک کشت ان کے گوشت دان میں نورانی علوتے ہیں نہ بلبلوں ہفتا</p> | <p>۲۶۶</p> <p>اک شکر کے ہزار ہیں درکار ایک ہر درپہ میں ہزار بار درنگا بیان محنت و بیع لکھا ہے سب کچھ دیکھا ہے ایسا شہر چھپرہ</p> | <p>۲۶۷</p> <p>بغداد میں کر گھر سے نکل کر کشتار یان کی مسجد جامع میں اس درجہ خوش بیان ہے حق میں ہیں جگہ آئے ملے نصیب</p> |
| <p>یوں انبساط چہرہ دے پیدا ہر راہ میں جاتے ہیں جیسے منہ سے ہو عید گاہ میں</p> | <p>آب و ہوا بھی معتدل و دلپذیر ہے ساکن یہیں ہوا کہ یہ جنت نظیر ہے</p> | <p>کیا دخل ہے جو کجبت کوئی دبدو کرے عالم بھی مفضل ہو اگر گفت گو کرے</p> |
| <p>۲۶۶</p> <p>جس کے روان تھوڑے عجلت تمام خود بھی اسی طرح متوجہ ہو کر اک مرد خوش لقا سے یہ چم کر میں بالبدون جگہ تباہی</p> | <p>۲۶۷</p> <p>بہتر اس بارے میں صاحب نصیب خوش وضع و خوش طریقہ و خوش خون میں شوق ہے تفتاب میں باجد میں شوق ناچ کر</p> | <p>۲۶۸</p> <p>کرنا ہے جو خداوند نہایت خداوند کریم ہیں سب کے پہنچا ہے معجزات سب کا بیان میں اس کو ہوا ہر کدم</p> |
| <p>گراہ یہ گروہ ہے یا با طریق کیا دین و دہر ہر اور کیا طریق</p> | <p>راغب ہوں کس طرح کسی فعل قبیح پر قائم ہیں سب یہ دین جناب مستح پر</p> | <p>راہین بنا کے ہر عمل نیک و زشت کی دیتا ہی ہم سمجھوں کو بشارت ہشت کی</p> |

| | | |
|---|---|--|
| <p>۱۴۴۰ غلطی کے ذریعے شیخ کرار نے دن رات کار نہی عبادت کی شغل ناجی ہر اس ملک کے مہر و پیر سیکے بولوں میں اس کی لائے نہیں کو</p> | <p>۱۴۴۱ بیکس کا سکا ہر غرض و شغل مذہب کی ہی خلاف جو بالکل کرین مشہور گو کہ ہے نبی آخر الزمان یہی وہ شاہ ماستی ہو از جان</p> | <p>۱۴۴۲ یہ شکر شادان کو شکر شادان چہرے تازہ ہوتی مانند گل بیان دلین کہانہ شکر خوار و زار اس ملک میں ہی لوگ اس کو چین</p> |
| <p>شادان ہر ایک طفل جوان و کج اک سال جسکے شوق میں گزار دے کج</p> | <p>دوزخ نہ تھا بہشت نہ تھا اور ملک تھو پیدا وہ جب ہوا کہ یہ ساتوں ملک تھو</p> | <p>باتیں یہ ہو چکین تو بڑھارہ گیر بھی پیچھے چلے اسی کے چناب امیر بھی</p> |
| <p>۱۴۴۳ جبین چکے علی و سب باج بولے عیان ہی حضرت علی کی مہربان وقت بیان از سب بزر و بار خجیل کے قصص بھجین ہو باریا</p> | <p>۱۴۴۴ اسکے دھن کا نام سب کے ہی کیا منجر ناام زان و تضا جبار باوقار اولو الغم و تضا نور غدا چرخ رو دین مصطفیٰ</p> | <p>۱۴۴۵ ہونچا قریب سب جامع ہو گیا دیکھا کہ شہید اسے اندوہ غم و غم آفت کی کشتی قیامت کی کشتی غالی ہوا آگ میں کب کوئی نہیں</p> |
| <p>ذکر اور مرسلون کا بھی پایا غن احمد کا نام بھی کبھی آیا ہے غن</p> | <p>ہمراہ یوں رہ گیا سدا چناب کے جیسے شعل نور ہے ساتھ آفتاب کے</p> | <p>رہ رہ کے سو درنگ ان سب جو دم ہر سمت آمد آمد راہب کی مضموم</p> |
| <p>۱۴۴۶ اسنے کیا کلام کہ لایب لاکلام ایک صفحہ سے منہ سے کیا نام ارشاد خبر دینا ہے آسمان ہوگا بارشوں یہ مر و خربکلام</p> | <p>۱۴۴۷ جبین خلیفہ نابت ز نظر گہبان خدیو ایک ہی اور دوسرے آست کا وہ مہر و پیر وہ ریکہ آفتاب یہ شکر شادان</p> | <p>۱۴۴۸ جبین و جبین جامع ہیں غن کیا وہ غن غن سے نظر علی غن یوں اب نیم غن میں شہر و شہر شانہ سے شاہ یوں ہی ہو</p> |
| <p>تکذیب کیا کہے کوئی امر صریح کی سب مندرج کتاب میں ہی میرج کی</p> | <p>ایسا بشر وہ ہی کہ ملائکہ پہ فوق ہی ہلکو بھی اس ولی کی زیارت کا شوق ہی</p> | <p>صغطے سے تن ہی من ہن بکر نہ نیک زانو دھڑ ہے ایک کو زانو پہ نیک</p> |

۱۴۴۹
 غن و غن
 غن و غن

| | | |
|--|---|--|
| <p>۱۰۱</p> <p>اک کست جا کے چھوٹے نشان کا ناتواہ سانسے نظر آ یادہ بار رشتہ سیاہ جسم میں اور دیش عیا نہیں ایک باغ میں در ایک عیا</p> | <p>۱۰۲</p> <p>ہر چند چاہتا تھا کہ کچھ نہ ہو نہا داغہ عجیب کھانی نہ تھا زبان خفت کا کور کثرت مریم عیا میر نے ہر چہ تھا داغہ کا نہ زبان</p> | <p>۱۰۳</p> <p>دیکھا جوانہ خوشی کا اکیلا حیرت ہوئی سر کو نہج عیا عصبتے یہ کھنڈہ جو کسے بولے لیل اب باب انتظار میں ایوان</p> |
| <p>۱۰۴</p> <p>آگاہ سب جہان کے نشیب و فراز سے سینے کی حد چھپی ہوئی ریش راز سے</p> | <p>۱۰۵</p> <p>رہ جاتا تھا کبھی صفت گنگ بول تکتا تھا ہر طرف کبھی منہ کھول کھول</p> | <p>۱۰۶</p> <p>وہ لطف وہ بیان فصاحت نشان نہیں کیا وہ ہے جواج زبان نشان نہیں</p> |
| <p>۱۰۷</p> <p>تکے لکے گرد و شریک پوچھا شہباز آہستہ آہ چلے گا وہ مرد با وقار پوچھا قریب تر تو ہو کر لگ بھگ نہیں ایک تھا کہ دور سے قدر ہو پوچھ</p> | <p>۱۰۸</p> <p>اشفاق اس کی منہ کلن کچھ نہ ہو ایک ایک منتظر تھا کہ بولے کھنڈہ قابو زبان نے زبان تھی کہ نہ ہو سب سے دیکھتے تھے ہر طرف کا تھا ب</p> | <p>۱۰۹</p> <p>مشتاق اکیلا ہی شیبہ نہ ہو تھا وہ ان کی طرح جبکہ لیے دل تھا بقرار مشورہ ہی کہ موت ہی نہ ہو تھا سب کھولنے لیں کہ نہ ہو تھا</p> |
| <p>۱۱۰</p> <p>پہلے تو اٹھ کھڑے ہو و تعظیم کیلئے پھر سادے چھک گئے تسلیم کیلئے</p> | <p>۱۱۱</p> <p>مجلس پہ کہ نظر نہ کبھی آسمان تھی حکم خدا سے ہر خوشی زبان پہ تھی</p> | <p>۱۱۲</p> <p>عکسین ہیں اہل نرم کو دل شاد کیجئے بہر سچ نہ کہ کچھ ارشاد کیجئے</p> |
| <p>۱۱۳</p> <p>جس سے بڑھ چکے ہو بہت کچھ میر نے مرید کیا بعد حسن نام خاموش ہو کر کچھ نہ بولا سمجھ لیں باب اور آواز کلام</p> | <p>۱۱۴</p> <p>چراغ در جسم تھا غیبت کی تاب پوچھا بھی کسی نہ دوا پائے کچھ چوہا ابا کیا بھی کہ نہیں بولنے کی تاب نہیں غیبت خام کی نہ بھی</p> | <p>۱۱۵</p> <p>راہب کو جب ملاں کا انکی ہو گیا بولان کو کچھ نہ صفت فضل زبان پوچھا جو کلام کے نہ تھا عیا نہیں علم فضل میں انھیں</p> |
| <p>۱۱۶</p> <p>ہر چند دل میں ولولہ و غصہ و نپٹھا رعب امام دین سے نہ لطف نہ تھا</p> | <p>۱۱۷</p> <p>حیران تھے سب کہ غصہ ہر مطلق نہ تھا آخر یہ کھل گیا کہ زبان اس کی بند ہے</p> | <p>۱۱۸</p> <p>میں کیا ہوں بلکہ خلق میں نہ ہر نہیں کوئی اُسکا سوار سول کے ہر نہیں کوئی</p> |

| | | |
|--|--|--|
| <p>۹۸</p> <p>جنگ جبریل سے پہلے اس کو کچھ کی طرف سے لڑا تو کچھ کے ہاتھ سے لڑا تو جنگ جبریل سے پہلے اس کو</p> | <p>۹۹</p> <p>ارباب کی نظر طرف سے گویا ہوا یہ صدق اللہ تعالیٰ مہر کے پیرائے سے بھلا سہ کو چھکا دی طرف سے</p> | <p>۱۰۰</p> <p>دو دنوں جہان میں ترا جہاں پہاں کی تو کہیں کہیں پیدا تو ساری کائنات سے اعلیٰ کریا پہ تو ہے عرش تری جہاں</p> |
| <p>تب اذن لیکے راسب عالی مقام سے وہ شخص اٹھ کھڑا ہوا اس زحام سے</p> | <p>بولادلی خدا کا ہے عالیجناب ہی لا ریب تو دمی رسالت آبی ہی</p> | <p>رتی تری مدد سے میحانے پاری میں تو وہ ہی جسے سیکڑوں مرد جلاڑ میں</p> |
| <p>۱۰۱</p> <p>جنگ جبریل سے پہلے اس کو کچھ کی طرف سے لڑا تو کچھ کے ہاتھ سے لڑا تو جنگ جبریل سے پہلے اس کو</p> | <p>۱۰۲</p> <p>ارباب کی نظر طرف سے گویا ہوا یہ صدق اللہ تعالیٰ مہر کے پیرائے سے بھلا سہ کو چھکا دی طرف سے</p> | <p>۱۰۳</p> <p>دو دنوں جہان میں ترا جہاں پہاں کی تو کہیں کہیں پیدا تو ساری کائنات سے اعلیٰ کریا پہ تو ہے عرش تری جہاں</p> |
| <p>روشن کیا ہی گھر تو در فیض باز کر جلوہ دکھانے رخ کا ہمیں سرفراز کر</p> | <p>خوش بنی ہے بول حسن بول تراب ہی جلوہ ہی جس کا عرش پہ وہ آفتاب ہی</p> | <p>مکن ہو دو سر کوئی تجھ سماں حال تیری بھی ذات شل خدا ہمتیاں ہے</p> |
| <p>۱۰۴</p> <p>جنگ جبریل سے پہلے اس کو کچھ کی طرف سے لڑا تو کچھ کے ہاتھ سے لڑا تو جنگ جبریل سے پہلے اس کو</p> | <p>۱۰۵</p> <p>ارباب کی نظر طرف سے گویا ہوا یہ صدق اللہ تعالیٰ مہر کے پیرائے سے بھلا سہ کو چھکا دی طرف سے</p> | <p>۱۰۶</p> <p>دو دنوں جہان میں ترا جہاں پہاں کی تو کہیں کہیں پیدا تو ساری کائنات سے اعلیٰ کریا پہ تو ہے عرش تری جہاں</p> |
| <p>نور خدا کا نور جو ہر سمت چھا گیا عیسائیوں کو صلیب تو سی غشا گیا</p> | <p>مفتی ہی کیا جو تجھ پہ ہویدا ہوین سولہ وہ ہے جہان کوئی پیدا ہوین</p> | <p>مقبول کردگار ہوا کام جو کیا اک ضرب نے تری حق و باطل کو کیا</p> |

لے لے لے
تقدیر میں
پہنچا لے
کے ہر مقام
لے لے لے
میں ہے جاب
دلالت
ادعا ہے کہ

| | | |
|---|---|--|
| <p>شعر خاک جانشین بنی نوری مانی حق بر او صبر کرد ز آزار و آغوش ساتون سببست بین حق و بیوفی نور دل سبب است که از روی مانی</p> | <p>شعر کیجا نه تھا فیرے کدو صفت حال سیرت سے زینت تھو بدو از تمام آدم کیا جو چہ پور پور خیال زین مثال ابرو سبب حال</p> | <p>شعر جدید کرد کہ تن ہو فیض خلق تاہم آری دولت جانیہ طیب منہج بین تمام سو کوئی دین باب دین محمدی سے شرف پہنچ</p> |
| <p>جو ہر تری نظر میں سبک وہ زلیل پتہ پر جسکے تو ہے وہ پتہ تقیل</p> | <p>نور خدا ہیں غیرت ماہ و منیر ثابت ہوا کہ آپ جناب امیر</p> | <p>رہبر ملا امام ملا پیشو ملا مدت کے جن جو تھی مگر اب خدا ملا</p> |
| <p>شعر انجمن کا شمع کائنات میں یاد دہندہ نور علم و نور عالم پرین سبک کرم الہی پسین سزاوارہ کی امام</p> | <p>شعر مولانا غلام نازہ کی ابیہ الشجاعت خطبہ پر حسین حضور یہ سبب کبوتہ شوق پروردگار جو پریم رفتہ ہے اسے لنگے جا</p> | <p>شعر یہ وہی شرف ہی نور لایں باطل کو باطل اسکی یاد حق بدہ کی تیکدی ہوئی جسکے س کی کتاب بن محمد کا</p> |
| <p>مخل علوم تیرے کرم سے ہری ہو ادھانگان تیرے صحیفے بھری ہو</p> | <p>ہم کو اصول فرع سے آگاہ کیجئے احکام دین شرع سے آگاہ کیجئے</p> | <p>استاد جبریل ہی ناظر امام اس کا کلام وحی خدا لا کلام ہے</p> |
| <p>شعر اگر کہ قدم پر کی جویرا ہے حق شوق کا شوق ہے کیا سبب بوسے سبک کرم سے شہناہ واقف ہیں جسکے ہر نام</p> | <p>شعر مہمانوں کو دیکھ کر کھنکھایا وارد ہو وہ شخص جو چھوٹا فخر اتم مروج دین و شاد چھوچھو کی فصل پر شاد</p> | <p>شعر جسے کہا کہ گئے دین حکم سے چین احمدی بدل جان چین عشاقین جنت حق کا بلوڑو سبب جلوہ گر ہوا وہ ناب</p> |
| <p>کی عرض اسنے کیوں بن جان بخت پہچاننے ہن خلق میں سبقت</p> | <p>زنگ خزان بدل گیا آئی ہمارے مگر از دین میں اب ہوئی و نق ہمارے</p> | <p>اس ایک مقبل کی خبر جا بجا کھلی خطبے میں اب کھلے کہ کتاب کھلی</p> |

تفہیم
میں نے بھاری
سب آگاہ
پسین کو حضرت
جو پری
اپنا دین

| | | |
|--|--|--|
| <p>فصل من بعد رفت رخت فلک با بکل صولتین با بقصائے تمام احکام پھر رخت کے بتاؤ با تمام باب صلاح و زہدین اکثر کئے کلام</p> | <p>فصل خانے پہلے خلق کیا نور مصطفیٰ پھر سرور کو کیا اس نور علی ایک صفہ اور احسن سے تبسم کیا پیدا ہوئے تمام بخا اور وصیا</p> | <p>فصل یار شرف غوث افضل کیا حکیمین باران برق و ابرو و ہوا یہ حکیمین بشکیر بر مرض کی شفا یہ حکیمین خانے سے کی تقاضا یہ حکیمین</p> |
| <p>تہلا دیا ہر ایک کو رستائات کا ج و زکوٰۃ خمس کا صوم صلوٰۃ کا</p> | <p>کرسی و عرش اس سے بنے اور ملک باقی جو کچھ رہا تو یہ ساتوں ملک</p> | <p>اس راہ میں ملک بھی قسم مارتی نہیں یاں حضرت شیخ بھی دم مارتے نہیں</p> |
| <p>فصل ارکان پنجگانہ معبودان سنون و فرشتہ و جن و انس حال و نسبت و درجہ و شکل و جہان غسل و طہارت و طلاق و طہارت</p> | <p>فصل علی کا انکار بجان جہان رستہ خدا بھی نہیں جانیان جہان فنا ہونے کا بجائے کھنڈن جہان بالا و غرض بھی ہوں تہ اسماں جہان</p> | <p>فصل بلند آیا میری عمر غور شد کہ بلال افت سے میری بدستور بلال حیران خلد میری دلا سے بلال زکھون بہشت میری دلا سے بلال</p> |
| <p>آئینہ ان پہ دین کے آئین کر کے سب مسئلے امام نے تقیق کر کے</p> | <p>چھوڑا تھا گونجے شب معراج و شرف پایا رسول پاک نے پہلو میں شرف</p> | <p>اشجار کو جو پھول تو پھول کو بو ملی گوثر مجھے ملا تو اسے آبرو ملی</p> |
| <p>فصل کوئی جو آئی ذکر امت کی کیا فرمایا میں امام ہوں میں ہر اعتبار ماہی سے اہ تک میری ہر اعتبار و نشان نزلت میری قرآن ہر اعتبار</p> | <p>فصل آئم پر ہو عیان کہ مقدم ہو شرف میر جا دلا سے خضر کوئی لذت حیات تابع میں جن مقرر ہیں شرف حیات خود معترف ہیں نوح کہ میں شرف حیات</p> | <p>فصل جامل ہو علی کا ایک شب حجب میر سے کہنے انہیں غرض و اثر در باب گواہ تو کو باہر و جہ صحاب کثرت جو کہا سکویہ جہ</p> |
| <p>فختر خلق و شافع یوم القیام ہوں سرکار کبریا کا مدار المہام ہوں</p> | <p>روشن کلیم پر ہے کہ نور آلہ ہوں علیسی گواہ ہیں کہ فلک باگاہ ہوں</p> | <p>ابر عطا سے حق مجھے جانا صحابہ میرے شرف بیان کئے آفتاب نے</p> |

| | | |
|---|---|---|
| <p>۱۱۱ تکبیر کی عبادت و شکر غنی خدا کو اس کی طاعت و فرقی بیکے پر امام زمین زمان حسین سبکیں غریب کیو ایست ندی پین</p> | <p>۱۱۲ خانچ پوئے نماز سے شایہ جو دیو نذر اہم کرنے لگے گویا مال دوز لاتا تھا کوئی غنی ز مود کوئی گھر نفعون کے دھیر ہوئی دہریں</p> | <p>۱۱۳ بوسے پہ سکر اسے شمشاد نایار ہر حال میں رفیق ہی بان فضل نیشا ہے عجب میرے خدا کو اختیار غیر نبی کسی پہ نہیں ہوا تکرار</p> |
| <p>عالم تمام اس کی نصیبت پر ہو گیا وہ کر بلا میں نشہ دہن فوج ہو گیا</p> | <p>غل تعاد قیقہ کوئی نہ رہی گاندھ دینار سرخ ساٹھ ہزار آئے نذرین</p> | <p>ابڑو ہوا کو مرکب فرخندہ کی کرو چاہوں تو غربت شریک اکدم میں کرو</p> |
| <p>۱۱۴ زین العابدین و رضا بن شمشاد و غلام پھر کاظم بن نفی و میر امام اور ان کے بعد میں حسن علی کا نام</p> | <p>۱۱۵ وہ عجب ہزار وہ عجب ہزار و مصلطفا نہیں گئے تھے سائل نادار کو عطا نہ تو ہوا کہ کے بد گئے آپ عباد بانی جوڑ تھا اس پر نظر بھی کی</p> | <p>۱۱۶ بایا جلیہ آج کا اسے بندہ خدا سکر ہے نہ ہوش لکیر کے میں بجا کی مسططے کے ساتھ نماز عباد ان طرح کی نماز پڑھی سکر بیا</p> |
| <p>یکسان ہر اک کو اوج امامت چھوٹا ماخرد و در قائم آل رسول ہے</p> | <p>کیا مال و در سمانی سخن کی نگاہ میں اکدم میں سب لٹا و یا خالق کی راہ میں</p> | <p>دوری وطن کی وقت غنیمت گھوٹکی اب عصر کی نماز بدینے میں ہوٹکی</p> |
| <p>۱۱۷ عجب کسی نے غلط جو کچھ نہ نام چھوڑ کر کسی نے ہاتھ کسی شخص قدم جب قلبہ و مودی تو صفین میں جہم سکر نماز ظہر پہ ساقی زہر کیم</p> | <p>۱۱۸ بخت بھونکے تھے شیعہ امام رہے ہاتھ جوڑ کے نبی کیا کلام دو دن تو اس یار میں حضرت بیام سامان تاسفر کا مہیا کرد غلام</p> | <p>۱۱۹ غمانے دیا ہر عجب وہ رہا زہر کیم ہر جیکے پہ کے سایہ میں و زمین نام فراتے یہ دولت ہوئے شاہ و غلام عجب کیا ساری پانی اختیار کیم</p> |
| <p>رتبہ ہر ایک ساجد و سکر کو مل گیا کچھ کا اوج مسجد جامع کو مل گیا</p> | <p>نے راعلم نہ ساتھ کوئی خیر خواہ شیرب تو اس مقام سے برسوں کی آہ</p> | <p>اڑتے ہی سب کے ہوش وہ طار اڑا گیا دم میں غلی کو لے کے مدینہ میں گیا</p> |

| | | |
|---|---|---|
| <p>۱۲۷ اے جو اسکی پشت و شان منشا طاہر قدم پر گریے ہو بولا لعل و لب لا یا بجا وہ پہلے جو تھا حکم حکم لے پہلے شان و شان و شان و شان</p> | <p>۱۲۸ بہ حال پر مال شایب و دو روئے رسول پاک امام سجھاکے چہر علی دلی سے عجب خست کیا ملک کو در شفق کرم</p> | <p>۱۲۹ شب کوئی شہنشاہ معدنہ ہر جا کو سر کو فطرب ہر کھنہ میں دلا ملک کی نصیب مہر تھی عبادت خالق میں برب</p> |
| <p>عافر بطور تحفہ بعد مستیما ہوں نہرا کے لال شاد ہوں میں فلان</p> | <p>رکھ کر بعد حضور حسین آستان پر پہو پنا زمین سوار کے ملک آسمان پر</p> | <p>پہم زبان پر ذکر خدای و دودھ تھا تسلی تھی دعا تھی رکوع و سجود تھا</p> |
| <p>۱۳۰ زبان میں رسول کے آواز و جود ہوئے پیر نے قدم پاں مصطفیٰ چشمہ زہر کے پیر پیر کی چشمہ زہر کے پیر پیر کی</p> | <p>۱۳۱ اب روین سنیں کہ شاد کا ذکر زبانے بوزاب کا طلت کا ذکر ناموس مصطفیٰ کی مصیبت کا ذکر بالاختصاص کہ شب بخت کا ذکر</p> | <p>۱۳۲ سب بچو امام کو خباہت کا زار کا تھی سیدم نو ساجات بار جا جا کے گھر کے صحن میں پیر کہنے تھے آسمان پر نظر شاہ پیر</p> |
| <p>خادم ہوں بار و فاموں عقیدہ شاعر کچھ دیکھ جو آپ پر ہو تو پہلے شاعر</p> | <p>وہ شب نہ جبین چہر تپا روح قبول کو وہ شب جو صبح حشر تھی آل رسول کو</p> | <p>کہتے تھے جلد اب کہیں تر کا ہونو کا کیا شوق تھا حضور رب غفور کا</p> |
| <p>۱۳۳ بن ہوں ملک تفرق گاہ کو پیر میر خست حکم فرماتے ہیں ہزار انجام پہنچے پہنچے کے روز و رات جو حکم ہوئے پہنچے پہنچے</p> | <p>۱۳۴ افسوس میں ہم صفان گناہ رات تھی وہ زبانی زمین و زمان کی فاقات تھی روئے کی پہنچے کی فغان کی رات تھی قل امام کون مکان کی گناہ رات تھی</p> | <p>۱۳۵ حضرت و عرض کرتی نصیب چہر کسیا فطرب نہ رو دے ایسے جسمہ پیر کیا نصیب گذری کوئی سے کیا نصیب گور گور</p> |
| <p>اتم کیا ملاکب عالی مقام نے دیکھا تمہارے قتل کا محضر غلام نے</p> | <p>جبکہ ہے ذکر یہ وہی آفت کی رات ماتم کرو کہ آج قیامت کی رات</p> | <p>تو تیش ہے کہاں شہر ذی کمال کو کیا کوئی فوج آئی ہے خبگ جلال کو</p> |

| | | |
|---|--|--|
| <p>۱۳۱۱ ہر گھون میں اشک کے کپڑے لاکھوں معرکہ میں دیش جابجا انسان میں نہ جن کی بھیجی سرکشوں کو سب علی کو کیا</p> | <p>۱۳۱۲ بعد و غولچے کو سجدہ ام اثار مرگ ہوئے تھی ظالم قدم بیوں کو ساتھ آئے جو کچھ چھوڑ ہر گھون میں خدا و پیار کی دھام</p> | <p>۱۳۱۳ جنت تاجین سے شکا کشتا زکیمین لہو سے لڑی شہ لافا گھم میں خدا کے شور قیامت پایو جلائے حبیبی را حادہ ہو</p> |
| <p>پچھے ہٹا قدم نہ کبھی اس فیر کا پر آج سامنا ہے خدایہ قدیر کا</p> | <p>مجبور گھر میں رو تو ہو جس پر لگے مسجد میں جلد بادشہ بھر دے لگے</p> | <p>نالان ہر عم سے روح رسالت نپاہ کی تصویر خون میں بھر گئی شیر آلہ کی</p> |
| <p>۱۳۱۴ بچھریا اعلیٰ سے تیر منہ بچھریا اعلیٰ سے تیر منہ بچھریا اعلیٰ سے تیر منہ بچھریا اعلیٰ سے تیر منہ</p> | <p>۱۳۱۵ دامن ہو کر حرم میں شاہ کی قندیل میں بھی لگی تھی انور کی آواز الصاوت کی دیر پہنچا پیش خدا کھر کے چوچر این کی</p> | <p>۱۳۱۶ دانشمند ہو کر سب میں دانشمند ہو کر سب میں دانشمند ہو کر سب میں دانشمند ہو کر سب میں</p> |
| <p>جالنے دیما یہ حال جو نقش فنا در بار میں ہو پنج کے خدا کا کیا بخ</p> | <p>ممبر سے بھی حرم سے بھی خست علی کی وہ آخری نماز خدا کے ولی کی تھی</p> | <p>ظالم نے کچھ نہ روح نبی کا ادب کیا ابن عم رسول کو مارا غضب کیا</p> |
| <p>۱۳۱۷ خست نے بار بار جوئی کی سبیل بیت روئے کے سر پہ ہاکاہ آسمان پہ پناہاں ہوئی مرنے پہ جلد عقدہ کشا کی</p> | <p>۱۳۱۸ سو سے ظالم کو چکے جہدم شد بعد کریع مجدہ اول میں سر کھا اٹھے تو بیان کہیں میں جو تھا بانی خفا بیخ اسکی سر پہ شہ کے چلی و مصیبتا</p> | <p>۱۳۱۹ جگر تھا اس صلت سے وہ نام کا کھلا ہر حال کا ستیہ میں ہاڑی کا کھلا گریبان ہو کوئی تو کوئی نوہر کا غن غار قتل ناب شیر الشیر</p> |
| <p>خون ہو گا اب علی کا چمک تھوکنے کی تجدید بیان و منو کی امام بحق نے کی</p> | <p>مارا العین نے خسرو غالم پناہ کو مہلت ملی نہ دوسرے سجد کی شاہ کو</p> | <p>مولا کے دوست دار لبدر روئے تھے نکلے ہوئے گھر و کن زن مڑ روئے تھے</p> |

| | | |
|--|---|--|
| <p>۱۴۸ خانی کا تاج و تاجدار محبوب کبریا کو یہ صورت دکھاؤنگا فرماتے تھے کہ فلہ میں حبس وقت جاؤنگا</p> | <p>۱۴۹ دشمن کا بیٹا بہانہ بنا کر جاری رہی زبان پہ یہ سار فحالی کی قاتل کی بھی رحیم نے شکاکشائی کی</p> | <p>۱۵۰ چوچک حسن حسین جو جہانگیر بہار گئی لگوں کی شہ شہرین کو دیکھا بچہم باس حسن اور حسین کو</p> |
| <p>۱۴۹ بہاؤ شاہ شور مقتدر ہوئے کجاو فانی کو بوسین جو گرفتار کر لیا مزار دین کے سامنے بازہ بھگوان</p> | <p>۱۵۰ ابا رحیم ہوئے جو بیک بن بیکار گزن بن کے پوتے کو پوچھا دار وریا توں ہری بیک بن بیکار</p> | <p>۱۵۱ وہا اکبوں میں پتہ نہ ہو جہاں فنا خدا کہ جہاں میں یہ سر ہوا رحیم اب کچھ نہ درود عمر و قند نہ تو رحیم</p> |
| <p>۱۵۱ آنکھوں سے خون ٹپکتا تھا اس لجا کی شکین بندھی ہوئی تھیں ضلالت شہا کی</p> | <p>۱۵۲ جسکا کہ نام عقدہ کشا ہو تہاں میں باز و ہوں اسکی بیٹوں کے رسیاں</p> | <p>۱۵۳ صا بر ہے جو آل اسی کا بھر ہے دب گھر میں لجا کہ مرا حال غیر ہے</p> |
| <p>۱۵۲ فرمایا مرنے کے ادائی تہا بہار کس خطا پہ لگائی تھی تہا اگر مصطفیٰ نے نہ آئی تھی تہا</p> | <p>۱۵۳ بان بن ہا تھا شور بجا خدا کا گھر قلہ تہا تھیں یہ کھڑی تہا بیان ہر دور و چین شہید ہوئے شاہ جہاں</p> | <p>۱۵۴ تھی زمین تھی ہوا تھی شمع تھی تا تیر مونی جانی تھی جہاں تھی یوں کہ کیا کہی تھی تھی تھی</p> |
| <p>۱۵۴ نور عظیم محبو تو پیش خدا ملا بچے مرے یتیم ہوئے تہا کیا ملا</p> | <p>۱۵۵ دیکھو تو کیا بنی شہ والا کی جانیر قتل علی کا مل ہو زمین آسمانیر</p> | <p>۱۵۶ گھر میں بھی نہ شاہ ولایت کو بچلیر ہم قتل کر لیں سا کو تو حضرت کو اچالیر</p> |

| | | |
|--|---|--|
| <p>۱۵۴ ہرچیز کو سرور و تمام کے بوسے شام قیدی وہ ہو چکا ہے غبار نہ کھاویم لے لاؤ لو جان سے گزر جائیں ہم اس سر سے سوانہ لگا مارو نہ کم</p> | <p>۱۵۵ وہ دن عجیب کر تین شے کیا تمام ہم کر رہے تھے سوکھ کے تا تمام پانی پاؤں نہ کیا پیش کیہ طعام مغرب کے بعد شہر کا شہر لاو جام</p> | <p>۱۵۶ نزدیک اب علی کا نہ مارو غم بوسے تین طہیان مرغا و سب دیہ پھر پھر کے گھر دروئے لکھو جب نوہ ایک ایک کو گلے سے لگایا ہم</p> |
| <p>۱۵۷ ہر عدل میں نہ فرق اسپین بھائی اس نے بھی مجھ کو ایک ہی ضرب لگائی</p> | <p>۱۵۸ فرایا پیکے کچھ کہ چست تری کا ہر باقی اُسے بلاؤ جو قاتل علی کا ہر</p> | <p>۱۵۹ سبڑا جہان سے منہ نہ دلدل سوار پچھلے پہر کو کوچ کیا روزہ دار</p> |
| <p>۱۵۸ بہوش درویش کو کھول دے کھجور بیٹے اچھا کے بچلے لاشعوب راجا ب خاص شے جالے تھے غل تھا کہان کا زبا پھیلے اب</p> | <p>۱۵۹ کیون حاضرین ہم اپنی کی جا فاقہ تو اپنے ہم ہو یہ کبیر کوڑا لے کر زور قیامت چیتا دیو بالی فوج آتش میں سکا دیا</p> | <p>۱۶۰ سیت پوک روٹھے لیلے کلیم آخر اچھا خبازہ شاہ فلک تمام بد سے تاک آئین خاک سببیاں ہم اس شہر تھا کہ واسطہ دار امام</p> |
| <p>۱۶۱ چادر بندھی تھی شاہ کو فرق و ہم لاشہ غلامہ پوش جناب کا گیم</p> | <p>۱۶۲ زار می کوئی سنی نہ شہ مشرقین کی منہ سے زبان نکل پڑی ہر تین کی</p> | <p>۱۶۳ سرنگے پیٹتے تھے زن مرد اسطرح ماتم تھا مصطفیٰ کو خباز و چہرہ</p> |
| <p>۱۶۲ اب جو کھڑے لاشہ شہر رخ جان شہر فغان میں سی گیتا تازہ جان سرپ کر کے نہ لکھیں سببیاں سرباز پ کی پیکر بجایا جا</p> | <p>۱۶۳ بہم کرنے چھپنے لگتے تین جگہ چہرہ تمام زرد ہوا بھگیا دم بے کھمکری شب تھی شہر ہم سر غش کھچے گاہ بوسین بھی لیم</p> | <p>۱۶۴ بیس خوں اب کہ بھین جان خنار و درویش بے نصیب و فغان کہنے میں بدل ہوئے قابو جان حضرت کو کہ عرض کہ اور</p> |
| <p>۱۶۵ خون زخم سر کا رخ کیلئے غارہ ہو گیا اتان کا داغ آج ہمیں تازہ ہو گیا</p> | <p>۱۶۶ فراتے تھوڑے میں پہ لکائی بچاؤ رہا جنت مصطفیٰ مرے لینے کو آ رہا</p> | <p>۱۶۷ غمگین ہیں مومنین انجین شاد کھجے گلابا رکھو کو پسر آباد کھجے</p> |

| | | |
|--|---|--|
| <p>۴۰ طاہر چو بہار بہار شد نزدی ہوسے مشتاق صبا کی زخیر بیدار تنہا خون میں نہ اندھیر زخاک پہ پھرنے لگا کپڑا خورشید</p> | <p>۴۱ چھائی تھی جو کہ جو سید کا چہرہ ثابت تھا کہ آتی نہ تھی تباہی بہا چھائی غل ماہ سیاسکری لٹ جائیگا اب خانہ محبوب آہی</p> | <p>۴۲ دریا میں بہنا شروع کر دی وہ عالم زنجار پڑ نہ تھیں بڑی جھلیاں ہر گرداب سے طامر تھا کہ وہ غلطہ نام دن غم سے جہاں جہاں پڑے پڑے</p> |
| <p>گردون پہ ترزلزل تھا زمین خاک بھی صبح شب عاشور دنیا کی سحر تھی</p> | <p>جنگل سے صدائے شہ نیمبر کن کی پیو سحر خانہ چپٹن آئی</p> | <p>بجلی سی چپٹی ہوئی لہریں انیا تھیں تغین تھیں کہ دریا کے کلیجے پر ان</p> |
| <p>۴۳ بہت عالم متفرق تھی کبھی صحر میں بھی جاپٹوں گریزری خاک آبیاب پر غم نہ چھٹا ہی سریان تھا صیبت میں کونو تھی</p> | <p>۴۴ ملائے تھے نام میں بہا پر نہ تھیں موجا نے ہو کر تھے یہ قاتل خنجر دنیا کی ہو جاتی تھی جانور بالائے زمین گرنے لگی پکیر</p> | <p>۴۵ ننگی دندنا میں کوئی تھا غم نہ تھیں تھوڑے آدم آبی جہاں اس پر غم نہ تھیں بہا تھی سمندر کے جہیز میں نہ تھیں دوکان پر کسبیا کہ بان تھی</p> |
| <p>صدور سے بنی جان کی طاہر نہ تھی پر یوں میں سر ندیب تک سیر نہ تھی</p> | <p>نام میں سلیمان دو عالم کے حیرت تھے پچھے تھے کہیں گھر تھے کہیں سکین تھے</p> | <p>آباد گھر اس طرح سے دوز کسکا آیا ہے تباہی میں تہاڑاں جی کا</p> |
| <p>۴۶ غم چھٹا گیا دنیا سے غم تھی کبھی نام کا نظر آنے لگا غم میں جان بہر گشت نہیں تھوڑے عرصہ میں شعبہ نے تراشکوج کیا کوہ دہان</p> | <p>۴۷ چلائے ہوئے شیر نہ تھیں کبھی روباہوں میں غنیمت دیکھ کر دشت کو سیلاب کی ہر گھبراہٹ کھینچنے کوئی نہ تھیں لطیف جان</p> | <p>۴۸ گلشن میں نیم کے جوہر نہ تھے فطر تھے شبنم کے شہر انکے صدور سے ہر آن گل کا ہوا تھوڑا غمنے چھٹکے میں کئے تھے پڑو</p> |
| <p>گرد آڑتی نہ تھی گرد خیام شہ درین کے آہوں کا دہان تھا سنے سوز میں کے</p> | <p>ہوتے ہیں ستم احمد و زہر و علی پر فاقہ ہے غزال حرم لم یزلی پر</p> | <p>شمشاد بہن ششدر و دلگیر کھڑے تھے لالے کے کلیجے میں کئی داغ پڑے تھے</p> |

| | | |
|---|---|---|
| <p>۱۱۱ سید بن طاہر کی خدمت میں خلیفہ غلامیہ کی خدمت میں اس وقت کے خلیفہ غلامیہ کی خدمت میں سید بن طاہر کی خدمت میں</p> | <p>۱۱۲ سید بن طاہر کی خدمت میں خلیفہ غلامیہ کی خدمت میں اس وقت کے خلیفہ غلامیہ کی خدمت میں سید بن طاہر کی خدمت میں</p> | <p>۱۱۳ سید بن طاہر کی خدمت میں خلیفہ غلامیہ کی خدمت میں اس وقت کے خلیفہ غلامیہ کی خدمت میں سید بن طاہر کی خدمت میں</p> |
| <p>ماتم میں محمد کا گریبان بچنے کا تنوارون سے نہ ہوا کا ہر باغ حیر کا</p> | <p>ہتھکڑی سے لکڑی کے جسم زہون پر باندھا کر خوں کو سیاہی کے خون پر</p> | <p>سادات کوئی آن میں تیغ و کمر میں کٹ جائیگا جلدی کہ تیر تو گھر میں</p> |
| <p>۱۱۴ خلیفہ غلامیہ کی خدمت میں خلیفہ غلامیہ کی خدمت میں اس وقت کے خلیفہ غلامیہ کی خدمت میں سید بن طاہر کی خدمت میں</p> | <p>۱۱۵ خلیفہ غلامیہ کی خدمت میں خلیفہ غلامیہ کی خدمت میں اس وقت کے خلیفہ غلامیہ کی خدمت میں سید بن طاہر کی خدمت میں</p> | <p>۱۱۶ خلیفہ غلامیہ کی خدمت میں خلیفہ غلامیہ کی خدمت میں اس وقت کے خلیفہ غلامیہ کی خدمت میں سید بن طاہر کی خدمت میں</p> |
| <p>اب زوج بسر ہو گیا مان ہاتھ لگی ٹوٹے ہوئے پہلو پر پھری آن چلیگی</p> | <p>تلواروں سے گھائل جنھیں ہونا ہو کلین شیراز کے مقابل جنھیں ہونا ہو کلین</p> | <p>جلی سی چلنے لگی تیغوں کے دیوان میدان میں گھٹا چھا لگی کالے علموں کے</p> |
| <p>۱۱۷ خلیفہ غلامیہ کی خدمت میں خلیفہ غلامیہ کی خدمت میں اس وقت کے خلیفہ غلامیہ کی خدمت میں سید بن طاہر کی خدمت میں</p> | <p>۱۱۸ خلیفہ غلامیہ کی خدمت میں خلیفہ غلامیہ کی خدمت میں اس وقت کے خلیفہ غلامیہ کی خدمت میں سید بن طاہر کی خدمت میں</p> | <p>۱۱۹ خلیفہ غلامیہ کی خدمت میں خلیفہ غلامیہ کی خدمت میں اس وقت کے خلیفہ غلامیہ کی خدمت میں سید بن طاہر کی خدمت میں</p> |
| <p>چین آئے گا کیونکر مر مر آغوش نشین بالوں سے یہ مان جھار کی قتل زمین</p> | <p>مرد تھو جفا جو تھے شقی ازلی تھو سب سے قتل حسین ابن علی تھو</p> | <p>یہ آب محمد کے نواسے کو نہ ہو کچھ اب نہر کا بانی کسی پیا کو نہ ہو کچھ</p> |

| | | |
|--|---|--|
| <p>۱۰۱ یون رو کر کو کل دریا نظر ارو جو عبادار شری اور آئے نیزہ علی اکبر کے چہرے میں آئے میرا جہر جہرین گھنٹین اصغر بھی</p> | <p>۱۰۲ نہیں نہیں گناہ میں تین بھائی نیچ آنے کو سنے کو سپرے بچاؤں خند کے کو حلق تو گردن دیکھو میرا بھون پو کھکیز و دریا میں</p> | <p>۱۰۳ فاتح و درعا آنکھ تھو مانتے تھان آنا سے میں پہلے پہلے میں روئے میں زہرا کا لاش میں سربا عشق صادق تھو شکرانہ فاکر</p> |
| <p>ہے کام کا دن آج بھر سانہیں کل کا لوشے عوص غزوہ صفین جل کا</p> | <p>روزے کا سکا پینہ کے خیال آؤ نہ مجھ کو بلے پر زہ ہو نہ میں نے جلال آؤ نہ مجھ کو</p> | <p>مقبول خدا ہو گئے درگا و خدا میں پہلے وہی مسربان ہو کر اہ خدا میں</p> |
| <p>۱۰۴ دان فوج تھی آؤ نہ تو جیاد بان مجھ و ظائف تھو شکرانہ فاکر نہی عوص غزوہ صفین جل کا سائندہ محتاج کی غوت ہو کر</p> | <p>۱۰۵ روڑو رہا بارہ جمع تھو شکرانہ فاکر بادامین جنھیں کہہ کر سلیمان لورنی وہ چور کہ خجل ہوئے اور پاپا نیان قصاب نشان سچو کو</p> | <p>۱۰۶ عورین جنھیں رو کر تھو شکرانہ فاکر ہو باغ تھو شکرانہ فاکر عصہ نہیں اب آنے ہو کر تھو شکرانہ فاکر نشان تھو شکرانہ فاکر</p> |
| <p>آج اپنے گرم سے مری حاجت کو روا کر ہم میں عزیزوں کے مجھ صبر عطا کر</p> | <p>سر دینے پہ باہم کر میں کتے تھو غازی آپس میں لگے ملے تھو اور منہ تھو غازی</p> | <p>تمہ پر نظر لطف و عنایت ہر خدا کی بکیں کے مددگار و تمہ رحمت ہر خدا کی</p> |
| <p>۱۰۷ نہیں جو ہر جام میں تھو شکرانہ فاکر نہیں جو ہر جام میں تھو شکرانہ فاکر نہیں جو ہر جام میں تھو شکرانہ فاکر نہیں جو ہر جام میں تھو شکرانہ فاکر</p> | <p>۱۰۸ عما کو منہ عریب جہم میں تھو شکرانہ فاکر منہ جانور سے اور خط سیرت میں تھو شکرانہ فاکر منہ جانور سے اور خط سیرت میں تھو شکرانہ فاکر منہ جانور سے اور خط سیرت میں تھو شکرانہ فاکر</p> | <p>۱۰۹ نہیں جو ہر جام میں تھو شکرانہ فاکر نہیں جو ہر جام میں تھو شکرانہ فاکر نہیں جو ہر جام میں تھو شکرانہ فاکر نہیں جو ہر جام میں تھو شکرانہ فاکر</p> |
| <p>شکوہ کا سخن منہ سے نہ بیداد میں وم تن سے جو نکالے تو تری یاد میں</p> | <p>روشن قدم تھو شکرانہ فاکر وس ہو میں جو دیو تو خروج شہر میں</p> | <p>شہر کے عشق بھی پیار میں ہمارے وہ چاند ہمارا ہر یہ تہا میں ہمارے</p> |

| | | |
|---|---|--|
| <p>۱۳۴ وان طباہی نافوت میں جتنے لگا لکھا بان فخر و با علم نے جب تک پہنچا خادم نے سدا دی کہ سوری بھی تیار پیشہ کا منہ لگنے لگے سید ابراہیم</p> | <p>۱۳۵ نکبت نہی سو اگر تیرے ہاتھ بجا کیم فرما ہے حکم میں تیرے ہاتھ بجا کیم گلدستے میں یوں بھونکے بکھیرا کیم وہ چن چن دہ عالم سب کا عالم</p> | <p>۱۳۶ تھوڑے پھر سید سید کا بیانیہ فخار و شہنشاہی دیدہ دل سب کا نظر گنڈا تھا گلانی میں کہ روشن تھا کار وہ رات کا جاگا ہوا وہ پائی مارا</p> |
| <p>بانو کی طرف چشم گہرا سے دیکھا بیٹی کو مسافر نے عجب پیار ہو گیا</p> | <p>غل تھا کہ زمین نور سے معمور ہوئی طوبی کے تے روشنی طور ہوئی</p> | <p>گل پیر نہی کیا کہوں سر شک چین کی آجاتی ہے بویاہ کے جوڑیوں کی</p> |
| <p>۱۳۷ جب ان کو چلے شاہ نو بہا ہوا دل افحام کے رشتہ کی کا کا پو آگے شہ میں چھپ کر چھپ کر علانی نہی رو رو کر پیر</p> | <p>۱۳۸ نکبت کہ پہلے میں خواب علی کہ ظاہر صاف ان تران قمر و منور بل کھائے ہوئے دیں گے پیر کہ یوں تھا زمین و آسمان</p> | <p>۱۳۹ بویاہ جتنے میں علمدار دلاور دشمنہ و جاہل تھے وہیں دینے پتہ کا خیمہ عجب علی کا بیہوش خیمہ کی بدست فرزند پیر</p> |
| <p>امان کا بُرا حال ہو چھڑا سے بابا اچھا میں نہ بولوں گی چلے جانو بابا</p> | <p>صورت جو نظر آگئی محبوب خدا کی بشع ملک پڑھنے لگے نعل عدا کی</p> | <p>حورین اسے کئی میں گلستان ارم کے اقبال و چشم تھے ہیں آنکھوں کو قدم کے</p> |
| <p>۱۴۰ نکبت کہ تیرے تیرے تیرے تیرے جاہد سے جاہد خانہ نہ با مطلع افوا صفت با ازاد کے جبر کی علی باور گھوڑے پر چڑھا نول تیرے</p> | <p>۱۴۱ نکبت کہ تیرے تیرے تیرے تیرے جبر کی تیرے تیرے تیرے تیرے جبر کی تیرے تیرے تیرے تیرے نیز وہ ان کی جبر کی تیرے تیرے</p> | <p>۱۴۲ نکبت کہ تیرے تیرے تیرے تیرے جبر کی تیرے تیرے تیرے تیرے جبر کی تیرے تیرے تیرے تیرے نیز وہ ان کی جبر کی تیرے تیرے</p> |
| <p>آواروں کو ہاتھ نہیں جرمی کو ہاتھ عباس علی سب علم کھوڑا ہوئے تھے</p> | <p>گھوڑوں کو وہ چپکا کر میں سیانہ کے آسہ نکل آتے ہیں امام دور کے</p> | <p>روشنی یہ نہوتی جو ظہور انکا نہوتا دنیا میں اندھیرا تھا جو نور انکا نہوتا</p> |

۱۳۴
۱۳۵
۱۳۶
۱۳۷
۱۳۸
۱۳۹
۱۴۰
۱۴۱
۱۴۲

| | | |
|---|---|--|
| <p>۱۱۱ میدان میں غفلت کی وجہ سے شہید ہو گئے غور نہ کیا باندی نے زمین کرنے لگی ناز دروازہ فرود میں کون غفلت کیا باز اس فوج کے اتحاد میں جنگ کا راز</p> | <p>۱۱۲ حضرت کی غفلت کوئی بات نہ مانی خاندان کا پورا دل پر اندک کا جانی کھینچے ہوئے تیغوں کو بے خبر غفلت کے زانی مہر نے جو یہ دیکھا تو جا کر ہو گیا پانی</p> | <p>۱۱۳ خطر اسے پہنچ گیا وہ غفلت میں نادان و نادار غفلت میں ہو گیا شہید اندھے غفلت میں ہے جیسے غفلت میں انجام کا اپنے فقط اس دم میں</p> |
| <p>گھوڑوں کو بڑھانے لگے شتاق قضا کے تکبیر کے نعرے ہوئے لشکر میں خدا کے</p> | <p>منہ زرد ہوا خون سے خورشید کی صورت ٹھہرائے لگے عضو بدن بید کی صورت</p> | <p>دُرتا نہیں نرغہ ہوا اگر لاکھ جوان کا ہے خون مجھے روح رسولؐ مہمان کا</p> |
| <p>۱۱۴ جوت کیلئے آپ بڑے سبب ہوئے فرمایا کہ ہر دھیان والی قوم کیون بچھان لیا میں کیون بچھان کیون بند کیا آپ یہ بھلا نہیں پر</p> | <p>۱۱۵ پہلے میں کھلنے لگا اس طرح انار کا ندے سے سر کرنے لگی کاٹھ پتار پلوں میں جو اس شخص تھا کسی اور اختیار یہاں بھی بھڑکے دیکھا نہیں بار</p> | <p>۱۱۶ شنگ اس کی ہے جو ہے سبب خفا دھڑکا جسے یہ ہے کہ علیؑ ہو گیا بڑا کن کا خون کھینچاں میں بن گیا اور پتار خاقانہ کر خون میں تیرا کربخار</p> |
| <p>مجرم اس اللہ کا پیارا ہو تو کدو مہمان کو کسی قوم نے مارا ہو تو کدو</p> | <p>زردی تری ہرے پہ نظر آتی ہے کیا ڈر گیا تو جنگ شجاعانِ عرب کے</p> | <p>برگشتہ محمدؐ سے ہوا ایمان کی پھراہی جو محرف ان سے ہوا وہ قرآن کی پھراہی</p> |
| <p>۱۱۷ بلاؤ میں خیر کا پیر کہ نہیں افلاک اس کا قمر ہوں کہ نہیں کیون غافل کا نور نظر ہوں کہ نہیں دیا و شرف کا گھر ہو کہ نہیں</p> | <p>۱۱۸ بین میری شجاعت کے سب فوج میں کتے ہیں جسے لاکھ بولوں کے مقابل خنا میں صدمین کی دھڑکتا ہے ان پیاؤں کے لئے ناچو یہاں نہیں</p> | <p>۱۱۹ اس شہید پر آنے مروی ہو گیا خونین شہید ہونے لگے طالع بیکار افسوس کے محبت سے یہ کر لگے غبار ان روزوں نے لیا تھا تو کہاں مروی</p> |
| <p>گمنا ہوں جو کچھ میں کہ سندھ کی تیر محبوب اتھی مرا جد ہے کہ نہیں</p> | <p>میدان میں جو اندر و دیرن سے لڑ رہا یہ فوج ہے کیا لوگ تو شیر و سنہرے</p> | <p>کس قوم پہ تھا حکم تجھے تیغ زنی کا باعث جو ہوا تیری غریب الوطنی کا</p> |

| | | |
|---|---|--|
| <p>۱۲۶</p> <p>سب بے نیاتے ہیں کی غرض تو الیہ آیا تھا کہ روکوں سپر فاطمہ کی راہ بہشتی ہی بابا ہے ہوا صد سہ جا بجا منہ سپ لیا باطن اور بی بی کی راہ</p> | <p>۱۲۷</p> <p>اس نکل کا سبب وہ دیکھتا ہے جس نکل کی جس بی بی کی راہ وہ شیخ ہے یہ کجاست بی بی جا وہ کو کہے گا وہی انہی ہے</p> | <p>۱۲۸</p> <p>وہ شیخ ہے یہ کجاست بی بی جا وہ کو کہے گا وہی انہی ہے دا ان حسین زین الدین کی راہ وہ راہ دینا ہی خیر اور اس میں جو نویسج خود دل میں حق اور حق اور</p> |
| <p>وہ کر کہا بزار ہوئی روح بی کی تو نے سپر فاطمہ سے بے ادبی کی</p> | <p>وہ نکل اسکو نہ فردوس کے گزرا نہیں ہوگا وہ ہم یہ دوزخ کی طرح نارین ہوگا</p> | <p>بیکس کی حمایت ہی طریقہ شرف کا یہ فوج ہے شیطان کی ہلکار خیر کا</p> |
| <p>۱۲۹</p> <p>کیا تو بہ فرزند علی کی بی بی جا وہ بی بی بی بی بی بی بی جا یہ دنیا جہان فیکہ دین بی بی جا یہ راہ یہ راہی نہیں کا نر جو بی جا</p> | <p>۱۳۰</p> <p>یہ بی بی بی بی بی بی بی جا یہ بی بی بی بی بی بی بی جا یہ بی بی بی بی بی بی بی جا یہ بی بی بی بی بی بی بی جا</p> | <p>۱۳۱</p> <p>کیون تو نے بی بی بی بی بی جا یہ بی بی بی بی بی بی بی جا یہ بی بی بی بی بی بی بی جا یہ بی بی بی بی بی بی بی جا</p> |
| <p>یہ چشم خدا گوش خدا دست خدا قرآن نہ اٹھے نہ یہ قرآن سی جہاں</p> | <p>یہ ختم دو عالم کا شرف ال عبا پر بند نہیں یہ ایسے کہ ہین حق انکو خدا</p> | <p>اس فوج میں تجھ حق و باطل کھلیگا بے عقدہ کشا عقدہ مشکل نہ کھلیگا</p> |
| <p>۱۳۲</p> <p>یہ بی بی بی بی بی بی بی جا یہ بی بی بی بی بی بی بی جا یہ بی بی بی بی بی بی بی جا یہ بی بی بی بی بی بی بی جا</p> | <p>۱۳۳</p> <p>یہ بی بی بی بی بی بی بی جا یہ بی بی بی بی بی بی بی جا یہ بی بی بی بی بی بی بی جا یہ بی بی بی بی بی بی بی جا</p> | <p>۱۳۴</p> <p>یہ بی بی بی بی بی بی بی جا یہ بی بی بی بی بی بی بی جا یہ بی بی بی بی بی بی بی جا یہ بی بی بی بی بی بی بی جا</p> |
| <p>وہ اند کہ جو انکی محبت میں لگا محرم ہو تو خالق نہ عذاب سپہ لگا</p> | <p>یہ ہجائیکا محروم جو یہ راہ چھٹیکگی حضرت کی طرف دولت میں آن لگی</p> | <p>اک راز و نیاز انکو قدیمانہ ہر سب بخشی گئی آدم کی خطا انکو سب</p> |

| | | |
|--|---|---|
| <p>۵۵۵</p> <p>بہشت سے نغمہ بین کی سب سے خوش رہو بین کی سب سے خوش سید سے سنا فتنہ بے بین بیدار وہ کسی بد اخلاقت کی ادا</p> | <p>۵۵۶</p> <p>بلا پسند کہ ہاں دے تی سب سے یا سوچ کے آج میں اور خیر حاکم کی تعید کہ لاوے سر پشیم وہ نے کہا پچھ فاطمہ کے لال کی</p> | <p>۵۵۷</p> <p>تیار از طرفدار کی سب سے حاکم کی دین چہ چاہا بین وہ نے کہا شوق و اد عالم کو پشیم کیا کر مرے ہاتھ میں دہان پشیم</p> |
| <p>ہمراہی گمراہ میں کیا عزت شرف ہے ہو اسکی طرف تو کہ خدا جسکی طرف ہے</p> | <p>اچھا نہیں فرزند ید اللہ سے لڑنا پہلے مجھے کر قتل تو پھر شاہ سے لڑنا</p> | <p>حق یمن کرے ہاں شہر نیشاں کی طرف ہوں ایمان ہے مرے ساتھ میں ایمان کی طرف ہوں</p> |
| <p>۵۵۸</p> <p>حضرت کی غلامی پر قادر و شہر جاہ پیار کا رستم و زہر و دین کی بڑا ساکت جہنم دنیا کو سب سے گنگاہ چل جلد چل جلد و گارے اللہ</p> | <p>۵۵۹</p> <p>میں ہاتھ اوٹھانے نہیں کی سب سے تیسرے کی کار و نوا سا کوئی اور اگر نہیں فلک میں جا بیگا پور انجام پہنچا پچا انسان کو درغور</p> | <p>۵۶۰</p> <p>کیا خوف ہے میں کی سب سے جس میں میں کی سب سے جور است ہو میں کی سب سے میں غیظ اور کسی سے نہیں ڈرتا</p> |
| <p>کیا تھو جو کوئی اس فلک میر کو روکے شکر کی نہیں طاقت جو کبھی خیر کو روکے</p> | <p>بجلی نگرے تھپکے میں خوف خدا کر کیا ہاتھ ترے آئینگی ایکس کو ستا کر</p> | <p>سادات کا بندہ ہوں تر و بھو کیا ہو پشتی پہ علی ہیں تو حمایت پہ خدا ہے</p> |
| <p>۵۶۱</p> <p>پیکر بھی تھا کہ موتی تیروں کی بھیا حضرت کی سب سے عباس علیہ السلام تم کو کہ عود پاس کیا حمد و ثناء وہ چاہتا تھا کہ تیرے جیسے ہو اطمینان</p> | <p>۵۶۲</p> <p>بھجلا کے وہ بولتا ہے اس کی کام جو چاہوں کروں میں ہوں میں شام میں میں چاہوں کو پانی کا نہ دوں جام سکون برسات تو ہے مجھ کو آرام</p> | <p>۵۶۳</p> <p>رو کے مجھے کوئی تری فوج میں لے دیکھ تو میں یہ ہے جاہا ہوں میں کیا ساتھ نہ تو نار میں ہم باغ ارمین تھل جا بیگا بھجور اڑتے کوئی دھن</p> |
| <p>بلوہ ہے کیوں سبط رسول دوسرے پھر چاچھری کیا جگر شیر خدا پر</p> | <p>احمد سے نہ زہرا سے نہ حیدر سے غرض ہے میں بندہ دنیا ہوں مجھے زری غرض ہے</p> | <p>اب قرب حسین آٹھ پر میرے لیے ہے زیر ترے لیے غلام میں گھر میرے لیے ہے</p> |

لے یعنی خوبی اور پاک ہو و اسے تیرے ۱۲ لے یعنی خاں میر علیہ السلام ۱۳ لے یعنی میرزا باکو تھا ہے ۱۴

۵۶۳
آواز دی خضر جان میرے آبار
لوئی لک امر خوش میں خوش احوار
بان راہ پر آیا ہے جھکیو نہ خبردار
مقتدر وہ ہیں سید ابار

ہر طرح شکست آج انھیں دیکے نکل جا
آئی یہ صد انام علی لیکے نکل جا

۵۶۵
نہ کہ کیا غازی نے کہ کیا صفت
تھوڑے کو جھپٹا تو جھپٹا ہی صم
زکنا تھارہ پوچھو کوئی وہ دلاؤ
جلی شہر کے شکریے تیرے کہ ہوئی

غل تھا کہ بہادر سپہ شام سے نکلا
وہ اوج سعادت کا تھا وام سے نکلا

۵۶۶
تو نے بچے جھپٹا کوئی شمشیر
پیر کوئی سے ہر تھوڑے سے کنڈیچے پیر
سچے پیر سے انکی کا نون سے چلے پیر
جو پیر سے جا کے نہ کا عاشق چلے پیر

تائید خدا سے وہ دلاور نکل آیا
کانٹے بہت اُچھے پہ گل تر نکل آیا

۵۶۷
چلایا عمرو جانے نہ پائے نہ خبردار
بچہ آ کے یہ کاروں روکا اسے آبار
میں سے بھی چاند سا نکلا وہ خوش احوار
میں سے اسے اعدا کے مرے ہو گیا بوار

پشیم کارے مرایا در نکل آیا
ظلمات کو طو کر کے سکندر نکل آیا

۵۶۸
اُمیدی ہوئی تھی قلزم آفت کیلے صبح
حامی تھا ملا طم میں گنگا کا زرخ
دوڑی علی آتی تھی ہر اک صفت صبح
تھا عجبت کے شناسا کا دہی لاج

اعداء کی صفین چر کے صفدر نکل آیا
موجین تو دین رگہ میں گوہر نکل آیا

۵۶۹
دریا سے تفاوت تھا طم ہوا سارا
گرداب بنا طم فوج شہر آرا
مطلق وہ جگہ سے بیا اسے کنار
میں سے جو کہو کہے بیا اسے کنار

نفا شور کہ دوزخ سے ہشتی کو نکالا
پشیم کرنے ڈوبی ہوئی کشتی کو نکالا

۵۶۹
دی خرم نے صدا دیندی یا شہر ابار
کینک کمار جی محمد نے کسی بار
شفقت سے فرما نے گئے حیدر کار
صد تے تیرے اک صفت سکن آج بوار

بھائی تجھے لینے کو ہم آئے ہیں ام سے
جلدی اور آ پہلے بھلگیر موہم سے

۵۷۰
خاتون خان لیکے بلبلین تیجاری
آ کر سے مہمان سے آنے کے میں داری
بیٹا تجھے ہم اپنی بی بی ہمارے
علی تیرے رجو کو کہے انیر داری

فردوس مبارک شرم و جاہ مبارک
ہمراہی فرزند ید اللہ مبارک

۵۷۱
دنیا میں شمع صحن بختی میں آرام
کلمے ظلم و شہیدوں میں ترانام
پشیم کر کے جو کہو کہے بیا اسے کنار
میں سے جو کہو کہے بیا اسے کنار

منظوم مسافر کو شریون سے پچالے
بیٹا تیرے قربان اسے تیرون سے پچالے

جس روز

| | | |
|---|---|---|
| <p>۱۷۷ جس دلت شکر کی شادیت کا خط آیا اس دلت سے کھا بھی جی جگر نہ کھایا بان ساتوین سا بیچ سے پانی نہیں پایا ایسا بھی کہیں سو اتقام و حساب پایا</p> | <p>۱۷۸ خود سب بچی ایتھوں کو چھلکا کر چارو ہم یہ شوق میں دوسرے دوست ہمارے گھبٹے ہوئے سب ہم سے تھے شرم کے مارے گردن کو جھکانے پر غٹ شرم کے مارے</p> | <p>۱۷۹ فرانے گلے تب بخت نہ لایا تو نور ہو اب بارے کیا چھو سر و کار ترش ترشے سائے سے ہو جاگیں باریا تو تیری قبول ہوئی ام سے غنوار</p> |
| <p>بے جرم و خطا قتل کی تدبیر ہوئی ہے بچے سے مرے کو نسی تقصیر ہوئی ہے</p> | <p>کینے سے کدورت سے بری سینہ ہر میرا بھائی تری جانب دل آئینہ ہر میرا</p> | <p>از نظر آنے علی نے شہ لولاک نے بخشا ایک ایک گنہ بختن پاک نے بخشا</p> |
| <p>۱۸۰ روتا ہوا ہمارے ابرا و نیکو کار خادم کے والے کیے کھول کے ہتیار باندھے ہو با تھوں کو بیجا شکنجے خادمی تھی یہ رشت کہ رات خان</p> | <p>۱۸۱ مفت سوغات غازی نے کیا فروغ و انصاف بہت ہوا آیا فرزند اللہ نے چھائی سے لگایا کھوے جو بندے با تھ تو حور نے لگایا</p> | <p>۱۸۲ خون سے کھارے جو عطا میں سے قربان مجرم آپیت شقیقت خطا کا رہ چہ سان ایر جنت حق تیرے کرم سے نہیں پامان ایکجا اب کہے رخصت میدان</p> |
| <p>لوٹا تھا ندامت کا فلک جان خرین پر حضرت کی طرف دیکھے جھکتا تھا زمین پر</p> | <p>اب و ام ندامت سے رہائی ہوئی آقا کیا جلد مری عقدہ کشائی ہوئی آقا</p> | <p>مرنے کو روانہ سوئے قتل مجھے کیجے اس چھوٹے سے لشکر کا ہر اول مجھ کیجے</p> |
| <p>۱۸۳ کرتا تھا بھی قاسم و کعبہ شہلا شہزادے سے تم میں بندہ ہو چلا خادم کی سفارش کرد آقا سے خدارا محبوب ہوں مجھ کو نسی گویا</p> | <p>۱۸۴ گراد کو بلادی کے قصد چلے راہ نادم ہوں نشان ہوں گنہگار ہوں بانشاہ وہ آگ کیونے کی خطا ہے بند یہ بعد فنا جس سے بچ جائے ہوا خواہ</p> | <p>۱۸۵ شہ نے کہا وقت تیری کیونے گویا دیر سے ابھی اک خط کہ وہاں ہے ہمارا کی عرض کیو لا نہیں اب صبر کا بار حورین مجھ کو تیری بین بلانے کا اشارا</p> |
| <p>امداد کرو سید فی جاہ کا صدقہ بخشاؤ و مرے جرم پر اللہ کا صدقہ</p> | <p>تقصیر ہوئی راہ صواب اب نہ چھٹکی جب باگ نہ چھوٹی تھی رکاب اب نہ چھٹکی</p> | <p>پانی نہ غربت ہے نہ کھانے کی خوشی ہے اب تو مجھے فردوس کے جانے کی خوشی ہے</p> |

| | | |
|--|---|--|
| <p>۹۹۱ خفتے سے کہتے کہ کون سے کشتی کو بچا ہر بحر میں وہ عالم جو در کشتی میں انعام سے پاک کہ ملی خلد کی جاگیر</p> | <p>۹۹۲ انداہو کہ راحت ہو غمت ہو کون کا اس صوبہ میں تو بیاس کی شہرت کی آقا ان ہاتھوں کو ہر شاہ کے واسطے عطا نہتا رہی اور وہی صاحب ہی آقا</p> | <p>۹۹۳ یکے بچا یا دوس اور بیع کمالی وہ حالوں کی مابین کشتی چالی بجلی سی چلنے کو گلی بیخ بلالی دو رخ تو بھرا دون سے تالاب خالی</p> |
| <p>تو عقل سے خالی ہے جو بیخسری ہو ایمان کی دولت سے دامن میں بھری ہو</p> | <p>وہ مالک سرکار خداے دو جہان ہیں دنیا ہو کہ عقلی وہی یاں میں ہی دان ہیں</p> | <p>انداز جو برق کے گرنے کا وہ سب تھا تلوار نہ تھی خالق اکبر کا غضب تھا</p> |
| <p>۹۹۴ بکسیر کسٹ ہوں شجاعت کا درخت انعام سے دے کوئی عقل سے ہر دور تو کھینچ کر لے کرے ملک و حور ہر کسٹ میں رہے گھر انکسور</p> | <p>۹۹۵ دی بڑے آقا نے یہ دیکھ کر کئی دن آبادہ جان دادنی و صیف شہنشاہی ہوں غبار دل و جان رسول مدنی ہوں تو دوست شیاہین کا رہن پی ہوں</p> | <p>۹۹۶ جس نے بیخ آئی وہ گردن جلیا مقامت جلیک سے تو بیخ جلیا سینہ سے چار آئینہ جوشن سے جلیا تو سن تھا جلیا اس وہ تو سن جلیا</p> |
| <p>دو لاکھ میں ایسی نہ کسی اور نے کدکی حسرت نے فقط اک بندہ بکسیر کی مدد کی</p> | <p>ہر حال میں جلوہ حق و باطل کا جدا ہے شیطان تری گردن پہ مرے سر پہ خدا ہے</p> | <p>روکے ہوئے تھی موج وہ گوجاگ چلے تھے کیا بچے کہ گرتی ہوئی بجلی کے تلے تھے</p> |
| <p>۹۹۷ جاہانہ اگر دان تو یہ تہہ سے ملتا بے راہ ناخدا کا رستہ سے ملتا فصل ارم و سایہ طوبی سے ملتا اب کلف رطوبت کا آقا سے ملتا</p> | <p>۹۹۸ ہر سب پہ پیدامری نکلی تری شہنشاہی بین ہوں و بیسی ہوں تو جو تو شہنشاہی شہنشاہ کا و شہنشاہی دوست شہنشاہی بین جہنم ہوں اسوارہ ہوش شہنشاہی</p> | <p>۹۹۹ تھی دان کے کماندار و کمان خاں شہنشاہی مارا وین جو جو قدر انداز سے چہنشاہی غظان کسین کسین کسین کسین شہنشاہی گر کیا کہ زمین کسین کسین شہنشاہی</p> |
| <p>انگریزے ہوں تو فوج شہ نامی ہو مگلوں دو رخ میں بھی ڈالین تو غلامی نہ مگلوں</p> | <p>حاکم کی نہ پروا نہ تری فوج کا ڈر ہو طوفان کا نہ خطرہ ہو نہ کچھ موج کا ڈر ہو</p> | <p>رن کا پتا تھا خون سے تھرتے تھے لاشے الہ رے تزلزل کہ لرز جاتے تھے لاشے</p> |

۱۰۱
 زندہ کوئی کشش نہ چھوڑا
 نہایت کوئی کشش نہ چھوڑا
 چنے سے اجل کے کوئی کشش نہ چھوڑا
 چنے سے کمان چھوٹ گئی نہ چھوڑا

۱۰۲
 چہرے میں کھجالی تو چھپ چھپاتی
 چہرے میں کھجالی تو چھپ چھپاتی
 چہرے میں کھجالی تو چھپ چھپاتی
 چہرے میں کھجالی تو چھپ چھپاتی

۱۰۳
 جس فرق پر وہ ماری کھڑی تھی
 جس فرق پر وہ ماری کھڑی تھی
 جس فرق پر وہ ماری کھڑی تھی
 جس فرق پر وہ ماری کھڑی تھی

پہنان ہوئے گوشوں میں جو تھے لمیس و غایر
 سو فار بھی خندان تھے لعینوں کی خاطر

جیتا کسی دشمن کو دم جنگ نہ چھوڑا
 چورنگ کا غازی نے کوئی رنگ نہ چھوڑا

نکلی تو شکر کا لمو چاٹ کے نکلی
 چارائینہ و دام و زرہ کاٹ کے نکلی

۱۰۴
 چوڑا کو خیزوں کے تستان میں چھوڑا
 چوڑا کو خیزوں کے تستان میں چھوڑا
 چوڑا کو خیزوں کے تستان میں چھوڑا
 چوڑا کو خیزوں کے تستان میں چھوڑا

۱۰۵
 کھڑی تھی نہ کھڑی تھی نہ کھڑی تھی
 کھڑی تھی نہ کھڑی تھی نہ کھڑی تھی
 کھڑی تھی نہ کھڑی تھی نہ کھڑی تھی
 کھڑی تھی نہ کھڑی تھی نہ کھڑی تھی

۱۰۶
 کا دون میں طارون میں تھی چال
 کا دون میں طارون میں تھی چال
 کا دون میں طارون میں تھی چال
 کا دون میں طارون میں تھی چال

اتھنا نہ رسالہ وہ تہ تیغ دو دم تھا
 تیروں کو بھی دیکھا تو ہر اک ہند قلم تھا

دہ سیل قنار حب و عشق نہ نہ کرتی
 چارائینہ کیا سد سکند رہ نہ کرتی

کیے نہ ہوا اسکو وہ آتش ہمہ تن تھا
 جرات میں جو تھا شیر تو رحمت میں بن تھا

۱۰۷
 صف پر تھی وہ تھی وہ تھی وہ تھی
 صف پر تھی وہ تھی وہ تھی وہ تھی
 صف پر تھی وہ تھی وہ تھی وہ تھی
 صف پر تھی وہ تھی وہ تھی وہ تھی

۱۰۸
 گرتے تھے یوں خاک پر تھی وہ تھی
 گرتے تھے یوں خاک پر تھی وہ تھی
 گرتے تھے یوں خاک پر تھی وہ تھی
 گرتے تھے یوں خاک پر تھی وہ تھی

۱۰۹
 تار پاری طرح اڑا جب تھی وہ تھی
 تار پاری طرح اڑا جب تھی وہ تھی
 تار پاری طرح اڑا جب تھی وہ تھی
 تار پاری طرح اڑا جب تھی وہ تھی

جانین نہیں پہننے کی یہ وہ جان گئے تھے
 اس تیغ کے لہے کو عد و مان گئے تھے

جو بھرچپان سید علی تھیں وہ خم ہو کر گری تھیں
 شاخیں بھی کمانیں بھی قلم ہو کر گری تھیں

اللہ کے ارادہ کہ نہ ہوتا تھا وہ غازی
 اک شیر سا ہر سمت جھپٹتا تھا وہ غازی

۱۱۰

| | | |
|--|---|---|
| <p>۱۱۱۳</p> <p>آہستہ آہستہ دُستِ تیرِ نازِ عدا بجلی تھی وہ شیشِ پیرِ نازِ عدا مظلوم کے تھے در پہ جانِ نازِ عدا پیشِ پیشِ پیشِ پیشِ پیشِ عدا</p> | <p>۱۱۱۲</p> <p>وہ دل کو اور لیکے چلا تھا پیرِ شاہ وانِ ملنِ ظفرِ جبینِ گناہ تھکے تھکے تھکے تھکے تھکے تھکے تھکے تھکے تھکے تھکے تھکے تھکے</p> | <p>۱۱۱۱</p> <p>حالے</p> <p>بکینچ وہ ماتم کا میں سا بکینچ چپے میں غزاداری میانِ بکینچ میں حر کے لیے چاک گریبانِ بکینچ گروندے ہو بالون کو پشیمانِ بکینچ</p> |
| <p>مکاروں نے دکھلائے چلنِ حیدرِ مری کے تلوار سے زخمی کیا گھوڑے کو جری کے</p> | <p>مہمان کی خبر لین کوئی گھر سے نہیں سے اکٹھا ہر ضیافت میں گلا خنجرِ کین سے</p> | <p>یون روونگی میں آپ کے شیدائی کو غم میں جس طرح کہ روتی ہو بہن بھائی کو غم میں</p> |
| <p>۱۱۱۰</p> <p>مکار کے جو ہیں چاک پیرِ نازِ عدا مکار کے جو ہیں چاک پیرِ نازِ عدا مکار کے جو ہیں چاک پیرِ نازِ عدا مکار کے جو ہیں چاک پیرِ نازِ عدا</p> | <p>۱۱۱۱</p> <p>مکار کے جو ہیں چاک پیرِ نازِ عدا مکار کے جو ہیں چاک پیرِ نازِ عدا مکار کے جو ہیں چاک پیرِ نازِ عدا مکار کے جو ہیں چاک پیرِ نازِ عدا</p> | <p>۱۱۱۲</p> <p>مکار کے جو ہیں چاک پیرِ نازِ عدا مکار کے جو ہیں چاک پیرِ نازِ عدا مکار کے جو ہیں چاک پیرِ نازِ عدا مکار کے جو ہیں چاک پیرِ نازِ عدا</p> |
| <p>لاکھوں میں وہ پیدل ہو بہادر کی خبر لو ہم شکل رسولِ عربی حرم کی خبر لو</p> | <p>گھبرانہ کہ سلطانِ انہم پاس کھڑی ہیں حیدر کی صدا آئی کہ ہم پاس کھڑی ہیں</p> | <p>محبوب الہی سوے جگہ گئے ہیں لاشے کے بچانے کو ید اللہ گئے ہیں</p> |
| <p>۱۱۱۱</p> <p>سوتِ قلعہ کے پیرِ نازِ عدا جگہ میں ہے پیرِ نازِ عدا جگہ میں ہے پیرِ نازِ عدا جگہ میں ہے پیرِ نازِ عدا</p> | <p>۱۱۱۲</p> <p>روئے کو دیکھ کر وہ مہمان کام پور سے یہ چلائے گئی پیرِ نازِ عدا کام پور سے یہ چلائے گئی پیرِ نازِ عدا کام پور سے یہ چلائے گئی پیرِ نازِ عدا</p> | <p>۱۱۱۳</p> <p>وانِ شیش سے بولا پیرِ نازِ عدا وانِ شیش سے بولا پیرِ نازِ عدا وانِ شیش سے بولا پیرِ نازِ عدا وانِ شیش سے بولا پیرِ نازِ عدا</p> |
| <p>گو غیرِ دھیان اسکا نہ کچھ پوچھا تم آپ رکاب اسکی کچھ پوچھا</p> | <p>وان چھوڑ کے میت نہ چلے آئے بھائی لاش اسکی در خمیر پہ لے آئے بھائی</p> | <p>امداد کو وان حر کی ہوا خواہ کھڑی ہیں کھینچے ہوئے تلوار ید اللہ کھڑی ہیں</p> |

| | | |
|--|--|--|
| <p>۱۱۱ سکھ کر دل نہج کے جوئے جگر خود زانو پر رکھیں بر سر کو پیچ اس سلوین رزم میں اور اس سلوین تو اپنے میں پیچھے لائے پہلے</p> | <p>۱۱۲ سکھ کر چین اور مو جوئے غلامی سکھ کر چین اور مو جوئے غلامی سکھ کر چین اور مو جوئے غلامی سکھ کر چین اور مو جوئے غلامی</p> | <p>۱۱۳ سکھ کر چین اور مو جوئے غلامی سکھ کر چین اور مو جوئے غلامی سکھ کر چین اور مو جوئے غلامی سکھ کر چین اور مو جوئے غلامی</p> |
| <p>کونین کے مختار دم دگار کھڑے ہیں اب بختن پاک عزادار کھڑے ہیں</p> | <p>رب تجھے خوشی شاہ عرب تجھے ہیں راضی شہید چوراضی میں تو سب تجھے ہیں راضی</p> | <p>شکل میں کوئی پوچھنے والا بھی نہوگا اندھیر تو یہ ہے کہ اُجالا بھی نہوگا</p> |
| <p>۱۱۴ مکرم شاہ کہ پوچھنے نہ دیکھا مکرم شاہ کہ پوچھنے نہ دیکھا مکرم شاہ کہ پوچھنے نہ دیکھا مکرم شاہ کہ پوچھنے نہ دیکھا</p> | <p>۱۱۵ فرمانے لگے خود سے لپک کر شاہ فرمانے لگے خود سے لپک کر شاہ فرمانے لگے خود سے لپک کر شاہ فرمانے لگے خود سے لپک کر شاہ</p> | <p>۱۱۶ سکھ کر چین اور مو جوئے غلامی سکھ کر چین اور مو جوئے غلامی سکھ کر چین اور مو جوئے غلامی سکھ کر چین اور مو جوئے غلامی</p> |
| <p>مکرم شاہ کہ پوچھنے نہ دیکھا مکرم شاہ کہ پوچھنے نہ دیکھا مکرم شاہ کہ پوچھنے نہ دیکھا مکرم شاہ کہ پوچھنے نہ دیکھا</p> | <p>۱۱۷ ہر جاتری الفت کے بیان ہوئی گئے بھائی جور و نیگے مجھ کو وہ تجھے روئی گئے بھائی</p> | <p>سید کو اس دست راوی کی سرمد سید کو ستایا اسے دوزخ میں جلا د</p> |
| <p>۱۱۸ سکھ کر چین اور مو جوئے غلامی سکھ کر چین اور مو جوئے غلامی سکھ کر چین اور مو جوئے غلامی سکھ کر چین اور مو جوئے غلامی</p> | <p>۱۱۹ خیر کے کما مولا میں نہایت ہوں سنگار خیر کے کما مولا میں نہایت ہوں سنگار خیر کے کما مولا میں نہایت ہوں سنگار خیر کے کما مولا میں نہایت ہوں سنگار</p> | <p>۱۲۰ سکھ کر چین اور مو جوئے غلامی سکھ کر چین اور مو جوئے غلامی سکھ کر چین اور مو جوئے غلامی سکھ کر چین اور مو جوئے غلامی</p> |
| <p>کیا لطف و عنایات ہو صدقہ شہدین پر میں خاک پہ ہوں سرور مرا عرش برین پر</p> | <p>دم تن سے کوئی دم میں ہوا ہو میگا مولا وہ کما ہر کہ لب قبر میں کیا ہو میگا مولا</p> | <p>اور اسکے سوا میری محبت ہی تو کیا ہے وہ جس پر خود جس کا خریدار خدا ہے</p> |

| | | |
|---|---|--|
| <p>۱۲۸ ہونے کے بعد چاہے کچھ ہو جنت کے دیچون سے ہوا ایسی فز تربت میں آرام کی دامن ماور تو جو بویا سود کی دامن ماور</p> | <p>۱۲۹ جنت جہان میں دوست ہمارے ہم سے چاہے کہ ہمارے رہیں کہ ہمارے ہمارے پیار ہو بہن میں ہمارے حب سے چاہے کہ ہمارے</p> | <p>۱۳۰ بعد اس کے بعد چاہے کچھ ہو جنت کے دیچون سے ہوا ایسی فز تربت میں آرام کی دامن ماور تو جو بویا سود کی دامن ماور</p> |
| <p>ہوگا عوض شمع وہاں نور سر جانے پہلو میں ملک ہوئی گئے اور نور سر جانے</p> | <p>جو شیعہ کہ دنیا میں گنہگار مرینگے ہم اپنے توالوں میں شریک انکو کرینگے</p> | <p>جب تجھ کو نکیرین جگائینگے لحد میں نہاں نہ گھبرا کہ ہم آئینگے لحد میں</p> |
| <p>۱۳۱ کیونکہ شمع میں تیرا نور سر جانے عصیان میں زیادہ سے باریت غفار حیلہ کے سبب سے خطہ نہیں نہا تم کی شکل میں ہی ہوئے ہوگا</p> | <p>۱۳۲ شمشیر کے تیرے تیرے ملک کہہ چاہے کہ تیرے ملک کہہ چاہے کہ تیرے ملک کہہ چاہے کہ تیرے ملک</p> | <p>۱۳۳ مژدہ یہ دم نزع دلاور جو پیرایا قدیموں پودہ آقا کے پودہ آقا مرنے ہوئے گشت شہادت کو اٹھایا اپنے گائیے میں کا پاد اللہ کا جابا</p> |
| <p>کی تو یہ گنہ غفو ہوئے پاک چلا ہے پاک آیا تھا اور پاک سو خاک چلا ہے</p> | <p>امت ہوں محمد کی وہ سرور ہے ہمارا مختار ہر مالک ہر عمر ہے ہمارا</p> | <p>جنت کے گلستان کا مسافر ہوا غازی سورہ ہوا ختم کہ رخصت ہوا غازی</p> |
| <p>۱۳۴ تاریکی و نہالی اندوہ و مصیبت دامن کی دیکھی حسرت و غرت میزان و اطوار و ہول و قنات ان سب میں کہیں ہیں شیعہ کی حالت</p> | <p>۱۳۵ بعد اس کے امت میں چاہے کچھ ہو کہہ چاہے کہ تیرے ملک کہہ چاہے کہ تیرے ملک کہہ چاہے کہ تیرے ملک</p> | <p>۱۳۶ جنت کے گلستان کا مسافر ہوا غازی سورہ ہوا ختم کہ رخصت ہوا غازی</p> |
| <p>کونین کے مالک ہیں مدوگا رام ہیں آزار میں ہم قبر میں ہم نزع میں ہم ہیں</p> | <p>جب پوچھیں کہ ہادی سوم کون ولی ہے کہہ کہ وہ منظریم حسین ابن علی ہے</p> | <p>سرپٹ کے بیٹی اسد اللہ کی روتی بھائی اسے کہہ کہہ کے بہن شاہ کی روتی</p> |

۱۳۵
سادات میں سب سے پہلی طرح کی فدا
حر کے لیے روتا تھا ہر اک بندہ آزاد

بی بی اب بھی مادر کی طرح باؤں سے نشا
تھرتے ہو در پہ سے حضرت سجاد

سر پہ بچے گئی گلو نکل آئے
گوارہ میں اٹھ کر کے بھی آنسو نکل آئے

۱۳۶
فطم سے یہ فرمائے گئی چاہے بچہ
یاں اس کی نہ مادر ہی نہ دختر نہ خواہ

تو لاش پہ مہمان کے اڑھاد مری چادر
پیون گئی سہانے ہی مظلوم کے جاگر

پھر کون ہے ماتم نہ کریں گے جو ہم اسکا
سادات میں مسلمان کے برابر ہم اسکا

۱۳۷
فطم نے روتا آن لاش پہ اڑھادی
گھر کے پیپر نے آواز سنائی

خبر سے تکلیف نہ بہن صد سے ہو جاتی
بہنیں اکبر نے جگہ پہ بھی کھائی

یاں خچن پاک ہم روئے میں زمین پر
تم رو دو وہن لاش پر ہم روئے میں زمین پر

۱۳۸
زیر آ کی صدا آئی کہ زمین سے تھیں
اس لاش کے ساتھ آئی ہوں یہ جاگ کر کیا

مظلوم گیا خلق سے مظلوم کا مہمان
بکس کے لیے رو دو مجھ پر یہ احسان

یاور ہر مددگار ہے دل بند ہر میرا
سب دو مجھے پر سا کہ یہ فرزند ہر میرا

۱۳۹
میں نے بیخ کن کر کے مٹی کو
سختی پر ہر اک بندہ تصویر

دیکھیں نہیں تاحال کسی سلاک میں نہ در
اس نظم سے ہے عقد شر یا کو خیر

گر موتیوں سے منہ ترا کھروں تو یہ کم ہے
ہاں اس تری محنت کا صلہ قصار مہر ہے

۱۴۰
یابی منہ پر نہیں
افسوس و لائیں منہ پر نہیں

تو لاش پہ مہمان کے اڑھاد مری چادر
پیون گئی سہانے ہی مظلوم کے جاگر

| | | |
|---|---|--|
| <p>۴۱ جس کا زمین نشان کھلا جس کا زمین نشان کھلا جس کا زمین نشان کھلا جس کا زمین نشان کھلا جس کا زمین نشان کھلا جس کا زمین نشان کھلا</p> | <p>۴۲ وہ غم کی صفائی وہ آب تاب آب تاب کو جسکی لطافت سے تھا حجاب ریشک ستارہ سوری تھا ہر جانب تھی شکل آنیہ جو تھی زیر آب</p> | <p>۴۳ میں نے جس کی طرف تھا جلوہ نشین چاندون میں تھا گم و گریب و زین تھی پہلوؤں میں تھا گم و گریب و زین میں نے اس کی طرف تھا جلوہ نشین</p> |
| <p>صاف بستہ تھے حسیں کے پیارے زمین پر ذرے تھے آسمان پر ستارے زمین پر</p> | <p>ہر موج کی چمک پہ مقام درود تھا موتی کا حسن پشت صدق نمود تھا</p> | <p>تھا حامل علم بھی و غایر تلا ہوا چہرہ تھا نقاش سرخ نہر ہر اکھلا ہوا</p> |
| <p>۴۴ آئندہ آفتاب کی اور وہ کافور کافور ہو گیا تھا فلک پر کافور بالا تھا محل طوطے پر کافور سیلا تھا چاندنی کی طرح کافور</p> | <p>۴۵ تھی شہنشاہی میں چرخ و کیم پہیلی تھی چوٹی پہلی چرخ و کیم پہیلی تھی چوٹی پہلی چرخ و کیم پہیلی تھی چوٹی پہلی چرخ و کیم</p> | <p>۴۶ وہ اوج اس عالم کا وقت وہ آب تاب دہن تھا کیم کی جہت کا تھا حجاب ہو گیا تھا بھگت خط شمع کی آفتاب ستر و یامین لایا تھا چرخ کی آفتاب</p> |
| <p>غیون کے منہ جو تھیں شہنشاہی گویا گلوں نے عطر میں چہرے ڈبوئے تھے</p> | <p>ہر غنچ لب کی تشنہ دہاتی کا شور تھا نغمے کے بدلے مرثیہ خوانی کا شور تھا</p> | <p>چوب اسکی بنگی تھی ستون آسمان کا طوبی سے بڑھ گیا تھا چہرہ ریشم کا</p> |
| <p>۴۷ بتان کر بلا کی وہ بوباس ہزار بار رخان و شنو اچکنا وہ بار بار کو کو وہ مریوں کی وہ طاووس کی چکار نالے وہ پہلوؤں وہ نہرہ لالہ</p> | <p>۴۸ وہ نور صبح اور وہ گلاب شعلی خجنگ نابشت برین جب ہوا چلی ایک خدا پست دلاوری کی تھی چکی پائیں تھی چکر کو بھلی</p> | <p>۴۹ جنگ جھک کے بکھتا تھا جو کو چرخ چلی رخ قلاب تھا زوئے شب و شب رشی تھی ناز سے وہ زمین فلک میر تیری سباطین کوئی آج بھی نظر</p> |
| <p>کرتے تھے وجد کبک ورمی کو ہمارے بن میں غزال جو تھے ضیغم کچھارے</p> | <p>لب تشنہ باغ دہر سے جائے کوڑھے تھے وہ پھول کر بلا کے سباز کو آتے تھے</p> | <p>ان خرون کے فیض سے میں چاند ہو گئی تیری ستارہ دار قبا ماند ہو گئی</p> |

| | | |
|---|---|--|
| <p>۱۰ کمر بن سناں آٹھ وار کے تھے فتنش شعلے جلی تھے جلیوں کی سیوٹی پادش عجب سے تھے سب کے سب جانتے تھے نہ تھے مگر کیا خدا کو این چنین میں</p> | <p>۱۱ اس میں خون کی نشانی تھی کھیلے موت میں جانوں کی تھی جسکو یہ نہیں دیکھا تھا اربع سے گریہ پھرے میں</p> | <p>۱۲ پیر کر تھا ابھی کہ موت کی بارش تھی بکھے رقیق شاد و غم کے جھنگ اس کی لڑائی شام کی جو چھین چھین صراحت میں سر یا دم بھریں</p> |
| <p>سارے جوان تو شہ برادر کے ساتھ تھے یہ نیچے لیے علی اکبر کے ساتھ تھے</p> | <p>آفت میں فہر میں غضب کر دگار میں شیر خدا کی تیغ کے سب دشوار میں</p> | <p>لاشے تھے سب کے آل پیر کے سامنے پھولا تھا باغ خیر اطر کے سامنے</p> |
| <p>۱۳ کشتے تھے ہاتھ عورت کے کبر سے بابا جو حکم تھا خضوع کا ہم شہنشاہ دوسے میں کیا لڑنے کے لیے پھونکا سختل جا بجا چلنے کے لیے جان چھوڑا</p> | <p>۱۴ چھوڑ دین سب اپنی شیکے پہ کیا جلال عجب تھوڑے سے سختے ہیں سب چھوٹی سی تیغوں کے پیر میں جبر میں نہیں جانتے ہیں</p> | <p>۱۵ جب بونال گلشن قلم پر تھیں نعل تھا میر کی شہنشاہ امیر پیر کے لال فدیہ شاہ امیر دو شیر اور توجہ جھنڈی میں</p> |
| <p>کب دیکھے حضور سے اذن و غلط کیا خوش نصیب ہے پہلے رضا</p> | <p>موجب نہ ہو عمر و خیرہ سر تو ہے خیر کا در نہیں ہو تو کوئی کا در تو ہے</p> | <p>خیمے میں ہاے ہاے کی اک دھوم مگر گئی روتے تھے سب کہ رانگی دستی اچھو گئی</p> |
| <p>۱۶ کشتے تھے مسکرا کے یہ شہنشاہ عباش تم جی سنتے ہو چون کی شہنشاہ پہنچے ہیں غصے کے کوچ کینیجہ سکھری کے گلاباں کے روپو</p> | <p>۱۷ ان سو باکے کہنے لگے شاہ انس جان افسوں میں غلٹے نہ ہونے دیاجان کشاہنگا پہ باغ مزار سے جا بجا جان سکھری کے گلاباں کے روپو</p> | <p>۱۸ اسد سوم لختی شہنشاہ باقی تھے سبق یوحنا عباش صاحب علی خورشید کمال نیشہ کے دو چہرے</p> |
| <p>کرتے تھے عرض وہ کہ جبری ہیں دیر میں کیا ذکر ان کے عزم کا شیر و ک شیر میں</p> | <p>نکڑے مرے جگر کے یہ سب ارجند ہیں اسکی خبر نہ تھی کہ اجل کے پسند ہیں</p> | <p>پانچون شیر دن کا ارادہ کیے ہوئے شہ کی سپر تھے ہاتھوں میں تیغیں لیے ہوئے</p> |

ج

| | | |
|---|--|--|
| <p>۴۱</p> <p>عاشق ملتے تھے کہ جان غاکویم اکبر کھڑے تھے کہ کھلے تھے قاسم کہہ رہے تھے کہ زبندگی ہر نیش کے لالہ مومن کو تیرے</p> | <p>۴۲</p> <p>یہ ایک حضرت زینب لالہ نام تکھڑے حبیب حسن نام سوچے کہ ہم سے پہلے جو قاسم نام کھینچی کھینچی تھی</p> | <p>۴۳</p> <p>کسی کا دل غاکویم جان گیا بہن میں نے پہلے پہل جان گیا ہر کھون سے خون کھینچا جان گیا لڑائی کسی کا لے کر جان گیا</p> |
| <p>حضرت کسی کے باب میں کچھ کہ نہ سکتے تھے وان فتوق جنگ تھا اور ہر آنسو پڑتے تھے</p> | <p>جو حکم ہو گا اسے لائیں تو خوب ہے ہم اسے پہلے مرنے کو جائیں تو خوب ہے</p> | <p>حسرت ہر قتل ہونے کی خالق کی راہیں پھیلانے کے پائون سوئینگے اب قتل گاہ میں</p> |
| <p>۴۴</p> <p>کچھ دیکھتے تھے این شاہ شہید نہام آدھری و غلب فوج امیر حسن کے ساتھ اکبر کے بچے اب جہانگیر</p> | <p>۴۵</p> <p>پوچھ کے بڑے دھڑلے تو تیار پوچھ کے نہ مال حسن کے کیا خطاب روک کر نہ گئیں ابھی خطاب لڑاؤں جنگ نہ گئیں ابھی خطاب</p> | <p>۴۶</p> <p>پہلے زور دینے کے دونوں بکھاروں کو جھکے قدم پر بھال بکھاروں کو بکھاروں کو بھال کی غرض تھی کہ پاشاہ و بھال</p> |
| <p>حضرت کی شاہ دین کے گذارش فرورے ہاں بھائی جان آج سفارش فرورے</p> | <p>وہ دن ہر آج روئے تھے جس کے واسطے بھیا یہ خانہ زاد میں کس دن کے واسطے</p> | <p>مرنے کا نام نکھڑے جو حضرت کا لینگے ہم بچوں سے اپنے گلے کا ڈالینگے</p> |
| <p>۴۷</p> <p>پادشاہی کے مکتوبیت پر کیا آج پادشاہی کے مکتوبیت پر کیا آج کچھ خود بخود پادشاہی کے مکتوبیت پر مزا قدر شاہ ام سے کہ مکتوبیت پر</p> | <p>۴۸</p> <p>پہلے دانے کے تھے تھے تھے پہلے دانے کے تھے تھے تھے پہلے دانے کے تھے تھے تھے پہلے دانے کے تھے تھے تھے</p> | <p>۴۹</p> <p>خود بخود کر کے ابھی آج خود بخود کر کے ابھی آج خود بخود کر کے ابھی آج خود بخود کر کے ابھی آج</p> |
| <p>کوئی بڑھیکا اور جو تلوار تول کے بندہ سند دکھائیگا بازو کے کھول کے</p> | <p>شہ نے مائلق ہے دل تمام راو کو یہ قصد ہے کہ اب ہمیں جائیں حساب راو کو</p> | <p>بہتر وہ ہے جو مرضی سبط رسول ہے دونوں طرح غلاموں کا مطلب حصول ہے</p> |

| | | |
|--|--|---|
| <p>۴۴ ہر اپنے پیار کے بھائی کے سر پہ سجے اب میری جاوے تو کیچھو کا بھوکھو کت کت گئی ہوں تیرے بن جو کھو کھو میں بھیے پاؤں دوڑی چلی</p> | <p>۴۵ بولی یہ روئے خواہم سلطان جہیز اب دھیان آیا میرے سر پہ لاشے پاشے تے میں جہیز کی رو کیا کرتے تھے صبح سے جہیز</p> | <p>۴۶ سوسا میرے جہیز اسیر ساتھ آنکھوں کیچھو کھو رکھا یہ وان کہ زوچہ کھو کھو تھر کی صف یہی ہو اور گریہ</p> |
| <p>شکر تمام ہو چکا سب میرے بھائی کا بیوقت گر لڑے تو مرا کیا لڑائی کا</p> | <p>حضرت کے ساتھ اب بھی نہ آئے تو خوب تھا اکبر کے بعد مرنے کو جاتے تو خوب تھا</p> | <p>صدمہ ہوا منہ آنکھوں دھو گئے حسین سوال رکھ آ نکھوں پر نہ لگے حسین</p> |
| <p>۴۷ ماموں کو کیا غرض جو وہ میں اذیت کچھ آکھا نام کہ تھک رہا ہے پالا یہ وہ تو رو کیے شقت سے بار بار انھوں نے جوڑے کو بھڑکایا</p> | <p>۴۸ جیسے بیان کرتے ہو تھیں کیا باجوہیوں سے رہ گئے چھپ چھپ گو تاؤ ہو بہت سے قافل کو در مسلم کے دونوں بیویوں کی</p> | <p>۴۹ بان کیوں جو کھو کھو کی نظر منہ کھو کھو کیا کیا بھائی سے بھائی کے کھو کھو آمان خطا میں کھو کھو</p> |
| <p>لو اب میں صاف کہتی ہوں غصے کو تمام اگر بار تم گرے تھے قدم پر امام کے</p> | <p>حضرت نہ پائی غدر سے یہ نکالے میں رکھتے ہیں وہ بھلا کوئی جو مرنے والے ہیں</p> | <p>کیا جانیں وہ کہ دیر کا بیان کیا سب حضرت میں اور پیچ پڑا تو غضب ہوا</p> |
| <p>۵۰ دل کے رشتے سب کھو کھو روئے تو مان بھی روئے کھو کھو جب بچے بچے تھوون کو بھڑکایا سب مرادری سے بچے کھو کھو</p> | <p>۵۱ تیری کھو کھو کی آن بان جانوں پہ کھیل جائے کھو کھو خوت کا انی چاہے نام اور کھو کھو مردوں کی بھوکھو کھو کھو</p> | <p>۵۲ لکے مان کے پاس کھو کھو دروازے کے کھو کھو کھو کھو ہم بچے میں کھو کھو کھو کھو ریحہ نہیں کھو کھو کھو کھو</p> |
| <p>منہ چو اشک پونچھے ولا سا دیا نہیں دل کی طرح کلجے سے لپٹا لیا نہیں</p> | <p>کس شیر کی ہن ہوں ہو کس جہیز کی ہوں مجھ سے کوئی سنے کہ میں مٹی علی کی ہوں</p> | <p>بیوجہ خادموں سے مکدر حضور ہیں آمان خدا گواہ ہر ہم بے قصور ہیں</p> |

| | | |
|---|--|---|
| <p>۵۱۱ فرمایا پاس کے نہ کا پوچھیاں بشار راضی ہوں ابغنائین سے میں لگا بچہ ہر تھارا امین بھلا کیا ہے اختیار کھینچو لائے دینی ہوں میں حکم کارزار</p> | <p>۵۱۲ کشتہ سے میں کہوں بیچے کٹائیں اس میں شہید ہوں اس میں جہم کھائیں سجھاؤ تم اس میں پھر کھائیں اکبر کو جانے دین بھی میرے کو یہ بچائیں</p> | <p>۵۱۳ شہر نے کہا جاؤ گی اگر کتبک میں بچے والہ صبور نے کہے نہیں میں بچے پاسا کر تھے قتل یہ بیان بچے عیان میں بچاؤ نہ لگائے بچے</p> |
| <p>ہاں واری تم بھی اذن و غایر اڑے رہو مامون کے لگے ہاتھوں کو جو گرہ لڑے رہو</p> | <p>میٹوں کے داغ سبھی کو قبول ہیں یہ حقیر و علی کے گلستان کے پھول ہیں</p> | <p>پامال کر کے لاش کو لوٹینگے گھر مرا ہنگام عصر دیکھو گی نیزے پر سر مرا</p> |
| <p>۵۱۴ شفقت پان کی شوق و فک و دلکش گاہ جا کر کھڑے ہوئے عشق و دین پناہ پساجو کے زور و مسلک کو کھینچا وہ آئے ہیں پاس دھکے پہنچا وہ</p> | <p>۵۱۵ تھڑکے نبت فاطمہ نے کیا کلام اکبر کا منہ والوں میں یہ بھی نام تقیان سے نقش قدم آپ میں غلام نشدادہ مر جانے سلامت میں غلام</p> | <p>۵۱۶ مالان آدھ تو نبت لپٹائے تھے گلے سے اور بھانجنا شاہ آخر کیا کہ جاؤ بھر گھر کر و تباہ اچھا بھین بھی روئے بچے بوجھ والے</p> |
| <p>چہرے کا رنگ فق تھا کلیم پر ہاتھ تھے سایے کی طرح بھانجے بھی ساتھ ساتھ تھے</p> | <p>بھجوانگی اسپہ وار کے تلوار کھانڈی کو پالا ہر میں نے کیا انھیں گھر میں بھانڈی کو</p> | <p>اب تک جدا تھے تھے نہ مامون کے ساتھ سے مجبور ہیں کہ مان تھیں کھوتی ہر ہاتھ سے</p> |
| <p>۵۱۷ نبت علی اٹھی پھر پیغمبر شاہ دین تسلیم کر کے سے قدم بکلا میں شہر سے کہا ہیں سر رہیں خدین مامون سے چھوٹے جاتے ہیں بکھینچے</p> | <p>۵۱۸ ابھیے رضا انھیں یا شاہ کر لیا میں چاہتی ہوں پہلے کٹائیں یہی گلا کڑھیں نہ آپ میں بھی کوئی خدین بھلا صدقہ تارکی ہوں کہ روئے بکھینچے</p> | <p>۵۱۹ میں علی بکا پرین گلے کو خلعت و قار مجر سے کرو دعائیں و صدقے سیات بار سچوئے ناز و ہوسے تم پر میں بشار کچھوں کی سی سی سی ہو سیدان بشار</p> |
| <p>دونوں مصر میں ان کی اجازت کی واسطے مچلے ہو میں دیر سے خصلت کی واسطے</p> | <p>یہ کیا میں بکھا ہر مجھے ناگوار ہو جان آپ کی بچے تو بہن بھی شمار ہو</p> | <p>بولے پیسر کریم کا افضال چاہیے شہر کی دعا حضور کا اقبال چاہیے</p> |

| | | |
|---|--|---|
| <p>۵۳۹ رو کر حسین کے کپڑے شہانے لادو غزت طلب یہ لالہ میں خلعت ایندھن بھلاؤ بوسے پسیر جاتے ہیں لوامان جانو شادی آج مرے کی دلہا میں بنادو</p> | <p>۵۴۰ ازیت فاطمہ میدان میں چھپو شیریں کو کر بلا کے نشتیان میں چھپو کلمے جلکے سچ شہیدان میں چھپو مذہبون کو رو خداؤں میں چھپو</p> | <p>۵۴۱ نخل چھوڑے وہ گلستان پورین مڑے دھن بے جا اسب صبا ستا تسکیم کے شاہ کو بادیدہ پر اب سکھوڑے چلو کر پورے ماندا قصاب</p> |
| <p>شعلے ہمارے ماموں کے سر پر وار دو سرمہ لگا دو آنکھ میں لہین ستواؤ</p> | <p>کوثر کے جام رکھے میں پیاسوں کیوا سٹے زہر اتر پڑا ہی میں نواسوں کیوا سٹے</p> | <p>چلائی مان خدا کے حوالے کیا تمھیں پیار علی کی حفظ و امان میں یا تمھیں</p> |
| <p>۵۴۲ پوشاک ٹھکے مان نے پھانسی بجالا سر پہ لائی سرخشون کی سیر آمان خزان کو چھپا</p> | <p>۵۴۳ منہ علی کی صدارت ہے حرم پونے گلے دواغ سبھوں کے وہ دھیم جیبا خرمی سلام کرمان سے چھپو تھرے گھر کے گھر کی وہ دھیم</p> | <p>۵۴۴ سایہ رہے سرون چنابا سیک نعمت یحییٰ سامنا فوج سریش کا سچو خوف شیر دلویع و شیر کا واری اشر و کھایوادر کے شیر کا</p> |
| <p>قسمت میں تھانہ بیاہ کے سہرو نکو دیکھنا خجھرے اب کٹے ہوئے چہروں کو دیکھنا</p> | <p>کانپے چوپانوں جیسے کا پیردا پکڑ لیا اچھا سدھارو کیے کلیجا پکڑ لیا</p> | <p>گھیرے ہیں صبح سے یہ پٹھار و امام کو رکھ لیجو نمچوں کے ستلے فوج شام کو</p> |
| <p>۵۴۵ سورے زمین پھٹ کر نیشے آہ کی تھکوں کا تار بندھ گیا ہیکھوں چشما کی فرمایا حسین بن دونوں کے باہ کی آئی صدا آدھ سے شیر آہ کی</p> | <p>۵۴۶ عق سلاح خیمے وہ چین کے پچھے دھامین پڑھے شہانے پچھے چلائی مٹی مان کرے نازین پچھے دو جانے پچھے سونے خلد میں پچھے</p> | <p>۵۴۷ چھپو نیش مر وانون کے سائے جا بانشال شیر کمانوں کے سائے مریوہ خجروں کی زبانوں کے سائے سینوں کو تانے پچھے زبانوں کے سائے</p> |
| <p>مردہ عروس مرگ کا دینے کو آئے ہیں آؤ نواسو تمھیں لینے کو آئے ہیں</p> | <p>پوچھو تو لوگوں پھر بھی یہ صورت دکھائی گئی وہ مرگ کے کتے تھے تہیں مان نہ آئی گئی</p> | <p>دہنا سپاہیوں سے دلیروں کا تنگ ہی ڈھالین نہ روکنا کہ شیروں کا تنگ ہی</p> |

| | | |
|--|--|---|
| <p>۵۵</p> <p>دیکھو کشون کو امان اور دلاور دیکھو کشون کو نشان اور دلاور اعدائے چین کو امان اور دلاور جیتے نہ ہوئے ہو امان اور دلاور جانوں پہیل جا سون اور دلاور</p> | <p>۵۶</p> <p>دو دن آج اپنی ساقی کو شرب دریا کو دیکھنا بھی مناسب ہے اب دو دن آج اپنے ہاتھوں میں آسویا آمان میں جیتی ہو جبر و غلبہ</p> | <p>۵۷</p> <p>کھتا ہوں چہ چہ چہ چہ چہ گر جا بجا نظر سے نہ جاویں کیا ہو حال بیان کیا ہی نہیں ان سب کو دیکھیں جبر و غلبہ</p> |
| <p>میری ٹھیں میں جان ہر گوجواس ہوں تم مڑ کے دیکھ لو کہ میں پردے کی پاس ہوں</p> | <p>روئے ہیں شہ کی تشنہ دہانی کیواسطے کیا آبرو گنوائیے پانی کیواسطے</p> | <p>بلبل سے پوچھو نونہ جی کا کسی کارنگ نہ ہر اک کی ہو اس گل ترین علی کارنگ</p> |
| <p>۵۸</p> <p>نہ نو دلاور دن کے دلاور غازیو صفا ہو کر رہے ہیں غازیو لے لڑو کہ خون سے زینت ہو غازیو جلدی کسی طرح یہ ہم ہو غازیو</p> | <p>۵۹</p> <p>یہ بات کہنے رن کو وہ غازیو نہید اسے بادشاہ غازیو نہید اسے کہ پے بازی رن کو نہید اسے کہ پے بازی رن کو</p> | <p>۶۰</p> <p>ہر کس شہ سے سرور و شرف اسکے قدم پر ہے جھکاؤ کیا ہو کہ مقتدر کیسے ہو سائے سے ہے گلشن میں نور</p> |
| <p>مار و افین عدو جو خدا کے ولی کہ ہیں وہ بھی تو جانیں کچھ کہ نواسے علی کہ ہیں</p> | <p>روحین تمون سے آل چچی کی جدا ہوین دو چاند لیکے سامنے پر یان ہوا ہوین</p> | <p>صدقم ہوں بار بار یوروں کو شوق ہیں گردن میں قمریوں کی غلامی کے طوق ہیں</p> |
| <p>۶۱</p> <p>اک بات اور کہتی ہوں جاوید خیال میدان سے تائب ہو چو چو خیال گر تشنگی سے غیرت ہو تھار حال پانی پیا تو ہو جاوید خیال</p> | <p>۶۲</p> <p>ہر چہ حسن میں نہ وہ مد تھا جدا صورت بھی کہ چو چو چو چو جدا سیر دل جاوید کہتا ہے کہ سا جدا کند و لون ہو شون سا جدا</p> | <p>۶۳</p> <p>قربان نامہ بار کی گویا ہے شازہ سے مانج جسا سندو اور تار نہ کہتے کہ صاف نہ کہ نشان کردگار سلف طلب حق ا</p> |
| <p>دیکھو بجاترانی میں ہوش و اس کو تم یاد کیجیو علی اصغر کی پاس کو</p> | <p>وہ آسمان شہ میں یہ کیوں جانب ہیں مطلع ہوں و ضرور کہ و آفتاب ہیں</p> | <p>اسکا سواد اس سے بھی روشن کلام ہے دیکھو دیار حسن کہ یہ صبح و شام ہے</p> |

۲۷۳
مختارگان عشق کو الفت ایسی ہے
دل کو سرور روح کو راحت ایسی ہے
وہابیہ نورانی سے ہر خلقت ایسی ہے
وہابیہ نفعی عبارت ایسی ہے

۲۷۴
ایمان پروردگار کا صفت کا زار سے
الٹا کی بنا پر درود و التقاریت
پیدا کر صاف چشم جلالت شجاعت
علیہ السلام سے نہ ہوا وار سے

۲۷۵
گر دین کو گھر نور کا سنیہ عطا کا ہے
رحمت کا باب فاضل کا صدر عطا کا ہے
معدن شجاعت کا مہر کا مطلع وفا کا ہے
سنیہ پر دل کا گھر دل روشن خدا کا ہے

سوہن مختارگان نہ دن کو نہ رات کو
طلعت میں موندھ لیتے ہیں آیات کو

کیونکہ سرکشی ہیں بسیار جان کے
چار آئینے کو توڑینگے تیراں کمان کے

یہ دہر جہان میں ہلاک کسی کا ہے
نہ ہرہ حسین کا ہر کیچہ علی کا ہے

۲۷۵
کشادہ کی آفتاب
اندلس میں جسکی جلالت سے انتخاب
مختارگان ایسی ہی ہوتے ہیں آفتاب
مختار دوزخ سے کسی کا زہر ہوا آفتاب

۲۷۶
مختار کے جوہر میں یہ کلام
جہانی سے جسکی جلالت سے نظام
مختار کی کھلی ہوئی زبان کا نظام
دیکھو تو سبک سہی جوہر کا کام

۲۷۷
مختار کے جوہر میں یہ کلام
جہانی سے جسکی جلالت سے نظام
مختار کی کھلی ہوئی زبان کا نظام
دیکھو تو سبک سہی جوہر کا کام

شہان دوم درسی دعویٰ خراج کا
عالم ہے خود سر پہ محمد کے تاج کا

بہشتی حکیمان جو برابر حکمتی ہستین
موتی تو کیا ستاروں کی انگلیں جھکائی ہستین

ای کلک پس ٹھہر یہ ادب کا مقام ہے
ہاں چوم لے قدم کہ سراپا تمام ہے

۲۷۸
سرخسے بلال
نہجے میں کہ شہر کج و کمال
ابو وہ پیر سے نہ بڑا کج و کمال
مفتی القدر میں سر آیت و کمال
پلکوں کی صف پروردگار حقیق کا حلال
پر عین کبریا کا غضب پر حلال

۲۷۹
مختار قدر است کا کلام
نہجے میں کہ شہر کج و کمال
ابو وہ پیر سے نہ بڑا کج و کمال
مفتی القدر میں سر آیت و کمال
پلکوں کی صف پروردگار حقیق کا حلال
پر عین کبریا کا غضب پر حلال

۲۸۰
مختار قدر است کا کلام
نہجے میں کہ شہر کج و کمال
ابو وہ پیر سے نہ بڑا کج و کمال
مفتی القدر میں سر آیت و کمال
پلکوں کی صف پروردگار حقیق کا حلال
پر عین کبریا کا غضب پر حلال

حضور میں نور چشم خدا کے ولی کے ہیں
جسکی سب شان پیور علی کے ہیں

بسم جلالت سے چشم زیارت حضور کی
پروان گی ہر دیکھ لے لوشع طور کی

نازان ہوں اس کلام کے حسن قبول پر
قدسی دروہیچ رہے ہیں سول پر

| | | |
|--|--|---|
| <p>۱۰۰ ہاں ساقیا شہرِ طہور ایک دھچ ہونوچ جامِ بادہ کوئی ملا دھچ سلسلِ سبیل کے غلے نڈھا دھچ صربا کے گلشنِ مضمون دکھا دھچ</p> | <p>۱۰۱ تھا کہ ایک بیچ شہر کے توہین دو سر ایک صدف کے سر میں دو جود نہ ہوئے نورس شہر میں دو گلشنِ مراوے کوئی اور سپر میں دو ان ایک نیتِ فاطمہ کو اور سپر میں دو</p> | <p>۱۰۲ سردارِ خضر و دل کے حسنیوں کے بادشاہ عالمیابِ فطیر سانِ سعادت پناہ جہنم وہ کرم وہ جلالت وہ عروج مر کے دستِ جذب کے غلاموں کے بیخ</p> |
| <p>آئے صدائے قافلِ مینا جو کان میں پیدا ہو رنگِ نغمہ بلبِ زبان میں</p> | <p>گروہِ خلیان میں تو ہوں طور ایک ہے آنکھیں جدا جدا ہیں مگر نور ایک ہے</p> | <p>خوشترین خوش مزاج ہیں صاحبِ جمال میں اک روشنی ہے بدر میں بانِ سوکال میں</p> |
| <p>۱۰۳ اوصافِ نیرین شرفِ کسبِ جمال تحریر کی کتابِ تفسیر کی جمال سرِ شوقِ جلوہ رسانی بھی جمال پیکرِ شہنشاہِ کمال کا کھلا جمال</p> | <p>۱۰۴ جہنم کو کوئی جہنم کی تصویر اک جہنم کوئی جہنم کی تصویر اک جہنم کوئی جہنم کی تصویر اک جہنم کوئی جہنم کی تصویر</p> | <p>۱۰۵ عذابِ مری کا ہر نوعِ ستمناں ہوتا ہے جس کے سامنے شہنشاہِ پناں سنتے ہیں مسی کا ہے بھی جمال گلشنِ سب کے سر دکھاتے جمال</p> |
| <p>طبعِ رسا کو اور سراپا کی شکر ہے پڑھتے درویش کہ محکم کا ذکر ہے</p> | <p>تمامِ خدا تعالیٰ ولی کی شبیہ میں چھوٹے لوگ بڑے کئی یادہ وجہ میں</p> | <p>دعوائے بے دلیل قبولِ حسرت نہیں اپنے مقامِ پر یہ اگر ٹانہ نہیں</p> |
| <p>۱۰۶ کھنکھ تصویرہ دکھانے کا نقاشِ کعبہ کی نقشِ پناہ کا صبرِ کائنات کی چوڑی کا نامی کی روحِ فاطمہ کی چوڑی کا</p> | <p>۱۰۷ نازک مزاج صاحبِ شہرِ شہر کرمِ خستہ قلندرِ لاہور و فاشکار جہنم کے دل میں سے کھینچ کر جہنم کے دل میں سے کھینچ کر</p> | <p>۱۰۸ اشعارِ یارین لعل کرِ مصیبت کا تاریکی میں سے نور کا باریک راہِ بابل سے اور طولِ بغداد سس چمک کے غم کی خانے سے</p> |
| <p>شراب کے آفتاب و درخشانِ غروب ہو نقشِ دوم ہے چاہیے اولِ خوب ہو</p> | <p>جب ذکرِ تیغِ آیابل ابرو میں پڑ گئے بولا کوئی پکار کے تیور بگڑ گئے</p> | <p>سمجھے تھے ہم کہ عمر اسی میں بسر ہوئی یاد آگیا جو رخ تو یکا یک حشر ہوئی</p> |

| | | |
|---|---|--|
| <p>۱۷۷ کیا میں نے اپنے ہاں جو ہے وہ سب دور تین آگے چلے گئے ہیں نہیں سنا سنا ہے کہ میں نے</p> | <p>۱۷۸ میں نے اپنے ہاں جو ہے وہ سب عالم میں شہرت ہو گئی ہے مردوں کو جان دیتے ہیں یہ بات</p> | <p>۱۷۹ میں نے اپنے ہاں جو ہے وہ سب تو میں نے اپنے ہاں جو ہے وہ سب مردوں کو جان دیتے ہیں یہ بات</p> |
| <p>۱۸۰ اب یہ سب بد صورت دکھائی ہے کبے کے ہون کو شب معراج آئی ہے</p> | <p>۱۸۱ اس طرح کا اثر نہیں آب حیات میں مردوں کو جان دیتے ہیں یہ بات</p> | <p>۱۸۲ کیونکہ آپ بڑے کے شیر کی صورت دکھائی ہے ان کی کہیں نہ دل میں سمجھیں کہ ڈر گئے</p> |
| <p>۱۸۳ میں نے اپنے ہاں جو ہے وہ سب میں نے اپنے ہاں جو ہے وہ سب مردوں کو جان دیتے ہیں یہ بات</p> | <p>۱۸۴ میں نے اپنے ہاں جو ہے وہ سب میں نے اپنے ہاں جو ہے وہ سب مردوں کو جان دیتے ہیں یہ بات</p> | <p>۱۸۵ میں نے اپنے ہاں جو ہے وہ سب میں نے اپنے ہاں جو ہے وہ سب مردوں کو جان دیتے ہیں یہ بات</p> |
| <p>۱۸۶ بڑھ کے کہا جو بد تو پھر کیا کہا ہے بس ہو چکی شاکر حسین بے مثال ہے</p> | <p>۱۸۷ عقد سے دلوں کے پائوں پہنچنے لگے کھول لو نقش قدم سے گوہر شہوار رول لو</p> | <p>۱۸۸ جلدی و خا میں شیوہ آل نبی نہیں سبقت کبھی ہمارے بزرگوں کی نہیں</p> |
| <p>۱۸۹ میں نے اپنے ہاں جو ہے وہ سب میں نے اپنے ہاں جو ہے وہ سب مردوں کو جان دیتے ہیں یہ بات</p> | <p>۱۹۰ میں نے اپنے ہاں جو ہے وہ سب میں نے اپنے ہاں جو ہے وہ سب مردوں کو جان دیتے ہیں یہ بات</p> | <p>۱۹۱ میں نے اپنے ہاں جو ہے وہ سب میں نے اپنے ہاں جو ہے وہ سب مردوں کو جان دیتے ہیں یہ بات</p> |
| <p>۱۹۲ میں نے اپنے ہاں جو ہے وہ سب میں نے اپنے ہاں جو ہے وہ سب مردوں کو جان دیتے ہیں یہ بات</p> | <p>۱۹۳ میں نے اپنے ہاں جو ہے وہ سب میں نے اپنے ہاں جو ہے وہ سب مردوں کو جان دیتے ہیں یہ بات</p> | <p>۱۹۴ میں نے اپنے ہاں جو ہے وہ سب میں نے اپنے ہاں جو ہے وہ سب مردوں کو جان دیتے ہیں یہ بات</p> |

| | | |
|--|---|--|
| <p>۵۹۱ یہ دیکھ کر خاک ہو گیا ہر دل نہا کے غلغلے سے کیا جیت نہا کے غلغلے سے کیا جیت نہا کے غلغلے سے کیا جیت</p> | <p>۵۹۲ لے جو میں پیام و غانا کو بے چوہے بھائی سے بھول وہ وقت اب ہر دیکھتے تھے لوہے کو قاتل و چلین</p> | <p>۵۹۳ یکے نیچے پے دونوں نے بیان گھڑے اڑانے صاحب دل کی وہ میر تھے کہ علی براہ کسان دیکھا زمین پر کین</p> |
| <p>کشتی فلک کی ظلم کے طوفان میں آگئی کالی گھٹا سیاہ پھر ہر دن پر چھا گئی</p> | <p>تین آٹھ کے نام خداوند پاک لو شمر و عمر و جدھر ہیں اسی صف کو تاک لو</p> | <p>تین تین تین وہ کہ مرگ مفاجات آئی تھی دیکھا تو دو صفوں کی برابر لڑائی تھی</p> |
| <p>۵۹۴ سید انیسوں کی شہت میں آگئی تھلے کو شجاعان روزگار تھلے کو شجاعان روزگار تھلے کو شجاعان روزگار</p> | <p>۵۹۵ چوٹے نے عرض کی کہ چاہئے بان غم میں جی جی جی چتری زری پا چکر جس صف میں بیجا اسی میں کر</p> | <p>۵۹۶ لاکھوں کو صفوں کے علی تھلے لاکھوں کو صفوں کے علی تھلے لاکھوں کو صفوں کے علی تھلے لاکھوں کو صفوں کے علی تھلے</p> |
| <p>دریا سے ہوشیار پیرا سوئے جنگ ہو بان غازی بھلی کے نو اسوئے جنگ ہو</p> | <p>یوں بڑھکے زیر کرتے ہیں اس بد شکار کو ضیف غم دیوچ لیتا ہے جیسے شکار کو</p> | <p>کھائیں غاک لہوین کہ کس کس کے گھٹین تھیں چوٹیاں کہ پالوں سے پس کے گھٹین</p> |
| <p>۵۹۷ جنگل میں کوئی نہ آئے کی جلیان گر جے شال عدسہ اک صف میں ہلاک جے شال عدسہ اک صف میں ہلاک جے شال عدسہ اک صف میں ہلاک</p> | <p>۵۹۸ اس فوج میں ہی تو ہیں دو بانی فساد دونوں کو کاموں جان سے باہمی فساد کیا آپ کو بھی جیسے کہ سے باہمی فساد</p> | <p>۵۹۹ جلی سے کوئی نہ تھر جے ہوا دونوں کے نیچے تھر جے ہوا تھلے کے نیچے تھر جے ہوا تھلے کے نیچے تھر جے ہوا</p> |
| <p>تھیں جھپوں پر چھپان تھیں پتھر تھے لاکھوں جوان دھڑ تھے اردھ و صغیر تھے</p> | <p>دھڑ کے میں رات دن نہیں سوتی ہیں والدہ جب نام شمر تھی میں روتی ہیں والدہ</p> | <p>نرخ ان کے گھٹ کے جو گران قدر غول تھے کاسے سروک فوج میں مٹی کے موات تھے</p> |

۱۰۱
 تھی بہت شبنم و خضر و کون ساکھ
 ہر تھیں آواز دے شانے سون
 کاٹے ہو نشان بھی کرے پیکر کون ساکھ
 جھجھکے سر پہ صدفون پیر

دکھلائے ڈھنگ فریبہ دو تفقار
 لشکر کو فرش کر دیا تلوارین مار کے

۱۰۲
 شیر دن جیٹ لے چاک شین
 ہر خبر میں ملادے طبع روین
 ستارے نشان بھی صلاک میں
 چمکے زین پا کے علم و ہمت پور

کس دہے سے زیر کیا فوج شام کو
 پوتے بلند کر گئے دادا کے نام کو

۱۰۳
 دو لون کے سحر دی دی خدی خدی
 دم خم میں آردین اصالت میں
 اتنا لے جان غصہ خالق قادی
 ہر کس میں جان غصہ خالق قادی

کونہ میں اگر تو کفر کی ہستی کو پھونک دین
 ہستی تو کیا ہر گلشن ہستی کو پھونک دین

۱۰۴
 آفت کی تھیں پانی غصہ کی تھی
 زہر سے تھے آبیہ از غصہ کی تھی
 جھوٹے تھے بیچون غصہ کی تھی
 شبنم میں پیر سالی غصہ کی تھی

غوطہ لگا کے یون کل آتے تھے فوج سے
 دو پھیلے بیان بھرتی من جہر موج سے

۱۰۵
 حکم آواز سے غصہ میں آتے تھے
 بیچون کے غصہ میں آتے تھے
 غصہ میں پیر سالی غصہ میں
 شبنم میں پیر سالی غصہ میں

اللہ ہی آن بان کہ مرنے کا غم نہ تھا
 تھے سب جگہ پر کھیت سے باہر قدم تھا

۱۰۶
 یون کے مہر کی تھی غصہ میں
 جہر سے زہر میں غصہ میں
 روج کا درون غصہ میں
 ایک ہی صدفون غصہ میں

چکھوڑا سحر کے غلاب شدید کا
 آویسی محل ہے تمہارے یزید کا

۱۰۷
 دھاک میں بھی کس سے کس سے
 لہجہ میں بھی کس سے کس سے
 دشانے میں کس سے کس سے
 چار پہنچے بھی کس سے کس سے

فولا و پیرہ ضرب کسی دن پڑی نہ تھی
 ذکر اسکا کیا رہ تو کچھ ایسی کڑی تھی

۱۰۸
 تھیں تھے بادیا کھنکھناتے تھے
 تھیں تھے بادیا کھنکھناتے تھے
 تھیں تھے بادیا کھنکھناتے تھے
 تھیں تھے بادیا کھنکھناتے تھے

بیشل تھے چک میں رواتی میں کاشمین
 پانی علی کی تیخ کا تھا انکے گھاٹ میں

۱۰۹
 چھوٹے چھوٹے کانیازنگ تھے
 چھوٹے چھوٹے کانیازنگ تھے
 چھوٹے چھوٹے کانیازنگ تھے
 چھوٹے چھوٹے کانیازنگ تھے

عرشہ بدن میں تھے قفار رخ مڑے تھے
 کیسا نشانہ ہوش تھر سب کاڑھ سے

۱۱۰

| | | |
|--|---|---|
| <p>۱۱۸ مثنوی میر جانی سکھڑا تھا باریق ہوا پر تھا جلوہ گر فراک سے کہ شہول دیکھ کر جانے پہ</p> | <p>۱۱۹ سکھڑا تھا باریق ہوا پر تھا جلوہ گر فراک سے کہ شہول دیکھ کر جانے پہ</p> | <p>۱۲۰ سکھڑا تھا باریق ہوا پر تھا جلوہ گر فراک سے کہ شہول دیکھ کر جانے پہ</p> |
| <p>پہونچے سپاہ شام میں لاشوں کو روک کر اک برق تھی کہ چھپ گئی آنکھوں کو بند</p> | <p>پہونچے سپاہ شام میں لاشوں کو روک کر اک برق تھی کہ چھپ گئی آنکھوں کو بند</p> | <p>اب تاب ضبط کی نہیں اس شہنشاہ کام کو اگر بھائی جان پیاس نے مارا غلام کو</p> |
| <p>۱۱۹ وان سے بھی بڑھ گیا ایک بکھر کا تھا آس کے بھائی چھوٹ جی</p> | <p>۱۲۰ وان سے بھی بڑھ گیا ایک بکھر کا تھا آس کے بھائی چھوٹ جی</p> | <p>۱۲۱ وان سے بھی بڑھ گیا ایک بکھر کا تھا آس کے بھائی چھوٹ جی</p> |
| <p>مثل علی او عرس بھی دیکھا دلیر نے جھپکا دی آنکھ تیغ کو چپکا کے شیر نے</p> | <p>مثل علی او عرس بھی دیکھا دلیر نے جھپکا دی آنکھ تیغ کو چپکا کے شیر نے</p> | <p>ہوتی ہیں ماں جان خفا بات بات پر ہم اُنکے ڈر سے جا نہیں سکتے فرات پر</p> |
| <p>۱۲۰ نور کیا کہ نور نگاہ علی بن ہر دھولے عروسی کر توئے تیغ پر دم</p> | <p>۱۲۱ نور کیا کہ نور نگاہ علی بن ہر دھولے عروسی کر توئے تیغ پر دم</p> | <p>۱۲۲ نور کیا کہ نور نگاہ علی بن ہر دھولے عروسی کر توئے تیغ پر دم</p> |
| <p>بعد اسکے برق تیغ جیسی ہو دیکھنا دو رخ میں اب مراد عینی کو دیکھنا</p> | <p>چرچے رہنے کے شہر تلک اس لڑائی کے لو آ کے اگلے سے لپٹ جا دھائی کے</p> | <p>جس گھر کا اشتیاق ہے وہ گھر قریب ہے انہر لب قریب کو شہر قریب ہے</p> |

| | | |
|--|--|--|
| <p>۱۳۱ آواز کے پوٹن میں آنے وہ گھنٹا خضر علی علیہ السلام کے چارے میں میر یونس و عبدیم کے مرادل کو بھٹیلا مجاہد حسین کے راہ نہ بار بار</p> | <p>۱۳۲ واقف زمین میں اپنا منزل مست ہر دور ہر سانس خدا کا مدد چاہے ضرور جہولین نہ ہو سورہ احمد کے غنود کر دیجیے معاف ہو اہو اگر غنود</p> | <p>۱۳۳ دوری یہ حال کھنکھاتی ہے جگر عصمت سر میں آئے بکری جال پیو سون کو اگر دم شیر کر دگار شہید ہو چکے ہیں کھنکھار</p> |
| <p>بالین پہ کون ہر کسے پھر پھر کہہ سکتے ہو کیوں ننھے ننھے ہاتھوں کو دے چکے ہو</p> | <p>پیا سون کو شوق گلشن غنبر سرشت ہر کتے ہیں مانکے پانوں کے نیچے بہشت ہے</p> | <p>شیر و گے گورے گورے ہیں سینے چھنے ہوئے میرے خوزا دے آتے ہیں دو لہا ہر ہوئے</p> |
| <p>۱۳۴ دولوں نے ہاتھ چھائی تو کچھ بیان کرنا فیضت پر ماموں جان چلے جان کرنا تیرے میں نانا جان سر جانے بدردوم وادا علی لگاتے ہیں شفقت کر دیم</p> | <p>۱۳۵ باہن یکے کہہ دے شہر کے قدم پر نچک کر بکارت لگے سلطان جبر و جبر امون تمھارے صدر پہ منہ کر دیا سبیا جانی میں بولتے وہ غیر غنم</p> | <p>۱۳۶ آٹھ کر کیا ہے کہ ہر منہ سے نینیا آپو سے شاہ دورین پوٹھا منگو کے جانا باز بھی نیت مرخصا سب پیچھے گئے تو بکارتی کیا کیا</p> |
| <p>کیا غزین حضور کے صدقہ میں پائی ہیں نانی بہشت سے ہیں لینے کو آئی ہیں</p> | <p>آنکھیں کھرا دین ننھے سے ہاتھوں کو جوڑ کے دونوں تھام ہو گئے دم توڑ توڑ کے</p> | <p>لہذا نسوون سے ابھی منہ نہ دھو بیو لوگوں نماز شکر میں پڑھ لوں تو رو بیو</p> |
| <p>۱۳۷ فرمایا شہرستان کو بھی بچو بچا رو کر کہا کہ دل اور تحفہ سلام میں جو ہو والدہ آسان بھقا سہا جیے کامر کے وہ باوجود غلام</p> | <p>۱۳۸ رو کر کہا کہ شہرستان کو بھی بچو بچا رو کر کہا کہ شہرستان کو بھی بچو بچا رو کر کہا کہ شہرستان کو بھی بچو بچا رو کر کہا کہ شہرستان کو بھی بچو بچا</p> | <p>۱۳۹ ہر کسے میں شہرستان کو بھی بچو بچا ہر کسے میں شہرستان کو بھی بچو بچا ہر کسے میں شہرستان کو بھی بچو بچا ہر کسے میں شہرستان کو بھی بچو بچا</p> |
| <p>میں سخی کی آپ ہیں امداد کیجیے روحوان کو دودھ بخشا اب شاد کیجیے</p> | <p>سب قافلہ دریدہ گریبان روانہ تھا تا بوت تھے فرس تو علم شامیانہ تھا</p> | <p>غافل کی خیر ہو علی اصغر کی حب ہو ماگلو دغا کہ سب پیچھے کی خیر ہو</p> |

| | | |
|---|--|---|
| <p>۱۲۵ آگاہ لائے لاشوں کے سلطان کو ماتم کی صف پہ کھول دیے سپین بیون کی لاشیں باج جویدین ہو میں چھاپی تھوڑی تھوڑی قریب آگیا جگہ</p> | <p>۱۲۶ آنسو بکے بانوں نے ناشاد کو کہا بازو اب سے ہو گئے یہ دونوں تھا بی بی جلالت کو نے دوسو کی جو جا مجاہدین جہانی روئے تھیں مطلقا</p> | <p>۱۲۷ ان چھوٹے چھوٹے لاشوں کی تھیں بازو فوری تھے ان سے کراہے شہ بازو تباہ کر کے مچھوٹے حکم زار مجاہدین چھوٹے چھوٹے وہ کارزار</p> |
| <p>۱۲۸ گھر آگے اٹھ کھڑی ہوئیں تھرکے گر پین صد سے جانا زرخش کھا کے گر پین</p> | <p>۱۲۹ لپٹائے تھے گلے سے تن پاش پاش کو رنج وہی تو لائے ہیں چھوٹے کی لاش کو</p> | <p>۱۳۰ لاکھوں گرجوں جری تشنہ لب لڑا زینت خدا گواہ ہر چھوٹا غضب لڑا</p> |
| <p>۱۳۱ سر پہ سربس لاک شہ کو پین ہر شاہ کے لے جاک لاکھ میں لاکھ لاکھ ہواک چلائے دل سے پچھلے آگے چاک چاک مچھوٹے حکم کے چاک چاک</p> | <p>۱۳۲ کہنے لگی شاہ سے رو کہ حکم کیون جانی جان سے پچھلے حکم فرمایا شہ نے جہاں تھی چھوٹے حکم چھوٹے حکم کے چاک چاک</p> | <p>۱۳۳ پینے تھیں ہونی عوام کی حکم لاشوں کے پاس کے چاک چاک تھیں تھیں ہونی عوام کی حکم چھوٹے حکم کے چاک چاک</p> |
| <p>۱۳۴ آنکھوں سے دیکھو خرم ہر اک نور عین کے پیر سا تو دو کہ مر گئے عاشق کے</p> | <p>۱۳۵ دنیا میں اریہن کبھی یہ رن پر نہیں لڑ کے سلف سے آج تک ایسے لڑ نہیں</p> | <p>۱۳۶ یہ بچا بیان شہ والا کے سامنے پھیلے پانوں سو تھے ہوا آقا کے سامنے</p> |
| <p>۱۳۷ کہنے لگی پین آگے دیکھا کہ پین آگے دیکھا یہ ضعف کر نہیں لپٹا سہاں سہاں سے پین پینا پینا</p> | <p>۱۳۸ بیگ لاکھ رنگ آگے چھوٹے حکم پین آگے دیکھا یہ ضعف کر نہیں لپٹا سہاں سہاں سے پین پینا پینا</p> | <p>۱۳۹ تو جابین تو جابین آگے دیکھا یہ ضعف کر نہیں لپٹا سہاں سہاں سے پین پینا پینا یہ ضعف کر نہیں لپٹا</p> |
| <p>۱۴۰ بچے پین آنکھو کیا غم و اندوہ دیا سے کدے کوئی ہے پین لاشوں کے پاس سے</p> | <p>۱۴۱ ہر صف میں ہر پے میں صداقتی دو بائگی ہوتے تو دیتے وہ داد اس لڑائی کی</p> | <p>۱۴۲ دن بھر حیدر ہونہ شہ مشرقین سے پھر شب کو سو سو مر پیدو میں صین سے</p> |

| | | |
|---|--|--|
| <p>۱۵۱ گدا رہا ہر دل ادا رہی بس باہم چھو پشتی ہون میں بلابین تنہا رہی بس باہم چھو بیباہر شور گزشتہ روز رہی بس باہم چھو جانی ہر شین کی سواری بس باہم چھو</p> | <p>۱۵۲ اس ہا میں کسی کا کوئی رشتہ نہیں سو گور غریبان سر نہیں جہاں سے کاؤ کیا کہ صد اور نہیں کسی نہیں خیر نہیں نقش پا نہیں</p> | <p>۱۵۳ پہن کے دونوں کے منہ کی بلابین پہن کے منہ کی بلابین اور سچے با علی علی علی تہم ہا میں کہنے کی زمین سراپا چھوے ہوئے مٹھے امام ہیں</p> |
| <p>کھولو تو آنکھیں ہوش تارے بجا نہیں کیسی یہ نیند کہ نفس کی صد نہیں</p> | <p>ٹھہر نہ دوسرا بھی اگر ایک راہ لے منزل کڑی ہو بھائی کو بھائی بنا لے</p> | <p>اک لاش کو تو آپ لہو دیا س لہجے اور ایک لاش حضرت عباس علی لہجے</p> |
| <p>۱۵۴ چو مسافرت میں غار کیسے ہے منزل کا آج کی تیار کیسے ہے صدر جلیہ داغ جیاد کیسے ہے درو جلیہ کی خوب دوا کیسے ہے</p> | <p>۱۵۵ مرد و زون بھائیوں کی تو نصیب ہے دیکھا نہیں تیرے شوق میں جی پاپے کھلیے بھی ساتھ ساتھ ہی کی نہیں کاڑا میں ساتھ لے لے بھی ساتھ آؤں</p> | <p>۱۵۶ چو کی غش سے خواہر شاہ قلم مقام دیکھا آ بھائیوں کو لیے جاتے ہیں مٹھا بھائیوں کی دھڑی دھڑی علی علی کو جا کے یہ جوہر ایام</p> |
| <p>جاتا ہر یون جہان سے کوئی آنکھ ٹوڑ کے دادی کے گھر علی گئے امان کو چھوڑ کے</p> | <p>دونوں عدم میں بھی نہ جدا ایک دم رہیں روین بھی صورت گل و جلیں ہم رہیں</p> | <p>گھر سے ہے فوج ظلم شہ کر بلائی کو بابا بچا ہے مرے مظلوم بھائی کو</p> |
| <p>۱۵۷ پہلے پہل چھپا ہر مکان کو مسافرو نخلے ہو گھر سے تشنہ دہان کو مسافرو وہو رہے کیسے پہلے پہل کو مسافرو شب کو مقام ہو گا مکان کو مسافرو</p> | <p>۱۵۸ خانہ بے سپہ سالار کسی بیات واری غصہ ہے منزل اول کی سیلیات پہن نہیں کوئی خیر خدا کی ذات پہن نہیں کوئی خیر خدا کی ذات</p> | <p>۱۵۹ نصیح زبان بیکھ چال خود زبان باطن تیری پناہیں لال خود زبان باطن تیری پناہیں لال خود زبان باطن تیری پناہیں لال</p> |
| <p>جنگل میں شام ہو تو نہ زہار سوئیو رستہ یہ ہو لٹاک ہر ہشیار سوئیو</p> | <p>مان صدر تم بزرگ ہو اسکے خیر و ہر جنگل میں چھوٹا بھائی تمہارے پیر و ہر</p> | <p>نازک مثالیوں کی فصاحت کی حدیں یہ رنگ یہ زبان یہ سخن بے مدہن</p> |

| | | |
|--|---|--|
| <p>۴۸ مشتاق ہر دیر ہو پیا سون کی جنگ کا نقشا دکھا علی کے نوا سون کی جنگ کا دود و دود و دود کا اثر دیکھا انداز جنگ حیدر و غدر دیکھا</p> | <p>۴۹ فوج خدا تو جسم ہر سب اور یہ جان ہے کیونکر نہو علی ولی کا نشان ہے آکھوں میں ایسا شیر جوان کی جبین</p> | <p>۵۰ افق تھی خب از کو بیابان طلب علم معلوم ہو گیا کہ میں جا نہیں رہا یونین پہنچے حضرت حسین سب چپ رہے یونین</p> |
| <p>مشتاق ہر دیر ہو پیا سون کی جنگ کا نقشا دکھا علی کے نوا سون کی جنگ کا</p> | <p>فوج خدا تو جسم ہر سب اور یہ جان ہے کیونکر نہو علی ولی کا نشان ہے</p> | <p>جور اسے ہر بجایا ہر شہ نامدار کی بچے ہو قدر کیا تمھیں باموں کے پیار کی</p> |
| <p>۵۱ جب تیش شہ نے فریاد کیا نہج امیر شام سے غم و غما کیا آج کے سرور و سپاہ خدا کیا آج کے سرور و سپاہ خدا کیا</p> | <p>۵۲ کہ تے تے غم و غم سے یہ سب لکھا ہوا ایسا بجائی سے یہ سب فخر و وقار و قدارت یہ سب فخر و وقار و قدارت یہ سب</p> | <p>۵۳ خضر نے اپنے بیوی کے جاہل شہین وہم کہی نہ تھیں سے اوپر شہین دو دن میں جان و دل میں جاہل شہین دو دن میں جان و دل میں جاہل شہین</p> |
| <p>غل تھا علم ملا خلیفہ پوٹراپ کو حاصل ہوا شرف پہ شرف آفتاب کو</p> | <p>نہجشا ہمیشہ رتبہ اعلیٰ حضور نے فرزند کی طرح انھیں پالا حضور نے</p> | <p>کسے لکایا ہو گئے سے جو روئے ہو راتوں کو کسی چاند سی چھاتی پوئے ہو</p> |
| <p>۵۴ عجب دیکھو کہ نشان نشان کی فرمانے تھے نشان نشان کی نعت یہ کشان کشان کی نعت یہ کشان کشان کی</p> | <p>۵۵ علی سے نوا ہے جنگ آہ مان کی ہے کہ کیوں ہے غم و غم انہی سے ہے کہ کیوں ہے غم و غم انہی سے ہے کہ کیوں ہے غم و غم</p> | <p>۵۶ جہوئے سے میں نے کہا کیا حکم اسکے پہلی و تھایا ہے جی الگ دوبہ نہ کی ہو جو جو شنودی نام دوبہ نہ کی ہو جو جو شنودی نام</p> |
| <p>ارنی ہو کر تو دم میں وہ عالی خباب ہو جس پر نگاہ مہر کرین آفتاب ہو</p> | <p>آپ تو تھا عیان کہ طلبکار نام میں آقا سے کیا کلام کرین ہم غلام میں</p> | <p>شکر عطا سے خالق قیوم چاہیے ہر حال میں اطاعت معصوم چاہیے</p> |

| | | |
|---|--|---|
| <p>۱۹</p> <p>لوٹھڑ کے مرنے سے جو وہ جاننا زور نہ فرمیں مکتے شاہ تھے کچھ بھائی ان سبھی نہیں کے لاڈ لوں کو ہوا حب فاکا جوش ماں میں تھے پھر وہ نہرو سیاہ پوش</p> | <p>۲۰</p> <p>مہ نے کہا مرنے کو جگہ اعدا کر تقدیر میں جس کا کیا اختیار ہو گا دی جو مرضی ہو درگاہ جا رہی تھی دل شکنی جاگوار</p> | <p>۲۱</p> <p>صفتوں میں نہ رہا کوئی نہ کیا نیز دین اور نہ بھون دانوں میں دم بھر نہ جو صوفیوں میں نہ بھانوں میں تینوں میں کوئی نہ ڈھالوں میں نہ</p> |
| <p>پہلے میں پتی کے صدر سے کمال تھے چہرہ کے رنگ جوش شجاعت سے لال تھے</p> | <p>ہر دکھ میں ہر الم میں سنبھالے ہوں گے کہیو سلام شوق مرا اپنے باپ کو</p> | <p>کہتے تھے لینگے کو فیہ میں دم شیر حق کی طرح انہی لینگے باپ وارا مارہ ورق کی طرح</p> |
| <p>۲۲</p> <p>رضت کو ہاتھ جوڑ کے دونوں جب کہا بے اختیار رونے لگے شاہ کربلا بے قریب کے یہی ہے کیا ریا مرنے کی اسے پہلے میں چاہی ریا</p> | <p>۲۳</p> <p>چھین ہمارا حال وہ جنت میں جب جو پھر نہ رہی کہ کچھ بچے بے اور یہ بھی کہ کچھ کو صدفین بواب چھین ہمارا حال وہ جنت میں جب</p> | <p>۲۴</p> <p>سپا سے جو بچے نہ تھے وہ لالہ نام سربوٹی اسے بھی صبح دم و شام سہاویں کھائیں سببیں پیر سے تہ نام نیز دین اور نہ بھون دانوں میں</p> |
| <p>دونوں یہ بھائی ہیں ابھی ماتم میں باپ کو سرکھو صدقہ کرنے دین قدم نہ آپ کو</p> | <p>ایذا اٹھا کے خاک پہ سوئی گئے چین سے بچھڑے ہیں جو وہ آج ملینگے حسین سے</p> | <p>سرکے نہ پاؤں کھیت گئے گو خونین بھر گئے لڑکے تھے گو پہ لاکھوں سے لڑ بھڑکے مر گئے</p> |
| <p>۲۵</p> <p>بوسے پر وے سے غم کوں نہ پوچھو لازم ہے کہ ہم پر غم کوں نہ پوچھو پہلے ان اقربا میں کوئی مر گیا اگر پہلے ان اقربا میں کوئی مر گیا اگر</p> | <p>۲۶</p> <p>شکیم کے رہنے پر وہ سبب سے تاری سے صفوں میں آئے کیا جلال دیکھ کر کوئی نہ کہے کہ خسار لال فخر غصہ سے ہوئے خسار لال</p> | <p>۲۷</p> <p>لاشیں مٹھانے دونوں کی خاطر اوطاف بان پاس سے خون مجھ پر جھپٹا کے غصہ میں کوئی نہ کہے کہ خسار لال فخر غصہ سے ہوئے خسار لال</p> |
| <p>نہ غم ہو کو فیہ میں کا نہ کیوں مل ملول ہوں خاتم میں سر غلاموں کی تہ میں قبول ہوں</p> | <p>چلے کیے نکالے تلوار میں بیان سے مارا دلاوروں نے کسی سو کو جان سے</p> | <p>کہہ دیجے اہلبیت رسالت پناہ سے دونوں کی لاشیں آتی ہیں اب قتل گاہ سے</p> |

| | | |
|--|--|--|
| <p>۱۰۰ روزی ہو گیا ایک اٹھ شاخہ خالص بے دواع ہوئے گلے دولوں بکلا میں کئے کہیں خار ہارام وہ چہرہ کیجیو کہ ہے تابستانہ نام</p> | <p>۱۰۱ چکچک کر کے سو کا آرا لکھ نہیں دیکھ کر بار بار آ لکھ نہیں دیکھ کر بار بار آ لکھ نہیں دیکھ کر بار بار آ لکھ</p> | <p>۱۰۲ بام آباد دودھ کا تو دلوان کا بام آباد دودھ کا تو دلوان کا بام آباد دودھ کا تو دلوان کا بام آباد دودھ کا تو دلوان کا</p> |
| <p>۱۰۳ تین تن کو زخم کھائیو گو بھوکے پیاسے ہو مان صدقے کے پوتے ہو کسکے نواسے ہو</p> | <p>۱۰۴ بڑھتے ہی جانیو کہ جری ہو دلیر ہو بزدل نہیں رہو شیر کہ شہر کے شیر ہو</p> | <p>۱۰۵ پیاسے ہو تین تنی ہنسے سار ہون سکوت ہے دودھ بھی امین بھی ہون</p> |
| <p>۱۰۶ تھک کر کھج اٹھ گئی پان کھاؤ تھک کر کھج اٹھ گئی پان کھاؤ تھک کر کھج اٹھ گئی پان کھاؤ تھک کر کھج اٹھ گئی پان کھاؤ</p> | <p>۱۰۷ تھک کر کھج اٹھ گئی پان کھاؤ تھک کر کھج اٹھ گئی پان کھاؤ تھک کر کھج اٹھ گئی پان کھاؤ تھک کر کھج اٹھ گئی پان کھاؤ</p> | <p>۱۰۸ تھک کر کھج اٹھ گئی پان کھاؤ تھک کر کھج اٹھ گئی پان کھاؤ تھک کر کھج اٹھ گئی پان کھاؤ تھک کر کھج اٹھ گئی پان کھاؤ</p> |
| <p>۱۰۹ کجا میں یہ فرق تو نام و رنگ تیر بشائش ہو رہیاں کھا کر نگین</p> | <p>۱۱۰ مرے ہو ہی زمین ہو یا مریون ہو خیر تو ہو گلون بہ ہستم لبونہ ہو</p> | <p>۱۱۱ گلے کے پیاسے سو در عالم پر گرین اٹھیں تو کھا کر غش صفت ہم گرین</p> |
| <p>۱۱۲ دیکھ کر دیکھ کر دیکھ کر دیکھ کر دیکھ کر دیکھ کر دیکھ کر دیکھ کر دیکھ کر دیکھ کر دیکھ کر دیکھ کر دیکھ کر دیکھ کر دیکھ کر دیکھ کر</p> | <p>۱۱۳ دیکھ کر دیکھ کر دیکھ کر دیکھ کر دیکھ کر دیکھ کر دیکھ کر دیکھ کر دیکھ کر دیکھ کر دیکھ کر دیکھ کر دیکھ کر دیکھ کر دیکھ کر دیکھ کر</p> | <p>۱۱۴ دیکھ کر دیکھ کر دیکھ کر دیکھ کر دیکھ کر دیکھ کر دیکھ کر دیکھ کر دیکھ کر دیکھ کر دیکھ کر دیکھ کر دیکھ کر دیکھ کر دیکھ کر دیکھ کر</p> |
| <p>۱۱۵ بیدل غامین سائے ہون یا سور ہون اسطرح وار کیجیو کہ رو کر جا رہون</p> | <p>۱۱۶ رگ رگ میں در زور ہو طاقت شاہ ہو ایسے لڑیں کہ آپ جاد شاد شاہ ہو</p> | <p>۱۱۷ نقش قدم خاک ہینوا پہ لکھے گھوڑے کے پاؤں رومی میں ہوا پہ لکھے</p> |

| | | |
|--|---|--|
| <p>۱۲۱ پایون کو دو چھادہ دھندلے جان تھی جیت تھی تھی بستر سواروں کی تھی مختار حسن ہر کسی کی زبان تھی محبوب زینت آن خون تھی زبان تھی</p> | <p>۱۲۲ نشانوں کے نشان علی شکار بیا بیا لٹ سدا کر گار ہے صدے ہے اپنی جلالت ثناء ہے محبوب سبیل فخر تھی سار ہے</p> | <p>۱۲۳ سکین بار بار سو کر مجاز آج کل میں سب سے بڑا دوست تھی مردم نواز دل و دھڑا دوست تھی کلام سبھی غضب سبھی جھلکا دوست تھی</p> |
| <p>۱۲۴ وزن پہ تھی چمک کہ نہ مکن تھارہ تھا ہر سنگر زہ عیزت سنگ ستارہ تھا</p> | <p>۱۲۵ نور نگاہ سب طرسا لٹاب میں یہ ایک قباب کے دو ماہتاب میں</p> | <p>۱۲۶ نظر میں ہر چھپان ہیں کہ ہر ل گھاوی جتنا بگاڑ ہو وہی لگا ناوی ہے</p> |
| <p>۱۲۷ ظفار تلخ فلک سب خوش تھی جلاک بین تار میں سب خوش تھی نقار میں سب خوش تھی پاؤں سواروں کا تھی خوش تھی</p> | <p>۱۲۸ تو سب کسوں کی خوش تھی غیر غریب سار اسیاں تھی غیر غریب سار اسیاں تھی وہی تھی سب خوش تھی</p> | <p>۱۲۹ میں نے لعل سب کا بائیں میں نے لعل سب کا بائیں الہی تار کی دھندلے بائیں بازن کا ذکر کیا کہ جسم کھلا بائیں</p> |
| <p>۱۳۰ شہزاد حسن میں کم ہیں تہ جانتے تھے دونوں کے دل کے غم کو پہچانتے تھے وہ</p> | <p>۱۳۱ ہر جا میں شکار نو کی باتیں تھی سو میں بان ن تو میں گئے ہو ویرا میں تھی سو میں</p> | <p>۱۳۲ وہ بھی ہیں ان سکوت میں الہی تھی حشر تار میں کہ سخنور خوش تھی</p> |
| <p>۱۳۳ سب سے پہلے تھی خوش تھی دونوں نے تہ میں سب خوش تھی وان جا کے سب خوش تھی زے زکا کو خوش تھی</p> | <p>۱۳۴ میرے کر کے تھی خوش تھی خدا کے سب خوش تھی خدا کے سب خوش تھی دین و دنیا کا خوش تھی</p> | <p>۱۳۵ نیک نام کو خوش تھی مفتوحے متوحین سب خوش تھی خوئے گلے آبا تہ میں تھی میں نے سب خوش تھی</p> |
| <p>۱۳۶ مرنے کو سمجھیں کھیل میں تھی جس کا بخت ہے نام وہ تھی تھی</p> | <p>۱۳۷ اترے گھیسے جیتو جگر منہ کو آ تھی اگلے گا خون دل وہ جو زخم کو آ تھی</p> | <p>۱۳۸ عقدے کھلے چمک ہوئی نظم بلند میں ہیرے زبان جگر دیے ایک ایک بلند میں</p> |

| | | |
|--|---|---|
| <p>۵۵۰ کھڑے رہ کر ہی صاف چکین جھوٹے بن نہ بن کیا یہ جو چاہی سچین سودھتے ہیں بڑے دارادھرتی میں سودھتے ہیں بڑے دارادھرتی میں</p> | <p>۵۵۱ کریم عاصیوں کی بی بی بکریں دین میں نبیہ رشتی ہیں نور کی آسمان زمین کو سیرین سیکھتے ہیں قلم میں توفیق علیہم</p> | <p>۵۵۲ لاکھوں ہنسیوں کی بکریں دین میں نبیہ رشتی ہیں نور کی آسمان زمین کو سیرین سیکھتے ہیں قلم میں توفیق علیہم</p> |
| <p>کیسے بڑھیں کہ روکے رہیں نوحہ کو یہ دیر کیا ہی سوچ ہی کیا فوج شام کو</p> | <p>کشتہ ہو پہلے کوئی کوئی قتل بعد ہو نئے فوج ہو نہ سحر ہو نہ ابن سعد ہو</p> | <p>قبضہ تھا انکا مملکت غرب شرق مثل شعاع مرے اعدا کے فرق پر</p> |
| <p>۵۵۳ کچھ تین تین کا لڑکا لڑکا کچھ تین تین کا لڑکا لڑکا نن کے منہ میں لڑکا لڑکا نن کے منہ میں لڑکا لڑکا</p> | <p>۵۵۴ روکو تو بھونک رہا ہے باہم ہیں بڑے بڑے انت میں بڑے بڑے جاکر ہیں فوج میں بڑے بڑے</p> | <p>۵۵۵ نور کی بکریں صاف چکین دین میں نبیہ رشتی ہیں نور کی آسمان زمین کو سیرین سیکھتے ہیں قلم میں توفیق علیہم</p> |
| <p>چڑھو نہ منہ نہ لہریں تن سے آواز کیا اس دم کھلیں گاج بھین تلواریں کیا</p> | <p>میدان میں ہونے کی میں آ رہی حنفیہ میں یہ سب میں جیو بیو کی قطار حنفیہ میں</p> | <p>لڑکے فرس سیت ہر سوار ہو گیا دو ہاتھ انکے چلے چار ہو گیا</p> |
| <p>۵۵۶ ان کے ہاتھ نہ تھک کر دیو ان کے ہاتھ نہ تھک کر دیو ان کے ہاتھ نہ تھک کر دیو ان کے ہاتھ نہ تھک کر دیو</p> | <p>۵۵۷ بھینے لگی ہر طرف شرم بھینے لگی ہر طرف شرم بھینے لگی ہر طرف شرم بھینے لگی ہر طرف شرم</p> | <p>۵۵۸ ان کے ہاتھ نہ تھک کر دیو ان کے ہاتھ نہ تھک کر دیو ان کے ہاتھ نہ تھک کر دیو ان کے ہاتھ نہ تھک کر دیو</p> |
| <p>سرخ و بے ہی رہتے ہیں ایسے کریم چھوٹے ہیں بھلے بڑے بڑے ہیں</p> | <p>جھوٹے نیام دونوں کو کس آفتاب سے معشوق کج ادا سکا لئی نقاب سے</p> | <p>تقدیر سے ہاویہ اکدم میں لیگی سوت انکو ہر حقون ہاویہ میں لیگی</p> |

[illegible]

۱۰۰
 ترغیب نہ رہے جو بھی جاگ رہا ہے
 اک زلزلہ سا آگیا ابھی اس گاہ
 گھوڑا بڑھائے دھکے عوں پہ
 گھوڑا نہیں گھر گیا باین نگاہ

۱۰۱
 ہلکا کو چٹک نہ کھوئی اور تھکاس
 جیسی دی ہو چھوڑتے ہوئی تھکاس
 گھر پہنچا ہے یہ سب سب سے پہلے
 ملے چپے میں دھن دھن کی گھاس

۱۰۲
 عباسی سخی ہو یا دوا جاننا
 ملواری حلقہ سے خضر کو جی صدا
 آقا شہید ہوئے سب سے پہلے
 سکاٹ دینے میں کھینچا ہوا

بران سنائیں سننے نازک میں اگر گھسے
 اک جگہ دن پر سیکڑوں ہوا پر گھسے

اب چاہ کیا ضرور ہے اس بے پشت کی
 دیکھو جھلک ہی میں نہ ہر پشت کی

مارا بہ ظلم و جور علی کے نواسوں کو
 خادم تھا ہی لا مارا ہی ان کو پیاسوں کو

۱۰۳
 جھوٹ ہوئے بلایا نہ جاتی کو
 آواز دیکھنے حال سنا بنا نہ جاتی کو
 بلے ادھر سے عوں تو بلایا نہ جاتی کو
 نہ افسوس میں جاتی کے آواز نہ جاتی کو

۱۰۴
 جاتی سے کہہ رہی ہو جاتی کو
 بیخین دھڑکتے جاتی کو
 بے شمار سیر ہوئے تھے جاتی کو
 ہاتھ آ کر نکل کو دنگل میں

۱۰۵
 جاتی سے کہہ رہی ہو جاتی کو
 جاتی سے کہہ رہی ہو جاتی کو
 جاتی سے کہہ رہی ہو جاتی کو
 جاتی سے کہہ رہی ہو جاتی کو

سرکائے انکے جو تھے خدائے پھر ہو
 ہو بچے وہیں جہاں تھے محمد کھڑے ہو

سر پر پڑی جو تیغ تراپہ پھر پڑا
 چھوٹا ترپے خاک گھوڑے گر پڑا

زمین پکار رہی جانی نہ دورن میں کو
 اکبر ادھر سے نکالے لے آؤ باپ کو

۱۰۶
 بنو ہاشم کے انصاف کی کیا
 بھیا ہوں بھرتے ہیں ہوا کی
 سوکھی بان دکھائے بلو لہو لہو
 اپنی پلے کہ نہ ہو بے دم

۱۰۷
 بڑا لکھنے کے جو ہلو کیا
 ختم کر کے نہ جانے کیا
 آواز دی کہ جاتے ہیں کیا
 آواز دی کہ جاتے ہیں کیا

۱۰۸
 اب مجھ کو نہ لائیں کسی کی گھر
 بس لیا کیا شہادت کے نام
 بھائی بہن بھائی کے کھوئے
 دیوار بجا جو نکلتا دیکھو

مجھلی ہو جیسے آگ پر یہ دل کمال ہے
 اب مجھے ہشت بن سنبھلنا محال ہے

پانی کہیں سے لاؤ کہ یہ کارِ شہر ہے
 دوڑو کہ چھوٹے بھائی کا حال غیر ہے

صدی ہوئے وہ اپنے نہ ماموں شاہو
 لاشوں کے گرد پھیلے تو دلوں کو قرار ہو

| | | |
|--|---|--|
| <p>۷۹۱ بیکار کی طرح غناہ بھرا کبھی نہ پہنچے اعلا ادرام رہا بیکار و بے روزگار بیکار کی طرح غناہ بھرا</p> | <p>۷۹۲ راستی جو غلامی کی سی ہے رو کر کیا حسرت بان نہیں اتنے سے سن میں ہے جو بھلا انوش کا مو کی یاد و بھین خدا</p> | <p>۷۹۳ جو کدوہ مراد کو انشا نہیں جیکے سرور کی طرح نہیں جس دم و دے ہو کے طے ہے امان لے کہد اٹھا کہ کھانا نہیں</p> |
| <p>دو دنوں کو تن پکھاؤ میں کی رہی ہے عباس و رہی میں ہانے کھڑی ہو</p> | <p>پاؤنگا اب کہا نہیں دیا سی یاد کے ماؤ کو وقت دے کج بھی تم یاد کے</p> | <p>جیتے ادھر سے پاس ماور کی امو میرے اگر سپر مو تو اب کے امو</p> |
| <p>۷۹۴ حضرت کو بیکار بیکار و بیکار مولا نام ہوئے میں بیکار و بیکار میں شہید و شہید و شہید و شہید آواز دی دونوں شہید و شہید و شہید</p> | <p>۷۹۵ غریب شہ کی زمین و زنگار دونوں مسافران عدم بار بار روئے بیکار کی سبیل بنی راز راز عباس و کبر عالی و قار و قار</p> | <p>۷۹۶ بیکار و بیکار کی بھلا کدو بیکار و بیکار کی بھلا کدو بیکار و بیکار کی بھلا کدو بیکار و بیکار کی بھلا کدو</p> |
| <p>ہرگز نہ ہو لبوں پر دم آئی میں بولو تو منہ سے عوں محمد تم آئی میں</p> | <p>نالوں کی نابہ گنبد گرد و صدا گئی آواز فاطمہ کے بھی ویک کی آ گئی</p> | <p>ہونے سے جو جو کہ نفس خند ہو گئے آنکھیں میں کھلی رہیں لب ہو گئے</p> |
| <p>۷۹۷ دونوں کو سر کے کیا آہ و بیکار سرت غی نہ تیرے تیرے تیرے تیرے تا قدم میں کھنکھناتے تیرے تیرے اٹھ کر اٹھ کر اٹھ کر اٹھ کر اٹھ کر</p> | <p>۷۹۸ روئے بیکار کی بھلا کدو خونکے بیکار کی بھلا کدو منہ رکھنے بیکار کی بھلا کدو کدو میں بیکار کی بھلا کدو</p> | <p>۷۹۹ لاٹ اٹھا کر بیکار کی بھلا کدو نیک بیکار کی بھلا کدو طبی اٹھا کر بیکار کی بھلا کدو نیک بیکار کی بھلا کدو</p> |
| <p>صوفی جان کنی کے دل در زماں پر آنکھیں ملے دیکھنے نعلین پاں پر</p> | <p>سنبھلے بشر سے دل پر وہ رنج و تعب بانہر کل پڑ تو کچھ اسکا عجب نہیں</p> | <p>یہ فقیر غلامی ہو نہ اس در و پاس میں ایذا اٹھائی ہے دوز کی پاس میں</p> |

| | | |
|---|---|---|
| <p>۴۱ شاہد عروس سخن زبانی نزار کی طرح طبع زبانی جانی غنڈی زبان ترقیان کجا بدین زبانی زبان</p> | <p>۴۲ اس ملک میں ایک تو حیل جو بندہ بندہ اس حیل نظم فیض حسین حیل بیچا بیچا بجز صفائیں حیل</p> | <p>۴۳ سب سے چھین چاہا حیل جو کسی زمرہ میں حیل جو کسی جگہ اسی حیل جو کسی جگہ اسی حیل</p> |
| <p>۴۴ ایم ہمنہ کیون کر دین بارشکر بیل ہوں باغ مرقضوی کا ہزارشکر</p> | <p>۴۵ جانے سے مرثوئے کبھی لڑا ہائیں قلم کسی کے لینے سے دریا گھٹا ہائیں</p> | <p>۴۶ عالم ہے نظم میں ہی پھر آفتاب کا دیکھو جواب کے سخن لاجواب کا</p> |
| <p>۴۷ فضل اس پر سخن چرخ جو گاہ کی ہو چرخ ایسا چین ملا کر جو باغ میری پائی وہ عالی</p> | <p>۴۸ قلم کا نام سے چن لیں صنف صنایاں زبان صنف کٹنا ہون صنف کا ہون قلم کا ہون صنف کا ہون</p> | <p>۴۹ مطلع دوسرے صنف سب سے چھین چاہا صنف پہلی صنف کا صنف پہلی صنف کا صنف</p> |
| <p>۵۰ چرچا ہے زمرہ کا مری آسمان پر میں طائران قدس کے نغمے زبان پر</p> | <p>۵۱ خون جگر بہت غم مضمون گریا خامہ کین رکاتا تو وہیں قلم کیا</p> | <p>۵۲ غافل ہو خواب میں تھوڑے ہیار ہو گئے طالع ہر ایک چشم کے بیدار ہو گئے</p> |
| <p>۵۳ کجی لکھنا کجی صفا کجی وہو یا ہو کجی صفا کجی تنگ جگہ میں زبان کجی خارون کو کجی کجی</p> | <p>۵۴ فار کے اس سخن کا اسی پیش نشان میں کجی اگر کجی کجی کجی نیا ہو کجی کجی کجی</p> | <p>۵۵ کجی کجی کجی کجی کجی کجی کجی کجی کجی کجی کجی کجی کجی کجی کجی کجی</p> |
| <p>۵۶ دو گز زبان کروں تو دکھائے بازنگ پیدا ہوں ایک گل کشا میں بازنگ</p> | <p>۵۷ زنگینہ تو کجا ہی یہ سب بات میں خونابال ہے پانی کے بدلے دات میں</p> | <p>۵۸ عل تھا اذ انکار غرض لجان ہیکے شبنم کے اشک دامن گل چمکتے تھے</p> |

| | | |
|---|---|---|
| <p>۱۰ جنگ کی وجہ سے وہ لڑائی و فیر وہ جھوٹا ہوا کا وقتو کلا بار بار جنگ کے وقتوں کی ایک جنگ مردار لیلو کی وہ جنگ</p> | <p>۱۱ آپ نے کر کے نہ خان کو آپ نے کر کے نہ خان کو آپ نے کر کے نہ خان کو آپ نے کر کے نہ خان کو</p> | <p>۱۲ آپ نے کر کے نہ خان کو آپ نے کر کے نہ خان کو آپ نے کر کے نہ خان کو آپ نے کر کے نہ خان کو</p> |
| <p>گرمی میں لطف سردی میں ہنسی تھا ہر شخص جو قدرت رب کریم تھا</p> | <p>بہر حسین خرمی تن لواریں جان پر کیا بن گئی ہے فریاد کی جان پر</p> | <p>سادات پر چڑھائی ہے ساری دنیا کی تیر کر کیا کروں کہ بچے جان بانی کی</p> |
| <p>۱۳ وہ نور کا وہ بہار شمع وہ نور کا وہ بہار شمع وہ نور کا وہ بہار شمع وہ نور کا وہ بہار شمع</p> | <p>۱۴ جو طائفہ ہی خواہد نام جو طائفہ ہی خواہد نام جو طائفہ ہی خواہد نام جو طائفہ ہی خواہد نام</p> | <p>۱۵ جنگ کی وجہ سے وہ لڑائی و فیر جنگ کی وجہ سے وہ لڑائی و فیر جنگ کی وجہ سے وہ لڑائی و فیر جنگ کی وجہ سے وہ لڑائی و فیر</p> |
| <p>رفت و کھا ہی کھلی میں بی شک گو یا امارت کھلی قبا آسمان کی</p> | <p>وان مستعد ہے لشکر اعدا و بازدھین کمراد ہر بھی بجا ہر جہاد پر</p> | <p>کشتا ہر غم قتل شہ شہر قتل خیر ہے آج اور گلوے حسین ہے</p> |
| <p>۱۶ جنگ کی وجہ سے وہ لڑائی و فیر جنگ کی وجہ سے وہ لڑائی و فیر جنگ کی وجہ سے وہ لڑائی و فیر جنگ کی وجہ سے وہ لڑائی و فیر</p> | <p>۱۷ جنگ کی وجہ سے وہ لڑائی و فیر جنگ کی وجہ سے وہ لڑائی و فیر جنگ کی وجہ سے وہ لڑائی و فیر جنگ کی وجہ سے وہ لڑائی و فیر</p> | <p>۱۸ جنگ کی وجہ سے وہ لڑائی و فیر جنگ کی وجہ سے وہ لڑائی و فیر جنگ کی وجہ سے وہ لڑائی و فیر جنگ کی وجہ سے وہ لڑائی و فیر</p> |
| <p>دریا حسن نہر میں تھا اک ملا ہوا بالی پہ تھا گلاب کا پتہ کھلا ہوا</p> | <p>چرخ زر و دل پر ہجوم طال ہے مزلے میں کرب ہو تا ہی صیغہ حال ہے</p> | <p>ظالم برہمن قتل کو تلواریں تول کے فریاد حق سے کرتی ہوں لوگو کھول کے</p> |

| | | |
|--|---|--|
| <p>۷۱۷ شہ کے کما زبان ملا اسکا صبر رتبا ہی اہل صبر کو عادل جاب صبر دیکھ کر جو کچھ بھی نہ ہو دیکھ کر جو کچھ بھی نہ ہو</p> | <p>۷۱۸ بیٹے دور دور تو آسمان تنگ ناگاہ آئے حضرت عباس کو ایام کی عرض حکم کرتی انوسا ہ تنگ</p> | <p>۷۱۹ باہری کوئی نہ تھا نہ بیخ خدق کوئی نہ تھا نہ بیخ حسین نار یوں بیٹے کی سرخ سرخ خون نے مسکی سرخ</p> |
| <p>۷۲۰ بھائی حسن جھوٹے مانج باجے اکے بلایں آئے کچھڑی ہوں آجے</p> | <p>۷۲۱ ہم بھی برعین جو حکم شہ ہے نظیر نزدیک ہے کہ بارش باران تیرو</p> | <p>۷۲۲ مارا تھا جسے مرحب غنہ کو جان اتری تھی جو علی کے لیے آسمان</p> |
| <p>۷۲۳ کچھ بھی نہ تھی اور کچھ نہ از کھین بھی نہ تھا نہ بہ تو ایک حال رہا یا نہ شادی ہوئی نہ تھی نہ</p> | <p>۷۲۴ جلا رہی تھی سیویم خطا شہ بلکھین جب نہ تھا نہ جو کچھ بھی نہ تھا نہ جلا رہی تھی سیویم خطا شہ</p> | <p>۷۲۵ خمر کے باغ کی جگہ کی جگہ توں نہ تھی نہ تھا نہ باہری جو کچھ بھی نہ تھا نہ باہری جو کچھ بھی نہ تھا نہ</p> |
| <p>۷۲۶ روئے ہی تو عمر کٹی اسمکان میں ماتم پر ماتم اکھوسر دیکھا جان میں</p> | <p>۷۲۷ کیے تو سرکشوں کا نو کو چھین نامی ملا و روگ نہ تو کو چھین</p> | <p>۷۲۸ دامن میں پھول باغ ظفر کے لیے ہو ہے رکون کی شہ تکیہ کے لیے ہو</p> |
| <p>۷۲۹ کچھ بھی نہ تھا نہ وارث نہ تھا نہ کچھ بھی نہ تھا نہ کچھ بھی نہ تھا نہ</p> | <p>۷۳۰ غازی کا سر نہ تھا نہ غازی کا سر نہ تھا نہ غازی کا سر نہ تھا نہ غازی کا سر نہ تھا نہ</p> | <p>۷۳۱ کچھ بھی نہ تھا نہ کچھ بھی نہ تھا نہ کچھ بھی نہ تھا نہ کچھ بھی نہ تھا نہ</p> |
| <p>۷۳۲ کیجہ دعا کہ آپسے پہلے ہلاک ہوں پر وہ ہوا پنا میں کہ نہ چلاک ہوں</p> | <p>۷۳۳ کرتا اوترا اب کا جامہ رسول کا ٹپکا حصر کی سیر جامہ رسول کا</p> | <p>۷۳۴ بل برو نہ تیغ کہ قبضہ نہ ہاتھ سکتے سہرا لپیٹے پگڑی پر قاسم بھی ساتھ تھے</p> |

| | | |
|---|---|---|
| <p>۱۰۱ ایا تو نے وہ اشک پرہ دار پہلے مجھ کو دیکھے عباس باؤ دار مولا کے غار میں کوئلہ کی ایک آہ میں بادشاہ دو عالم کی تیار</p> | <p>۱۰۲ دیکھا جو کہ جاکتی کوئلہ نے باؤ دار گھر کی ایک روئے زلف سے بیکار ایسی شیراز میں سب کو سبک دینا پہلے جلوس میں سب کو سبک دینا</p> | <p>۱۰۳ کس شان میں دیکھے اس کی ساتھ نہرے غلے پائی دلی کس ساتھ گلہ نشین تھا سرور ان کے ساتھ مائی غم فوج نور ان کے ساتھ</p> |
| <p>جھک جاؤں کہ وقت غصہ و شوق ہر سر دین حسین کا طلوع ہے</p> | <p>زین چڑھو کہ زینت لشکر تھیں ہے شان و شکوہ فوج ہر تھیں ہے</p> | <p>حسرت تھی آفتاب کو زونگی روپ دھوکا تھا چاندنی کا سیاہانگی دھوپ</p> |
| <p>۱۰۴ نظارہ عجب نو سے زہر آفتاب انصاف باؤ دار مجھ سے باب غادر تھی و انجیل کو لای جھک جیہ میں تھوڑے تھوڑے کام</p> | <p>۱۰۵ آفتاب ہاتھ جو کہ بولا دیکھ نام روال ساتھ ساتھ لایے غلام ہر کھنڈن انکے جھکے کہنے تلے نام پہلے پہلے پہلے پہلے پہلے نام</p> | <p>۱۰۶ کیا کیا فوج سرور غازی کے ساتھ کیا کیا دست نازی کے ساتھ سب کے تیار شاہ کے نازی کے ساتھ سب کے تیار شاہ کے نازی کے ساتھ</p> |
| <p>چڑھتے ہی نور تھا گیا سارو پاؤں موسیٰ تھوڑے پر کہ محمد براہ پر</p> | <p>سکلیف روح دل کو نہ کیوں لگا رہو بھیامری ہو کی قسم تم سوار ہو</p> | <p>ذکر انکی حرب ضربے ہر پہ چاری میں کیا کیا بپاشام کو تلواریں باری میں</p> |
| <p>۱۰۷ نہ کی علی کہ ہو سوار فاسم بھی ہو کہ ہو سوار بانی کہ کہ ہو سوار بانی کہ کہ ہو سوار</p> | <p>۱۰۸ بانی کہ کہ ہو سوار بانی کہ کہ ہو سوار بانی کہ کہ ہو سوار بانی کہ کہ ہو سوار</p> | <p>۱۰۹ بانی کہ کہ ہو سوار بانی کہ کہ ہو سوار بانی کہ کہ ہو سوار بانی کہ کہ ہو سوار</p> |
| <p>اک تیغ رکھکے دوش اپنی تیغ این پیدل چلے شہ دوہا کی رکاب میں</p> | <p>چمکا علم جو فاتح بدر حسین کا دونا جلوس ہو گیا فوج حسین کا</p> | <p>آئے جو تیر صلح کی صورت بدل گئی تلوار شاہ دین کے ریتھوڑی جل گئی</p> |

| | | |
|--|--|--|
| <p>۱۰۰ جرات میں کب سے لگی ہوئی ہے جواوفا تھا لاکھوں کی فوج مدد میں اس کی کوئی مضبوطی کچھ ایسی تو دور ہو گیا یہ تھا</p> | <p>۱۰۱ لوگ شہید ہو چکے انصار آج کھا کھا کرے ہر دم کا راج سب کام کرے دلا دلا کرے کس کی سرکھڑی دلا دلا کرے</p> | <p>۱۰۲ تھا غنیمت کی بدولت کام کو مڑے ہوئے ہیں غنیمت کو تکھن جو اہل شام کے نام کو لیا لکھو دادا کے نام کو</p> |
| <p>سیرام لکھی تھی زبیر نوشتہ میں سب سرخو ہو چکے باغ بہشت میں</p> | <p>اب بیکسی حضور اہل سے زیادہ امیدوار اوق و غافانہ زادہ</p> | <p>جان اپنی دیو بادی نہ منہ مقرر صدر کیا حسن نے زرا حسین پر</p> |
| <p>۱۰۳ راہ سے کی طرح ہر کام آبا جہاں سے ہے ہر کام حضرت کو داع دیکھتے مسکے ہر کام ہر کام کی خبر تھی تو بھی ہر کام</p> | <p>۱۰۴ راہ خدا میں ہر کام لاکھوں شہیدوں کی ہر کام زیا سو خیر و برکت ہر کام زیا سو خیر و برکت ہر کام</p> | <p>۱۰۵ راہ خدا میں ہر کام لاکھوں شہیدوں کی ہر کام زیا سو خیر و برکت ہر کام زیا سو خیر و برکت ہر کام</p> |
| <p>لاشیں گئیں قبول کی جان کے سامنے بھائی کا دم نکلیا بھائی کے سامنے</p> | <p>بیٹے بھو بھی گئے دیکھے کیا کام کر گئے بھو شتر تک جینگے اگر آج مر گئے</p> | <p>بچے وہ ساتھ کھیل کے خیکے ہو ہوئے والد اب رکن گئے ہم بے لڑے ہوئے</p> |
| <p>۱۰۶ دیکھا جو لکھی لکھو ہر کام تھوڑے سے تھوڑے سے ہر کام بولتا تھا ہر کام کی ہر کام اب بچو ہر کام کی ہر کام</p> | <p>۱۰۷ باقی فدا ہون میں اب ہر کام اکبرین اور حضرت عباس ہر کام ان دنوں صاحب دین ہر کام داوا سے بھی ہر کام کی ہر کام</p> | <p>۱۰۸ جس جہنم میں ہر کام آئی ہے ہر کام کی ہر کام بابا بھو بھی ہر کام کی ہر کام عبد اب ہر کام کی ہر کام</p> |
| <p>مطلب کا حرف لب پر لانا روین عیسیٰ سے لہنا در چھپانا روین</p> | <p>فرما گئے ہیں جو عمل سیر ضرور ہے نیل حکم حضرت پیر ضرور ہے</p> | <p>کچھ کام سے جلد برائے تو شاد ہوں اکبر تھاری لاش ٹھاڑی تو شاد ہوں</p> |

| | | |
|---|---|---|
| <p>۱۵۷۹ بابتین نیکے قلب کی بے غم بے اختیار روئے گئے سناہ کر لیا جہانی لگا کے بار بار کھینچا میں بھی رہی</p> | <p>۱۵۸۰ اجان عمر کو مان کی بے غم لازم ہے کہ جو عجب کی بے غم تو یہ بھی ہے ایسی بے غم</p> | <p>۱۵۸۱ کے کس قدر بے غم میں ہے بے غم کیا جا کے والدہ کی بے غم</p> |
| <p>۱۵۸۲ بادا گئی حسین کو تھر جہانی کی آنکھوں کے آگے پھر گئی تھو جہانی کی</p> | <p>۱۵۸۳ اندھیر سے جو دل بڑھایے میں غم ہو روشن کھوی گھر کے دروازے ہو</p> | <p>۱۵۸۴ بے سرفرو ہوئے نہ کہیں نہ دکھائی جائینگے اتو آج کے کام آگے جائینگے</p> |
| <p>۱۵۸۵ وقت کو ضبط کر کے بے غم صنڈی ارادے میں کوئی حال جس سے ہوا بے غم میں بھی بے غم</p> | <p>۱۵۸۶ دائیں کو دے دی ہے آواز بہر قیاس میں بے غم نوابہ حسن میں بے غم</p> | <p>۱۵۸۷ نہلے اٹھ کے فتنی میں بے غم بٹیا لیا کلچے سے بے غم دور کر کے اسی میں بے غم</p> |
| <p>۱۵۸۸ موت آئی تیر ہر اگر دل بے غم پھر زندگی کہاں جو کل نہ مل گیا</p> | <p>۱۵۸۹ بیٹا تمہارے سر سے گزرنے کو دل میں راجن شباب کی ہیں میرے دل میں</p> | <p>۱۵۹۰ اچھا اٹھا رہا تھو جوانی میں جان صورت دکھا کے مان کے سدا دہشت</p> |
| <p>۱۵۹۱ بہنو نہ جانتی تھی بے غم وہ غم تو ہے بے غم اب اکو رو دن بے غم</p> | <p>۱۵۹۲ بولا قدم کر کے وینکے نیک خانہ میں بے غم صوت حسن کی بے غم</p> | <p>۱۵۹۳ کے کس قدر بے غم خانہ میں بے غم کہا کے مان بے غم</p> |
| <p>۱۵۹۴ جانا ہو کر تو مان کے رضا لڑائی کی دولت لٹا چکا نہ حسین بے غم</p> | <p>۱۵۹۵ جان انکو ہی غریزہ بیٹے غریزہ میں حضرت کا میں غلام ہوں ان کے نہیں</p> | <p>۱۵۹۶ کی عرض بے غم اب دل دے ہنر کو آئی میں اپنے</p> |

| | | |
|---|--|--|
| <p>۵۵</p> <p>کلی خورشید سے رخصت ہو گئی تار ماورائے کوہ اٹھا کے کہانی باری بین نو دعائیں صبح سے کہی تیار کچھ سے حسین سے جو بیچار</p> | <p>۵۵</p> <p>یکم کو لکھ کے اپنے بیٹا کو لکھا کہ کو اٹھا روٹی ہو پختہ صاحب باری اپنے بیٹے کو لکھا دوسرے کو لکھ کے کہانی باری</p> | <p>۵۵</p> <p>بیداد ایک لکھ کے بیٹے کو لکھا اب سے تم کو امیر بن دیتا ہوں بان کا عبد الملک چاہے کمال یہ بیچارہ شکاری عبد الملک</p> |
| <p>گو سخت ہے یہ دلع گردم نہ مارو گئی اکبر تیرے کو چھوٹے کو اصغر نہ مارو گئی</p> | <p>آتے ہیں تیرے ظلم سے خوشحال پر والد جاوے رحم ہے عمر کے حال پر</p> | <p>جلدی یہ نہ تیرا شہ مشرق میں ہو اب نہ چھپا کر قبر میں یوں میں ہو</p> |
| <p>۵۵</p> <p>کلی خورشید سے رخصت ہو گئی تار ماورائے کوہ اٹھا کے کہانی باری بین نو دعائیں صبح سے کہی تیار کچھ سے حسین سے جو بیچار</p> | <p>۵۵</p> <p>جانبین صاحب کو لکھ کے کہانی باری دولال کے زور سے سکھ کر کہیں لاشین بھوجی کے بیٹے کو لکھا اکرم میں باری کی کہانی</p> | <p>۵۵</p> <p>نقد نے خونی میں باغیم باغیم سوکھتا ہے باغیم باغیم بان میں بھوجی کے بیٹے کو لکھا اکرم میں باری کی کہانی</p> |
| <p>تھامی ہوں دل بستی فتان کے کڑو گئی آئنگی لاش میں جی بھر کر کڑو گئی</p> | <p>ہم جی لکھ کرین کہ خوشی ل سز تو ہے اس ر دکا علاج اگر ہو تو موت ہے</p> | <p>سب سے ری میں شور و فریاد آہ کا انسانہ تا بکھر رہا ہے ماہ کا</p> |
| <p>۵۵</p> <p>پیکے مضطرب نہ ہو کہانی باری آباد و لکھ کے کہانی باری رہتی تھی کہانی باری صدی کے کہانی باری</p> | <p>۵۵</p> <p>کیا تھے شہزاد کے کہانی باری یہ لکھ کے کہانی باری نہیں تھے کہانی باری نہیں تھے کہانی باری</p> | <p>۵۵</p> <p>صاحب کے کہانی باری باقی کے کہانی باری نہیں تھے کہانی باری نہیں تھے کہانی باری</p> |
| <p>دل تمام کر سو رخ اکثر نگاہ کی یہ درد اٹھا کر بیٹھے سند یہ آہ کی</p> | <p>دولہا بنے تھے خلق میں کہم کیوٹے نشاوی کا غل مواتھا یہ ماکم کیوٹے</p> | <p>آؤ گئی لیکے جب جسد پاش پاش پر متصل میں قبا پاش پاش پاش پر</p> |

| | | |
|---|---|--|
| <p>۴۵ جسے حجاب کا کلمہ جابج آئینکے کوئی ان میں کوئی نہ جان مرد نہ آئے خدا سے نہ جان کھو گھٹ سار کر باج نہ جان</p> | <p>۴۶ روشن کیون جان کلمہ عجب آرام آج دو مصائب ہیں نالوں سے حکو کام یہ غلبہ ہیں نیکو کسی کا کیا ہیں نصیب ہیں</p> | <p>۴۷ بازو بھر کر چپا عازم سفر بھائی سگلا کلمے بے غور ہیں جلدی نصیب سے بھری ہیں مردھو دیوں کو سکا سہا ہیں</p> |
| <p>ہے آرزو کہ آخری دیدار دیکھ لیں پھر اکبار مصحف خسار دیکھ لیں</p> | <p>ہو یہ شام غم کہیں ایسی نہ ملتی غربت میں نڈھول ہو یونگے اسکی خبر تھی</p> | <p>دو کچھ جواب پاؤ نہ کیوں مجھ کا ہے اک اٹ کی لہر کو کسے سوئے جانے ہو</p> |
| <p>۴۸ انجن نے باتوں میں کھج لائے فلک میں ساقی کی قدم پر دھماکے جبکہ سب کا بھجے جا کر سلاپیوں دل آ کر کیا بھجے جا کر</p> | <p>۴۹ لاباد میں ہار غم کیان ہیں ہر کوئی سار کا ہوا یہ مسکان ہیں کھینکے اب دکھا چکے ہیں رویا یہ کہ چھوڑ چکے ہیں</p> | <p>۵۰ یوگا ہر کسے رشتے میں سکا کر لاکھ ہار کا ہوا یہ مسکان ہیں ہو جا آئیں ہار میں ہی سہیلے عجب ایسی شکل کرنا ہیں</p> |
| <p>گھو گھٹ میں قناب منہ سرد ہو گیا کاپنی بہ نرم سے کہ بدن سرد ہو گیا</p> | <p>مریکا لطف تھا تو تھا رہی حضور تھا بن لیتی قبر آنا تامل ضرور تھا</p> | <p>بھیا کی آس میں اتوں نہ باپ کی کلینگے دکھو زڈاپے کا تربت آپ کی</p> |
| <p>۵۱ خوبیا کے نکات بولی در نکات لکھتے ہیں جتنے ہیں کہیں زباں چھوڑا جب بے نعرہ مارا کہان مست میں کہ قندیم میں چاہ</p> | <p>۵۲ نصیب نہ تھا نصیب کی نظر صاحب نصیب بھی ہے کہ ایک دیکھ بزار موت بھی ہے کہ ایک دیکھ کیا غم مارا جب عار و رنج</p> | <p>۵۳ تو کیونگی نہ کیونگی نہ کیونگی تکلیف میں بھی ہے کہ ایک دیکھ جاوے بستی کی خبر دیکھ جاوے بستی کی خبر دیکھ</p> |
| <p>بستی لٹا کے در کو ادا دیکھے جواپ کی خوشی میں برباد کیجے</p> | <p>جالے ہلکے سے جدا ہیں مائے زمین تم ہو گے قتل گاہ میں ہم قید خانے میں</p> | <p>در کا رہے لباس نہ زیور نہ نور مجھ کافی ہے اک یہ کہنی عمر بھر مجھ</p> |

| | | |
|--|--|--|
| <p>۱۷۷ جنگ آہ کا زلیخا منجھتا ہے کھاسے سخت لے گھونگی لحد کا باغ صاحب کی قبر کو نہیں چھو جاہت چاہے زبون کو دان جلیجے بار و جاکر باغ</p> | <p>۱۷۸ صاحب ہیں کلام کی طاقت نہیں اب پتھر کو مہو کی ملاقات تیسے کب دو لہانے بھرے تھکھون میں آنسو پاپ سزور پر دور چشمہ لگا میں</p> | <p>۱۷۹ تھکیا راج کے جسم پر لاوہ جوان لو امان جان خالق کے سنگا بیان جب ن سے آئے لاشہ مجھ کو چکان تسک میں رکھے گا اپنی بہو کا بیان</p> |
| <p>دہن صبا کا لگنے نہ دو نگلی مزار پر چھڑکاؤ آنسوؤں کے کرونگی مزار پر</p> | <p>دادی کے ساتھ جب سے فردوس دوگی جس جاحیں ہونگے دین ہکو پاؤگی</p> | <p>دین تو شک پونچھ کے سمجھا میوا میں امان ہماری لاش نہ دکھلا میوا میں</p> |
| <p>۱۸۰ کس شخص کا مزار پتھر کوئی پتھر کی زبان و جاکر پتھر کوئی پتھر کی زبان و جاکر پتھر کوئی پتھر کی زبان و جاکر</p> | <p>۱۸۱ روئے لگاؤ صحن سے بہکدہ مدار اور دان میں جا بنے کئی نوج جرات کا جوش کس نے لگا دل کو تیار مرٹھ اٹھ کے پیچھے چلے تین چار بار</p> | <p>۱۸۲ گھر سے چلا یہ کہے وہ نور خدا کا نور اب کہا کہ صبا جو تو تیار ہوں دور محب سے چھوڑ دیا خدا اگر میوا ہو بھی ہے حضور بسمو دعا سے خیر کس میں ہے ضرور</p> |
| <p>نوشاہ ہر کج باغ جہان سے گذر گیا سہرا بھی سر سے کھلنے نہ پایا کہ مر گیا</p> | <p>جزایفراق پھر نہ سخن کچھ کہا گیا رتے ہوئے چلے تو دھن کو غش آگیا</p> | <p>جا پہونچوں جلد خدمت شیر الہ میں صد بہت بین گور غریبان کی رہن</p> |
| <p>۱۸۳ کون سی بیوی ہے میر زبام اور کون سی بیوی ہے میر زبام اب مجھ کو بھیجے بیویوں کا کام گھر سے کچھ بچاؤ بیویوں کا کام</p> | <p>۱۸۴ بھکاری مال کس میں قریب جان و جان نصفہ شامیوں کا چاکلی مدد کو جان اعدائے فرق سپرین پیچ سے کھاؤ لنیا ہر باغ خلد تو پھل چھین</p> | <p>۱۸۵ نا بوجاری قاسم زبیاہ الوداع اور ختم ہو حیدر کے ماہ الوداع آواز دی پتھر سے کہ لو شاہ الوداع ہر ایک غلطی سے ہوا خواہ الوداع</p> |
| <p>ہوتی ہر شب تو پاتون او سے سمیٹ کر پڑ رہتی ہوں لہ کے اودھر منہ لپیٹ کر</p> | <p>صدقے کی عزیز نہ اپنا ہو کرو جلدی گلا کٹا کے مجھے سُرخ و کرو</p> | <p>پھر چاند سی شکل دکھانا نصیب ہو دو لہا بنا ہوا تجھے آنا نصیب ہو</p> |

| | | |
|---|---|---|
| <p>۷۷ سب پتی رہن وہ دلاور کل گیا بیج شرف سے خروخا و رکھ گیا سب پتی رہن وہ دلاور کل گیا بیج شرف سے خروخا و رکھ گیا</p> | <p>۷۸ پڑش پھروسی ہر مصیبت جدائی کی ملتی تھی شکل تم میں بہت پیر بھائی کی پڑش پھروسی ہر مصیبت جدائی کی ملتی تھی شکل تم میں بہت پیر بھائی کی</p> | <p>۷۹ غازی میں سب سوار میٹھ کے طور تھے نیزہ دھرا جو دوش پہنچو رہی اور تھے غازی میں سب سوار میٹھ کے طور تھے نیزہ دھرا جو دوش پہنچو رہی اور تھے</p> |
| <p>۸۰ روتے کے غل سے تیرالم دل پہ چلتے ہیں کچھ سوچ سوچ کر کف افسوس ملتے ہیں روتے کے غل سے تیرالم دل پہ چلتے ہیں کچھ سوچ سوچ کر کف افسوس ملتے ہیں</p> | <p>۸۱ پڑ جائے کیونکہ داغ دل دردناک میں ملتا ہر آج چو دھوین کا چاند خاک میں پڑ جائے کیونکہ داغ دل دردناک میں ملتا ہر آج چو دھوین کا چاند خاک میں</p> | <p>۸۲ گر و قدم عقاب کو پانا محال تھا سایہ پری کو بھی نظر آنا محال تھا گر و قدم عقاب کو پانا محال تھا سایہ پری کو بھی نظر آنا محال تھا</p> |
| <p>۸۳ اندا ہوا ہوا ہر ابر شرم فوج شام کا آقا بھی دیکھیں دور لڑنا غلام کا اندا ہوا ہوا ہر ابر شرم فوج شام کا آقا بھی دیکھیں دور لڑنا غلام کا</p> | <p>۸۴ مضطر قاتل خواہن حسن کی جدائی کا اکبر لٹ کے رونے لگے چھوٹے بھائی سے مضطر قاتل خواہن حسن کی جدائی کا اکبر لٹ کے رونے لگے چھوٹے بھائی سے</p> | <p>۸۵ نسبت ہر کیا کہ ماہ میں ہر نقص داغ کا عالم ہر آفتاب میں دن چراغ کا نسبت ہر کیا کہ ماہ میں ہر نقص داغ کا عالم ہر آفتاب میں دن چراغ کا</p> |

| | | |
|--|---|--|
| <p>۱۹۱ دنیا میں جال کا انسان ہو گیا یہ جو بھی چہرہ نہا بان ہو گیا گرچہ حسن و عیفت کنعان ہو گیا پس پت پت یہ چاہہ رخسارِ نوبہا</p> | <p>۱۹۲ اس جہاں کی شکل کی کیا پتیا جاگا موادہ رات کا دو حانیاتیا چھائی ہوئی وہ آنکھوں میں نیند اور چہا اس میں یہ غم کہ ہو جائے فنا</p> | <p>۱۹۳ نارک میں غم کی شکل سے زیادہ تر زندان میں کس کو رہا ہو کر خون پر سجے عقیقہ میں باندھے گھر ملک بے ملک</p> |
| <p>قربان گلرخان علی و قبول ہے اس حسن کا ہر خاتمہ آل رسول ہے</p> | <p>ہر زخم تیغ جسم پر لگین ہو پھول ہے باغ ارم سلامی میں کیجے قبول ہے</p> | <p>کیسے جو لعل سستی اوج کلام ہے وہ بھی شہید عشق لب سرخ فام ہے</p> |
| <p>۱۹۴ قامت صدقہ حسنی کا نہال ہے ششاد شیل سبزہ جہان پائال ہے خوش فاشی کا سر کو چھایا ہے نوری تیاو کی جلی جالی ہے</p> | <p>۱۹۵ ابو کی وہ کمان ہیکلے شکر ہے تو بان میں رقی و سحر چو ان ہے تو خدا پر بھی پیر ہے شکیو ۲ ہونے مر دیکھ کر آج ہے شکیو</p> | <p>۱۹۶ لیکھ لکھ عسلی کھاتے ہیں سوسو میں سے مردوں کو مینا ہیں جاوین ان کی در جب سبکداز ہیں سیر گل یاغی ام خار کھاتے ہیں</p> |
| <p>یہ کسکے سر و قد کو صنوبر پر فوق ہے گردن میں تیری کسی غلامی کا طوق ہے</p> | <p>پایا ہر ارشاد رب نظر تو تراب ہے آنکھیں اسد چراتا ہر انکے عتاب ہے</p> | <p>پھلتے ہیں نخل بے ثمر انکے بیان سے جھڑتے ہیں پھول وقت کلم زبان سے</p> |
| <p>۱۹۷ نور یاغی صباحت پر چہ چہ صاف صاف صاف آئینہ حیرت و دود نہرے کا ہر نشان اچھال کی نمود گہ کی شک لب و لبخان پر نمود</p> | <p>۱۹۸ کیونکہ حرف حریف میں چہ چہ اس چاہ سے کہ شہد خورشید کو حجاب قطر عشق کے تہہ میں چہ چہ</p> | <p>۱۹۹ اب حیات اسی میں خالق گواہ ہے ڈوبا ہر حسین خضر کا دل یہ وہ چاہ ہے</p> |
| <p>واضح ہے اس دلیل میں جابے سخن نہیں لہرین ہیں جگر حسن کی چین شکن نہیں</p> | <p>دیکھی ہے کئے ایسی سواری جلوں کی کو سون مہک ہوا میں ہر عطر عروس کی</p> | <p>اب حیات اسی میں خالق گواہ ہے ڈوبا ہر حسین خضر کا دل یہ وہ چاہ ہے</p> |

| | | |
|---|--|--|
| <p>۱۰۱ گر کون جگہ سے عیان و نشان رہا کہ سب کو سے عیان و نشان تیار کر سب کو سے عیان و نشان وہ جمع حسن و قبح آسان و نشان وہ جمع حسن و قبح آسان و نشان</p> | <p>۱۰۲ سب کی نظر سے سب کی نظر سے سب کی نظر سے سب کی نظر سے سب کی نظر سے</p> | <p>۱۰۳ نہیں جس جانے لگا ہے نہیں جس جانے لگا ہے نہیں جس جانے لگا ہے نہیں جس جانے لگا ہے نہیں جس جانے لگا ہے</p> |
| <p>۱۰۴ کتنی ہر چشم اسکی صفائی نظر میں ہے تار نظر گلے میں کہ رشتہ گہر میں ہے</p> | <p>۱۰۵ سادہ لباس کھجور اس شک ماہ کا خلعت ستارہ ارہ دو لہاکے بیاہ کا</p> | <p>۱۰۶ یہ و تہ دار ضیغم رب صد کے ہیں آفت بپا کر ننگے گہے اس کے ہیں</p> |
| <p>۱۰۷ نہیں جس جانے لگا ہے نہیں جس جانے لگا ہے نہیں جس جانے لگا ہے نہیں جس جانے لگا ہے نہیں جس جانے لگا ہے</p> | <p>۱۰۸ انوار ناز کی صورت پر خیال ہے ماں مخرف قصور پر خیال ہے</p> | <p>۱۰۹ نہیں جس جانے لگا ہے نہیں جس جانے لگا ہے نہیں جس جانے لگا ہے نہیں جس جانے لگا ہے نہیں جس جانے لگا ہے</p> |
| <p>۱۱۰ آواز آرہی ہے پستی و ادج سے کھلی ہے مچھلی حسن کے دریا کی موج سے</p> | <p>۱۱۱ پائینگے جاگنے میں نہ اسکو نہ خواب میں باریک میں بھی رہتے ہیں باریک میں</p> | <p>۱۱۲ مارا براٹیوں کو مرے تھے جان سے گرتی ہے دیکھو برق غضب آسان سے</p> |
| <p>۱۱۳ نہیں جس جانے لگا ہے نہیں جس جانے لگا ہے نہیں جس جانے لگا ہے نہیں جس جانے لگا ہے نہیں جس جانے لگا ہے</p> | <p>۱۱۴ نہیں جس جانے لگا ہے نہیں جس جانے لگا ہے نہیں جس جانے لگا ہے نہیں جس جانے لگا ہے نہیں جس جانے لگا ہے</p> | <p>۱۱۵ نہیں جس جانے لگا ہے نہیں جس جانے لگا ہے نہیں جس جانے لگا ہے نہیں جس جانے لگا ہے نہیں جس جانے لگا ہے</p> |
| <p>۱۱۶ گنگنا ہلا توشت بھی سارا چمک گیا گویا شفق میں صبح کا تارا چمک گیا</p> | <p>۱۱۷ بچے ہیں خاندان شہ کائنات کے پتلے بنے ہو ہیں سراپا ثبات کے</p> | <p>۱۱۸ عزت پہ عزت انکو سدا کبریا نے دی بیٹی نبی نے تیغ دو پیکر خدائے دی</p> |

| | | |
|---|---|--|
| <p>۱۱۸ تھا با دیا بھی نہ سیم جہان نورد سہمی کیا تھا نہ جسکے قدم گری باز است خیر اللان کیا تھا نہ صف میں ہر پہیہ پری تھا نہ</p> | <p>۱۱۹ بولا اس غنیمتیں اگر وہ نہ تھی میں چاہتا ہوں کہ چاہتا ہوں بذات نام اس کی اس میں مرا بھی لطف کس سے جو جان جنگ جو</p> | <p>۱۲۰ نہیں سو دین سو دین سو دین نہیں سو دین سو دین سو دین نہیں سو دین سو دین سو دین نہیں سو دین سو دین سو دین</p> |
| <p>آفت کی توحیان تھیں قیامت کی جان تھی رفرو کا دہہ تھا تو دل کی شان تھی</p> | <p>تحقیر سمند جو اس پر تھا وں میں عباس نہ نگاہ میں آئیں تو جا وں میں</p> | <p>بیٹا ہوں اس جری کا جو تم مثال ہوں اگر خود سال اب ترا پچھا محال ہے</p> |
| <p>۱۱۹ میدان میں دیکھ دیکھ کے لشکر کا انتشار تھا سخت مضطرب سب کا بکار غیر پیکر یہ تھے جا بے سر کیا سب کا بکار یہ تھے جا بے سر کیا</p> | <p>۱۲۱ میدان میں ایک تیر سے ارجن کو مار لین ابن حسن تو کیا ہر تہمت کو مار لین</p> | <p>۱۲۲ میدان میں ایک تیر سے ارجن کو مار لین ابن حسن تو کیا ہر تہمت کو مار لین</p> |
| <p>۱۲۰ ازرق سے مگر عجب شہر و نا تو تو نام و ننگ ہر اور کی کیا گھوڑا کمال صف سے کھڑا دیکھا ہر کیا جان سے کٹ لاسے فرزند تبا</p> | <p>۱۲۱ میدان میں ایک تیر سے ارجن کو مار لین ابن حسن تو کیا ہر تہمت کو مار لین</p> | <p>۱۲۲ میدان میں ایک تیر سے ارجن کو مار لین ابن حسن تو کیا ہر تہمت کو مار لین</p> |
| <p>۱۲۱ میدان میں ایک تیر سے ارجن کو مار لین ابن حسن تو کیا ہر تہمت کو مار لین</p> | <p>۱۲۲ میدان میں ایک تیر سے ارجن کو مار لین ابن حسن تو کیا ہر تہمت کو مار لین</p> | <p>۱۲۳ میدان میں ایک تیر سے ارجن کو مار لین ابن حسن تو کیا ہر تہمت کو مار لین</p> |
| <p>نامی ہر تو سپاہ کے پیرے کو تھام لے جاگیر مجھے لے فرس خوش خرام لے</p> | <p>مغور اپنے زور پہ یہ ناکار ہے ہاں میرے شیرے تری زور پر سکار ہے</p> | <p>اگر وہ یہ صاعقہ شعلہ ور گرا اگر وہ یہ کھڑے کے پٹھے پر گرا</p> |

| | | |
|---|---|---|
| <p>۱۲۸ وان سے بجا برادر زنی تین ہونوں کو چاہتا ہوں جو خود تیر آواز دی تو دل سے یخ شرارہ زید کرتے ہیں ان میں پوری ضرب گریب</p> | <p>۱۲۹ ما رشتی نے تیغ حکم سے کاٹا مٹھے ہی ہاتھ کیلے کمر کاٹا خالی گئی ہر کھلا شیر کاٹا دو گویا ادھر کا تو بازو ادھر کاٹا</p> | <p>۱۳۰ چلے پھرتے ہیں وہ سب تین سنجھلا فیس پور گاہ چمن وان سے اڑا خدنگ شہر لودل بانے چلی حسام جگر گوشت چمن</p> |
| <p>پیسا سا ہون دریا پیمبر کے خوگ لوگ عوف میں تجھے برادر کے خوگ</p> | <p>گرتے ہی زمین سے وارا جل کا بھی چل گیا پچکی بھی لے سکا لعین دم نکل گیا</p> | <p>کانپی زمین بدل گیا رنگ سمان کا سرتیر کا اڑا دیا بازو کمان کا</p> |
| <p>۱۳۱ بوسے پیکر قلم نوشاہ شمس اب بیکر آب تیغ سے جھپی کر تیرے پاس جہان کے جبریں عیش اٹھارے پاس بچا پیکر اجل جھپٹے ظالم اسے پاس</p> | <p>۱۳۲ اٹھا قلع ازرق تلخون دین چشم کو بدست خون کا رنگ بکلا پیسے سے تیرا بیٹا ہے نہ جھیل بل نہ باد پکی مودانی زمین</p> | <p>۱۳۳ کبھی تو تیری شمشیر تیرے تاب کانپا کلچہ سے میدان سے پستاب دل نہ کہا کہ چھپرے پستان بویا جلایا تیرے پستان بویا</p> |
| <p>مہلت خدا کے قہر سے ایک دم تپاؤ گے تم چاروں بھائی ساتوین دوزخ میں جاؤ گے</p> | <p>بولی اجل کہ جلد روان سو تار ہو ثالث ہر تیغ بختی سے دو چار ہو</p> | <p>کس کش بھی نہ چھپنے کو گوشہ آمان کا دیکھ کس بل ذرا ہمارے بھی تیر و کمان کا دیکھ</p> |
| <p>۱۳۴ کشتن مار ز منہ پیر دے زور و غلب بزدل کی تیغ کی بائیں شرف و غلب ہر خد کر لایین دودن سے بچ کر اولاد شیر سے ہر پتھر کا تیرا غلب</p> | <p>۱۳۵ خاک آگنی میں وہ بیاک ہے بدل تنبہ میں کی کمان سے رائے بھالے کھینچا وہ تیرے شبنم میں دم جھیل اور زور جائے جوشن میں دم جھیل</p> | <p>۱۳۶ م اٹھائی کمان پر حور کے نارک دھڑوا ہوا چلے کو چھوڑے بکلا قضا سے گردن سرکش تو نور کے</p> |
| <p>لڑکے بھی یانکے جنگ میں جی چھوڑے نہیں سیف خدا میں حرب منہ مور نہیں</p> | <p>رہتا تھا اس سے موت کا بھی لڑا ہوا سوفار کے دہن میں ہو تھا بھر ہوا</p> | <p>اس معرکے کے ذکر کتابوں میں ہ گئے ظالم گرا تو بانوں کا بون میں ہ گئے</p> |

| | | |
|---|--|--|
| <p>۱۲۱ گھوڑے نے اس کے سر پہ لٹایا جھپکا آواز آت گیا دور الصبائب یو یا سر خوان یو اقرن خراب سے سر پہ عضو پو لگا عتاب</p> | <p>۱۲۰ میں نے غم کے لہجے میں کہا پاؤں میں اس کے آرزو سے بھیا آواز سے روتے ہو بہت کو قرار بھی سا جھپٹا ہوا نکلا سیاہ کار</p> | <p>۱۱۹ میں نے غم کے لہجے میں کہا پاؤں میں اس کے آرزو سے بھیا آواز سے روتے ہو بہت کو قرار بھی سا جھپٹا ہوا نکلا سیاہ کار</p> |
| <p>کیف شراب کفر جو تھا دور ہو گیا چاروں نمونے کا سہ سر جو رہا ہو گیا</p> | <p>حربوں کے سب لبان تھن گدا ہوا فولاد پشت پر تھا کسی من لدا ہوا</p> | <p>بچہ ہر آنکھ سیکھی نہ ضرب اس لیم کی امداد کیجیو مرے خالق مستیم کی</p> |
| <p>۱۲۲ ان دنوں سے کام چکا ہو گیا چو تھلین سپاہ سے جھپٹا لبان یہ آواز دی جی جی نے کہ کیا ہو دینے سے میں اپنے جوان میر ہو</p> | <p>۱۲۱ لپٹی ہوئی تھی ریت ریت سے دیوے چار آئینہ بھی تھیں تھکے دیوے میں کا پتہ تھے گزیران کے دیوے گھوڑے کے پاؤں تھے تھکے دیوے</p> | <p>۱۲۰ ہر دو شبانہ روز کے خالق عیب پانی ملا نہ سپاہ کا شہر ہو عیب مظہر باب خلدین مان مرے عیب دینا ہوں میں اس کا واسطہ ہو عیب</p> |
| <p>ہنر دل تھا ڈر گیا جو ہر روک ٹوک پر رہوار سے اٹھالیا نیزے کی نوک پر</p> | <p>کرتے تھے طعن جو ہر شمشیر برق پر نرخ پر جھلم تھی مغفرو فولاد فرق پر</p> | <p>فرزند فاطمہ کی دعا مستجاب کر پڑا ارزق کو دے شکست اسے فتیاب کر</p> |
| <p>۱۲۳ پاکستان صورت تھی وہ تاب دیہ وہ تھے تھکے تھکے پیکان قاتل دیہ پیکار میں جب تو کیجے مثال دیہ ہرے دھندلے میں تھکے تھکے دیہ</p> | <p>۱۲۲ کاندھ سے اپنی تھی لبان ریشمی کندھ گرہا سپر کا وہ کہ چھپا کر کندھ نیزہ وہ قہر کا دم اردو چھپا کندھ خیمہ کا تھکا یہ چھپا کندھ</p> | <p>۱۲۱ چچین المیت کو ہو چکی جو تھکے نرخ سب کے زور سے تھکے تھکے کھولے خباب فاطمہ کی تھکے گھر کے مان کا پری تھکے</p> |
| <p>ارزق سے کمد و فکر کرے کارزار کی قبرین بنائے ایک جگہ آ کے چار کی</p> | <p>اس دم مرا تھے مجھ جنگ و جدال کا دیکھوں لمو جب آنکھوں سے پھر کے لال کا</p> | <p>ہر شنبہ لب کی چشم کے سناغ چھلک ٹھہر سہرتے وطن کے بھی آنسو ٹپک پڑے</p> |

| | | |
|--|--|--|
| <p>۱۵۱ ابو جاسی اٹھ اٹھا کر اس کو شہر کو پہنچا کر اس کو تو سپہ سالار کی فوج اس کو دلا جائے</p> | <p>۱۵۲ گھوڑا چھوڑ کر اس کو گھوڑا چھوڑ کر اس کو گھوڑا چھوڑ کر اس کو گھوڑا چھوڑ کر اس کو</p> | <p>۱۵۳ پورے قتلے کا تعلق کاوش ہے پورے قتلے کا بھی کوئی غصہ ہے پورے قتلے کا پورے قتلے کا</p> |
| <p>پچھن ہوا کہ بنت شہر مشرق کا بیوہ اسے یہ کہی چودہ چھین</p> | <p>مرحبہ کچھ سو انہیں یہ کارزار میں دادا دو کیا تھا اسے ایک ار میں</p> | <p>بیان نبیین او ستم آرا کو نشان ہے نیزہ علی ملاتے تھے میرا ن بان ہے</p> |
| <p>۱۵۴ شہر کو پہنچ کر اس کو شہر کو پہنچ کر اس کو شہر کو پہنچ کر اس کو شہر کو پہنچ کر اس کو</p> | <p>۱۵۵ گھوڑا چھوڑ کر اس کو گھوڑا چھوڑ کر اس کو گھوڑا چھوڑ کر اس کو گھوڑا چھوڑ کر اس کو</p> | <p>۱۵۶ شہر کو پہنچ کر اس کو شہر کو پہنچ کر اس کو شہر کو پہنچ کر اس کو شہر کو پہنچ کر اس کو</p> |
| <p>ہر غیرت حضور آہ و بکا کرین خادم جہاد کرتا ہر حضرت دعا کرین</p> | <p>ہو میگا پست گو یہ سنگر بلند ہے بھیا فروتنی سے لشکر بلند ہے</p> | <p>طاری ہوا بس اور کج طیش اس لعین پر نگرانی سمجھ کے ڈانڈ کو سپکا ز میں پر</p> |
| <p>۱۵۷ شہر کو پہنچ کر اس کو شہر کو پہنچ کر اس کو شہر کو پہنچ کر اس کو شہر کو پہنچ کر اس کو</p> | <p>۱۵۸ گھوڑا چھوڑ کر اس کو گھوڑا چھوڑ کر اس کو گھوڑا چھوڑ کر اس کو گھوڑا چھوڑ کر اس کو</p> | <p>۱۵۹ شہر کو پہنچ کر اس کو شہر کو پہنچ کر اس کو شہر کو پہنچ کر اس کو شہر کو پہنچ کر اس کو</p> |
| <p>کر لو بلند صاعقہ اشعلہ فام کو بجلی بناؤ شہب دلدل خرام کو</p> | <p>یہ ہو تر آتھیں کے ہوتے ہیں جو با جوس میں رہنے دو بیان میں کہ چپا شہ کے پاس میں</p> | <p>قائم تھے جسطرف کیا اس مقام پر تیر شہاب بنکے گرا فوج شام پر</p> |

| | | |
|--|--|--|
| <p>۱۵۱ بل کا کہ خطا پوچھو چلائے تیرے رسول کہ نہاد موت کے حلقہ میں میرا چہرہ گر آنی پوچھا اوروں</p> | <p>۱۵۲ نصیب توین چار نصیب توین چار نصیب توین چار نصیب توین چار</p> | <p>۱۵۳ دو خانے خوشی کو کچا دو خانے خوشی کو کچا دو خانے خوشی کو کچا دو خانے خوشی کو کچا</p> |
|--|--|--|

۱
 گرا زبانی خون
 شبیر
 سبب
 فتح
 آواز
 کتنے
 غریب
 سوچا
 حاکم
 بعض
 نڈیا
 کے
 اس
 خصوص
 ۱۶

| | | |
|---|--|---|
| <p>ملواری دست راست میں خم کے رکھی منقار مرغ تیر قلم ہو کے رہ گئی</p> | <p>ارزق کو وار تیغ کا دشوار ہو گیا نقطہ بنا حریف یہ پر کار ہو گیا</p> | <p>تیور و غامین یان ہی فضل خدا سے ہیں جرات ہماری دیکھ کر وہوں کے پیاسے ہیں</p> |
|---|--|---|

| | | |
|--|--|--|
| <p>۱۵۴ تیرے ریل میں تیرے ریل میں تیرے ریل میں تیرے ریل میں</p> | <p>۱۵۵ تیرے ریل میں تیرے ریل میں تیرے ریل میں تیرے ریل میں</p> | <p>۱۵۶ تیرے ریل میں تیرے ریل میں تیرے ریل میں تیرے ریل میں</p> |
|--|--|--|

| | | |
|--|---|--|
| <p>قرآن اس مہر ش کے شمار اس خدائش کے سر کی شقی کے گرز کو تر چھا تراش کے</p> | <p>تائیر تھی مزاج میں گھوڑے گال کی مثل شریک تھاتھا جنش سے باگ کی</p> | <p>اب چھوڑی نہ بے اسے کشتہ کی ہوئے گرا گیا ہر باگ فرس کی لیے ہوئے</p> |
|--|---|--|

| | | |
|--|--|--|
| <p>۱۵۷ تیرے ریل میں تیرے ریل میں تیرے ریل میں تیرے ریل میں</p> | <p>۱۵۸ تیرے ریل میں تیرے ریل میں تیرے ریل میں تیرے ریل میں</p> | <p>۱۵۹ تیرے ریل میں تیرے ریل میں تیرے ریل میں تیرے ریل میں</p> |
|--|--|--|

| | | |
|---|---|---|
| <p>تھے اپنے ہاتھ شیا طین ہٹے ہوئے تھے سر سر بکن کے حلقہ کٹے ہوئے</p> | <p>ہر دم یہ چاہتا تھا دھانے کو چاہ کے دشمن کو مار ڈالے ٹاپوں سے داب کے</p> | <p>رکتے ہو زور ہاتھ میں شگل شالی کا جلوہ دکھا دو دست علی کی نغالی کا</p> |
|---|---|---|

| | | |
|--|--|--|
| <p>۱۶۳ چشم ز جلال سے پونے پہنچان چاکر سست شاکر کو کوی جوان چوچین میں پھریں مویں اچھین چایا کے پیر سے بجاے آسمان</p> | <p>۱۶۴ رستم طرے کرب و درو سیاه رستم طرے کرب و درو سیاه رستم طرے کرب و درو سیاه رستم طرے کرب و درو سیاه</p> | <p>۱۶۵ چوچین میں پونے پہنچان چاکر سست شاکر کو کوی جوان چوچین میں پھریں مویں اچھین چایا کے پیر سے بجاے آسمان</p> |
| <p>ٹوٹے پہاڑ دیو کے جسم درشت پر گھٹنوں کو ٹوٹیکے مہی کی پشت پر</p> | <p>جرات سے کہ فرق نہ آئے حواس میں والدہ کیا لایے ہو تم اس کی پیاس میں</p> | <p>گم کر یہ بات جیسے کی ڈیور سے ہٹ گئی جلدی بلا میں لیکے دلہن سے لپٹ گئی</p> |
| <p>۱۶۶ بالیدہ ہو رہا تھا پندرہ ناہار دیکھیاں سی کوئی تھیں چل پھرو تھے تیرے میں سے دورا ہوا اٹھنا تھا حال سے تیرے گرد بار بار</p> | <p>۱۶۷ ان پانچوں میں سے کوئی نہ رہا لڑہ کر رہا تھا کوئی نہ رہا لڑہ کر رہا تھا کوئی نہ رہا لڑہ کر رہا تھا کوئی نہ رہا</p> | <p>۱۶۸ بول کی میری جان کہ شکر گار دوٹھا تھا اچھ گیا رو دینا مان اسطے کہتی اور ان قضا کار تالا ہوا چھ لکھ کاوشہ پ کیا</p> |
| <p>جہان میں مٹی غلغلا گیر و دار سے سب پہ گیا تھا شیشہ گرد و غبار سے</p> | <p>نام و روئے ازرق شامی کی جان کو بھیجے پر سے اور کسی پہلوان کو</p> | <p>تھا وہ تیرے خون کے جنگل میں چھپ گیا شیشہ کا چاند فوج کے بادل میں چھپ گیا</p> |
| <p>۱۶۹ چشم ز جلال سے پونے پہنچان چاکر سست شاکر کو کوی جوان چوچین میں پھریں مویں اچھین چایا کے پیر سے بجاے آسمان</p> | <p>۱۷۰ چشم ز جلال سے پونے پہنچان چاکر سست شاکر کو کوی جوان چوچین میں پھریں مویں اچھین چایا کے پیر سے بجاے آسمان</p> | <p>۱۷۱ چشم ز جلال سے پونے پہنچان چاکر سست شاکر کو کوی جوان چوچین میں پھریں مویں اچھین چایا کے پیر سے بجاے آسمان</p> |
| <p>سج در آئی قلب میں شپے نکل گئی دہنے پہ گر کے پہلو میں شپے نکل گئی</p> | <p>مکان تھا یہ کہ نخل و غابا رو نہ ہو حامی ہوں جب حضور تو کیونکر طرف نہ ہو</p> | <p>تیروں کے رخت پاک زرہ جامہ نکلیا اقتدیل کی طرح تن پر نور چھین گیا</p> |

۱۶۲
 چشم ز جلال سے پونے پہنچان
 چاکر سست شاکر کو کوی جوان
 چوچین میں پھریں مویں اچھین
 چایا کے پیر سے بجاے آسمان

| | | |
|--|--|--|
| <p>۱۹۰ صاحب بن زید اپنے پیر کی عیادت جی چاہتا ہے جان نہ مرنے پر کیا کہنے لگے رشتہ کی جو کھینچ کر میں نے یہی کیا ہے تیری جان</p> | <p>۱۹۳ دی تھیں تیرے صانع کا بیکار ہے ہر کسب کا صدقہ سن کا اور یہ سب کا دھلا تباہ و زانیہ کا</p> | <p>۱۹۶ پہنکے آئے تیرے شاہ کو مان نے دل حسن کو دینا جاکر آگے دین تو بھایا بہت سیسے سے دال دی تیرا</p> |
| <p>ہر دم عریب راہ فنا کہم روونگی ناشا و نامراد بنا کہم روونگی</p> | <p>ممکن نہیں کہ تجھے س آفت میں جبر ہو صاحب بھاری پائنتی میری بھی قبر ہو</p> | <p>دو لہائی ساس خاک پہ نظر آگے گری جس جانتی لاش ان میں غش کھاگے گری</p> |
| <p>۱۹۱ جبر و جبر کا جبر ہے جلدی سے جبر ہے صاحب جبر ہے تھا سب کا</p> | <p>۱۹۲ پہنکے آئے تیرے صانع کا بیکار ہے ہر کسب کا صدقہ سن کا اور یہ سب کا دھلا تباہ و زانیہ کا</p> | <p>۱۹۷ پہنکے آئے تیرے شاہ کو مان نے دل حسن کو دینا جاکر آگے دین تو بھایا بہت سیسے سے دال دی تیرا</p> |
| <p>سیدھی نہ وہ نظر نہ وہ گفت و شنید ہی یہ پرخن مٹھاری وفا سے بعید ہی</p> | <p>فتق ہو گیا انغم سے جا غریب خاک ہو ایسا نہو کہ فاطمہ کراہاک ہو</p> | <p>کر لو سلام زینت گردن اساس کو تسلیم کر لو آخری رخصت کی اساس کو</p> |
| <p>۱۹۲ رخصت کے وقت تیرے چہرے بار بار میرے ہونے لگے جانتے تھے بار بار میرے ہونے لگے جانتے تھے بار بار میرے ہونے لگے جانتے تھے بار بار</p> | <p>۱۹۵ فقدانے شاہ دین کو خبر دی کر تیری عباس بھی اور پھر بھی رشتہ لایا لاشمر ادون دالے نے کا اٹھایا جاکر کچھ شہیدان میں جانی</p> | <p>۱۹۸ رخصت کر کے جاوین کی رخصت رخصت کر کے جاوین کی رخصت رخصت کر کے جاوین کی رخصت رخصت کر کے جاوین کی رخصت</p> |
| <p>بے بس ہو آنکھ کھولنے دیتی نہیں تمہیں لوٹنے سے موت بولنے دیتی نہیں تمہیں</p> | <p>سپریں ہیں آل پھر کھڑے ہوئے یان میں دھن کی جان کے لالے پڑے ہوئے</p> | <p>جلدی سواریاں مہن کہ عرصہ سوا ڈیوڑھی پہن دھن کا محافہ لگا ہوا</p> |

| | | |
|---|--|---|
| <p>۹۹</p> <p>بولتے روئے شاد بختی</p> <p>بدر سلائی سے کی کچھ پوچھیں</p> <p>پوچھو تم اس کے بلے تھی رفیق</p> <p>نہ نے کہا رفیق وہی سچ پیران</p> | <p>۱۰۰</p> <p>چو چو پھان بال</p> <p>جانی تھی بان چھو پھان</p> <p>چاپانی تھی کٹ لیا کوئی گام</p> <p>دو بیسان لھن کسبجھائے تھیں</p> | <p>۱۰۱</p> <p>مونس خان کا پین لائبر</p> <p>تھیں کاعل</p> <p>شیرنی وضاحت ورنہ کلام</p> <p>تعلیم کا انیس کے فیض تمام</p> |
| <p>کھائیں گے زین صوب شہ کر کے ساتھ</p> <p>چہلم کو دفن ہونگے پیکس چاکے ساتھ</p> | <p>بنیں ہونے ہوئے تھیں و پاک پر</p> <p>دو لھا کا چھوٹا بھائی ترپتا خاک پر</p> | <p>شایان مع در نہ مری گفتگو کہاں</p> <p>کج مع زبان ہو چھپان کا یہ رو کہاں</p> |
| <p>۱۰۲</p> <p>فرما کے جو روئے گئے شاہ شہ خصال</p> <p>بہت بیویاں با تھوڑے پے ابدال</p> <p>نعرے پست بلند ہوئے حسن کے لال</p> <p>دیکھا گیا شاہ کے آن عزیزوں کا حال</p> | <p>۱۰۳</p> <p>مفتی تھام تھی کہتا تھا دھیم</p> <p>پوچھتے کر کے کیا دھیم</p> <p>دل دور ہوا روح پروردہ عظیم</p> <p>جلد ہی پین بھی اٹھائے اب ایم</p> | <p>۱۰۴</p> <p>اوسنے اعلیٰ سے بھگتے ہیں</p> <p>قوسے دریا سے بھگتے ہیں</p> <p>کرم طرف جواب پتے بھگتے ہیں</p> <p>اگر چہ سچ یہ دور ہے عجب دور</p> |
| <p>تشریف گھر سے آپ بعد یاس کے چلے</p> <p>لا شہ اٹھا کے حضرت عباس کے چلے</p> | <p>ہو تھیں بھائی جہان سے گزر گیا</p> <p>سرمکھو پینے دو کہ باپ آج مر گیا</p> | <p>از دل</p> |

۱۰
مکان منیر بر تہا رہے
حیدر کی دلا سے پڑھ کے ہیں
۱۱
کہ جو اب اپنے مکان سے
دنیا کی سرائے پڑھ کے ہیں
۱۲
دانش احمد پڑھ کے ہیں
عش اعلیٰ سے پڑھ کے ہیں
۱۳
بیل میں ریاض فاطمہ کے
اوج اپنے بہا سے پڑھ کے ہیں
۱۴
گرم گشتیں میں جہان میں
سیرے غنکے پڑھ کے ہیں
۱۵
روئے میں فنون شہر میں
دریا دیار سے پڑھ کے ہیں
۱۶
روئے والوں کے واہ رخت
رہے شہدائے پڑھ کے ہیں

۱۷
قیمت میں ان اشودن کے قطع
موتی کی بہا سے پڑھ کے ہیں
۱۸
کچھ طوفان وید کے پڑھ کے ہیں
۱۹
موتی کے قوت بارش
باداں گھٹا سے پڑھ کے ہیں
۲۰
کس کس گھر کے چرخ روشن
موت کی ہوا سے پڑھ کے ہیں
۲۱
اشک آئے ہیں چشم سے نکلتے
سوئے دیار سے پڑھ کے ہیں
۲۲
قطعہ شہر کے پڑھ کے ہیں
۲۳
میدان دعا سے پڑھ کے ہیں
۲۴
طاساں گزشتہ اشا اوج
گویا طوبی سے پڑھ کے ہیں

۲۵
دنیوں کے سند بادیا میں
عشرت میں صبا سے پڑھ کے ہیں
۲۶
قطعہ کہتی آہ نانی
سبب دوا سے پڑھ کے ہیں
۲۷
بابا کی خبر میں پڑھ کے ہیں
کیا وشت بال سے پڑھ کے ہیں
۲۸
پوپر عابد کو قید میں کون
کا کھور و خفا سے پڑھ کے ہیں
۲۹
چھپ چھپ کیو میں پڑھ کے ہیں
دل ہاں کی دعا سے پڑھ کے ہیں
۳۰
فوج میں ادھر ادھر میں
اتنے دیار سے پڑھ کے ہیں
۳۱
موتوں میں مرے تنہا سے
ترکائی سے پڑھ کے ہیں

| | | |
|---|---|---|
| <p>۴۱ بہ شاہ سے سفر کا زمانہ گزریا بہ لاپن علی کا سپہ مہر سے بھولوں سے بھریا جنگل کے آگے سرنگوں ہی ہو چلا</p> | <p>۴۲ دشت چل کر سیر کیا ایسا بلال خیر کوئی مکین کیا ہے بھاؤں میں سیا نام اس میں سوار</p> | <p>۴۳ چات کے فاف والوں کو دیا بگون سہیل میں اجن سے بھرا ہوا جلدوں میں بیاں چھو کہ</p> |
| <p>سر کا زائز میں سے قدم خوشخام کا گردن پھرا کے تگنے لگا منہ امام کا</p> | <p>صد مہ نو کسی پہ بیان یہ وہ جانین حضرت کو علم ہو کہ مری کچھ خطا نہیں</p> | <p>پیاسے شطرات کے ساحل پہ آچکے آگے بڑھے نہ جاؤ کہ منزل پہ آچکے</p> |
| <p>۴۴ ما تھے پاتھ پتھر سے بے شمار کیون چلے چلے آسمان بولا سمند خالص نے سے قدم لاکیر لے میں میں سے قدم</p> | <p>۴۵ پایا شہ نہ چھوڑا تو آتے تھے نہ اور روکا ہوا بے منزل نہیں بے منزل</p> | <p>۴۶ پس زمین پر چل خان مسافر اس جاگہ گیارہ سال سکین کا رہا مکان اور مسافر آگے اسیاں سے کہاں نہ مسافر</p> |
| <p>کیا بس چلے کہ موت گلو گیر ہو گئی یا نکلی تو خاک پائوں کی زنجیر ہو گئی</p> | <p>یاں کلمہ گو لڑتے شہ مشرقین سے یہ خاک سُرخ ہو گئی خون حیدرین سے</p> | <p>گو تر وہ ہر یہ گلشن دار السلام ہو اب تابہ جشہ اپنا بیان پر مقام ہو</p> |
| <p>۴۷ سواری آہا میں خانہ زاد تقصیر کی بھی نہیں خفت کو بکا یاد جن شہر میں بھگت ہو گیا حیدر سے پیر شہر</p> | <p>۴۸ پیر کا گنگی شہر اسی جگہ پیر کا گنگی شہر اسی جگہ پیر کا گنگی شہر اسی جگہ پیر کا گنگی شہر اسی جگہ</p> | <p>۴۹ سوار نے میں کی حکم پتھر سے نہ لگے اس پتھر پتھر سے نہ لگے اس پتھر پتھر سے نہ لگے اس پتھر</p> |
| <p>اڑتا پھر امین جب قدم آئے رکاب میں نہ آگ میں رکا کبھی دم بھر نہ آب میں</p> | <p>تھرا نیکیا دشت حرم کی دہائی سے نہیں اسی میں یہ پھٹو نیکی بھائی سے</p> | <p>اترین میں حضور کہ صحرابھی خوب ہو عجائب بول شے کہ یہ دریا بھی خوب ہو</p> |

۴۷
نذر

| | | |
|--|---|---|
| <p>۳۰ مرا فوس کرکے جس سول کپڑا کانی زمین مہر نے گئی روزگار نیکے دی صدا کہ میں جاوے گا نیکے کو نسا کہ الم ان ہو نسا</p> | <p>۳۱ نیکے کو نسا کہ الم ان ہو نسا نیکے کو نسا کہ الم ان ہو نسا نیکے کو نسا کہ الم ان ہو نسا نیکے کو نسا کہ الم ان ہو نسا</p> | <p>۳۲ نیکے کو نسا کہ الم ان ہو نسا نیکے کو نسا کہ الم ان ہو نسا نیکے کو نسا کہ الم ان ہو نسا نیکے کو نسا کہ الم ان ہو نسا</p> |
| <p>لوگو خدا کے واسطے کہد ومام سے دو چار کو سن بڑھ کے رہیں اس مقام سے</p> | <p>اٹھا ہر ہائے ہائے کاشور آشمار سے تیرن کی آ رہی ہیں صدین کچھار سے</p> | <p>قربان س زمین سعادت سرشک گویا کھلے ہوئے ہیں دیے ہر شک</p> |
| <p>۳۳ نخل اس کا معنی نخل نخل اس کا معنی نخل نخل اس کا معنی نخل نخل اس کا معنی نخل</p> | <p>۳۴ نخل اس کا معنی نخل نخل اس کا معنی نخل نخل اس کا معنی نخل نخل اس کا معنی نخل</p> | <p>۳۵ نخل اس کا معنی نخل نخل اس کا معنی نخل نخل اس کا معنی نخل نخل اس کا معنی نخل</p> |
| <p>خون ہر جگر کھٹکے دل مقبرار میں ہر اثر زہر کا ہر اس سبزہ زار میں</p> | <p>رنج و ملال دل پہ بیان بسبب نہیں لٹ جائے قافلہ تو کچھ اسکا عجیب نہیں</p> | <p>یہ وہ زمین پر چہرہ دعا مستجاب ہر ہفتاد حج کا طوف میں اسکے ثواب ہر</p> |
| <p>۳۶ نخل اس کا معنی نخل نخل اس کا معنی نخل نخل اس کا معنی نخل نخل اس کا معنی نخل</p> | <p>۳۷ نخل اس کا معنی نخل نخل اس کا معنی نخل نخل اس کا معنی نخل نخل اس کا معنی نخل</p> | <p>۳۸ نخل اس کا معنی نخل نخل اس کا معنی نخل نخل اس کا معنی نخل نخل اس کا معنی نخل</p> |
| <p>دے کو نخل سبط نبی کی صلاح میں سن لیں کہ نوحہ خوان کوئی اس نواح میں</p> | <p>روونہ تم کہ پاک و مطہر زمین ہر یہ ہم جسکو دھونڈتے تھے ہی زمین ہر یہ</p> | <p>اوج شرف حسین کے سائے سر ملکیا پایہ اب اس عرش کے پائے سر ملکیا</p> |

| | | |
|--|--|---|
| <p>۵۷۷ پیرانہ پیرانہ شہد الاچشم بولے پیرانہ پیرانہ عیاش نامو بولے پیرانہ پیرانہ کی بولے بجائی حرم کی رانی میں پاشاہ جبرو</p> | <p>۵۷۸ پیات کیکے گا دیانہ نشان بولے پیرانہ پیرانہ سلطان اوتوں کھولنے کے پیرانہ کو ساریان غازی خادون کو یاد دہی بان</p> | <p>۵۷۹ بولے پیرانہ پیرانہ شہد بولے پیرانہ پیرانہ خدین بولے پیرانہ پیرانہ خدین بولے پیرانہ پیرانہ خدین</p> |
| <p>تازہ کنول ہر پانی سے ہر فیماں کا امیر خضر قربے بہتر فرات کا</p> | <p>جاروب کش کمان میں کو صفا کین فراش جلد خمیہ اقدس پیا کرین</p> | <p>ستے ہی نام نامی شاد نام کو ناتے بٹھاکے جھک گئے دونوں سلام کو</p> |
| <p>۵۸۰ کھنکھناتے گئے شاہ جبرو کھنکھناتے گئے شاہ جبرو کھنکھناتے گئے شاہ جبرو کھنکھناتے گئے شاہ جبرو</p> | <p>۵۸۱ کھنکھناتے گئے شاہ جبرو کھنکھناتے گئے شاہ جبرو کھنکھناتے گئے شاہ جبرو کھنکھناتے گئے شاہ جبرو</p> | <p>۵۸۲ کھنکھناتے گئے شاہ جبرو کھنکھناتے گئے شاہ جبرو کھنکھناتے گئے شاہ جبرو کھنکھناتے گئے شاہ جبرو</p> |
| <p>آن نبرد لون کا ہر تک نام محال ہے پنجے سے اب ترایکا جانا محال ہے</p> | <p>باتین نقین لطف و مہر اک لک دیر سے عباس نامدار ٹٹلتے تھے شیر سے</p> | <p>یعنی کدھر ہر خمیہ اقدس امام کا لشکر کمان پڑا ہے شہ خاص عام کا</p> |
| <p>۵۸۳ جاری خاد کا فیض پیرانہ جاری خاد کا فیض پیرانہ جاری خاد کا فیض پیرانہ جاری خاد کا فیض پیرانہ</p> | <p>۵۸۴ جاری خاد کا فیض پیرانہ جاری خاد کا فیض پیرانہ جاری خاد کا فیض پیرانہ جاری خاد کا فیض پیرانہ</p> | <p>۵۸۵ جاری خاد کا فیض پیرانہ جاری خاد کا فیض پیرانہ جاری خاد کا فیض پیرانہ جاری خاد کا فیض پیرانہ</p> |
| <p>واللہ آپ حکم اگر دین عسلام کو سرحد میں ان کی آئے ندون فوج کو</p> | <p>پوچھا یہ لوگ کسکے ہیں سردار کون ہے تھوڑی سی اس سپاہ کا مختار کون ہے</p> | <p>بیوہ مجھے بغض ہے سارے جہان کو لشکر کشی سے کام ہے کیا سہمان کو</p> |

| | | |
|--|--|--|
| <p>۵۱۷ دعوتِ صبح کے گھر سے چلا تھا علی موت کی عداوتیں بڑھ چکی تھیں موت کی عداوتیں بڑھ چکی تھیں موت کی عداوتیں بڑھ چکی تھیں</p> | <p>۵۱۸ سب سے پہلے جانے لگا کوئی سب سے پہلے جانے لگا کوئی سب سے پہلے جانے لگا کوئی سب سے پہلے جانے لگا کوئی</p> | <p>۵۱۹ اگر ہینگے یان زرقا بادشاہ کے اگر ہینگے یان زرقا بادشاہ کے اگر ہینگے یان زرقا بادشاہ کے اگر ہینگے یان زرقا بادشاہ کے</p> |
| <p>۵۲۰ گئے ہیں جس سے کوہ وہ تھیں ہمارے گئے ہیں جس سے کوہ وہ تھیں ہمارے گئے ہیں جس سے کوہ وہ تھیں ہمارے گئے ہیں جس سے کوہ وہ تھیں ہمارے</p> | <p>۵۲۱ پوچھے نہ رہے کچھ شہ گرد و شہ کو پوچھے نہ رہے کچھ شہ گرد و شہ کو پوچھے نہ رہے کچھ شہ گرد و شہ کو پوچھے نہ رہے کچھ شہ گرد و شہ کو</p> | <p>۵۲۲ اگر ہینگے یان زرقا بادشاہ کے اگر ہینگے یان زرقا بادشاہ کے اگر ہینگے یان زرقا بادشاہ کے اگر ہینگے یان زرقا بادشاہ کے</p> |
| <p>۵۲۳ بہشت کی سوار کرا کر شہ زان بہشت کی سوار کرا کر شہ زان بہشت کی سوار کرا کر شہ زان بہشت کی سوار کرا کر شہ زان</p> | <p>۵۲۴ آگے دیکھو نوجوانوں کا چہرہ آگے دیکھو نوجوانوں کا چہرہ آگے دیکھو نوجوانوں کا چہرہ آگے دیکھو نوجوانوں کا چہرہ</p> | <p>۵۲۵ تم کون ہو محقق ہیں وہ لوگ اس مقام کے تم کون ہو محقق ہیں وہ لوگ اس مقام کے تم کون ہو محقق ہیں وہ لوگ اس مقام کے تم کون ہو محقق ہیں وہ لوگ اس مقام کے</p> |
| <p>۵۲۶ پانی سے دور ہو گم گرا ہیں کیوں ہیں پانی سے دور ہو گم گرا ہیں کیوں ہیں پانی سے دور ہو گم گرا ہیں کیوں ہیں پانی سے دور ہو گم گرا ہیں کیوں ہیں</p> | <p>۵۲۷ ہلے لگا دھمک سے سفینہ زمین کا ہلے لگا دھمک سے سفینہ زمین کا ہلے لگا دھمک سے سفینہ زمین کا ہلے لگا دھمک سے سفینہ زمین کا</p> | <p>۵۲۸ خسٹانے یان ہینگے یان شام کے خسٹانے یان ہینگے یان شام کے خسٹانے یان ہینگے یان شام کے خسٹانے یان ہینگے یان شام کے</p> |
| <p>۵۲۹ سب سے پہلے جانے لگا کوئی سب سے پہلے جانے لگا کوئی سب سے پہلے جانے لگا کوئی سب سے پہلے جانے لگا کوئی</p> | <p>۵۳۰ اگر ہینگے یان زرقا بادشاہ کے اگر ہینگے یان زرقا بادشاہ کے اگر ہینگے یان زرقا بادشاہ کے اگر ہینگے یان زرقا بادشاہ کے</p> | <p>۵۳۱ اگر ہینگے یان زرقا بادشاہ کے اگر ہینگے یان زرقا بادشاہ کے اگر ہینگے یان زرقا بادشاہ کے اگر ہینگے یان زرقا بادشاہ کے</p> |
| <p>۵۳۲ اگر ہینگے یان زرقا بادشاہ کے اگر ہینگے یان زرقا بادشاہ کے اگر ہینگے یان زرقا بادشاہ کے اگر ہینگے یان زرقا بادشاہ کے</p> | <p>۵۳۳ اگر ہینگے یان زرقا بادشاہ کے اگر ہینگے یان زرقا بادشاہ کے اگر ہینگے یان زرقا بادشاہ کے اگر ہینگے یان زرقا بادشاہ کے</p> | <p>۵۳۴ اگر ہینگے یان زرقا بادشاہ کے اگر ہینگے یان زرقا بادشاہ کے اگر ہینگے یان زرقا بادشاہ کے اگر ہینگے یان زرقا بادشاہ کے</p> |

| | | |
|--|--|---|
| <p>۱۰۰ خونری چاہتے ہو تو ریاست با کھٹھا تھوڑے سے لوگ لیکے کر پیچے جانے جاو آفت سافوت میں نہ اپنے سرون پلاو غنیبت اسکو جلد امن کی جیواو</p> | <p>۱۰۱ کسی سے جا کر نہ کہیں کے بھی نہ کہیں کلمے نشان چو پیچ نہ کہیں روباہوں کے لیے نہ جا کے ہم کہیں میر بھی اتنی بیاں نہ جا کے ہم کہیں</p> | <p>۱۰۲ جو سر و جا ہو وہ ان کو خون سے خنام قدرت خدا کی سرگرم میں رہیں خفا نہ نہ رہیں چو ساکنان خنام اور دست کے کیا ہیں میں</p> |
| <p>دیکھو ابھی ہر فوج کا بلوار کا ہوا خیمے کا پھر تیار لگے گا کہ گیب ہوا</p> | <p>ہوتا ہر کیا سپاہ عدو کی چڑھائی سے صیغہ میں ہیں اور نہ ٹھیکے ترائی سے</p> | <p>ہونا ریونکے واسطے افراط آب کی ایذا خدا کا نور سے آفتاب کی</p> |
| <p>۱۰۳ کلام پچھلے پچھلے عجائب نے طور دکھائے عجائب چندین سے خلف پوراب کے</p> | <p>۱۰۴ کینا دنیائے سرابن یاد آئے پتھر سے یا بھی عمود یاد آئے کعبا نے سر جو پتھر سے یاد آئے وہ رن پتھر سے یاد آئے</p> | <p>۱۰۵ کھل چو پتھر سے یاد آئے کعبا نے سر جو پتھر سے یاد آئے وہ رن پتھر سے یاد آئے</p> |
| <p>کتنی تک آستین کو چڑھا کر کلائی سے اک شیر ہو کتا ہوا جھپٹا ترائی سے</p> | <p>چشمے یہ یوں امام سے آنکھیں پھرتے ہیں دیکھو تو کیسے خون کے دریا بہا ہیں</p> | <p>مانا کہ قضاہ آپ کا ہر کائنات پر دیکھیں تو کسے ہوتے ہیں جے فرات پر</p> |
| <p>۱۰۶ نہ کیا کہ فوج وہ بھی کھو گئے تجربہ میں وہی کہ ہیں سر سے شہا مجمع جلا پتھر سے شہا سار جہان ہر کوئی شہا</p> | <p>۱۰۷ کوکیا شہا شہا شہا چشمے سر شہا شہا شہا کرتے ہو زمین پائے شہا نہ فوج سے چو مالک کمانے شہا</p> | <p>۱۰۸ یکے نشان سپاہ بے جا پتھر سے شہا شہا شہا عجائب سے جلال میں شہا سیر علی شہا شہا شہا</p> |
| <p>ہم سرکشوں کی فوج سے جھکے نہیں کھی جھکے نہ ذوالفقار میں گئے نہیں کھی</p> | <p>رگو زمین پر جتنے ہیں دریا ہمار ہیں دوی حق وہ ہیں جو طوطہ ہمار کے ہیں</p> | <p>دکھلاو یا غضب اسد کر دگا رکا نعرہوں سے گوئیں لگا بگل کچھار کا</p> |

ابن سعد ۱۲

۵۴۴
 قلعے پر ہاتھ مضبوط رکھو
 گھر کے گھر سے ہوا نکالو
 دور سے پکار رہے ہو چاہے
 سنا تو نہ سنا

۵۴۵
 راحت کی خوشی کا جانتا ہے
 ہندوستان کی بات ہے
 ہاتھ اچھا کر رہے ہو اتنی ہی بات ہے
 شہر نور سے ماہیاست وراثت ہے

۵۴۶
 بولتے تھے سب سے بڑے ہاتھوں والے
 ہاتھ کے خازن اور جو کچھ مرے حضور
 بچوں کی فکر تھی میرے ہاتھ سے نہ دور
 جگہ پر جگہ تھا جہاں یہ ہے حضور

منظور محکم جنگ نہیں اہل شام سے
 صدق حسین تیغ نہ کھینچو نیام سے

پتھر میں درقوت حیدر کلائی میں
 تمسا اسد موجب تور ہاں س ترائی میں

کیسے تو ہاتھ اچھا تیغ دو دم رکھوں
 اب کیا مجال بانیسے جو آگے قدم رکھوں

۵۴۷
 کھڑکے واسطے آگے بڑھنا
 رتنے کو اپنے گھر سے نکالنا
 جہاں جہاں کی غم میں نہ آو
 یکساں ہوا جہاں جہاں کی یکساں

۵۴۸
 مضطرب رہیں ملک اس
 ریت میں رہیں ریت میں
 سارے ملک کو چھوڑ کر آو
 رہیں کو نہ جانے دو دو چار ہو

۵۴۹
 پہلے غلام کو کپڑے شہ زام
 ترانہ ایسے بے ادب نہ کوئی کلام
 ملواری کی قوم اور ساکنان شام
 جہاں جہاں پہلے دریا تھی کلام

وسعت بہت ہو دامن صحرا کے واسطے
 است کو کیا ڈبو دگے دیا کے واسطے

دیکھو کھینچے ہوئے سب تھر تھرتے ہیں
 رو باہ سامنے کمین شہروں کے آتے ہیں

اسطرح منہ پہ چڑھتے ہیں ایسے لیر کے
 سجد کر دیکھ گئے پتھر کے تھر کے

۵۵۰
 گم گم گم گم گم گم گم گم گم گم
 غم غم غم غم غم غم غم غم غم غم
 ہاں چاہے ہر گھر سے شہیدان چاہے
 ہر گھر سے شہیدان چاہے

۵۵۱
 چمکے پاس جہاں کے شہ زام
 گردن میں ہاتھ والے حیدر دھام
 اکبر کو بولے کہ جہاں کے شہ زام
 چمکے پاس جہاں کے شہ زام

۵۵۲
 پہلے ساٹھ جہاں کے شہ زام
 ریتی المیت کے بیابان ہام
 مرنے کا سبب ہوا اس کے ہام
 مرنے کا سبب ہوا اس کے ہام

لینے دو گریہ ہنر کے لینے کو آئے ہیں
 دیکھو ہمیں کہ سر انھیں نے لینے کو آئے ہیں

یہی یہ خمیہ کیجے شہ خوش نہا دکا
 لڑ لینگے وقت آئیگا جہد جہاد کا

رکھو دھن سر کے پاؤں پہ گرد و گداز تھا
 کرسی پر اُس میں معانی کو فوق تھا

۵۵۳

| | | |
|---|---|---|
| <p>۱۵۵ وہاں آج اور نہ ہو تو نہ ہو خوشیدین تھا اس میں نہ ہو شے کہ زرق برق ہو دل میں کہیں کہ طور کا سب ہو</p> | <p>۱۵۶ نظم کے آب و ہوا بہت باغبان یہاں کہیں کہیں کہیں صوبہ ہوا علم کے دران میں</p> | <p>۱۵۷ عشق سلج حضرت عباس حسین تھے آگے سے شہ طارستان میں میں عقب تھے سب زلفا صغریٰ میں اور شہ بابین شہ کے غریبان میں</p> |
| <p>حیران ہو کیوں نہ چشم ہر اکو عین کی کھینچی ہیں آسمان کو طنائین زمین کی</p> | <p>مل کر جناب زمین عانی مقام سے حضرت ہوئے سوار پربے دھوم دھام سے</p> | <p>پائے تھے کیا سعید جوان اس جناب سے غل تھا ستارے جن پر ہیں آفتاب نے</p> |
| <p>۱۵۸ تھا خانہ خات میں اسکو وہ جس کی ہر رکش عبادت میں جس کی ہر تھی رکش میں یہ دنیا کی ہر تھی رکش میں یہ دنیا کی ہر</p> | <p>۱۵۹ مطلع دم سیدان جنگ میں جو دیو ہوا چلا ماندا آسمان میں چشم چلا مولا کے ساتھ لشکر جاہ و چشم چلا کس نے بدب سے فوج خدا کا علم چلا</p> | <p>۱۶۰ چچا ان تھروں سے ستار زمین کا دامن طلسمی ہو گیا سار زمین کا دور ہر ایک تھا فلک را زمین کا خوشیدین کا یہ تھا اشار میں کا</p> |
| <p>غل تھا یہ فوق تخت میں دیکھو سمان سنا تابان ہوا آفتاب نیا آسمان سنا</p> | <p>سب شیر ذوالجلال کے پیارے جلو میں تھے شہزاد پر قمر تھا ستارے جلو میں تھے</p> | <p>مہر سپرد کیلک شان ارتفاع کی چلن لیے تھانے پہ خطوط شعاع کی</p> |
| <p>۱۶۱ مقتل میں پوچھنا آج کا جو آریا صدمہ شہر کی علی العجم چلے گئے شہر سے ملک علی العجم</p> | <p>۱۶۲ نظم کے گرجہ میں کہیں کہیں عین نشان فوج تھی اور فوج درویش دیکھو یہ تھا کہ سینہ زنی کے حرم</p> | <p>۱۶۳ نظم کے گرجہ میں کہیں کہیں عین نشان فوج تھی اور فوج درویش دیکھو یہ تھا کہ سینہ زنی کے حرم</p> |
| <p>ہر قسم کو آفت آئی ریاض بتول پر پانی بھی بند ہو گیا آل رسول پر</p> | <p>کر دکایہ تھا کہ آتش دہا نو بڑھے چلو اکتا تھا پیک مرگ جوا نو بڑھے چلو</p> | <p>پیا سے کلیے چھین گئے سینے ہر ہر شہ کے کئی رفیق تڑپ کر تلف ہوئے</p> |

۱۶۴
کیش میں
شہزادہ کریم
اور اکبر
بے بی خان
کے پیر
نغمی کا پیر
کھوئے ہوئے

| | | |
|---|--|--|
| <p>۵۶۳ سیکے حکم جنگ نہ نامدارے ارک جوی نے جنگ جیل کی تارے چھوڑے تھی نہ صفا کارزارے سب شہر و دیہات چھوڑے تارے</p> | <p>۵۶۴ قاتل تھے تیری بھائی وہ بھین سیکو یا خن خن تھے وہی کلبدن عباس تھے خن خن بیاہر حسن دو بھائی اور اک سپر فرین</p> | <p>۵۶۵ سیکے حکم جنگ نہ نامدارے ارک جوی نے جنگ جیل کی تارے چھوڑے تھی نہ صفا کارزارے سب شہر و دیہات چھوڑے تارے</p> |
| <p>باقی فقط امام کے دل بندہ گئے بھائی بھتیجے بھانجے فرزندہ گئے</p> | <p>انہر کھی نظر کھی انہر نگاہ تھی جاری تھا خون آنکھوں کا اور آپہ تھی</p> | <p>کیسے شگری اسے یہ صفر می نہیں ہم بھی نہ لین جو اس کا عوض تھی نہیں</p> |
| <p>۵۶۶ عین عقیل و عظیم و عجم سے بیاہ کھانے پینے شجاعت سے بیاہ جو کھانے پینے ان صفر و دیہات حلق غصہ تھی تھی چوڑی ہر سو</p> | <p>۵۶۷ آریہ تھا اچھی گل خن خن دیہات مینچون چھوڑے تھی نہ بیاہ سیکو کو کھول دی تھی نہ بیاہ سیکو کو کھول دی تھی نہ بیاہ</p> | <p>۵۶۸ سیکے حکم جنگ نہ نامدارے ارک جوی نے جنگ جیل کی تارے چھوڑے تھی نہ صفا کارزارے سب شہر و دیہات چھوڑے تارے</p> |
| <p>لگواریں کھائیں مہرون پتھر خون میں لگیں گھوڑوں کے قلب فوج میں گر گئے مر گئے</p> | <p>ماقم میں ایک رات کی سپاہی ہلاک تھی رند سالہ برین تھا سریران خاک تھی</p> | <p>لگوڑے ہیں استخوان بھی جدا بند بند بھی دوڑ گئے انکے لاشوں اپنا سمند بھی</p> |
| <p>۵۶۹ عباس تھے تیری بھائی وہ بھین سیکو یا خن خن تھے وہی کلبدن عباس تھے خن خن بیاہر حسن دو بھائی اور اک سپر فرین</p> | <p>۵۷۰ قاتل تھے تیری بھائی وہ بھین سیکو یا خن خن تھے وہی کلبدن عباس تھے خن خن بیاہر حسن دو بھائی اور اک سپر فرین</p> | <p>۵۷۱ سیکے حکم جنگ نہ نامدارے ارک جوی نے جنگ جیل کی تارے چھوڑے تھی نہ صفا کارزارے سب شہر و دیہات چھوڑے تارے</p> |
| <p>عالم میں ذکر حمد شیرانہ رہ گیا جان باز مر گئے مگر افسانہ رہ گیا</p> | <p>اکبر بھی سر جھکائے ہوئے اشکبار تھے عباس عین نامدار بہت بیقرار تھے</p> | <p>خیر صبر کوئی زخم جگر کی دوا نہیں قہر و عتاب راہ خدا میں دوا نہیں</p> |

| | | |
|--|---|--|
| <p>۱۷۷ انصار کوچ کر کے سر پہنچے اجباب خون میں نہ پہنچے دو جہان گذرے تم پہنچے پہنچے پہنچے پہنچے</p> | <p>۱۷۸ بہر خاک خیمے سے فضا طرب کار شکیزہ اک لیے ہو کلی جال دار دلانی دیکھو سوئے عباس نامدار چپے چپے شکیزہ کی تین آپ سے تیار</p> | <p>۱۷۹ پہنچے پہنچے رونے لگے شاہ زار گردن بلا باب کے کہا دا مصیبت صد سے بل گیا دل عباس باغ نقص سے شک سے لیکے دم بھر</p> |
| <p>اس راہ میں گلہ کبھی لب پر نہ آئیگا دیکھیں گے جو کچھ اور مت نہ کھائیگا</p> | <p>یون و مبدوم طش سے فہ کی تڑپتی ہو بن پانی جیسے خاک پہ مچھلی تڑپتی ہے</p> | <p>اٹا کلیجہ چشم کے ساعر چھلک پڑے بے اختیار آنکھوں سے آنسو ٹپک پڑے</p> |
| <p>۱۸۰ کیون نہ پہنچا کہ مر و دین بیم کو پاس سے پاس سے کو تو جانی جہان سے پاک سے پاک سے پاک نہیں ہے جاکے حال تیار کر و بیان</p> | <p>۱۸۱ میں نے شک اور یہ کہا کر عیون کس شغل میں ہیں آپ کہ ہوئے مار بیان صد ہو پاس سے پاس سے پاس سے بہر پہنچے پہنچے پہنچے</p> | <p>۱۸۲ آنکھوں کو جو کر کے کیا شاہ سے کلام تجربا باب بی بی کے لطف الیام دریا سے پہلے روزہ شہا اگر غلام نہوایہ حال بھونکا کا سیاہیام</p> |
| <p>یقین کھینچیں ہیں سیکڑیں بے پروا سطر خبر علم میں سیکڑوں اک سر کو سطر</p> | <p>عیسے ہیں میرے آپ جلا دیجئے مجھے پانی جہان سے جانے لادے مجھے</p> | <p>ساحل یہ دخل فوج ستمگار ہو گیا مرضی سے میں حضور کی ناچار ہو گیا</p> |
| <p>۱۸۳ بہر پہنچے پہنچے پہنچے زندان میں پہنچے پہنچے کربور اندر پہنچے پہنچے انصاف سے پہنچے پہنچے</p> | <p>۱۸۴ نہیں پہنچے پہنچے پہنچے کے غرض میں پہنچے پہنچے انجلی گئی کہ پہنچے پہنچے نہیں پہنچے پہنچے پہنچے</p> | <p>۱۸۵ اب کیا گیا کہ دور یا ہم میں دور زندان میں پہنچے پہنچے بہر اولوں پہنچے پہنچے رشتہ کے پہنچے پہنچے</p> |
| <p>میت پہ ہوئے گریہ زاری تو خوب ہو اب گھر میں لاش جانی ہماری تو خوب ہو</p> | <p>انصاف میں سر و جان ہو چکی کی اب میں اتنا ہو دم کہ جیسے ہوا ہو جباب میں</p> | <p>دور یا کا گھاٹ کھینچے تلوار چھین لوں سوار نہر چھوڑ دوں سوار چھین لوں</p> |

| | | |
|--|--|--|
| <p>۵۸۳ مظفر علی نے دل سے کھینچ کر توڑ دیا جب کہ جو ہے میں سکھنے سے اس سے مدد سے بابا جس اسی زندگی پر جو ہے جان</p> | <p>۵۸۴ نفسو بابا کے کہنے سے شاہ کیجیو مکھن میں تیری جاہ سے امریکہ مامور میکھن میں پاپس پچھون سے ہو میکھن میں پاپس پچھون سے ہو</p> | <p>۵۸۵ تسکیم سے شاہ کو غازی ہو اسوار پچھون سے غازی ہو اسوار پچھون سے غازی ہو اسوار پچھون سے غازی ہو اسوار</p> |
| <p>کام آسمین ہا اہل و فاجو غلام ہیں پر کیا کریں کہ تاج حکم امام ہیں</p> | <p>دریا کے سب بہانے ہیں بچاتے ہیں ہم کو تر کہ لہر آپ کو ہر جانتے ہیں ہم</p> | <p>پر لگ گئے فرس میں پھر سر کی چھانوں کے ٹھکرا دیا سبھاہ سلیمان کو پانوں کے</p> |
| <p>۵۸۶ فقطہ پچھے روٹی سے عیاشی کا جا کر کھینچ کر عیاشی کا سکھنے سے اس سے مدد سے بابا جس اسی زندگی پر جو ہے جان</p> | <p>۵۸۷ زور اپنا کیا ہر مضمی پر درگاہ میں کا بو میں جاتی ہو پچھون سے ہو گھبراہی ہو جان خیمہ میں پچھون سے غازی ہو اسوار</p> | <p>۵۸۸ دریا پر بادیا کو اڑاتے ہوئے مکھن میں پچھون سے غازی ہو اسوار پچھون سے غازی ہو اسوار پچھون سے غازی ہو اسوار</p> |
| <p>خالق کر گیارم تہ آہ دیکھا کرو رہ جائے آبرو مری یہ تم دعا کرو</p> | <p>ہر بار داغ تازہ ہیں رنج و ملال کے کسکو دکھاؤں اپنا کلینچ نکال کے</p> | <p>دل میں جو عزم تھا اب دریا لڑائی کا رستہ لیا ہر رے سیدھا ترائی کا</p> |
| <p>۵۸۹ مظفر علی نے دل سے کھینچ کر توڑ دیا جب کہ جو ہے میں سکھنے سے اس سے مدد سے بابا جس اسی زندگی پر جو ہے جان</p> | <p>۵۹۰ پھیلادون ہاتھ پیرا کے شاہ کو چھاتی سے لگا دیا اس شہ کو نفسو بابا کے کہنے سے شاہ کیجیو مکھن میں تیری جاہ سے امریکہ مامور</p> | <p>۵۹۱ تسکیم سے شاہ کو غازی ہو اسوار پچھون سے غازی ہو اسوار پچھون سے غازی ہو اسوار پچھون سے غازی ہو اسوار</p> |
| <p>رکھ لے سنگ صبر دل پر ملال پر اب رحم کیجے پیاسی سکھنے سے حال پر</p> | <p>خادم قریب لائے جو اس راہوار کو کس پیار سے بلانے لگا شہسوار کو</p> | <p>یہ خبر چمکتا آتا تھا فرق جناب پر تھا آفتاب سا یلگن آفتاب پر</p> |

| | | |
|--|--|--|
| <p>۹۹۳ یون چترانی جانے تھی آٹھار سطح سیر کرنے کو دریا پیر انوار روم شام کو کیا چھان پیر حرارت علی سے شیر حسن پیر</p> | <p>۹۹۲ خاری میں آج بیاہین صفدر میں آج بیاہین دبے زمین سبھی آج بیاہین تو خدا میں آج بیاہین</p> | <p>۹۹۱ میلے وہ آس کے نخل سپاہ جلی کی وہ پیر پیر لیل سپاہ گھوڑا گھوڑا تھا جھیل سپاہ سیا بڑ خیر جابزہ تھا نخل سپاہ</p> |
| <p>تن تن کے ہاتھ چاند سے چہرہ لپٹے تھو لشکر کے دل کو تکتے تھے اور سکرانے تھو</p> | <p>نعرے زمین پر گر صفت شیر حق کریں مریخ آسمان کے کلیجے کو شو کریں</p> | <p>سرتے قلم حساب ابھی گو بنانہ تھا تھا کون جس کا تیغ سے چہرہ کٹا نہ تھا</p> |
| <p>۹۹۲ شیر تھا کہ خبر از غازیہ دریا پیر شکر شکر غازیہ سرخ اسفند پیر غازیہ نیز بزم آید پیر غازیہ</p> | <p>۹۹۵ جہنم کو کہ گھر کو توڑ دین جہنم کو کہ گھر کو توڑ دین جہنم کو کہ گھر کو توڑ دین جہنم کو کہ گھر کو توڑ دین</p> | <p>۹۹۱ جہنم کو کہ گھر کو توڑ دین جہنم کو کہ گھر کو توڑ دین جہنم کو کہ گھر کو توڑ دین جہنم کو کہ گھر کو توڑ دین</p> |
| <p>آنے نہ پائے وہاں یہ جہاں گھاٹ پر اٹھ جائے جلد لوہے کی دیوار گھاٹ پر</p> | <p>گر ہر آب تیغ و دوستی سنبھال لیں طبع زمین کے کاٹ کے پانی بحال لیں</p> | <p>نظر وین بکھین جھین جوین ویا رتھین مٹھا اس بلا کا ایک تھا اکھین نہ رتھین</p> |
| <p>۹۹۳ گوجا دھرے شیر گھاٹ گوجا دھرے شیر گھاٹ گوجا دھرے شیر گھاٹ گوجا دھرے شیر گھاٹ</p> | <p>۹۹۴ گوجا دھرے شیر گھاٹ گوجا دھرے شیر گھاٹ گوجا دھرے شیر گھاٹ گوجا دھرے شیر گھاٹ</p> | <p>۹۹۵ گوجا دھرے شیر گھاٹ گوجا دھرے شیر گھاٹ گوجا دھرے شیر گھاٹ گوجا دھرے شیر گھاٹ</p> |
| <p>لاشہ بھر گیا خون میں ہر اک و سیاہ دم بھر میں ڈوب جائیگا پیر سپاہ</p> | <p>گرز و سنان و تیغ و تبر کاٹنے لگی لوہے میں پیر پیر کے سر کاٹنے لگی</p> | <p>سوزان تھے جسم گرم تھا میدان تیغ کا پانی جلانے دیتا تھا ہر آن تیغ کا</p> |

| | | |
|--|--|--|
| <p>۱۰۰ دل جو ہر طرف سے تھک رہا ہو موت سے پہلے ہی موت ہو جائے موت سے پہلے ہی موت ہو جائے موت سے پہلے ہی موت ہو جائے</p> | <p>۱۰۱ کس کی طرح کس کی طرح کس کی طرح کس کی طرح کس کی طرح کس کی طرح کس کی طرح کس کی طرح</p> | <p>۱۰۲ کس کی طرح کس کی طرح کس کی طرح کس کی طرح کس کی طرح کس کی طرح کس کی طرح کس کی طرح</p> |
| <p>۱۰۳ تار نفس جو اہل ستم توڑنے کے موت دیکھتے ہی تیغ کا دم توڑ نیلے</p> | <p>۱۰۴ مارا کسی نے دم توڑا ہو چائے لگی منہ حسد دیکھا سا کلا کاٹنے لگی</p> | <p>۱۰۵ رخت بدن تھا سرخ سجاوٹ غضب کی تھی ملتی تھی خود گلے سے لگاؤ غضب کی تھی</p> |
| <p>۱۰۶ تھا شہر کس کی طرح تھکا ہوا ان دوسروں سے کس کی طرح تھکا ہوا تھا شہر کس کی طرح تھکا ہوا ان دوسروں سے کس کی طرح تھکا ہوا</p> | <p>۱۰۷ کھون پڑا کس کی طرح تھکا ہوا کھون پڑا کس کی طرح تھکا ہوا کھون پڑا کس کی طرح تھکا ہوا کھون پڑا کس کی طرح تھکا ہوا</p> | <p>۱۰۸ تھا شہر کس کی طرح تھکا ہوا ان دوسروں سے کس کی طرح تھکا ہوا تھا شہر کس کی طرح تھکا ہوا ان دوسروں سے کس کی طرح تھکا ہوا</p> |
| <p>۱۰۹ ہر حرف میں آتی جاتی ہر لپٹتی ہوئی بجلی تڑپتی پھرتی ہر سرکاتی ہوئی</p> | <p>۱۱۰ ہر لاش کا یہ رنگ تھا نزدیک گھاٹ کے پھل کو ٹکڑے کرتے ہیں جس طرح گھاٹ کے</p> | <p>۱۱۱ دھالیں بھی خون سے تھیں لہلہا ڈوبے ہوئے ابر کے لگے شہاب میں</p> |
| <p>۱۱۲ تھا شہر کس کی طرح تھکا ہوا ان دوسروں سے کس کی طرح تھکا ہوا تھا شہر کس کی طرح تھکا ہوا ان دوسروں سے کس کی طرح تھکا ہوا</p> | <p>۱۱۳ تھا شہر کس کی طرح تھکا ہوا ان دوسروں سے کس کی طرح تھکا ہوا تھا شہر کس کی طرح تھکا ہوا ان دوسروں سے کس کی طرح تھکا ہوا</p> | <p>۱۱۴ تھا شہر کس کی طرح تھکا ہوا ان دوسروں سے کس کی طرح تھکا ہوا تھا شہر کس کی طرح تھکا ہوا ان دوسروں سے کس کی طرح تھکا ہوا</p> |
| <p>۱۱۵ رخت گھایاں تھیں تو دل لہے جاتے تھے ہر ہاتھ میں بھکتیوں کے دل چھوٹے جاتے تھے</p> | <p>۱۱۶ ٹکڑے تھے دل تڑپتی تھی اس میں گویا ملا تھا سودا الماس اب میں</p> | <p>۱۱۷ دی موت نے صدمہ غضب یا رحیم کا جاؤ کہ یاں سے راست ہر رحیم کا</p> |

دفعہ چہارم

۱۱۱

کاشی پر موت بکری کی سی کا
شمارے بھی بازو سے بیدار
پانچ کے در کو دل سے بھی
بزیج سے بندھتی رہی

خو خوار زبان تری شعلہ زبیر
دو کر سمنہ کو بھی تو جانوں کہ تیر

۱۱۲

موت سپاہ خلالت آفتاب
اندر تیرا بیانیے آدھ تیرا
لکھ کر چھائی میں تیرا
انسان کا کر کیا ہوا جانور

اس برق نے جو چوٹک دیا تھارمانیکو
جنگل بے پرتے پھرتے جانیں بچانے کو

۱۱۳

بازو تھوڑا ہی جا بجا غور کا
چتا تھا پاس کا کوئی پتھر نہ دور کا
مٹا ہوا اتحاد کی سی پتھر کا
وہ بکا تھاروم ویا میں پتھر کا

چپے گئے تھے طبل یہ خوف و گزند تھا
دخست سے دل زبیر کے باجوں کا بند تھا

۱۱۴

چنگم ز غامضی پر مر صام کی
اب بچ کر نہ دین کی لاش کی
سہتی تھی ضرب تیغ پر تیر کی
چاہتی تھی خون صبح پتھر کی

سکہ رواج پائے امام سید کا
عباس چلے تخت الٹ دے زبیر کا

۱۱۵

زبیر زبیر تیغ ببارے شکاری
موجیہ سپاہ میں اس تھی تبری
پونجے بستر تار تھی وہ پری
صلح صاف لا پتھر ہو جی

چمک یہ تھی کہ سامنے تھمتا نہیں کوئی
یکتاے دہر ہوں مرا ہمتا نہیں کوئی

۱۱۶

وہ پتھر تھا کہ چا پتا پر چلو
پوچھ پچھا جان کی سی ہو چلو
جانبین بجا دھنکد تیغ و سپر چلو
جلد ہی تھی موت کہ سو تھوڑا چلو

طوفان ہر بر و بحر میں آج اسکے کاٹ سے
اتر و گئے مر کے تیغ مجازی کے گھاٹ سے

۱۱۷

سپاہ سپاہ وہ سپاہ سپاہ
مٹل سپاہ وہ سپاہ سپاہ
سہتی تھی اس سپاہ سپاہ
بیتشت قیصر کی طرح سپاہ سپاہ

آتش میں روح خاک میں خون تجس گیا
تن و سیہ کا گھوڑ دن کی پاؤں پس گیا

۱۱۸

موت سپاہ چھیلنے جان تھی
نامی کمان کی سی خاطر نشان تھی
سچے ہے تھے گویوں میں یار تھی
یہاں تھی جی کی رہ کوئی سی کمان تھی

لڑنے پہ کیا ہوں لیس لہو تھے گھٹے ہوئے
تھے ترکشوں میں تیر بھی آدھے کٹے ہوئے

۱۱۹

موت سپاہ تھانہ تیر کمان خراب
موت سپاہ تھانہ تیر کمان خراب
موت سپاہ تھانہ تیر کمان خراب
موت سپاہ تھانہ تیر کمان خراب

تھیں یہ خرابیاں جو سپاہ زبیر کی
حرے بھی چال بھولے تھے قطع برید کی

| | | |
|--|---|---|
| <p>۱۱۸ نہ سے تھے سرِ علی خلیفہ نشانِ بختِ شاہِ خفا حاکمِ مملکت بھی وہی حکیمِ مملکت بھی وہی</p> | <p>۱۱۹ کھینچا جو بندہ سرِ زلف جہوہ پری کا سب سے آپا دھڑکے سہا سکھائی دیا جو سہا</p> | <p>۱۲۰ آزاد نے اپنے پاس جہتِ زور تھے آپ جہتِ زور تھے آپ جہتِ زور تھے آپ</p> |
| <p>سر کو نگاہِ شام کے چہرے بگاڑا دم تو گادریہ کونے کے چہرے کو گار</p> | <p>ایسا سوار ہو تو وہ سرِ نفس دبے زانو سے کسے یوں دو گایہ فرس دبے</p> | <p>پایا جدھر کا رخ ہی جہاں پہ وہ لڑتا راکب کے دل کا غم اُسے تازیانہ تھا</p> |
| <p>۱۲۱ نہ سے تھے سرِ علی خلیفہ نشانِ بختِ شاہِ خفا حاکمِ مملکت بھی وہی حکیمِ مملکت بھی وہی</p> | <p>۱۲۲ کھینچا جو بندہ سرِ زلف جہوہ پری کا سب سے آپا دھڑکے سہا سکھائی دیا جو سہا</p> | <p>۱۲۳ آزاد نے اپنے پاس جہتِ زور تھے آپ جہتِ زور تھے آپ جہتِ زور تھے آپ</p> |
| <p>دونوں طرف تھے وارِ جھنڈ کے چاند جاتا تھا دینے بائیں فرس چاند</p> | <p>حسنِ مصوری دم تحریر دیکھو عباس کے سمندر کی تصویر دیکھو</p> | <p>گوئیں دن سے بے غلام آپ داتا ہاں کا الف بھی اُسکے تازیانہ تھا</p> |
| <p>۱۲۴ نہ سے تھے سرِ علی خلیفہ نشانِ بختِ شاہِ خفا حاکمِ مملکت بھی وہی حکیمِ مملکت بھی وہی</p> | <p>۱۲۵ کھینچا جو بندہ سرِ زلف جہوہ پری کا سب سے آپا دھڑکے سہا سکھائی دیا جو سہا</p> | <p>۱۲۶ آزاد نے اپنے پاس جہتِ زور تھے آپ جہتِ زور تھے آپ جہتِ زور تھے آپ</p> |
| <p>غل تھا ہڈیوں میں پہ تو سن چڑھا ہوا فارس پہ کیا فرس بھی ہون چڑھا ہوا</p> | <p>بیشل کیون نہ فرس اس طلاق کا دل کے ہاتھ پانوں تھے چہرہ براق کا</p> | <p>پیدا شکست فاش تھی فوجِ شر سے گھائل تھی تیغ تیغ سے اور تیر سے</p> |

| | | |
|--|--|--|
| <p>۱۱۲۸ نہ غم نہ طمانہ نہ تکیہ نہ غم نہ طمانہ نہ تکیہ نہ غم نہ طمانہ نہ تکیہ نہ غم نہ طمانہ نہ تکیہ نہ غم نہ طمانہ نہ تکیہ</p> | <p>۱۱۲۹ نہ غم نہ طمانہ نہ تکیہ نہ غم نہ طمانہ نہ تکیہ نہ غم نہ طمانہ نہ تکیہ نہ غم نہ طمانہ نہ تکیہ نہ غم نہ طمانہ نہ تکیہ</p> | <p>۱۱۳۰ نہ غم نہ طمانہ نہ تکیہ نہ غم نہ طمانہ نہ تکیہ نہ غم نہ طمانہ نہ تکیہ نہ غم نہ طمانہ نہ تکیہ نہ غم نہ طمانہ نہ تکیہ</p> |
| <p>رایت کا خم نشان شکست سپاہ تھا پرچم رخ علم پہ نہ تھا دود آہ کھٹا</p> | <p>دریا ہر برس قی کو تر کو مل گیا نیغون میں آب خضر سکندر کو مل گیا</p> | <p>تو آنسے مل گئی جو موکل میں گھاٹ کو پوچی حسین تک نہ کنارے کو کاٹ کو</p> |
| <p>۱۱۳۱ ایک سپاہ قاصد پر چڑھ کر سرت پر چڑھ کر چلا گیا نہ غم نہ طمانہ نہ تکیہ نہ غم نہ طمانہ نہ تکیہ نہ غم نہ طمانہ نہ تکیہ</p> | <p>۱۱۳۲ نہ غم نہ طمانہ نہ تکیہ نہ غم نہ طمانہ نہ تکیہ نہ غم نہ طمانہ نہ تکیہ نہ غم نہ طمانہ نہ تکیہ نہ غم نہ طمانہ نہ تکیہ</p> | <p>۱۱۳۳ نہ غم نہ طمانہ نہ تکیہ نہ غم نہ طمانہ نہ تکیہ نہ غم نہ طمانہ نہ تکیہ نہ غم نہ طمانہ نہ تکیہ نہ غم نہ طمانہ نہ تکیہ</p> |
| <p>غل تھا ظفر ہوئی خلف بو تراب کی گردون پہ بند ہو گئی آنکھ آفتاب کی</p> | <p>تھا بقیہ رول کی حرارت بجھانے کو اک لگ ہو گیا تھا وہ پانی میں جانے کو</p> | <p>مٹ جاو گیا وہ نام جو کچھ عمر بھر کیا دریاد لی سے دور ہو کر خلق ترک کیا</p> |
| <p>۱۱۳۴ نہ غم نہ طمانہ نہ تکیہ نہ غم نہ طمانہ نہ تکیہ نہ غم نہ طمانہ نہ تکیہ نہ غم نہ طمانہ نہ تکیہ نہ غم نہ طمانہ نہ تکیہ</p> | <p>۱۱۳۵ نہ غم نہ طمانہ نہ تکیہ نہ غم نہ طمانہ نہ تکیہ نہ غم نہ طمانہ نہ تکیہ نہ غم نہ طمانہ نہ تکیہ نہ غم نہ طمانہ نہ تکیہ</p> | <p>۱۱۳۶ نہ غم نہ طمانہ نہ تکیہ نہ غم نہ طمانہ نہ تکیہ نہ غم نہ طمانہ نہ تکیہ نہ غم نہ طمانہ نہ تکیہ نہ غم نہ طمانہ نہ تکیہ</p> |
| <p>دیکھو دہونہ ابن شہ کا ثنات سے چھاتی پہ نیزے رکھے ہٹا د فرات سے</p> | <p>ضو تھی شعاع مہر کی ہر اک حباب میں سٹو کی مچھلیاں نظر آتی تھیں آب میں</p> | <p>وان انتظار ہو گا شہ شہرتین کو پانی میں گئے ہم تو پلا کر حسین عین کو</p> |

نور و تاجا کے عکس کے عکس

۱۳۵
 بولایا تھا کہ وہ شہزادہ کو
 میں آپ کا ہندوؤں کو سامان
 آقا و پوتن پاپن جاکر و فاکام
 چون جاکر خانہ زادہ سید

۱۳۶
 نہ تیرا نہ تیرا نہ تیرا
 سطح پر ایسا جاکر
 اس شور تھا کہ عید جانے پہلے
 یہ لوہارین بارگاہ قدیم

۱۳۷
 بولایا تھا کہ وہ شہزادہ کو
 میں آپ کا ہندوؤں کو سامان
 آقا و پوتن پاپن جاکر و فاکام
 چون جاکر خانہ زادہ سید

ناموس غمرو ملک انس پیاسے ہیں
 اور اسکے ماسوا مگر مجھ سے پیاسے ہیں

مکڑے ہو شک شاد سپاہ نیرید ہو
 چورنگ اس ہرن کا جو کاٹو تو عید ہو

تین تین علم تین چار طرف اس لڑائی میں
 نولاد کا حصار بندھا تھا ترائی میں

۱۳۸
 کھلی گئی تھی کہ عکس کے عکس
 کھلی گئی تھی کہ عکس کے عکس

۱۳۹
 کھلی گئی تھی کہ عکس کے عکس
 کھلی گئی تھی کہ عکس کے عکس

۱۴۰
 کھلی گئی تھی کہ عکس کے عکس
 کھلی گئی تھی کہ عکس کے عکس

ڈگتے ہیں کب منقطع جو حق رضا کہ ہیں
 کہتی تھی خود وفا کہ یہ مہنی وفا کہ ہیں

ساحل پہ فوج عہد شکن ڈوبنے لگی
 خون میں ہر ایک کشتی تن ڈوبنے لگی

اس پر بھی فرق فقاہ شجاعت نہیں کی
 ہر سمت چل رہی تھی سرو ہی لیر کی

۱۴۱
 کھلی گئی تھی کہ عکس کے عکس
 کھلی گئی تھی کہ عکس کے عکس

۱۴۲
 کھلی گئی تھی کہ عکس کے عکس
 کھلی گئی تھی کہ عکس کے عکس

۱۴۳
 کھلی گئی تھی کہ عکس کے عکس
 کھلی گئی تھی کہ عکس کے عکس

ہل چل میں بکے کام ہمارا بگڑ جائے
 پھرے پشہ کاموں کے کچھ بچ پڑ جائے

ڈر تھا کہ پھر نہ ضربت تیغ قضا گ
 ہم ہر کے سرادھ کے کنارے جا گے

نور عین لاکھ طرح کے کھل جان پتے
 یا تیر کر دگار کے نور زبان پتے

نور عین

| | | |
|---|---|---|
| <p>۱۱۳۱ زخمون کی چوڑی ہو گیا تھا جسم کمر سینہ سپر تھا شک سکنتیہ نظر باندھن قبا تھی کمر تک لہو میں کیا دل تھا اس لیر کا اندر کیا جگر</p> | <p>۱۱۳۲ مشرین عاشقان علمدار ناگو ہی زین پہ ہاتھ تڑپاؤ تو نہیں ریت بھی اس لم سے تکتا ہوا پاس اب تیغ ہی نہ ہاتھ ہی کھینچیں</p> | <p>۱۱۳۳ باجے بجایا کے پکاری یہ این لے آ رہیں غوج مبارک چھوٹے مارا گیا علی کے نینیاں کا تیر نصیہ سپاہ کو جو دزد گھر</p> |
| <p>زخمون کا غم نہ جان کے جانیک کا تھا سب کے زیادہ مشک بجاؤ گا صیاں</p> | <p>پاس آگیا ہر شمر جو جس بو جان کے سنبھلے ہیں بائیں ہاتھ میں نیزہ کو</p> | <p>قوت بھی سب سی سی شہہ خوشی خصال کو بے تیغ مار ڈالا ہے ڈھیر کمر لال کو</p> |
| <p>۱۱۳۴ بڑھتے تھے تو جو چھپا پٹی تھیں بار چل جاتے ادب پا ہوئی تیغ کو سر پر دار تیرا قدر گوتے کہ جیکانہ تھا شمار دو دنوں طرف ناؤ تھیں سسلیاں</p> | <p>۱۱۳۵ گھوڑی کو جب بڑھائی تھیں نال فلکی ہوئی خان کی احتیاجی ریمو لاؤ نیاں کو جانب قافل جو کیا ہاتھ پر بھی چل گیا تیغ کمر کا</p> | <p>۱۱۳۶ کدو کوئی کہ جھانی کو لاشہ تھی ہم توڑتا ہر شہر جو ان دیکھ جاکے تیرا شک چھپا گئی انو ببار تیغ کے ایت پر خون اچھاری</p> |
| <p>سینے کو جھک کے رکھتے تھے جب کہ پر نیزوں کی ڈانڈ پڑتی تھی پشت جنا پر</p> | <p>ضربت لگی اک در کہ دو ٹکڑی سر ہو آئی صدا فلک سے کہ شق التسم ہو</p> | <p>کیجئے رفو کہ زخم بدن ہیں پٹھو ہو شانوں سے پھر ملے بازو کٹے ہو</p> |
| <p>۱۱۳۷ لکھنا ہی ایک دغا مخموں زلفکار شامی تھا کوئی مژدہ بلوچان بکار تیغ پین لئے ہوئے لین وادار دوش میں پیریں پیریں بیکار</p> | <p>۱۱۳۸ خون کے شفق میں چمک رہا وہ تیر ہر نے تیر کو کھدیا حالت موتی تیر سنجے پہ اور شک پہ مار شہر تیر نعر کیا کہ کام ہمارا ہوا تیر</p> | <p>۱۱۳۹ علی کو سپیکو اکبر کیا کیا علی حضور سر شاہ فاک و تار بجلی ہوئی تیرے ہی شاہ فاک و تار اچھا ہے تیرے ہی شاہ فاک و تار</p> |
| <p>تڑپا جگر مزار میں شیراکہ کا شانیسے ہاتھ کٹ گیا ہر شاہ کا</p> | <p>یہ کہکے پشت زین سے لحد ہر گڑھے ریتی پہ مشک مشتاق عباس گڑھے</p> | <p>عباس کو پکار کے خاموش ہو گئے چھاتی پہ ہاتھ مار کے بہوش ہو گئے</p> |

| | | |
|---|--|--|
| <p>۱۵۴</p> <p>موسا با جنب کو پیچیدہ صفا سیوین چھپرے عباس با وفا گو یا کہ آج حضرت شہرے کی قضا جہانی کے پار و جہانی ہم کر دیا</p> | <p>۱۵۵</p> <p>فرمانے تھے سپہ سالار شہر نبیاً علیاً منونہ وصیت کہین جہم دل پر ضعیف اور غم جانکاہ ہی نیم لاشے کو دیکھ کر بھونک جاتوں</p> | <p>۱۵۶</p> <p>کھجور حبیب ہوئے تھے درویش دیکھا جہم فوج سمندر و شب مرادہ دغا بدوڑ اکبر و شب کھنچپی کمرے پیچ دو کیو شب</p> |
| <p>زرغہ ہر قاتلون کاتن پاش پاش جاتا ہوں اپنی عاشق مصادق کی لاش</p> | <p>قبرین نہ فرق سے مری زہر نابو ترت مری اور انکی برابر نابو</p> | <p>جھپٹے صفوں پہ دونوں تہی اس سے جلاد سب سرک گئے لاش کے پاس</p> |
| <p>۱۵۷</p> <p>جسم شاہ نوہ سپرد جانکا نام سے بی بیوں کے ملاشت کر دیا حضرت علیہ قرات کرتے ہوئے باز و پر کا گھانے تھے تھکن</p> | <p>۱۵۸</p> <p>چلائے تھے کبھی کہ باد کدھر ہو ای میری فوجوں کو کدھر ہو ای کیکو کچھ دم و باد کدھر ہو ای نور چشم سانی کو کدھر ہو</p> | <p>۱۵۹</p> <p>بہنکھن مصطفیٰ صیحا رہی چشم بابا چادہ لوٹ رہی بین پر کھیلانے کے ہاتھ شہ نے صدا کی کدھر بابی جولاں بیٹ لیا رو کرانچ</p> |
| <p>۱۶۰</p> <p>اٹھتا تھا دل میں دردم لڑکھڑا تو ہر بار آہ کرتے تھے اور بیٹھ جاتو</p> | <p>آیا ہی یہ ضعیف بھی خست کو آپ کی بھائی سے ملے جائیو خدمت میں آپ کی</p> | <p>چلا لڑ دم لبون پہی در و جدائی سے ای بھائی جان اٹھکے لپٹ جاؤ بھائی</p> |
| <p>۱۶۱</p> <p>میرن جوان بھائی کو غم کا جو تھا و تو نہا چشم بھکان میں اندھیرا بھانور ہر بار بچھڑے تھے کہ دریا کی تہ آکبر عوف کرے تھے آبیو میرن</p> | <p>۱۶۲</p> <p>ای شیر کھنٹ تھوڑو ٹھونٹا میں از میرن ہو گیا ساری خدائی میں مزا ہے ابن فاطمہ میری جدائی میں رت کے بعد میرن ہو ا بھائی بھائی</p> | <p>۱۶۳</p> <p>عباس نام ٹپٹے ہو باتک میں آکبر بھین سنبھالے ہو کھڑی کلاہ میں صایہ آگے آپ لبون نہا تو میں اندھیری جان غصہ نہ ختم کھان میں</p> |
| <p>نماشہ دکھائی دیکھا اب خوش صفا ولادہ سامنے ہے کنار افراست کا</p> | <p>لوٹی کر جگر تری ماتم میں بھٹ گیا بس آج زور سبٹ پیمر کا گھٹ گیا</p> | <p>تغون سے ٹکڑی ٹکڑے تن پاک گیا شانوں سے ماتہ کٹ گئی سر چاک گیا</p> |

| | | |
|--|---|---|
| <p>۱۱۳</p> <p>عباس ان کی ہوتی ہاں تھوین یہ ہاتھ دے دین تیرے ہونے کو بیدست ہو گیا غفلت تیرے کردگار یہ ہاتھ تھے میر مراد کے حکم کا</p> | <p>۱۱۴</p> <p>کسی کیسی ہی بادشاہ سیکان کبھی نہ تھیں تھاری نیجیان زبا بانی نے نہ تھیں تھاری نیجیان یہ گھر ہی ہو رہی تھی کوئی کوئی کسان علائی ہی چا پاری کوئی کوئی کسان</p> | <p>۱۱۵</p> <p>حضرت کو پھر اشارہ کر کے دکھائی کی غرض لہنے جانی نہیں جانی فیج تم نے خون میں دو بائی تیرے وہ سپاہی کہنی ہو گئی لاکھ تیرے</p> |
| <p>بہتات لفرقہ ہوا کچن کے ساتھ یہ ہاتھ دے گئے تھے علی تیرے ہاتھ میں</p> | <p>عاشق مرا بچھڑ گیا گھر میں نہ آؤنگی سرنگے بیٹتی ہوئی دریا پہ جاؤنگی</p> | <p>کیسے کہ اسکے حال پہ رونا ضرور ہے سقہ ترا خدا کی قسم بے قصور ہے</p> |
| <p>۱۱۶</p> <p>نیکو صدی گریہ سلطان جبر نیاب نزع میں ہو گیا عین گر دن کو خاک پر ہوئی خدیں اظہر حضرت بجا کر گئے زانو پہ لکھے</p> | <p>۱۱۷</p> <p>دیکھا تھا اسے جب مجھ سے بچا دھر واٹے بکا کر یہ کہا تھا کہ ای کہ عجب میں جو چاہا جان نہ کر عبد اور دیکھ رہا ہوں میں</p> | <p>۱۱۸</p> <p>جی بابا چاہنے کی تھی تیرے کچن جنب کر نہ ہاں نہ بیچ اکبر پیشک چھپ گئی یہ مندر کا چہرہ یوں باپ بیگیا کہ نہ باقی رہا</p> |
| <p>آزردہ کیوں ہو فاطمہ کے نور عین صدقہ حسین بات کہہ دیکھ حسین</p> | <p>ضایع نہ اپنی جان ابی ہر خدا کرو پانی منگالنے والی کو پہلے خدا کرو</p> | <p>یہ داغ دل کے ساتھ زما سو جائیگا کوثر پہ اب چاٹتھیں پانی پلائیگا</p> |
| <p>۱۱۹</p> <p>پسٹلے آؤ ہوش میں عباس دیکھا درود پڑھنے کے تیرے بوسے کہ آہ کہہ دیکھیں کیوں کہ ای آفتاب خاک کے ذرے پر</p> | <p>۱۲۰</p> <p>روزِ شکر کے حضرت عباس دین جو در دھادہ ہوا اور بھی زون صدور سے زرد ہو گئے خساروں گون عجب سے سر تک کہ آہ کیا کرو</p> | <p>۱۲۱</p> <p>یکے کا شپے لگے عباس دوبارہ میر جہے بادشاہ جبر بوسے اٹھا لیے جیسے بادشاہ جبر بوسے میری یہ فاطمہ امین جبر</p> |
| <p>نازان ہوں کیوں نہ دیکھو انہو دیکھا آقا نے مسر فرما دیا جان نثار کو</p> | <p>پانی نہان میں گوہر نایاب ہو گیا ای جان اب نکل کہ جگر آب ہو گیا</p> | <p>نازان ہر آسمان پر تین گاہ کی لیجے سواری آئی رسالت نپاہ کی</p> |

| | | |
|--|--|--|
| <p>دعاء کہتے تھے بندہ موسیٰ یک زبان بچھڑائی آنکھ چھپ گئی کالی چنیا کیا فرمے مفارقت کے کہ بار بار وہ نوجوان صدہ سے بچھپوین کے کہ بار بار وہ نوجوان</p> | <p>دعاء پسینے پٹی ہوئی دور عداوت نہ کام آئی قریب لاشہ عباس نہ کینام چلائی کسرت میں چچا پاشہ انام کھلیا کے ہاتھ گو دین لہو کو نام</p> | <p>دعاء موسیٰ انتشار حواس پہ اکتلاں پہ فکروں و شگون کی پہ احباب کا خیال چھٹج بھی رہی ہوئی اور دل بھی کجیاں نبوب نظم ہو گیا باز وہی کمال</p> |
| <p>جہر جہر کے دم والے شہ مشرقین کے بس مر گئے تڑپ کے قدم پر حسین کے</p> | <p>کی اسنے جب نگاہ تن پاش پاش اک آہ کر کے گر پڑی غمو کی لاش</p> | <p>کر اب دعا کہ ضبط ہمیر مدد کریں عباس نادر اس آفت کو دور کریں</p> |
| <p>دعاء سرب کر حسین تو کہنے لگے تیرا اگر بنے آہ کی کہ ہلا زنت کہ ہلا بگڑے صلیب آئی کہ ہو کر چھپا تیرے شب شہید ہو واد صلیبیا</p> | <p>دعاء منیہ پیٹھ کو رکھ کے چھپ گئی وہ کوہ کرتا بدن کا ہو گیا سارا لہو میں نہ چلائی کیوں چچا پر اشتک نہ کی کدھر نہ آئی لاش خضر عباس</p> | <p>رباعی نغمہ نغمہ و سخن سخن خندان نہ رہا زی رتبہ و زینت و زینان نہ رہا</p> |
| <p>نام نہ ہوں کیوں کہا تھیں یا یہ تیکو آئی ہر زندگی اپنی خطا بخوانے کو</p> | <p>اس پر بھی وہ ہٹی جو لاشہ کو چھوڑ کے رتی میں منہ چھپا لیا گردن کو موڑ کے</p> | |
| <p>دعاء جلائے اٹھکے خاک کی حضرت کمال کیوں نکالیں ان کو تھوڑے سے بابا بد بھجیو دین جان میں شہید کو گوار رکھو گی سکوڑے عباس</p> | <p>دعاء ہلاوے فاطمہ کی صدائی آگیا شہید اب سہاے سانیہ کوین شمار بہ باد فاطمہ اپنی بھینجی سے شمار اب بن ہوں اور لاشہ عباس</p> | <p>ہو جاتی تھی جس سے نیم شہ مطلع نور ہیبت وہ آفتاب تابان نہ رہا</p> |
| <p>سقا را ہلبیت پہ آفت گذر گئی تینہ جو مشک دی تھی وہ خوب نہیں گئی</p> | <p>فرزند مر گیا ہے نہ تر تبین سوؤ لگی ہر ہی جوان پیر سے کہہ کہے وڈ لگی</p> | |

۱۰
سب کا گناہ غفلت ہے جبار کا
ہر بند کا مرتبہ کا وہ بھیجے ازبک
بندش کا نیاز تک ہر بخوبی کا نیاز
ہاں مرتبہ مجرب کھلا اور بند کا

رخسارہ مشوق پہ غارہ نظر آیا
گلدستہ مضمون تر و تازہ نظر آیا

۱۱
کے شیریں غائب کھلا
بخت کا اثرانی کا نیاز تک کھلا
رستم ہو تو اک ضرب میں جو تک کھلا
ضرب شد سب کا بخت کھلا

بجلی میں یہ تابش نہ یہ خورشید میں
چلتی ہوئی تلوار ہر اک مصرعہ نوہی

۱۲
وہ عالم میدان ہی جو فرزند علی ہے
جبرائیل صغیر ہی سب سے بے باک ہے
غاز عجب شہر کا گزرنے پہلی ہے
صفائی ہو تو ارجمند ہی پہلی ہے

سر ترنگے تن سے جو وہ توسن چھٹکا
ضرغام اتھی کا پسر رن پہ چڑھیکا

۱۳
بندین ہی سزا زمین ہر زمین
تکم کا تکرار ہر پور کی زمین
شیرین کو چھٹی ہی ہر پور کی زمین
ہاں ہی شجاعت و شرف ہر زمین

گردن کو اگر تپت کرین یہ تو زمین ہو
بس فرش پر غلین کھین وشن کرین ہو

۱۴
جوت کا ادھرت پر عبور کی زمین
کوئین کا ستارہ نقش قدم
جو صاحب ہر شے ہر تبار کی زمین
منہج ہر جہان کی ہر نظر علم کی زمین

سہر جھکتی ہیں انکے جو نمودار جہان ہیز
نازان ہی علم خود کہ یہ حیدر نشان ہین

۱۵
ہین کیا یہ حکم کیا یہ بان کیا یہ کیا
عاجز ہون ملاک تو میری کیا کیا
جب تیر نشانہ پہ نہ پہنچو کیا کیا
وہ دن سپر ازخستہ ہین چو کیا کیا

کیا زور چلے بازوی شیر کے آگے
سب کند ہین لہر کی شمشیر کے آگے

۱۶
تھا کہ ہی دوا ازنا خون سے عجب
شکل و صفات رخ نورانی عجب
ہر کوئی نہ کوکانہ ہوا نہ ہی عجب
شہر و جہان ہی عشق افشائی عجب

تلوار سے نیرون کو قلم کر کے گرایا
خون اپنا پیہ پہ برادر کے بہایا

۱۷
ہم خیمہ خرام غلامین نو بی بی ہین
آفاقین مصمم غلامین نو بی بی ہین
سر باج احکام غلامین نو بی بی ہین
ہم نام علی نام غلامین نو بی بی ہین

گر ہاتھ یہ تھا میں تو نہ لغزش ہو کہ
نام انکا ہر اک لیکے اٹھاتا ہی علم کو

۱۸
لے بازو فرزند اندر دے کہ
ای ملک شجاعت کے شمشاد دے کہ
لے لے لے کے ہوا خواہ مدد دے کہ
ای اہ نجی ہر شہر و جاہ مدد دے کہ

خانے سے نہ کچھ طبع خداداد سی ہوگا
جو ہو گا وہ بولا تری امداد سی ہوگا

| | | |
|--|--|--|
| <p>۱۱۰</p> <p>میں تیرا زینہ ایساں و زینہ غنیمت آتش جہان آفت دوران کوئی نہ ہاں تفرقہ اندازن و جان تو ہی تیغ مخ لہڑتا ہر وہ بران و زری تیغ</p> | <p>۱۱۱</p> <p>پیکر تو میں سنیہ و سنیہ سی ملاو یتیم بادل پیا کرین ہم تھلین تھپام و سر کی قسم ننوں بہاؤ رومارا رکھا نہیں جاتا تو نکالو</p> | <p>۱۱۲</p> <p>میں تیرے مہر و عہد کا تھپتھپ تھپتھپ میں جا بے بیسین کے جان تھپتھپ مکھی بادل دودھ عباس چھپتھپ چپ چھپا تھپکا لے کھو تھپتھپ</p> |
| <p>کجانی ہے شب خوف میں گرونیہ قمر کو خورشید پرے کے نکلتا ہے سحر کو</p> | <p>مراغ ہے محبت جو رضا ہم نہیں تیر کرتے ہیں جسے پیار سے تم نہیں تیر</p> | <p>آفت میں زندا پی کی ہر توار نہ رونا اکھا ہے اشارہ کہ خبر دار نہ رونا</p> |
| <p>۱۱۳</p> <p>دوسرے ناخبر نہ ہو لگاتار ہائے وہ باب کا قصہ یہ ہے کاف میں پیر اکیلا اسدا شکر کا جانا شکر لے لے نہ پیر عباس</p> | <p>۱۱۴</p> <p>تک نہ مراغ کبھی تھا نہ کوا کیا ہو گیا وہ عشق وہ سب کوا بچوں کی بھی زور سے بھی کوا بر باد عا ہر پھر کھڑکی کوا بھی</p> | <p>۱۱۵</p> <p>میں تیرے میں بچ کر کھینچا کے تھپکے تھپکے ہاتھوں کے کھینچا نہلے میں کھینچ کر کھینچا ٹھنپا ہر وہ طفلی کی کھینچا</p> |
| <p>اس قلعہ کا در حیدر کرار توڑا دیواروں کو لوہی کی عمار توڑا</p> | <p>ساتھ اسکا مناسبت جو پانیہ جفا چھوڑو نہ اس آفت میں کہ تم اہل جفا</p> | <p>مطلومی کو ابرو میں کھینچا قمت میں لکھا ہے کہ میں بھائی کوڑا</p> |
| <p>۱۱۶</p> <p>ریا پیر شکر کہ توڑا میں عباس تشریف کو دینے والا میں عباس بنیاب میں شکر تو غم کھائی میں عباس وہ پور کھوت بہہ کھائی میں عباس</p> | <p>۱۱۷</p> <p>بجوری ہوئی کا تھون کھینچا حضرت پر نصرت کھینچا آج او وہ عالم کھینچا بہن و غنیمت کھینچا</p> | <p>۱۱۸</p> <p>تنبیس میں کھینچا کھینچا وقت میں بھائی کی کھینچا میں بھائی کی کھینچا میں بھائی کی کھینچا</p> |
| <p>صبر و ادھر انہ او دھر شاہ ام پر کھیلاتے ہیں وہ ہاتھ یہ گروہ میں پر</p> | <p>مدت سے جو کہیں چاہے وہ ارباب نکل جاؤ سر آپ کے قدموں ہو جاؤ جاں نکل جاؤ</p> | <p>مرنے کا مرے صدمہ تازہ نہ اٹھایا عباس نے بھائی کا خباہت تازہ نہ اٹھایا</p> |

نزدیک خود و چون بیخ و بن
شمار و در جدول

۲۱
وہ کہتی ہیں اندر میں صبح کرینا پ
دنیا زیندگی دل پہ در جبر کرینا پ
ہر بار نہ رقت صفتا کرینا پ
خادم کو روانہ طرف قبر کرینا پ

لحی میں نہ کھانڈ کا نہ پینے کا مڑا
بس اب ہی تو مر جانے میں جبر کا مڑا

۲۲
میں نے کھوئی ان بھولے کو سب کچھ
ان سے سے کس کس کو سب کچھ
وزند و نکر شمشیر و زبان کھانڈ کس کچھ
سید انبیا کے گھر سے نکلی سب کچھ

بے جان گنوا کر کوئی چار انہیں آقا
معذور ہیں اب صبر کا بار انہیں آقا

۲۳
ہم نے کھینچیں کھات بات نہیں چاہا
اس سے کس کی بھی بار سحر و جادو نہ
جائیں ہم اگر نہ فوج سے جبر کا دوا
یہ وار ہو اصل کی طرف سے جبر کا دوا

نیز دن ہو جو پانی تو قدم پر پھوٹا
یہ فوج ہی کیا قہر کا دریا ہو ٹپا

۲۴
اقتدار میں شہنشاہ و خاں و قبا
دراز سے کھوئے ہو آں کچھ
کیا فاقہ نہیں سید انبیا کو کچھ
کرن بھون سے نیاب و اطفال کچھ

راحت اب اسی میں ہے کہ اللہ جائیں
پتھر کا جگر لو ہے کا دل لائیں کہاں

۲۵
سید انہیں یہ معرکہ بیاہ کر
ہم سپاہیں لگا کر کچھ
خفیہ طور پر حیران کر کچھ
جائنا تھا غصے میں طون کر کچھ

کس طرح سُرُس فوج کو سزا نہ کھینچیں
جب ہم یہ ستم دیکھے تموار نہ کھینچیں

۲۶
بزدل سے قہقہے کو بول کر گھاسا
معلوم نہ ہو کہ یہ صفت کیا ہوئی سارا
کھنکھاتا ہوئے گلوں کو بدامیاری
یہ وہ کب تک ہے اک قبل کچھ

خود پانی موکل نہ اگر گھاس کو لائیں
ہم تیغ سے دریا کو ہین کا شکر لائیں

۲۷
مجاڑ بے بھائی کا لبر نہ رہا
منہ پھٹے دھن کھوئے ہو نہ رہا
پانے خالی ہو بھرا کھر نہ رہا
پونے پونے پونے علی صغر نہ رہا

یہ حشر ہی سید انیاں بھی نہیں ہیں
چھریاں ہیں کلے کے لہو میں نہیں ہیں

۲۸
تموار بھی بیکار ہی اب ہم نہیں بھرا
کچھ عرف کا باری نہ دیں بھرا
بانی جبر و قابو میں ہو نہیں بھرا
نیز وہ بھی جو سننے سے ملاوین بھرا

ہم بھی ہوں اگر معرکہ آرا تو دکھائیں
کردین جو ابھی ایک اشارہ تو دکھائیں

۲۹
ہم جبر کے اکسیر میں کریم جا رہے
دروں نہ روا نہ ہیں کریم جا رہے
رکین تو بھلا شہر کو صحرای میں
انبار لگا دین سارے جا رہے

فرزند جھکے رہتے ہیں مان باپ کے آگے
عاجز ہیں اگر ہم تو فقط آپ کے آگے

| | | |
|---|--|---|
| <p>۴۱۳ تارے ہیں حضرت دل مضطرب نہیں کھڑے ہیں بے پروا غم نہیں در در کی سب سے بڑی بات نہیں انیس لکارت میں اب گھر نہیں</p> | <p>۴۱۴ رکھو بھی مسلم یہ جو زری ہو سقین جانی ہی اگر قرار ہو قنہ و سقین نہ چوڑی نہ چھری نہ موت نہ بین سکو نہ بڑی نہ اب ایک گھر میں</p> | <p>۴۱۵ وہ کہتی تھی میں کیا کروں چاہتا ایسا نہ غصہ ہو مجھے بلکہ نہ آو کا چھوڑ دوں میں کہا پاس جو کیا آو پانی لیتے رہم کہیں نہ آو مانا</p> |
| <p>کوئی تو رس میں کوئی زنجیر میں ہوگا ہوگا وہی جو راز و کی تقدیر میں ہوگا</p> | <p>نہ قبر ہے نہ دوست ہے نہ فاقہ خوان ہے کیا جائے مرنگا ہی کہاں لاش کہاں ہے</p> | <p>نہ غم میں لہو تھکے تو گھر جاؤ تو کیا ہو پانی نہ ملے تو نہ ملے تم نہ جدا ہو</p> |
| <p>۴۱۶ کھردرد میں سب کا یہ خاندان عکس جو خانی اکبر کی رضا خیر سحر سب سے بڑی ہو خیر عکس اب بیچ ہے در خشک گلزار عکس</p> | <p>۴۱۷ ان درد کی باتوں پہ علمدار بھی آو پہلانا چکے اکبر سب ار بھی آو روئے جو حرم عابد بہار بھی آو بجائی سے لپکرتا ہوا بھی آو</p> | <p>۴۱۸ حضرت نے کہا وقت ہے صبر و شاکہ ہر حال میں بند کر کو خیر و شاکہ گمراہ نہ جمع ہی اگر اہل خباہت دنیا میں بن جائے جس بھی شکر و شاکہ</p> |
| <p>رونا ہے فقط اپنی غریب لوطنی کا جب گئے پھر غم نہیں کچھ بے کفنی کا</p> | <p>منہ مکتی تھی حضرت کا الصبد یاں سکینہ تھامے ہوئے تھی اسن عباس سکینہ</p> | <p>ہیں اہل وفا شک کو دریا بھر نیلے ستانی کی کوشش میں کمی نہ کریں گے</p> |
| <p>۴۱۹ کہہ سنا ہے سب سنا ہے درد و دل رہا ہے بن کر غم باد و دل بجائی ہے بھڑپنا ہر سو کی کس فوج کہنے ہیں کہ چاہتے ہیں حرم</p> | <p>۴۲۰ اٹکے بکھینچیں بھڑپ کر کتنی بھی آو بیکسی کی باب کو رو لاؤ نہ چاہا جان وہ کہتے تھے اب اپنے لائیکار میں نہ سپاہی ہو واسطے رو میں جان</p> | <p>۴۲۱ مشکینہ کیا حکم نشا و انام رخصت ہوئے تھے ملے شہرین حکم جو اپنے درد و دل پہ چاہا حکم سو یا اسدا شکر اگلے حکم</p> |
| <p>لکھتے ہیں سپر نہیں بے صبر ہی ہے جس خاک پہ ہو خاک بشر قبر ہی ہے</p> | <p>اس گرمی میں توڑی نہ خدا آں تھاری ٹھنڈا ہو کلیجہ جو بکھے پیاس تھاری</p> | <p>سر جھک گیا صولت کو جو اجل آں دیکھا مگر کیا شوکت کو جو اقبال نے دیکھا</p> |

| | | |
|--|---|--|
| <p>۱۰۰</p> <p>کسی نے مجھے شہید نہ ہاویں کہ کیا ازنا ہوا طاعت سے باہر نام آیا یا چو کہ زبان بھرتے غزال نام آیا بہت نام آئی کہ وہ پتھر سے مر گیا</p> | <p>۱۰۱</p> <p>اس شخص کے گھوڑے کا پتھر کا پتھر ساتھ ایک چوڑی درین توکل میں باہر لہنا تھا کندی کا کہ لڑائی نصیب نامین یوں تیر ساڑتا تھا کہ حیران ہو جانین</p> | <p>۱۰۲</p> <p>غیرین ہو کر کسی کی جیت نہ دیا پانی سے نہ لگن تو کمر نہ لگا مر گیا بھی دھال کو بے شک و سہال صیاب میں دھرتی پہنچا نہ لگا</p> |
| <p>۱۰۳</p> <p>غل تھا کہ یہ پہل نہیں سورج کی کٹ اندھیری سے روشن تھا کہ گھونگھٹا میں ہو</p> | <p>۱۰۴</p> <p>غل تھا پر پر واز نہیں یاں ہی اسکی اکنتی ہی ہوا بھی کہ نئی چال ہی اسکی</p> | <p>۱۰۵</p> <p>تھا شور کہ ساحل سے بہادر بھی نہیں ہم کیا ہیں ہماری تو لگے آپ کمر ہیز</p> |
| <p>۱۰۶</p> <p>کیا وصف لکھ کر غامض نہیں آری ہر ذہن میں جیتا کہ سحر میں آری پتھر پتھر میں پتھر میں پتھر میں پتھر پتھر میں پتھر میں پتھر میں</p> | <p>۱۰۷</p> <p>نشان میں دھرتی کی لکیر خیر آیا نشان میں دھرتی کی لکیر خیر آیا نشان میں دھرتی کی لکیر خیر آیا نشان میں دھرتی کی لکیر خیر آیا</p> | <p>۱۰۸</p> <p>جین خان خدا اور دھرتی میں جین خان خدا اور دھرتی میں جین خان خدا اور دھرتی میں جین خان خدا اور دھرتی میں</p> |
| <p>۱۰۹</p> <p>سائیں تو کیا پاک صبا ساتھ نہ ہوئے یہ پائون وہی ہیں کہ جنہیں پاتھ نہ ہوئے</p> | <p>۱۱۰</p> <p>شمسیر لالی وہ قریشک گویا ہے دریا سے خبردار رہو مشک گویا ہے</p> | <p>۱۱۱</p> <p>فیروز کو بھی اس سے اتنے نہیں دیکھا یوں وہیں کو گھونگھٹا بھی لڑ نہیں دیکھا</p> |
| <p>۱۱۲</p> <p>اندھیرا تھا اور دھرتی کا نام آیا پتھر پتھر میں پتھر میں پتھر میں پتھر پتھر میں پتھر میں پتھر میں پتھر پتھر میں پتھر میں پتھر میں</p> | <p>۱۱۳</p> <p>پتھر پتھر میں پتھر میں پتھر میں پتھر پتھر میں پتھر میں پتھر میں پتھر پتھر میں پتھر میں پتھر میں پتھر پتھر میں پتھر میں پتھر میں</p> | <p>۱۱۴</p> <p>وہ شان چھپر کی وہ شہر کی وہ شان چھپر کی وہ شہر کی وہ شان چھپر کی وہ شہر کی وہ شان چھپر کی وہ شہر کی</p> |
| <p>۱۱۵</p> <p>جب اڑتا تھا مانند ہمارا ہ میں ل جاتا تھا اس کا پتھر میری علم</p> | <p>۱۱۶</p> <p>کیا ذکر صفوں کا کہ مٹنے لگین میں دھارے کے فریب کے پٹنے لگین میں</p> | <p>۱۱۷</p> <p>ان دونوں سے ملوہ تھا عیا قدرت کا وہ آہ رحمت کا نشان تھا پتھر کا</p> |

۱۰۰
۱۰۱
۱۰۲
۱۰۳
۱۰۴
۱۰۵
۱۰۶
۱۰۷
۱۰۸
۱۰۹
۱۱۰
۱۱۱
۱۱۲
۱۱۳
۱۱۴
۱۱۵
۱۱۶
۱۱۷

| | | |
|--|---|---|
| <p>۲۵۵</p> <p>کس نے پورے فتنے کو چار آئینہ کا بھی ہر پہلو گر از ناہی و حجب کو غور نہ کیا ہو در وہ ضیاء عالم کجا رہا</p> | <p>۲۵۶</p> <p>چرخ کی ضیاء نور نے کیا خیاں کی سحر کی اجڑے کیا تاریخی دندان کی غنڈہ کا سچا ہوا بھی</p> | <p>۲۵۷</p> <p>کونسی ہندو جوتی نے منی سے بھینچ کر کیا دکھاؤ لکھنے سے کیا وہ نہ ہو غیرت کی جاوے</p> |
| <p>سچے کو تفوق ہر کسین چہ زری اس صوب میں اللہ کا سایہ ہر جہتی</p> | <p>فوجوں کی طرف حق کوئی کچھ نہیں پتلی سے عیان ہے کہ علی و کچھ نہیں</p> | <p>قابل ہیں وہاں کی جھنجھان جہاں سیفی ہر زبان جلی یہ سیف زبان ہیں</p> |
| <p>۲۵۸</p> <p>بیشمار کہ دکھاؤ دیکھیں دم گھٹا ہر سچو سچو ایک کچھ نابال و اجودہ کرتک ہوں کہ کچھ نہیں</p> | <p>۲۵۹</p> <p>بال نو ہر غدا و ہر منہ عجب مذہب چھین کا فضا گھوٹا کے کجا جو ہر حق کچھ نہیں رہے کچھ نہیں</p> | <p>۲۶۰</p> <p>بیشمار کہ کچھ نہیں سچا ہر حق کچھ نہیں گنہی نہ و بال ہر حق کچھ نہیں سچا ہر حق کچھ نہیں</p> |
| <p>خالی ہر شکم بھوک سے غصے ہو کھا جاؤنگی شکر کے پری میں ہر</p> | <p>ذکر الکا جہ کوئی لب گفتاری چیر بیل رگ گل شہر شکار سے چیر</p> | <p>پس پا ہوں م جنگ عجب نہ جگر یکھا ہر ہاروں نے ثبات کو قدم</p> |
| <p>۲۶۱</p> <p>اجلال علی رب علانیہ دکھایا عجب کا شمع صیقل شکر دکھایا ختم کا سب انداز شجاعت دکھایا صحن صحن باندھ کر دکھایا</p> | <p>۲۶۲</p> <p>ابو کھنڈ کا اشارہ ہی کیا کیا دیکھو کچھ نہیں ایسا توڑہ کچھ نہیں سچا توڑہ کچھ نہیں</p> | <p>۲۶۳</p> <p>خاکہ کو اور شہر شہر دکھایا نیش و لا اقلب نے دل کے دکھایا صفتی قدم ایک ایک کچھ نہیں ناراضی کو اور دکھایا</p> |
| <p>سب محفل عالم کیلئے شمع ہو کر ملکر کئی نور ایک جگہ جمع ہو کر</p> | <p>ہم وہ ہیں بندہ سوچن تیر دن توڑ ہو کچھ نہیں کہ چار آئینہ کن تیر دن توڑ</p> | <p>فراک کو کچھ نہیں کہ رہو کو پر تھے دم میں صفا قل تھی او آہر او تھے</p> |

۲
مردم جناب
ایکے کچھ
عجب نہ والا
عجب نہ
ایکے شہر زندہ
"مطلوبہ"
اقلب کچھ نہ
ناراضی

| | | |
|--|--|--|
| <p>۵۱۷ آرا جو فرس آئے تو کیا بیانی ہو جکی عجب انداز عجب شان و تلو زیگس کی آگاہ تھی نہ سان و تلو رہی تھی شاہی و بیانی و تلو</p> | <p>۵۱۸ شیشہ غضب قہر آئی نے دکھائی صوت صفا اعدا کو تباہی دکھائی شب تیل کی ڈھالوں کی سیابی دکھائی نصیبہ ظفر ایت شاہی نے دکھائی</p> | <p>۵۱۹ جو پہنچے چہرہ تابخ نے سنن کی آواز بیرون کا جو تھا بوجہ گردن کی آواز دو کر کے زہر پیش کو توین آواز سختی کو عجب قلندم آہن سے آواز</p> |
| <p>مشتوق علمدار امام مدنی ہوں گھونگھٹ مرا آج اٹھا ہر جہت سے ہوں</p> | <p>چہرہ دینہ قلم کاتب اعمال نے کھینچی چسپ رخ پہ تلو ار کے اقبال نے کھینچی</p> | <p>بہر و کوئی یون نمر فانی کو نکالے پیرک بھی اس حسن سی پانی کو نکالے</p> |
| <p>۵۲۰ آفت تھی کرشمے تھے سے یاد نہ ہوں خاک نہ تھی کر دیے بیابان ہوں سبک ہوں اشار میں پیر ہوں خاست میں بھی چال میں چاہی ہوں</p> | <p>۵۲۱ جلی سی پو پو گری کی آواز تلو کتنی تھے چلنے کی فوج سی تلو صفت میں نہ کی فردی نہ روج سی تلو اچھری بھی چلی کی طرح موج سی تلو</p> | <p>۵۲۲ سادھا خاکش و آفت جان کو سیدھی ہو تو اکدم میں آت و جاو صانع نے بنایا تھا عجب تیر زبان کو بہرہ بیہوش کے قلم کہ تھی تیر زبان کو</p> |
| <p>دیکھے جو اے نور سہیلی کو نہ کچھے زنگت وہ کہ مجھ کو کبھی لپٹی کو نہ کچھے</p> | <p>تر پٹی جو ذرا کھل گئے عقد کی کہ وہ پھندی تھے کمند و نک نہ ملے تو زہر کے</p> | <p>طاری ہی یہ دہشت کہ قدم ہٹا نہیں سکتا گلگیر سے یوں شمع کا سرک نہیں سکتا</p> |
| <p>۵۲۳ لو کہ لڑی خیر کی تاویں چھوڑ مٹنی ہے تلو ار سر تیر میں تلو لو جانوں کی اکدم میں کی سخت تلو لو معرکہ دیش میں اونچ زون تلو</p> | <p>۵۲۴ وہ گھاٹ وہ بابہ ورتہ میری غائی سکائی آئی توئی قطع سے آئی بان دوسری خاک میں ان تلو مخاطبہ تلوون صفت لٹی وہ بھائی</p> | <p>۵۲۵ کسی ان پیر تھی ناری آئی تلو جو پہنچے تیر بھی اسکے وہ عاری تلو جو پہنچے کہ جو پہنچے سنواری تلو جو پہنچے کہ جو پہنچے سنواری تلو</p> |
| <p>لو برقی گری انہ جو سرکش تھی ہوں لو حضرت جعفر ہونے طیار و غا پر</p> | <p>انہ وہ نڈارد تھی پر از پرور بر تھا رستہ کہین لاٹھوئی ادھر تھا نہ ادھر تھا</p> | <p>کرتے تھے کبھی وجہ کبھی جھوم رہے تھے قبضے کو علمدار جبری چوم رہے تھے</p> |

| | | |
|---|---|--|
| <p>۱۲۸</p> <p>کس غفل کو دم بین نہ دیا گیا کس غفل تلخ خون کا لالہ لکھایا کس صفت کی سیاحی میں اجالہ لکھایا کس حال کو دن تیغ و زکا لکھایا</p> | <p>۱۲۷</p> <p>اندر سے عباس عمار کے حلقہ باد آنے لگے حیدر کے حلقہ خونہ کی دغا صفت طیار کے حلقہ ضنیمر کا چھینپا تھا کہ جبار کے حلقہ</p> | <p>۱۲۶</p> <p>اس تیر جان نور ان چھوٹکھایا فرز کو بھجا دم میں ہمہ تن چھوٹکھایا کیا کا نہیں نصرت سن چھوٹکھایا سکا فراری کا بدن چھوٹکھایا</p> |
| <p>نولاد ہے یا موم یہ جانانہیں لوہے کو کسی تیغ کے مانا نہیں</p> | <p>آتے تھے جد ہر غلط میں گھوڑ پلو گر پڑتے تھے رہوار پہ رہوار سٹ کر</p> | <p>نوح سقری جانب رخ سقری تھی ملوار کے پانی میں عجب لگ بھری تھی</p> |
| <p>۱۲۵</p> <p>کاٹا دین سرن سے مقابل جیو پایا دوبلا لٹری خنک سے قابل جیو پایا پتھون کو چپکے کی گھائل جیو پایا دم میں سو خدا کیا سچل جیو پایا</p> | <p>۱۲۴</p> <p>جب تیغ عمار دلا در زو کھائی پورے سپر کیا باب اندر لکھائی انبوہ میں سرگردن کی گردن لکھائی زلت سے گردن کی گردن لکھائی</p> | <p>۱۲۳</p> <p>غفل کی یہ دغ صفت بلالی نظر تھی پکی کھین چاؤن کی نہ کالی نظر تھی چور پکی کے نہ بجالی نظر تھی جبرتا ہوئی جس صفت سے نہ خالی</p> |
| <p>اکہتی تھی اجل کب ہی یہ سیاب میں گمی بھردی ہی قیامت کی تر و تاب میں گمی</p> | <p>تیغوں نے فقط شرم سے سر خم نہ کئے تھے دہن سے نشانوں کو بھی نہ ٹھکانے تھے</p> | <p>غل تھا کہ جمے مثل جو ہمت کوئی دم مو ایسا نہ ہو سر صاحب فر کا قلم ہو</p> |
| <p>۱۲۲</p> <p>پانی میں نہ سر ملاں سے بے باب پان چکی نو چکی سے بے باب گر سنبہ کے نہ دیکھیں سے بے باب سب سے نظر آتی تھی سے بے باب</p> | <p>۱۲۱</p> <p>پتھین کھجکا کھجکا کھجکا دین کی لڑکے سے کھجکا دھین نہ دلا لکھین کو کھجکا غبت سے لکھنے کھجکا</p> | <p>۱۲۰</p> <p>موت سے نظر کار کا سب طعز بنایا ہر ماٹھ میں تازہ ہی تم جو بنایا لہجے بھرتے ہیں غلا در بنایا معاذوں کو بھی کھجکا کھجکا بنایا</p> |
| <p>گرتے ہوئے مرنے ہوئے کھپتے ہوئے کیا دیکھا جسے مقتل میں نہ پڑتے ہوئے کیا</p> | <p>وہ پانوں کے نیچے چھوڑا نشانہ نشان سیرق دھیرق تھی نشانہ نشان</p> | <p>تیغین نہیں دیکھی میں کہ بھانہ نہیں کھے ہنے تو دن ایسے کبھی کالے نہیں کھے</p> |

۱۲۸
کس غفل کو دم بین نہ دیا گیا
کس غفل تلخ خون کا لالہ لکھایا
کس صفت کی سیاحی میں اجالہ لکھایا
کس حال کو دن تیغ و زکا لکھایا

۱۲۷
اندر سے عباس عمار کے حلقہ
باد آنے لگے حیدر کے حلقہ
خونہ کی دغا صفت طیار کے حلقہ
ضنیمر کا چھینپا تھا کہ جبار کے حلقہ

۱۲۶
اس تیر جان نور ان چھوٹکھایا
فرز کو بھجا دم میں ہمہ تن چھوٹکھایا
کیا کا نہیں نصرت سن چھوٹکھایا
سکا فراری کا بدن چھوٹکھایا

۱۲۵
کاٹا دین سرن سے مقابل جیو پایا
دوبلا لٹری خنک سے قابل جیو پایا
پتھون کو چپکے کی گھائل جیو پایا
دم میں سو خدا کیا سچل جیو پایا

۱۲۴
جب تیغ عمار دلا در زو کھائی
پورے سپر کیا باب اندر لکھائی
انبوہ میں سرگردن کی گردن لکھائی
زلت سے گردن کی گردن لکھائی

۱۲۳
غفل کی یہ دغ صفت بلالی نظر تھی
پکی کھین چاؤن کی نہ کالی نظر تھی
چور پکی کے نہ بجالی نظر تھی
جبرتا ہوئی جس صفت سے نہ خالی

۱۲۲
پانی میں نہ سر ملاں سے بے باب
پان چکی نو چکی سے بے باب
گر سنبہ کے نہ دیکھیں سے بے باب
سب سے نظر آتی تھی سے بے باب

۱۲۱
پتھین کھجکا کھجکا کھجکا
دین کی لڑکے سے کھجکا
دھین نہ دلا لکھین کو کھجکا
غبت سے لکھنے کھجکا

۱۲۰
موت سے نظر کار کا سب طعز بنایا
ہر ماٹھ میں تازہ ہی تم جو بنایا
لہجے بھرتے ہیں غلا در بنایا
معاذوں کو بھی کھجکا کھجکا بنایا

۱۱۹
تیغین نہیں دیکھی میں کہ بھانہ نہیں کھے
ہنے تو دن ایسے کبھی کالے نہیں کھے

| | | |
|--|---|--|
| <p>۱۳۹ بیکش جو فکرم کرنا تھا اس صفت میں ملتا بیکانون کے ارمانوں میں پہنچتا کتنی تھا کمان کوش کماندار میں بار بار حیرت میں ہوں یہ جو بیکش کی بیکش</p> | <p>۱۴۰ اب جو کہ دیکھتا ہوں وہی نہیں تھا لوٹے ہوئے ہیں بیکش کی بیکش باجم کرتا دیکھتا کہ کھانا کھاتا بیکش کا نام اس لئے ہے کہ</p> | <p>۱۴۱ نور کے دیکھ کر دیکھ کر دیکھ کر دیکھ کر نور کے دیکھ کر دیکھ کر دیکھ کر دیکھ کر نور کے دیکھ کر دیکھ کر دیکھ کر دیکھ کر نور کے دیکھ کر دیکھ کر دیکھ کر دیکھ کر</p> |
| <p>بھاگ کر میں سپر سپر سے پہلاتا نہیں کوئی سرکھتے ہیں اور کمان ہلاتا نہیں کوئی</p> | <p>تلواروں کی موجوں پہ چڑھ کر جاؤں عبا ہر ماہ میں عبا سے یہ چڑھ کر جاؤں عبا</p> | <p>پیا ساری مگر قلعہ کشانی نہیں جاتی اب قبضہ قدرت سے ترانی نہیں جاتی</p> |
| <p>۱۴۲ بلکہ کے علم تک گئی غار غار بہم وہ چاہت تھا نماز عابدی جرات تھی ہر شہر عادی عابدی اس نازہ قیامت ہوئی ناز عابدی</p> | <p>۱۴۳ اب جو کہ دیکھتا ہوں وہی نہیں تھا لوٹے ہوئے ہیں بیکش کی بیکش باجم کرتا دیکھتا کہ کھانا کھاتا بیکش کا نام اس لئے ہے کہ</p> | <p>۱۴۴ نور کے دیکھ کر دیکھ کر دیکھ کر دیکھ کر نور کے دیکھ کر دیکھ کر دیکھ کر دیکھ کر نور کے دیکھ کر دیکھ کر دیکھ کر دیکھ کر نور کے دیکھ کر دیکھ کر دیکھ کر دیکھ کر</p> |
| <p>پامال سواروں کے پرہیز کو دیکھ کر جو زین سے گرا سنے پہنچ کر دیکھ کر</p> | <p>طوفان میں دم آ رہا کوشش اب جو کی پڑ جاتی تھیں چھٹیں چھٹیں تو ہو کی</p> | <p>سہم ہوا دریا نہ سما گیا سب میں ہٹ جاؤ تو بہتر نہیں ڈوبو گے لوہ میں</p> |
| <p>۱۴۵ گھوڑوں کو دیکھ کر دیکھ کر دیکھ کر بیکش کا نام اس لئے ہے کہ بیکش کا نام اس لئے ہے کہ بیکش کا نام اس لئے ہے کہ</p> | <p>۱۴۶ اب جو کہ دیکھتا ہوں وہی نہیں تھا لوٹے ہوئے ہیں بیکش کی بیکش باجم کرتا دیکھتا کہ کھانا کھاتا بیکش کا نام اس لئے ہے کہ</p> | <p>۱۴۷ نور کے دیکھ کر دیکھ کر دیکھ کر دیکھ کر نور کے دیکھ کر دیکھ کر دیکھ کر دیکھ کر نور کے دیکھ کر دیکھ کر دیکھ کر دیکھ کر نور کے دیکھ کر دیکھ کر دیکھ کر دیکھ کر</p> |
| <p>گردش تھی کلاں کی بڑھ چھ بگڑ چھ طلقہ کو جو دیکھا تو گلے سے کئے تھے</p> | <p>یوں سوچ رہا کہ کوئی شمشیر نہ پیر اس شان کی ندی کو کوئی شمشیر نہ پیر</p> | <p>تلوار سے حم کے سر اکیلا اتر جائیں ہم چاہیں تو اس پیر اس پیر</p> |

| | | |
|---|--|--|
| <p>۱۴۰ آگاہ قیامت ہونی بہاوت کیا لڑنے کے لئے چلے آگاہ کیا قتال ہوا تو دل سے چھپ چھپ کر لڑنے لگا تیغوں کا دریا بیا</p> | <p>۱۴۱ گم گم گم گم گم گم گم گم گم چلے گم گم گم گم گم گم گم گم گم گم گم گم گم گم گم گم گم گم گم گم گم گم گم گم گم</p> | <p>۱۴۲ گم گم گم گم گم گم گم گم گم گم گم گم گم گم گم گم گم گم گم گم گم گم گم گم گم گم گم گم گم گم گم گم گم گم گم گم</p> |
| <p>جو لوگ تھی نیر کی ہستی کی طرف تھی فولاد کی دیوار زرہ پوش کی صف تھی</p> | <p>وان عمر کو مارا تھیں قینار کی تیر خندق کی طرح نہر کو لاشوں کی تیر</p> | <p>دنیا ہو گئی روک کے شمشیر نہ تھیں اب یہ وہ ترائی ہے جہاں شیر تھیں</p> |
| <p>۱۴۳ وہ تیر تیر تیر تیر تیر تیر تیر تیر تیر تیر تیر تیر تیر تیر تیر تیر تیر تیر تیر تیر تیر تیر تیر تیر تیر تیر تیر تیر</p> | <p>۱۴۴ تیر تیر تیر تیر تیر تیر تیر تیر تیر تیر تیر تیر تیر تیر تیر تیر تیر تیر تیر تیر تیر تیر تیر تیر تیر تیر تیر تیر</p> | <p>۱۴۵ تیر تیر تیر تیر تیر تیر تیر تیر تیر تیر تیر تیر تیر تیر تیر تیر تیر تیر تیر تیر تیر تیر تیر تیر تیر تیر تیر تیر</p> |
| <p>بھر کے ہیں وہ شے بھی جو ہیں ہیں پھل برچھو کے زیر لال میں پھو ہیں</p> | <p>ہر ہر کا عمل قاف سے قاف ہوا لڑا آئے ہیں وان ہاتھ تو جانی ہوا</p> | <p>دریا تھا کنارہ فلک نیلو فری کا کھولے ہوئے تھی سر پہ ہوا تیر زری کا</p> |
| <p>۱۴۶ تیر تیر تیر تیر تیر تیر تیر تیر تیر تیر تیر تیر تیر تیر تیر تیر تیر تیر تیر تیر تیر تیر تیر تیر تیر تیر تیر تیر</p> | <p>۱۴۷ تیر تیر تیر تیر تیر تیر تیر تیر تیر تیر تیر تیر تیر تیر تیر تیر تیر تیر تیر تیر تیر تیر تیر تیر تیر تیر تیر تیر</p> | <p>۱۴۸ تیر تیر تیر تیر تیر تیر تیر تیر تیر تیر تیر تیر تیر تیر تیر تیر تیر تیر تیر تیر تیر تیر تیر تیر تیر تیر تیر تیر</p> |
| <p>اسکو اسحق کی لڑائی نہ بھٹا دریا ہے یہ خندق کی لڑائی سمجھنا</p> | <p>تلوار کی بجلی جو چلتی نعل نعلی صفت کیا تھی کہ ریتی تھی سر کی لعلی</p> | <p>کس شہر کی ندی کو جری جہیل تھا ہر لون سے ترائی میں گریں تھا</p> |

۱۴۹
 گم گم گم گم گم گم گم گم گم
 گم گم گم گم گم گم گم گم گم
 گم گم گم گم گم گم گم گم گم
 گم گم گم گم گم گم گم گم گم

| | | |
|---|---|--|
| <p>۱۰۰</p> <p>ایبار تو دریا کے کنارے تھی نہایت نہری ماہی کی تھی وہاں لہجے تھے تھے تھے تھے جی چوٹ تو آگے جو بونت تھی</p> | <p>۱۰۱</p> <p>گرنے ہوئے تھے تھے تھے تھے نفعے میں تھے تھے تھے تھے دریا کو جو دکھانہ رہا ضبط کا بار کس در سے روایا اسد سدا کا بار</p> | <p>۱۰۲</p> <p>وہ پھیل گئے تھے تھے تھے تھے منقبت کہ ہم خاک و زنی کی ہو گھاس اس نہر کی پانی کو نہ ہو سچ و سچ رہنہ ہی رہیں جو پیر پیر جابین</p> |
| <p>غصے میں جو ہر شیر تو ٹوکا نہیں جاتا تلوار کا گھاٹ ایک سی روکا نہیں جاتا</p> | <p>تازہ ہوا غم ساقی کو تر کے سپر کا خون کر دیا پیاسو کنی صیبت جگر کا</p> | <p>کوثر کی نہ جانب ہونہ دریا کی طرہوں دم نکلے تو آنکھیں شیش والا کی طرہوں</p> |
| <p>۱۰۳</p> <p>فریب میں تھی تھی تھی تھی چوٹی سے تھی تھی تھی تھی سب تھی تھی تھی تھی تھی ترفت کا پیر تھی تھی تھی تھی</p> | <p>۱۰۴</p> <p>دریا سے ہوا تھی تھی تھی تھی فریب سے تھی تھی تھی تھی اے باد صبا میں ادھر تھی تھی تھی اے نہریا ہوتا ہی تھی تھی تھی</p> | <p>۱۰۵</p> <p>کہتے ہوئے تھی تھی تھی تھی علیہ علم تھی تھی تھی تھی کہو تھی تھی تھی تھی تھی بائختر غم تھی تھی تھی تھی</p> |
| <p>چورنگ ہوئے ہوئے تھے تھے تھے تھے کٹ کٹ گئی رہی بھی ڈریر و نسو تھے</p> | <p>دم بند ہر گرمی سے ولی بن لی کا وہ دھوپ میں چیمہ ہر حسین بن علی کا</p> | <p>نور صدی بھر کے گرواب میں دکھا خورشید نے منہ آئینہ آب میں دکھا</p> |
| <p>۱۰۶</p> <p>نہ تھی تھی تھی تھی تھی نہ تھی تھی تھی تھی تھی نہ تھی تھی تھی تھی تھی نہ تھی تھی تھی تھی تھی</p> | <p>۱۰۷</p> <p>نہ تھی تھی تھی تھی تھی نہ تھی تھی تھی تھی تھی نہ تھی تھی تھی تھی تھی نہ تھی تھی تھی تھی تھی</p> | <p>۱۰۸</p> <p>نہ تھی تھی تھی تھی تھی نہ تھی تھی تھی تھی تھی نہ تھی تھی تھی تھی تھی نہ تھی تھی تھی تھی تھی</p> |
| <p>دکھلا دیا دم بھر میں کہا تھا جو بان لور دک لی تلوار چلو و رہبان سے</p> | <p>سب لاش پہ دین صفت ابر بہاری دریا کی ترائی میں بنے قبر ماری</p> | <p>اُس نور کا ہر مدہ گرد و نین بھی گھا قطرے جو ستاری تھے تو گرداب قمر تھا</p> |

بیاچار

| | | |
|--|---|--|
| <p>۱۱۱ ہو جا کیلے ریت ستر تاج پیر تما ملے غلام کہ جو پانی میں جگر ساحل کے کنارے تھو جیالو کو بھی مر رہی تھی موت سفید ار دھن</p> | <p>۱۱۲ ریت کے پونے لے آئی لاکھ سیاهی منظور تھی پیا سون گھنٹے کی تباہی ملو رک وہ برق دھواں کو بھی سیاهی او بیچ میں تنہا سپر شیر الہی</p> | <p>۱۱۳ ابو غضب کا بے وفائی کی ڈرائی نہ کی جو یہ بلی دھواں جھوم سبھی کھجیا تو سیاهی بھی چائی تلو رو کی دھواں میں نیا پانی</p> |
| <p>اللہ کی قدرت کا تماشا نظر آیا الماس زرد کا وہ دریا نظر آیا</p> | <p>بیدار تھی بھائی پہ نہ نشہ گلو کے اُن لوگوں کا نہ غم تھا جو کیا تھو کے</p> | <p>حلقہ کو کہ گر کوہ گران ہو تو وہ ہٹ جا پر کیا کرین پیا سون کی جو قدر الٹ جا</p> |
| <p>۱۱۴ دیاد لے کے پتھر پتھر پہل پانی پہ نہ وہ بھی نہ کی پتھر پہل دیا ہے بھری مشک کیا حق پہل پیا پناہیں آبا پیر صاحب لیل</p> | <p>۱۱۵ چلائے تھو پتھر پتھر کا پتھر پتھر باقی نہ رہا کسی پتھر پتھر لکھی میں نظر آئے نہ اسم کوئی شبہ پنجہ کی پلو نہ کہیں قتل میں شبہ</p> | <p>۱۱۶ بازو دین کے پتھر پتھر کا پتھر اس پتھر میں لے چلا پتھر پتھر دین میں کے پتھر پتھر کا پتھر بیہات وہ بازو بھی پتھر پتھر</p> |
| <p>اندین چین یہ فوجین کہ نہ لیت نظر آیا پھر شور وہی پھر وہی طوفان نظر آیا</p> | <p>پائے نہ امان سر زنجیہ کا بازو مان توڑ دو فرزند بید اللہ کا بازو</p> | <p>بیدست عمارت میں بے پیر ہزاروں اب شک تو داتا تو نہیں ہر اور تیر ہزاروں</p> |
| <p>۱۱۷ بھٹا تھا کہ نہ پتھر پتھر کا پتھر جہانی کے ترے پتھر پتھر کا پتھر پتھر پتھر کا پتھر پتھر کا پتھر پتھر پتھر کا پتھر پتھر کا پتھر</p> | <p>۱۱۸ کس کی لڑتے ہیں کسی کی لڑتے ہیں نیر جوش پتھر پتھر کا پتھر پتھر صف پتھر پتھر کا پتھر پتھر کا پتھر پتھر پتھر کا پتھر پتھر کا پتھر</p> | <p>۱۱۹ پتھر پتھر کا پتھر پتھر کا پتھر پتھر پتھر کا پتھر پتھر کا پتھر پتھر پتھر کا پتھر پتھر کا پتھر پتھر پتھر کا پتھر پتھر کا پتھر</p> |
| <p>اک دل ہو و سبقت پتھر پتھر کا پتھر چھیدائی تیر دن پتھر پتھر کا پتھر</p> | <p>کچھ گرد سے گھوڑوں کی ہو جہانی پتھر خیمہ شہ والاکا دکھائی نہیں پتھر</p> | <p>انجام کی ہے فکر ساغر کو عدم کے منظور یہی ہے کہ گروں ساتھ علم کے</p> |

| | | |
|---|---|---|
| <p>۱۱۸</p> <p>دو باہو ای غنیمت بنیں طفوی نظر آتا ہے پکاپون کے ہیں سیکڑوں میں یہ ہیں عمار کے جو ہیں</p> | <p>۱۱۷</p> <p>میرزا کے ہاتھوں میں تھامو علی اکبر اس شہر جو ان کو نہیں مالک ایک دور نہیں کوئی خدیفی کا سہارا</p> | <p>۱۱۶</p> <p>اکبر شہزادہ کو ترائی میں جو گیا دریا کی طرح اشکِ فدین فرجائے جب اس سے عباس دلا د نظر آئے جہاں کوئی اس شکل کی جہاں کوئی</p> |
| <p>حاکم اسد اللہ کی دھمکاہیں عباس عش آتا ہے جب جہوم کے تھم جاہیں عباس</p> | <p>کس طرح ملین راہرو غلہ برین سے تم ہاتھ پکڑ لو تو بڑھیں پاؤں میں سے</p> | <p>دم سینے میں حسرت کی نظر سردین پر مشکیزہ تو چھاتی یہ کٹے ہاتھ زمین پر</p> |
| <p>۱۱۹</p> <p>ہاتھ چھوئی شک لگا کر طاری ہوا عش حیدر عہد ریکر میلہ پڑ کر لگا کا سر سے لگے کہ عاز کی تھی تیغ کو</p> | <p>۱۲۰</p> <p>میں نے یہی عرض کی حاکم بر کران آپ میں ای قلیہ عالم صدہ سن زار میں غصہ نہ کر نہنگی نہ ہو ان راہ میں کوئی عاظم</p> | <p>۱۲۱</p> <p>اکبر شہزادہ کو ترائی میں جو گیا آزاد ہو کر میں ہم سے بلو حال نیا حسین اب سے لگا ہوا نہ سوچ کر وادہ مر جانی بار</p> |
| <p>بالاے زمین خون میں نہاؤ ہو کر مشکیزہ کو چھاتی سے لگائے ہو کر</p> | <p>تکلیف بہت ہوگی شہنشاہِ احم کو لے آتا ہوں میں لاشہ سقاءِ حرم کو</p> | <p>دولت اسد اللہ کی کھوڑ کو مگر پیری میں جہان بھائی کر رو کو خیر</p> |
| <p>۱۲۲</p> <p>اکبر شہزادہ کو ترائی میں جو گیا جلد آئے تھوڑی سے گریہ خیر عمار بیدار ہو کر تھوڑی سے سین سے لگائی تھوڑی سے</p> | <p>۱۲۳</p> <p>حضرت کو آہ یہ کیا کہنی ہو اکبر غم بھائی کا ہی باب سے نام سے بے پیر باب جو پیدا ہو تو پیرا بیدار بالاے حرم سے دل کو قرار آجائے</p> | <p>۱۲۴</p> <p>اس عالم میں جو تھوڑی شاہ کی زاری عباس کی تھوڑی تھوڑی تھوڑی جہاں بولانہ گیا کہ نہ زبان خشک تھی باری کھڑے تھے بار بار کہنی باری</p> |
| <p>لاشے کی طرف بائیں بیدار ہو رہیں کھینچے ہوئے خیمہ کئی جلا د بڑھ رہیں</p> | <p>بائیں نہ کروں شکل علمدار نہ دیکھوں مرے ہوئے میں بھائی کا دیدار نہ دیکھوں</p> | <p>صدہ نہ اٹھا روح نے رخت کیا تن کو جنت میں گئے چھوڑ کے ہستی کر چمن کو</p> |

| | | |
|---|---|---|
| <p>۱۲۸ بہشت کی نئی سیڑھی کے چال کی جائے لے قبلہ کو نہیں علمدار سے سوار اطفال ہیں بڑی اور کڑی اور وہ کہ حرم کے چل آئیں سار</p> | <p>۱۲۹ یہ کچھ علیہ مشک بیان ہے چلنے کے جو چہ و مار غنیمت آباد بیابان مارا بجائی مارا حبیب آباد خمرہ کی وفات آج ہوئی مریخ جعفر</p> | <p>۱۳۰ بہرہ جو اٹھا کھڑا علم لکھنے کے تھامے ہوئے گھوڑا علی اکبر عبا دیانت علی نے بہ صلا دیو جیو جیو لے زمین صدقہ کئی گھوڑی کو</p> |
| <p>پر خون علم و مشک کو ساتھ لیا مین لاش اٹھا لیتا ہوں ہاتھ لیا</p> | <p>تھے نوہ گرا کبر بھی امام ازلی بھی سر پیٹے جاتے تھے محمد بھی علی بھی</p> | <p>یہ بھی ہے مری چھوٹے بردہ کی نشانی سب دیکھ لیں عباس لاور کی نشانی</p> |
| <p>۱۳۱ خمر کے کھانچا جانی کو جی کھڑے میں پانچ پیرا در فغان کیے درون اس جانب سے رستار و نہر کے درون کراہی ہو لائے پروردگار کے درون</p> | <p>۱۳۲ روٹی تھی جو دیر میں کھڑے دیکھا علم کے پیرا لودہ خون جلانی کہ لودہ شکستہ کا بلوہ عباس علی کے فریاد ہی باب</p> | <p>۱۳۳ اکبر علی کرم میں کھڑے دل کی طرح کھینچے ہیں کھڑے بہرہ جو درون فرس کھڑے ہر بابائے نام کیلئے ہاتھ اٹھا</p> |
| <p>کچھ شکل فرار دل شیر تبادو کس طرح کروں چڑھتا ہر تبادو</p> | <p>کوئل فرس نیز قدم آتا ہر لوگو ماتم کو سب اٹھو کہ علم آتا ہر لوگو</p> | <p>عباس کی شمشیر و سپر خونین تھی تیغون سے کٹی ہرنے پر سنار سہری تھی</p> |
| <p>۱۳۴ بہرہ جو کھانچا کھانچا کھانچا بندہ کو سکھانے کے خلف ہو کھانچا روٹے ہوئے ناچارانہ سبط عظیم فرمایا کہ تم کو مہینہ اوجان آباد</p> | <p>۱۳۵ دل کے کھانچے ہو گئے اس غم کی فکر منزلتے غم کے علم دیو جیو جیو عباس کی بیوہ نے ردا صلیکد جا ترتہ نہیں چاک گریبان دھو</p> | <p>۱۳۶ سب بیبیان ہوا کے گریبان ہونے لگا عباس علمدار کا نام سنار کی لہری تھی بلبلین کی چم انکھوں سے لگانی تھی زہ کو کوئی نام</p> |
| <p>اکدم کے لیے خیمے میں ہم جاہن نہیب کو علم دیکھے ابھی آتے ہیں بھائی</p> | <p>چلائے کہ ابین کسے باب کے علم کو روائے بہن نہر پر غلے حرم کو</p> | <p>منہ لہنی تھی رورو کو کوئی مہن پر الختی تھی کوئی اور کوئی گرنی مہن پر</p> |

۱۳۸
 جلالتی تھی غنیمت کو نیک شہر آباد
 مہذبہ زور سے کبیر چا جان پور
 بن نیا پی سکھتے ہوں غریب مگر اقرار
 نیکار مجھے کیا دیکھتے عباس علیہ السلام

کیا وہ جو اسوار سے منہ موڑ کے آیا
 ہے مرنے عمکو کو کہاں چھوڑ آیا

۱۳۹
 یزید بن یزید نے میں غنیمت کو نیک
 مہذبہ زور سے کبیر چا جان پور
 باز وہی ہو ورنہ سے غم نشہ لگھو
 دیکھو کسے شک پہ بھی تیرا عدو

منہ ٹکونہ بابائے دکھایا اسی غم میں
 یہ خونین بھری مشک لٹکتی غم میں

۱۴۰
 صاحب محبوب بکھیر دیا غم سے کیا
 صاحب محبوب بکھیر دیا غم سے کیا
 اب بویکجا اس منہ پر صد خاک چھاننا
 صاحب بن کہاں بھیر کر کاٹوئی

صورت یہی کو نہیں دکھلا کر قابل
 یان رہنے کے قابل وطن جانیکے قابل

۱۴۱
 اپنے بھائی علی گئی اس منہ غم سے
 حضرت یہ نظر کیا کبھی رگلاہ علم سے
 منہ غم و غار کب سفار سے مرنے
 دیکھو کسے شک لٹکتی غم میں

اکٹا تھا یہ صدمہ نہیں ٹھوڑا بھڑکی
 پیاسے مری اسوار ز چھوڑا بھڑکی

۱۴۲
 چون وہ علم میں غم سے کھڑا
 عباس کس کا زور سے کبیر چا جان پور
 جلالتی کہ نقشہ مری جیسے کھجور
 یہ میں بن والی مگر غم سے کھجور

یوں ترک فاداری کا شیوہ کیا صاحب
 بچوں کو مینم اور مہین بیوہ کیا صاحب

۱۴۳
 عجب کسے صبا مری غم میں کیا
 ہاں خیدون اب بویکجا جان پور
 جب غم و غریبان میں بن کر کیا
 یہ تیرا پیر عباد یہوں میں غم سے

سوت آئے نہ جھٹک میں در در نہیں
 جادو بکشی آپکا تربت پہ کروں میں

۱۴۴
 جانکاہ تھی عباس فرزند کداری
 غم سے بکھیرا اور مہین میں اب کیا
 کٹا تھا سکھتے کہ اس شاہ کا پی
 کسا پوچھتی ہوا مکیا بکھیرا

نویا میں مینم آج مہین کر گئے بابا
 تکر نہیں معلوم مہین مر گئے بابا

۱۴۵
 اس میں کون ڈور کداری کی کداری
 میں نے بکھیرا اب بویکجا جان پور
 جھٹک میں مہین میں غم سے کھجور
 کسا پوچھتی ہوا مکیا بکھیرا

جل تھل اہان شجور سے میں غم سے کھجور
 اب بلنگ میں منزل کی عورت فاکھجور

۱۴۶
 جانکاہ تھی عباس فرزند کداری
 غم سے بکھیرا اور مہین میں اب کیا
 کٹا تھا سکھتے کہ اس شاہ کا پی
 کسا پوچھتی ہوا مکیا بکھیرا

اک شہر ہے فرزند کی صحت طلبی سے
 فیروز جدا ہوتے ہیں ہیکل بنی سے

| | | |
|--|---|---|
| <p>۴۰ جب ہونے باز دو تہاں علم دریا گر کہ خستہ ہوا حضرت کا علم دریا غون غون ہو گیا وہ بحر کرم دریا غل غل غل غل ہوا سفا و حرم دریا</p> | <p>۴۱ کھار کر گھوڑا بجای نہ ہو زنجی گردن بجا دیر نہ ہو پایس بن منہ ہی کلنی نہ ہو دم نہیں رہا کلنی ہی جبار نہ ہو</p> | <p>۴۲ ایک دم جادو کن کہ زور آج کل نہیں آپ نہ تھوڑے جگہ ہو چلون آہستہ تو ملنا نہیں کھر کا گر زمین عقدہ آہن کی طرح اس خطا</p> |
| <p>۴۳ مشک دانتو نہیں پکڑو ہو یوں لانا دہن شیرین حسب طرح شکار آنا دہن شیرین حسب طرح شکار آنا</p> | <p>۴۴ جست مکن ہر نہ اک گام اٹھا سکتا اپنا منہ پھیر کے اکب کی طرف نکلتا جست مکن ہر نہ اک گام اٹھا سکتا</p> | <p>۴۵ ہون میں مجبور نہیں جلی کا یا آقا آپ کے ہاتھوں کے کٹ جانے مارا آقا ہون میں مجبور نہیں جلی کا یا آقا</p> |
| <p>۴۶ تس کی تہاں ملک بوز عظمیٰ کی تس کی تہاں ملک بوز عظمیٰ کی تس کی تہاں ملک بوز عظمیٰ کی تس کی تہاں ملک بوز عظمیٰ کی</p> | <p>۴۷ اس کی فرماؤ میں عجب شہر کی پانے بجلی مجبور اس کا دار کی پانے بجلی مجبور اس کا دار کی پانے بجلی مجبور اس کا دار کی</p> | <p>۴۸ تس کی تہاں ملک بوز عظمیٰ کی تس کی تہاں ملک بوز عظمیٰ کی تس کی تہاں ملک بوز عظمیٰ کی تس کی تہاں ملک بوز عظمیٰ کی</p> |
| <p>۴۹ تیرہم جو کما ہوں سے چلے آہن یا علی کہتے ہیں اور مشکت جھکاؤ میں تیرہم جو کما ہوں سے چلے آہن</p> | <p>۵۰ ہاں کیا جانے کیا بچو کی حالت ہوگی مرگئی پیاسی سکینہ تو قیامت ہوگی ہاں کیا جانے کیا بچو کی حالت ہوگی</p> | <p>۵۱ اچھواری غازیو وقفہ نہ درادو سکو مارے تلواروں کی گھڑی گرا داسکو اچھواری غازیو وقفہ نہ درادو سکو</p> |
| <p>۵۲ کے منہ کو خف کی پیچیدگی نہ کے منہ کو خف کی پیچیدگی نہ کے منہ کو خف کی پیچیدگی نہ کے منہ کو خف کی پیچیدگی نہ</p> | <p>۵۳ کے منہ کو خف کی پیچیدگی نہ کے منہ کو خف کی پیچیدگی نہ کے منہ کو خف کی پیچیدگی نہ کے منہ کو خف کی پیچیدگی نہ</p> | <p>۵۴ کے منہ کو خف کی پیچیدگی نہ کے منہ کو خف کی پیچیدگی نہ کے منہ کو خف کی پیچیدگی نہ کے منہ کو خف کی پیچیدگی نہ</p> |
| <p>۵۵ آپ کے مجر کا شہید ہوں مد لازم آپ کی پوتی کا سقم ہوں مد لازم آپ کے مجر کا شہید ہوں مد لازم</p> | <p>۵۶ ورنہ سوچو جو گتے تو نہ گھڑتا میں مثل طاؤس آپ کر اچھلے جان میں ورنہ سوچو جو گتے تو نہ گھڑتا میں</p> | <p>۵۷ پانی مشکیزہ سو گرتے ہو دیکھانے خاک پہ گر پڑے پھر گھوڑے پہ چلا گیا پانی مشکیزہ سو گرتے ہو دیکھانے</p> |

۱۰
گر نہ ہے شاہ کو چلا کر آؤ آؤ آؤ
ابنم آنکھوں میں ہر دیر دکھاؤ آؤ آؤ
خاک سیل پنا علم کے اٹھاؤ آؤ آؤ
پہننے ہاتھ سے دیکھ تو جیاد آؤ آؤ

۱۱
کبھی بلاؤ تھے بجائی کو بلاؤ بجائی
بجائی قربان ہو طیار ساز سجائی
دم نکلتا ہے مر شکل دکھاؤ بجائی
جیسے آبا نہیں جاتا نہیں بجائی

۱۲
لاش کے پاس بجاؤ بس تو دم نکلتا ہے
بجائی کرتے کرتے میں خباب پیر
دیکھتے ہیں بھری اس ششہ دین کی تصویر
بجائی بجائی میں آج ملاقات

یاں اجل مجھ سے بغلگیر ہو جاتی
تن سے سر کتنے کی ندیر ہو جاتی

لو کھڑا تے ہیں قدم تھو کرین بھاتے ہیں ہم
آپکے پس عجب حال سے آتے ہیں ہم

اور تقدیر ہر اک رنج و بلا دکھلائے
لاش بجائی کی نہ بجائی کو خدا دکھلائے

۱۳
شاہ کے کانوں میں آواز ہو پختہ
معاذ اللہ کہ صدقہ کے کل جادویم
بولے اکبر سے یہ سب کے باوجود ہم
ابنم زندہ ہیں جھوٹے بیانی

۱۴
بیان کرتے ہو پختہ دریا میں
دیکھا غلطہ کئے اک عین کھڑے ہیں
سچے پختہ کئے ہیں ہر دم
نہیں سچاٹ لو اور ہم کو نہ ہیں

۱۵
میں گئی خون سے گھوڑا نکھڑا کر علم
ناگمان آیا نظر کب نکلا ہم
دیکھا حضرت کو کہ مروج ہی ہے
نشت کرین ہے دھلاڑا کرین

فوج اندرہ دالم کشور لٹو گئی
بجائی کے ہاتھ کٹے میری کرٹو گئی

آکے یان بجائی کی صوٹ بھی بجائی دیکھے
بجائی بجائی کے سترن میں جدائی دیکھے

کبھی منہ پھیر کے اعدا بہ نظر کرتا ہے
اور کبھی پیاس سے دریا بہ نظر کرتا ہے

۱۶
اس گھڑی میں اندھیری تو نظر
میں لکے چلے بجائی کا لاشہ کدم
نہیں لکے گھٹا پہ دریکے چلے بیڑہ
تھاؤ جاتا تھا اس پر کیجے کوید

۱۷
ملکے شاہ نے اکبر کے کمال طبر
وہی بجائی کا سر گھٹا ہے دریا کبر
نہو اکبر نے کیا خالوں میں دھیا کدم
میں سنا سنا تو جیالے جان برون

۱۸
لوکے اس گھوڑی لکے پختہ
پہننے میں عباس کے چہرے نظر
غش میں بجائی کو جو پایا تو بیڑہ
ہاتھ رکھنے میں چاہیے کوید

وہ کے اکبر تو کبھی باؤ چپا کتے تھے
ہاے بجائی کبھی شاہ شہر کتے تھے

ہاں خبردار خبردار کہ ہم آپونچے
تن زخمی کو نہ عباس کے ایذا پہونچے

تن مجروح میں جان اب گئی دم باقی
آؤ بابا کہ چپا میں ابھی دم باقی

| | | |
|---|--|---|
| <p>۱۰۰ لکھے عباس کی لاشے و حسین بن علی درد و غم کے لئے ہلے اخی پانی دیکھ کر آنکھوں سے پانی ترسٹھا مکے پیغمبر ریتا دریا زرخیز</p> | <p>۱۰۱ یہ جو بھائی سے سنا کر دیکھو شاہ دل ارکے فرمایا کہ کیوں کرتے ہو بھائی کو جیل ہی غضب میری طاقت میں ہے یہ جیل محبت میں تو میری صبر نایاب</p> | <p>۱۰۲ اس شہنشاہی کا جو یہ حال سن اشک خون چشم سے جاری ہو شکر یا منہ سے آواز یہ نکلی کہ سکندریہ خد غش آیا اسے یہ قلیق ستر گزرا</p> |
| <p>داع اس غم سے ہوا ولین ہمار بھائی گھول دو آنکھیں میں قربان تھا رکھائی</p> | <p>خاک و راونیکے بعد رنج و الم روئنگ جنت لک جیتے ہیں بھائی تمہیں ہم روئنگ</p> | <p>لیکے سر زانو نہ سلطان ام کو لگے اپرا شکوئے علمدار کا منہ دھو لگے</p> |
| <p>۱۰۳ غش میں شہنشاہی کا جو یہ حال سن پانی پانی پانی پانی پانی میر بھائی پانی پانی پانی پانی لوہا ہنسہ غلام آپ کی الفت پر فدا</p> | <p>۱۰۴ شہنشاہ کی باتوں میں عباس کی باتوں میں کھینچا آہ یہی غش کہ پاشاہ ام کھینچا یہ شہنشاہ کی باتوں میں کھینچا یہ شہنشاہ کی باتوں میں</p> | <p>۱۰۵ منہ سے لکھے پانی پانی پانی چلے کیوں پانی پانی پانی انسو پانی پانی پانی پانی پانی پانی پانی پانی پانی</p> |
| <p>سر بر مہنہ ہے گریبان پھٹا ہے آقا میں تو جتیا ہوں یہ کیا حال کیا آقا</p> | <p>مری ناکامی کا مذکور رہ گیا بھائی حشر تک دل میں یہ ناسور رہ گیا بھائی</p> | <p>بھائی اب موت کے آثار نظر آتے ہیں تنگے سر حیدر کرار نظر آتے ہیں</p> |
| <p>۱۰۶ فحشے زحمت کے لائق نہیں ہوں میں تو اس شہنشاہ کی باتوں میں کیوں غم نہیں کیا میں کو ایسے ناز و نیاز میں کو</p> | <p>۱۰۷ کے غم میں سکینہ کا اس سر کیا حال بھائی اس غم میں کوئی نہیں بھائی اس غم میں کوئی نہیں بھائی اس غم میں کوئی نہیں</p> | <p>۱۰۸ کے غم میں کوئی نہیں بھائی اس غم میں کوئی نہیں بھائی اس غم میں کوئی نہیں بھائی اس غم میں کوئی نہیں</p> |
| <p>آپکے صدمہ سے فردوس کی امید ہو کر اپنی قربانی کی دالہ مجھے عید ہو کر</p> | <p>غش سے ہوش نہ آ رہا کوئی یہ چلاتی ہے آؤ عمو کہ مری جان چلی جاتی ہے</p> | <p>پانی ضائع ہوا خیمے میں اب جاؤنگا شکل اپنی میں سکینہ کو نہ دکھلاؤنگا</p> |

| | | |
|--|--|--|
| <p>۱۲۱</p> <p>لیکن اگر تیری مرضی ہو تو میرا پیغام ہی پہنچا دو چھوڑ دے تو میری سب سے زیادہ حالت ناشتہ کی صبح کے سترے زینت کی بیبا کر کے ہاتھ تھپکی شکرانہ تقدیر پر</p> | <p>۱۲۲</p> <p>لیکن اگر تیری مرضی ہو تو میرا پیغام ہی پہنچا دو چھوڑ دے تو میری سب سے زیادہ حالت ناشتہ کی صبح کے سترے زینت کی بیبا کر کے ہاتھ تھپکی شکرانہ تقدیر پر</p> | <p>۱۲۳</p> <p>لیکن اگر تیری مرضی ہو تو میرا پیغام ہی پہنچا دو چھوڑ دے تو میری سب سے زیادہ حالت ناشتہ کی صبح کے سترے زینت کی بیبا کر کے ہاتھ تھپکی شکرانہ تقدیر پر</p> |
| <p>ہو کے سب سے بہتر کچھ منہ بھی کھانا گیا ہم تو آتے مگر اس شرم سے آیا گیا</p> | <p>تو نے خیر مری گرو دینہ نہ چلتے دیکھا ہا میں نے ترا دم تنے نکلتے دیکھا</p> | <p>اُس کے فرزند کو چھاتی سو لگا دیکھا کپڑے فرزند سارے کر بھال بھی دیکھا</p> |
| <p>۱۲۴</p> <p>بیباں کرنے میں جو مروت ہو چکی تھی جہم تھرنے لگا سوت کی چکی تھی دیکھ کر شاہ کا منہ خشک ہو گیا تھی دیکھ کر شاہ کا منہ خشک ہو گیا تھی</p> | <p>۱۲۵</p> <p>لیکن اگر تیری مرضی ہو تو میرا پیغام ہی پہنچا دو چھوڑ دے تو میری سب سے زیادہ حالت ناشتہ کی صبح کے سترے زینت کی بیبا کر کے ہاتھ تھپکی شکرانہ تقدیر پر</p> | <p>۱۲۶</p> <p>لیکن اگر تیری مرضی ہو تو میرا پیغام ہی پہنچا دو چھوڑ دے تو میری سب سے زیادہ حالت ناشتہ کی صبح کے سترے زینت کی بیبا کر کے ہاتھ تھپکی شکرانہ تقدیر پر</p> |
| <p>ساتھ بچپن سے بھائی مجھ کو چھوڑ دے ہاں تم تشنہ وہن خالی دم توڑتی ہو</p> | <p>نہ برا دور نہ بھٹیجا نہ پس منہ بگا کیسی تھائی میں دنیا سفر ہو گیا</p> | <p>دیکھ کر مشک علم چھاتی چھٹی تھی آپ کے خون کی ہر ہر مجھے بو آتی تھی</p> |
| <p>۱۲۷</p> <p>لیکن اگر تیری مرضی ہو تو میرا پیغام ہی پہنچا دو چھوڑ دے تو میری سب سے زیادہ حالت ناشتہ کی صبح کے سترے زینت کی بیبا کر کے ہاتھ تھپکی شکرانہ تقدیر پر</p> | <p>۱۲۸</p> <p>لیکن اگر تیری مرضی ہو تو میرا پیغام ہی پہنچا دو چھوڑ دے تو میری سب سے زیادہ حالت ناشتہ کی صبح کے سترے زینت کی بیبا کر کے ہاتھ تھپکی شکرانہ تقدیر پر</p> | <p>۱۲۹</p> <p>لیکن اگر تیری مرضی ہو تو میرا پیغام ہی پہنچا دو چھوڑ دے تو میری سب سے زیادہ حالت ناشتہ کی صبح کے سترے زینت کی بیبا کر کے ہاتھ تھپکی شکرانہ تقدیر پر</p> |
| <p>ہر جگہ اسکی غریبی پہ جو ہم رہے وہیں ایسے مظلوم بھی آفاق میں کم ہوئے ہیں</p> | <p>جا کے دریا کے کنارے آئے دانی ہم لوہین ہاتھوں سے بھائی کو بھی کھائی ہم</p> | <p>ہر ساپ کے مرنے کی خبر آئی تھی شک پانی کی عوض خونیں آئی تھی</p> |

۱۲۱

کھلے پیچھے وہ اسرار کہ عشق کو
تھام کر باغ کو تیرے نیک کیسے کیا
بہلو بھلا بھی کہ تو تیار تھا ارٹیا
چم اس پر کہ دین باکلیہ یہ ہے بچا

اٹھ گیا خلق سو حیدر کا وہ جانی ہو
اب یہی ہو ترے وارث کی نشانی ہو

۱۲۲

کچھ نیک نہ ہو تو یہ پیر کا کلام
کچھ اس کی صورت کو جو ہم کو نام
کچھ نیک نہ علم ہی سے سیکھ لیا
اب عصمت میں ہوا اور ہم کو نام

تھام اب تو سن فاسد کی عنان میں
اگے ہے رخصت کر کیا بیان اس میں

۱۲۳

نکل جا بجا قلب قابو ہے میر
کہ شعلے اب اٹھتے ہیں پہلو پہلو
نہ تو شمع کی ہے آئینہ ہے میر
بہ چہ نہ وہ طفل بر غم کو میر

خیال آگیا کہ زخم کب کا
لو کی جو یاد آئی آنسو سے میر
خجالت سے بچ کر کہ آنسو سے میر
لڑاتا ہے کیوں آنسو سے میر

میر کا غور نش کی گزری
میر کا غور نش کی گزری

میر کی یہ نہ تھی تھیں ہر
میر کی یہ نہ تھی تھیں ہر

میر کی یہ نہ تھی تھیں ہر
میر کی یہ نہ تھی تھیں ہر

میر کی یہ نہ تھی تھیں ہر
میر کی یہ نہ تھی تھیں ہر

کفارہ کیا ہے نہ تیرے کچھ
مٹا داغ حسرت نہ پہلو سے میر
میر کا غور نش کی گزری
میر کا غور نش کی گزری

میر کا غور نش کی گزری
میر کا غور نش کی گزری

میر کا غور نش کی گزری
میر کا غور نش کی گزری

میر کا غور نش کی گزری
میر کا غور نش کی گزری

میر کا غور نش کی گزری
میر کا غور نش کی گزری

۱۲۱
کمانش نے اصغر کو دودھ پلایا
۱۲۲
کہ وہ باغیو نہ مملو رہے میرے
۱۲۳
اسد ہون میں کہتے تھے عباس غازی
۱۲۴
قدم کیا سنگیے لب جو سے میرے
۱۲۵
روز لگا بہین اور بہین من ہو لگا
۱۲۶
کمان جا سنگیے سر قابو میرے
۱۲۷
نہی کی میں بی بی ہون کہتی تھی زنیب
۱۲۸
سن کھو لے کوئی بازو سے میرے
۱۲۹
اشارہ یہ تھا شہ کی چہین کا
۱۳۰
کہ خجیو سے کندہ بد سے میرے
۱۳۱
ادھر شہ پر شہ کی تھی چکر
۱۳۲
ہر ان بن گئے شہر جاوے میرے
۱۳۳
کمانش نے اعلیٰ کو جو جو سے میرے

۱۳۴
ملا کر دہن شہم وادے میرے
۱۳۵
میں وہ ہون کہ زہر ہونی دل شکستہ
۱۳۶
جو پوٹا کبھی بال گیسو سے میرے
۱۳۷
کمان اب بہین مادر پر اب کہاں ہیں
۱۳۸
نکا لہین جو تیر دن کو بازو سے میرے
۱۳۹
کمان اب بہین مانا کہ آنکھوں کی چہین
۱۴۰
گزرنا سنانوں کا پہلو سے میرے
۱۴۱
بہین شہر کے شہ کی نہیں اشارہ
۱۴۲
طارسہ دو بالا بہین آنسو سے میرے
۱۴۳
اڑن گرتو یک صبا بھی ہو چکے
۱۴۴
ابھی پہنچل آہین پہلو سے میرے
۱۴۵
نہایت شہر شہر کہ بدو بنائے
۱۴۶
نہایت شہر شہر کہ بدو میرے

۱۴۷
علی آنکھیں مٹے تھے مگر تھی ہر
۱۴۸
بہین شہر شہر کہ بدو میرے
۱۴۹
نہایت شہر شہر کہ بدو میرے
۱۵۰
کمان دل بہین زالبہ کیو سے میرے
۱۵۱
کمان دل بہین زالبہ کیو سے میرے
۱۵۲
کمان دل بہین زالبہ کیو سے میرے
۱۵۳
کمان دل بہین زالبہ کیو سے میرے
۱۵۴
کمان دل بہین زالبہ کیو سے میرے
۱۵۵
کمان دل بہین زالبہ کیو سے میرے
۱۵۶
کمان دل بہین زالبہ کیو سے میرے
۱۵۷
کمان دل بہین زالبہ کیو سے میرے
۱۵۸
کمان دل بہین زالبہ کیو سے میرے
۱۵۹
کمان دل بہین زالبہ کیو سے میرے
۱۶۰
کمان دل بہین زالبہ کیو سے میرے

| | | |
|---|---|--|
| <p>۱۰۰</p> <p>نیک پست و سپرد سپاہ میدین خست زین کی خلق کیا کشت و گزشت و نین بخت کی پناہ بہنج سکی تبتا تو کج اندر کی پناہ</p> | <p>۱۰۱</p> <p>گرم کردہ ہوش شمع زین آدھ پلے پلے وہ ہے جو قدر ازاد آدھ ہر رخ نیز ماس بر دواز ہے آدھ اس کمان بھی گویں بر دواز ہے آدھ</p> | <p>۱۰۲</p> <p>سہی ہوئی ہے فوج اور سپر کیا اور اس طرف خواب علم از نیک متھبار سچکے آئے ہیں کشت و نیک ہوئی ہے بھائیوں بن عجم کی</p> |
| <p>بجلی گریگی جنگ میں ہر زنجیات پر پل زخمیوں کے آج بندھنکے فرا</p> | <p>دھڑکا لگا ہے شیر کا جنگی سپاہ کو سب دیکھتے ہیں گھوڑوں کی ٹھٹھکراہ کو</p> | <p>صد مڑے سنے والوں کے دل مگر تیرے عباس بھی حسین بھی اکبر بھی تو ہیں</p> |
| <p>۱۰۳</p> <p>آدا ہوئے فوج کا غنیمت کرا کر بیاپے ستر سترین ملا طم کرا کر کے جواس خوف میں گم کرا کر نہ پوز رہا ہے منع مزم کرا کر</p> | <p>۱۰۴</p> <p>کھڑے ہیں اور کھڑے ہیں کھڑے ہیں کھڑے ہیں کھڑے ہیں کھڑے ہیں کھڑے ہیں کھڑے ہیں کھڑے ہیں کھڑے ہیں کھڑے ہیں</p> | <p>۱۰۵</p> <p>زین جگہ نشین ہیں ختم ہیں تا اون میں رہی وہ درد کہ عید ابو بربار گریہ نام سے ہیں وہ دنیا حال کتنے ہیں دنیا دار</p> |
| <p>جاتی ہے یوں سٹ کر فوج اور فوج اندھی میں موج گرتی ہے جھٹک موج پر</p> | <p>خالف ہے چار آئینہ ان پر حصار دھالین پناہ مانگتی ہیں کروکار</p> | <p>لاکھوں ہیں غم انھیں انھیں مہر ان سینوں میں ل لہو میں کبھی فگار</p> |
| <p>۱۰۶</p> <p>تبع جو جاکا بادھ کا شہر کی گھاٹی سب لڑناں جگہ ہے بھی اب ہیں جگہ نہ دین اتھری تلام کھڑ یو جین زردہ بنی ہوئی ہیں او جبر</p> | <p>۱۰۷</p> <p>عباس کشتی میں چھپ کر کیا کر یو لاقدم پیر کو کینڈا کھڑ آفت میں کھینچو غلامی کا کھڑ کشتے ہیں پناہ دین بھین کھین</p> | <p>۱۰۸</p> <p>راہ جو فوج نشت دل بول کر راہ کے فافلہ ہے روان موج یونان اٹھ کر کے بھگیاں جاب کھڑوے جیلج کسی فافلہ جاب</p> |
| <p>دریا قریب تر ہے جو میدان جنگ ماہی ہر ایک لپٹی ہے کشت ہنگ</p> | <p>بتیاب نہر تھی کہ نکل جاوی فوج پر سر ٹپک کے رہ گئی زنجیر موج</p> | <p>بھائی جو چھٹ گئے تو دنیا حال اضافہ شرطی کہو کیا دل کا مال تھا</p> |

| | | |
|--|---|--|
| <p>۲۱۰ آخر خبر ہوں مجھ کو بھی غم ہو گیا تہائی میں خاطر آدم ہو گیا تج کو جو عنیبی میں کم ہو گیا منہ سے کا اس نشانے الم ہو گیا</p> | <p>۲۱۱ کھٹا ہے خون غلام کا تھک سکتا ہے پھر موت ہی جو کھوئے غم کو کھوئے کفار بڑھے لئے ہیں تھیں الم تھے جا رہیں حضور کو لے جائے ضلیعہ</p> | <p>۲۱۲ عباس لے لے دو بھائی جان جیسا ہے آپ کو کسیر کسیر اسانو کو کتنے مکل کا کسیر قائم کو رو دیکھتے ہیں خجالت یہاں</p> |
| <p>راضی ہوں کس طرح کہ یہ رنج عظیم ہو بھاوج جو ان راند ہوں بچے قیم ہو</p> | <p>کس طرح اُن سے صبر ہو جو سر گذار ہیں اکبر ہو یا غلام ہو حساب شاہین</p> | <p>جان اپنی پہلے عبد و فدا رکھو گیا مطلب جو آپ کا ہے یہ ہرگز ہونیکا</p> |
| <p>۲۱۳ بلاد کو دین تھیں بالائی نہیں محبت میں میری ہو شش جھلائی نہیں افت تھارے جیسے دالائی نہیں کوئی تھارے جیسے دالائی نہیں</p> | <p>۲۱۴ رد کر حسین کوئی میں چھاپو گیا اکبر تنہا رویا نے تیرو حکمت کیا جرات کھائیں تو میں نہ کھائیں عزت میں سیکو دیکھ لگا بھی</p> | <p>۲۱۵ کیا دقت پائے اپنے چھوڑا گیا خادم ہوں شانہ اور کیا کھو گیا ہو گیا سیاں غلہ شہید کا فائدہ پتھر پہنچا ہے جس لئے کہ کھو گیا</p> |
| <p>بچپن کی خدمتوں کو بھی کچھ یاد کرتی ہو بکس کے کیوں ریاض کو برباد کرتی ہو</p> | <p>جب یہ تار راہ خداے مجید ہو پھر ہم اور آپ ساتھ ہی ملکر شہید ہو</p> | <p>سہ نذر کر کے سوئے نہ تیغ کی چھاؤ نہیں گر دہن طوق ہو دیگا زنجیر یا نو نہیں</p> |
| <p>۲۱۶ عباس کی ہر عرض کے وقتبہ انام واللہ قدم سبھی پڑنے کا پر کیا کہ دن کہ بائی سکھیں بچا ہے آبرو کہ شہنشاہی انام</p> | <p>۲۱۷ بوسے چاک کو دیکھ کے یہ کبھی غم نہ ہو منظور ہے کہ کھوئے نہ بھائی میں دور سداغہ اسے جو کہتے ہیں حضور مناوہر طرح ہی عجلت میں</p> | <p>۲۱۸ رخصت ہیں مصر میں تھیں چاک دیکھ کے کا داغ نہ اب تھیں چاک ہر انجی تیرے کا ہر اس شخص خیال ہو لائی ہیں رو دیکھتے ہیں اسال</p> |
| <p>پیا سون کی فکر اب تو بہر حال چاہئے یہ فوج کیا ہے آپ کا اقبال چاہئے</p> | <p>کسی امید پھر جو برادر سیراں ہو آفت میں کوئی چاہئے دالا تو پاس ہو</p> | <p>مازا پسہ ہی کہ فدیہ شاہ انام ہیں بیٹے اگر ہیں آپ تو ہم بھی غلام ہیں</p> |

| | | |
|--|---|--|
| <p>۱۲۰ یہ سب کے شکر کے شانِ خباب فرمایا میں فدا دیر ابرار بن بواب میری مفارقت کی نہیں دلتو اب</p> | <p>۱۲۱ اچھا سدا دیکھو تارِ آئینہ آئے اس منہ بھر کے دوسرے سب آئے لاشے پہ بھی بزار و زار آئے</p> | <p>۱۲۲ گھوڑی کا چھوٹا موڑ آنا کوئی کیا آنا چاہا جاکر دیکھنا کوئی کیا حسنِ خرام و ناز دیکھنا کوئی کیا سنیے تھو کھنکی کا ملنا کوئی کیا</p> |
| <p>یہ دو ہلون ہاتھ حیدر صفر ہاتھ میں میں جانتا ہوں شیر خدا میرے ہاتھ میں</p> | <p>کرتے ہو کوچ تم کہ جناب میں مقام ہو پروا ہے کیا جیسے کہ یہ بھائی تمام ہو</p> | <p>اک اک قدم میں اسکے چلنے لبر کی تھا آمد فرس کی تھی کہ جھکڑا پری کا تھا</p> |
| <p>۱۲۳ تجا الم دیا بہن جب باپ کے نشان آنکھوں سے بچے کی شہ لادنا کی جب تکو دیکھا تھی جانی کوئی جان دیکھ میں جگر قوی ہوں دل ہو گیا جان</p> | <p>۱۲۴ یہ سب کے کہ پاؤں میں یہ وہ دیکھ منہ رکھنے منہ میں نے کہا کیا میرے مان بھائی اب جہاد میں کیا ہیں یہ ہم دونوں باپ پر بھی ہیں کیا ہیں</p> | <p>۱۲۵ گھوڑی کے کہ میں نے پاؤں میں دیکھا پیچھے رکھا میں قدم جلوہ گر کیا زین پر چڑھے تو پائی نہ بھرتے تھے سر میں فرس پہنچا کر پیش میں کیا</p> |
| <p>۱۲۶ راحت ملی کہ مونس نہ سالی آگیا دیکھا پدر کو سامنے جب بھائی آگیا</p> | <p>۱۲۷ درپا پہ ہو گئے آپ تو کوثر پہ تھیں چلے ہم اور اکبر مہر و بھی آتے ہیں</p> | <p>۱۲۸ گھوڑا اڑا جو وادی میں تھیں اک غل ہوا کہ جاتے ہیں جعفر تھیں</p> |
| <p>۱۲۹ جب نہ ہو گئے پاس تو کیوں جیتے ہم تیغ و زین کیون سنہ پر ہو کا دم تم کیا چلے کہ ٹوٹا پر ہو کا دم بازو کا زور کھٹ گیا یا کیون</p> | <p>۱۳۰ یہ سب کے کہ منہ کو جیتے ہم تیغ و زین کیون سنہ پر ہو کا دم ردیا کئے ادھر سے نکلا وہ جیتے دیا یا لاؤ اسباب حال کیون</p> | <p>۱۳۱ کس طرح سے سواری شیر جیتے ہم کتنی سے اسان پہ ضیاء جیتے ہم اک نور کی ہوا سواری جیتے ہم زور و زین جلا کر نہ جیتے ہم</p> |
| <p>۱۳۲ اندر سے غم کہ صغیر سے تصویر ہو گئی اس وقت تک جوان تھو اب پر ہو گئی</p> | <p>۱۳۳ نرغہ مری امام پہ ہے بیت ارہون پیدل قریب آگئے جلدی سوار ہون</p> | <p>۱۳۴ غل تھا پیادہ ہوں جو سپاہی سوار ہوں دل دل پہ آج شیر الکی سوار ہوں</p> |

لفظین
 نینا نانا دانا
 درخان اجبہ
 واحد ۱۲

| | | |
|--|---|---|
| <p>۴۴۴ پند زشتان علم کی شہید طوبہ کر دامن پر چمچے کہ کمال عور الہیہ اقبال کا ہمارے کھوکھلے پورے</p> | <p>۴۴۵ اشرار کی تیغ بازی اور بڑبڑان زخمی ہر اک جگہ ہے ہر اک جوہر علی کی تیغ دوپیکے عیان نیشہ بھریا میں پتھر کی جھلکا</p> | <p>۴۴۶ نیوخی جو پتھر جادوہ کلب کی کمان تیرت دی پتھر میں صغریٰ کمان چھلکا بل کی تیغ میں پتھر جادوہ کمان ٹھنڈی میں گریبان کمان پر</p> |
| <p>شہابی ملی ملا جو سلم بو تراب کا کیا سیف ہے خدیو سلیمان خباب کا</p> | <p>ضرب اسکی کھا دے جب بدن خمار ہو اسپر نظر کرے تو کلیجہ فگار ہو</p> | <p>اڑنا برابر اسکے اُسے بھی محال ہے جادو ہے مرغ و نیم ہر یک خیال ہے</p> |
| <p>۴۴۷ قطع نظر اس جگہ پر کیا کیا ہر آفتاب آئینہ عین عین جستہ میں وہ بدین عین عین میلے شمع سے اس لکڑی کا جلال</p> | <p>۴۴۸ چمکا جو پتھر تیغ عیان زورن کر لکڑی یا لکڑی کر انبار جھکا ہر اک کہ ہر منور سے جلوہ گر بازو میں چھپا اسکو آئینہ خال پر</p> | <p>۴۴۹ اشرار و نور عیان نکستہ سے اس عین عین بن آئے کیا کیا لکڑی کا چھب گیا علم پر علم کا پر سلام</p> |
| <p>زہرے ہیں سب آبیہ یو لیر ہیں بلکون میں نیلیاں کہ نیتان میں ہیں</p> | <p>نسبت ہر کیا صفائی رخ لا جواب ہے خشک آبا آئینہ اس آفتاب ہے</p> | <p>فرق آگیا ادب سے نشا تو کراوچ میں ڈنکا ہوا درود کا خود انکی فوج میں</p> |
| <p>۴۵۰ مذہب میں جلوہ گر ہیں نیک جو خوش ذریعہ ہیں ساکن عورتیں سب ہیں نفسیہ</p> | <p>۴۵۱ نفسیہ کی سر پر تیغ دستاؤں نمودی وری جھکی تھی اس کی کمری ترجمے کی نو نونہ لون چھپا</p> | <p>۴۵۲ اک نور تھا کہ گھاٹ کی جانب جو جھپٹ کر کین میں ہی باجبر مکین نہیں کہ ایک کی گریہ کی پتھر تیرت ہی منھ پر</p> |
| <p>ترگان کی برہمی ہو غضب کر دگار کا کس بل ہو دونوں برہمن و الفقار کا</p> | <p>وہ کیا پری بھی سا تو کتنی نہیں کبھی چھلی سمون کی گرد بھی پانی نہیں کبھی</p> | <p>حیدر پہ کیا یہ سب اسد کر دگاؤں میں ہاتھ انکے وقت غیظ و غضب الفقار ہیں</p> |

۴۵۰
اور غرضی
کما جی ہے

ان یہ شعر آید اور اس پر نظر کریں

۵۶۶
جو جہان پر نہیں نازان جو کیا
تھل تھل کر غل غل کیا
بولا دل کے ایک یہ دودھ اسرار
کے گلاب سے یہ کہ تھل تھل کر گیا

لرزہ ہے درے گنبد نیلی رواق کو
نعرے ہلا رہی ہیں زمین عراق کو

۵۶۷
میں وہ جہاں نہیں اس کو دودھ
اتنے غل غل کر دین
خال کر دین برون کو صفین برون
کھل کر دین میں تیغ تر چھپے قیوم

یہ تیغ وہ نہیں جو کھٹے یا کمین کے
وان کیا ہوا جہان پر روح الامین کے

۵۶۸
نہ جہاں پر بار بار کیا دین
لفظ دین میں با گنہوں کو چھو دین
خجیر زبان تیرے لب و الفقار میں
فکر نہ کرے میں کہ میری وار میں

چکے نہ کیوں وہ جسکو خدا آب تاب
کیا منہ کسی کا ہے کہ جو بڑھ کر جواب

۵۶۹
وہاں تک کہ ایک چھپ چھپ کر
وہاں تک کہ ایک چھپ چھپ کر
وہاں تک کہ ایک چھپ چھپ کر
وہاں تک کہ ایک چھپ چھپ کر

سب طور میں علی ولی کے جلال کے
سن لو کلام مصحف ناطق کے لال کے

۵۷۰
وہاں تک کہ ایک چھپ چھپ کر
وہاں تک کہ ایک چھپ چھپ کر
وہاں تک کہ ایک چھپ چھپ کر
وہاں تک کہ ایک چھپ چھپ کر

جب میں بڑھا تو کوئی کو الٹو لگا شام
چلے کر تو قبلہ دین کے غلام پر

۵۷۱
وہاں تک کہ ایک چھپ چھپ کر
وہاں تک کہ ایک چھپ چھپ کر
وہاں تک کہ ایک چھپ چھپ کر
وہاں تک کہ ایک چھپ چھپ کر

یارانہ عند لب کو بھی چھپے کا تھا
لہرین سیاہ ساپ کی دم اڑ دھو کا تھا

۵۷۲
وہاں تک کہ ایک چھپ چھپ کر
وہاں تک کہ ایک چھپ چھپ کر
وہاں تک کہ ایک چھپ چھپ کر
وہاں تک کہ ایک چھپ چھپ کر

جبتک بھرون میں مشک الی کو چھپو
شیر آگیا قریب ترالی کو چھپو رو

۵۷۳
وہاں تک کہ ایک چھپ چھپ کر
وہاں تک کہ ایک چھپ چھپ کر
وہاں تک کہ ایک چھپ چھپ کر
وہاں تک کہ ایک چھپ چھپ کر

مرحب فقط سمند سر گر کہ نہ اٹھ سکا
گاد زمین سے تیغ کا لنگر نہ اٹھ سکا

۵۷۴
وہاں تک کہ ایک چھپ چھپ کر
وہاں تک کہ ایک چھپ چھپ کر
وہاں تک کہ ایک چھپ چھپ کر
وہاں تک کہ ایک چھپ چھپ کر

شیرین محاسر سے تڑپ کر نکل پڑی
لیلا سے فتح خمیہ سے باہر نکل پڑی

| | | |
|---|--|--|
| <p>۵۵۵ سپاہی سپاہ عدو سپاہی اس غل پو اشو اسد سپاہی دیا بھون ملوت فوج سپاہی ملواری سپاہی سپاہی</p> | <p>۵۵۶ سپاہی سپاہی سپاہی سپاہی سپاہی سپاہی سپاہی سپاہی سپاہی سپاہی سپاہی سپاہی</p> | <p>۵۵۷ سپاہی سپاہی سپاہی سپاہی سپاہی سپاہی سپاہی سپاہی سپاہی سپاہی سپاہی سپاہی</p> |
| <p>کئی شکست فوجی اس دہشت گھوڑا اسفود کو بھانڈ گیا ایک تین</p> | <p>پریان ڈھین کہ تازہ بلا آئی جانیرا الٹی زمین یہ شور ہوا آسمان پر</p> | <p>رستم خاموش کہ میں کہ اسفود پار تھا اکدم بھی تھم گیا تو یہ دو تھاوہ چار تھا</p> |
| <p>۵۵۸ سپاہی سپاہی سپاہی سپاہی سپاہی سپاہی سپاہی سپاہی سپاہی سپاہی سپاہی سپاہی</p> | <p>۵۵۹ سپاہی سپاہی سپاہی سپاہی سپاہی سپاہی سپاہی سپاہی سپاہی سپاہی سپاہی سپاہی</p> | <p>۵۶۰ سپاہی سپاہی سپاہی سپاہی سپاہی سپاہی سپاہی سپاہی سپاہی سپاہی سپاہی سپاہی</p> |
| <p>یکساں جہنم میں شوکت نشان ہو تیغ ایسی پاشش ہوا سپاہوان ہو</p> | <p>پول تھان خون گرفتہ کوئی با سو تھا جو اس جھپٹ میں سامنے آیا شکار تھا</p> | <p>چھوڑ گئی گرت خون رکھنا ہوا ٹکے جس پر سر کو پھینک دے گرتی کاٹ گئے</p> |
| <p>۵۶۱ سپاہی سپاہی سپاہی سپاہی سپاہی سپاہی سپاہی سپاہی سپاہی سپاہی سپاہی سپاہی</p> | <p>۵۶۲ سپاہی سپاہی سپاہی سپاہی سپاہی سپاہی سپاہی سپاہی سپاہی سپاہی سپاہی سپاہی</p> | <p>۵۶۳ سپاہی سپاہی سپاہی سپاہی سپاہی سپاہی سپاہی سپاہی سپاہی سپاہی سپاہی سپاہی</p> |
| <p>نشر کی عقل گم ہوئی اور اکڑ گئی جس کا صفت جمی بھین ڈھنکڑ گئی</p> | <p>خیاں تھارے سے طبقہ اس میں کا جھنڈا علی کو لالے گاڑا تھا میں کا</p> | <p>بھاگا اگر نہ جنگ کا قابل ہو کوئی دو ہو کے رہ گیا جو تھا قابل ہو کوئی</p> |

| | | |
|--|--|--|
| <p>۱۴۵ جلب جگر و نیشہ خفگی غل سلطان ہو کہ برق سلطان جاکوئی قطار خود سیر نیک تر از یزدی پادشاه خفگی</p> | <p>۱۴۶ نفسه خاست لعل لال باب سخن کا فضل رنجی کچھ جب توفیق ہوئے کہ بران اسیل نہ رو حاصل</p> | <p>۱۴۷ تو گونجاؤ شیر ہو چاہتا کی میں باز کیوں کیوں بلو او سیر نوبین جو بیخ ہر پیر ہو جاو میر</p> |
| <p>اک سیرنی سوار جو گئے تھے زمین خالی سمند و درتے پھرے تھو کھین</p> | <p>صانع جنین یہ جو ہر ذاتی عطا کرے کلاک زبان بریدہ ناسکی کیا کرے</p> | <p>کو نری وہ برق نہ تو گزیر جلال برسی وہ خون کہ زکام پڑو کمال</p> |
| <p>۱۴۸ مردار جو گئے تھے مثل تواریب کیا آدمی کہ شکار نہ ہر تاب منجے روئی کی نہیں بلو تھو ابد اٹھی منجے جلی</p> | <p>۱۴۹ گزن تھی زینج ہر صفات کی دیا جو نہیں غنی تھی دھالو نہیں منجے چھپائی تھی زینج نہ کارون پڑھائی تھی</p> | <p>۱۵۰ بہن جلیجے کو کنا رہی نہ بانی جو نہ تھی روئی کو نہ کیجو کائنات میں دلیران جہنم ہر میری سیف و سحر</p> |
| <p>مرد تھا وہ جو زور میں بہرام گور تھا چار و لطف سرو کی برس کا شور تھا</p> | <p>ظلمت میں جو اس تھو شامی جال تھا لامع نہوتی تیغ توڑنا محال تھا</p> | <p>منجہ میں وہ اک ہر کہ کلجے کیا بھین نہر ہی اسی کہ زہر سر شیر ذکے آب میں</p> |
| <p>۱۵۱ کند کلکھن زرش افسر اسکی جلی کچھ تکی زبان عالم نمبال کی مانندگی تھی برقی موت مال کی وان کچھ زہر تھی خفگی</p> | <p>۱۵۲ منجی تھا تیغ سرگردان کیا جلی جاو کہ کو کینو کیا کتاب تھی کہ کچھ کیا جب نہ تھی کتاب تھا کچھ</p> | <p>۱۵۳ سن کر کی سیف بابی پو رہے کو کچھ ہر پو جو کھاٹ کھائی طے دراشا جو کچھ بابی پو</p> |
| <p>وہ نو سوار کیا کہ اس برق تابکا وہ موج آب کی پھچھو احباب کا</p> | <p>آنا نہ تھا جو برھکر سرگیا سیر کچھ ڈر تھا کہ وہ نہ کین شوق لقمہ کچھ</p> | <p>خولی اصبحی نے پڑیا نشان کو عزت کا جو ش کیا اک بلوان کو</p> |

| | | |
|---|--|---|
| <p>۱۵۱ ارگے بیا پیر وہ بل غنیمت رناتے بچے باندھو دوسرے کانہی گرز سر پستی کا لاکھوں لاکھوں جان بچا</p> | <p>۱۵۲ غنیمت غنیمت غنیمت اس گزٹ بابت غنیمت غنیمت غنیمت غنیمت غنیمت غنیمت غنیمت</p> | <p>۱۵۳ عالم انہی زور و سفاک دھوی گزٹ غنیمت غنیمت غنیمت غنیمت اسے ساک غلامی کا</p> |
| <p>دب دیکھا یا نکند یا اس لیر کو دیکھو من روک لیتا ہوں بے شکر کو</p> | <p>دہشت سے منہ پھڑکے سکا تیغ تیز کو تو بچ گیا ہی جھانک کر کو بچے گزٹ کو</p> | <p>کیا نیرہ و کسندہ شلح اور بیل شیر و کے سامنے وہ تاشاہ کھیل</p> |
| <p>۱۵۴ آبا بیکو نامے سے بڑے بڑے انبان بایا کو صدایا بدہ کیم تو تیرے ہی بہت اور لیم انہی بھلا چلے تیری بیکو قلم</p> | <p>۱۵۵ بیکو گزٹ بیکو گزٹ بیکو گزٹ بیکو گزٹ بیکو گزٹ بیکو گزٹ وہ مر جھوڑی بیکو گزٹ</p> | <p>۱۵۶ غنیمت غنیمت غنیمت غنیمت غنیمت غنیمت غنیمت غنیمت غنیمت غنیمت غنیمت غنیمت</p> |
| <p>مارا ہر سیکر و لگو بہادر بڑا ہونین صفین میں علی سے اکیلا لڑا ہونین</p> | <p>ہر دم جھکے چلن ہی یہ تیغ اسیل کا تعریف اپنی خود یہ ہی شیوہ لیل کا</p> | <p>خفتے اور گھٹکی طاق گھٹی ہوئی دیکھی میں پیر کی بوڑھی کھی ہوئی</p> |
| <p>۱۵۷ فرما با صدق سے منتر کا نام کا دیکھو زبان سخن علی کا نام یہ کیا ہے اور کیا ہے غنیمت کا نام کہ میں عمر و حیات غنیمت کا نام</p> | <p>۱۵۸ کیا غنیمت کا نام ہے غنیمت کا نام کیا غنیمت کا نام ہے غنیمت کا نام کیا غنیمت کا نام ہے غنیمت کا نام کیا غنیمت کا نام ہے غنیمت کا نام</p> | <p>۱۵۹ فرما با صدق سے منتر کا نام کا دیکھو زبان سخن علی کا نام یہ کیا ہے اور کیا ہے غنیمت کا نام کہ میں عمر و حیات غنیمت کا نام</p> |
| <p>فوجو تین الامانکا لہان غل کھانین حیدر جو لڑا ہے کبھی ہجرا ہین</p> | <p>اداب کا محل ہے زبان اپنی تمام لے سوکھیاں گلاب کے کرے تو نام لے</p> | <p>پھر تو نہ وہ شان بھی زور و لگو کھی سب سگسی سپاہ گری کی جو لوک کھی</p> |

| | | |
|---|--|--|
| <p>۱۰۰ دو کوہ توفیق بر سر کباب بان بلبوب کو کلمتی بیخ وہ ہاتھ نصف سینے سے دونوں قدم کا بونچھ رہا ہے</p> | <p>۱۰۱ اگر دی صد کہ چاہا جان واد بہ ضرب باوگا حیاں پر خدا گواہ نصف کمر سے بین ہنساہ وینا اب ستر و ستر مہر ز باہریا</p> | <p>۱۰۲ انندھہ داخل بابو خباب زاکمال خیمہ بند سر حجاب اسد و عکس چہرہ تھوڑی گل جیسے حباب بونچھ ناگلاب</p> |
| <p>فرق آگیا سلا جین بیت بین ادنی تو تھا فرازین اعلیٰ نشیبین</p> | <p>توڑا در حصا رستم کے کوڑ کو اس دیو کو جو دو کیا کا ناہار کو</p> | <p>موجود سنی حسن حسن عجیب قی و نقر مچھلی ہر ایک نور کر دریا میں قی و نقر</p> |
| <p>۱۰۳ یکم کی سداسی گنڈ خاک احسن کا ساسی یونور ساس بڑھار درود گئے جو جگر و کبھی کبھی تیج بدلتی جگر</p> | <p>۱۰۴ بیکے چہرہ دیو جہاز طغیاب زیر قلعے اب چھٹی نیچے کی جھاگے سمٹ گئے ادھر خانان پوچھا قریب نہ جگر بدیو یاب</p> | <p>۱۰۵ کبار صفا کہانی کچھ جگہ کی گھوڑا کیو جھکے بار بار باہری زباہین زور کا باہری اوتاری سکو سناہ کر گھوڑی</p> |
| <p>ہر یہ شگون فتح و ظفر اس کے ساتھ کیونکر نہ حسین کو بازو کا ہاتھ</p> | <p>آئوہی ہجوم ہوا رنج و یاس کا دھیان آگیا حسین کے پوئی مایاس کا</p> | <p>کچھ کہ سکا نہ برا کب گرد و خراب گردن ہلا کے پھر لیا منہ کو آب</p> |
| <p>۱۰۶ اس طرح سر کر خیزین وہ بلون تکھو میو جھوٹی عباس پووان بولے دکھا کر تیج کو تھوڑا سب کو ہم</p> | <p>۱۰۷ جانبو کو غم دل تھا زینت گری جاہا کرینک چہرہ نہیں اب کچھ بون ندری باز تاب دریا کو چپے دکھا زباہو جانی میں</p> | <p>۱۰۸ بابت ہوا کہانی پر گناہ میں ہر دو پنجاب سب کا ہم سب کو اب بھی پوئی میں کیا کچھ بھڑکی بھڑکی</p> |
| <p>کرنے تھے جھوٹ موٹ جو بائیں اور دیکھا سمجھون لے ضرب علی کے طوہین</p> | <p>کسکا یہ منہ تھا پھر جو تھے گھاٹ کوئی دکر نشتر تو کیا نہ رہا جانور کوئی</p> | <p>دریا ستم کا یونان منڈا باجناب آجای جیسے بریہ آفتاب</p> |

| | | |
|---|---|--|
| <p>علاء حکایت از شیرین قلم گزیده نور اصفند بر آفتاب دین اکثر از کوثر بخت با انیس کمان سوز کوثر بخت جلالت نظر</p> | <p>علاء منگل نغمی از نغمہ فیل عالم جستہ ز با پای رب بر کی نام منہ جو سام بھی تھا تو پر حسام راز سے تھے تہہ کام انھیں کیا حکام</p> | <p>علاء بانی سوغالی دیکھو شیرین قطری کو کوثر کوثر بخت سجایہ جو خورشید بنیں بخت کھویر وان گری کوثر بخت</p> |
| <p>ماہی بھلی تھی سپہ بد صفات میں گر کر کے تیرے لگے مرد فرشتین</p> | <p>عہد رسول میں بھی ناسیرو پرنس حیدر بھی اسطرح کہی سیرور پرنس</p> | <p>غل تھا کہ بازو رشتہ دیجاہ کس لگے تینوں سر دست ابن اسد کس لگے</p> |
| <p>علاء زہ زور شور سے کرنا کی اور کھا جہنم زہ اور اسکی روانی وہ بار کھا کرنی تھی موت لاسوی ویا کھا کھا سیا باہی نظر کو پری پر کھا کھا</p> | <p>علاء بازو کا سینہ پر رکھی عسکرا ہو غبار ہو کیا نین افسر ہوا ہو ختم ہو کے شک پر یہ پکارا وہ ہو باب جاکو پسی سلک پسی آ ہو</p> | <p>علاء غش میں کہ شہین بن شکار ہو کدو کوئی کر کے عیاس ہو زخمی ز فامو کا شہین کی لاش ہو کشتار ہوا حضور کو جانی ہو</p> |
| <p>تن چاک چاک کرتی تھی ہر ضال کا قطرہ بھی چھوڑتی نہ تھی خون جلال کا</p> | <p>سر سبز ہون نہال تماہر ہر یہ جام خون مشک میں پانی بھر ہر</p> | <p>کیا دیکھئے شہید کو لاش کا حال ہو حکم ریس ہر کہ بدن پاشمال ہو</p> |
| <p>علاء گرتی تھیں چلیان نہ والا تھا و تھیں چوڑاں تھیں جو بختا خستے تھیں وہ بارش خدایا کمانو کی تھیں گزار تھا تراویں خون سیر تھیں</p> | <p>علاء جاننا زبان دکھا کو ٹھوڑا مامور چھپ چھپ کر گرتی خال داہر حلیں جو بخت کی ضربیں داہر مغصہ ہے گرتے گرتے ناخدا ہر</p> | <p>علاء بیتور تھا کہ اہل ختم کو تھی کیا شہ کو سنبھالو لے بین بخت کونی تیغ کھینچ پری شاہ کربلا واسد سر گرتی جلی کا گلیا</p> |
| <p>زخمی داہر جو بھاگتھو اس کا زار میں لالہ کے کھیت پھولی ہو تھو کھجارت میں</p> | <p>داؤتو سیر پکڑی مشک جو اسل ضرر ناوک در آئی مچھلیوں کی طرح اس میں</p> | <p>سر لہٹے بھر نیگے صف نابکار کے مرجا بیگا حسین ہزار ڈکوار کے</p> |

| | | |
|---|--|--|
| <p>۱۱۹ خاکستر از خاکستری که در خاکستر رو در خاکستر که در خاکستر سجده می کند در خاکستر خاکستر از خاکستر که در خاکستر</p> | <p>۱۲۰ جلای زلف از زلف که در زلف ای که در زلف که در زلف زلف از زلف که در زلف زلف از زلف که در زلف</p> | <p>۱۲۱ عجاس که در عجاس که در عجاس در عجاس که در عجاس عجاس از عجاس که در عجاس عجاس از عجاس که در عجاس</p> |
| <p>صد می گویم پیری بهی مان عجیب مضطر منون حضور که لاش قریب</p> | <p>آئی بتا ہی گویم علی و عقیل بچه تماہ ہو گوی سبط رسول</p> | <p>نہاے قدم شبہ رسول نام نہ گردن بہنہالی ہا غونہ یکس نام نہ</p> |
| <p>۱۲۲ چشمہ کبریا کہ در چشمہ کبریا حضرت جبریل علیہ السلام لاشکری کہ در دین جبریل زویہ زینب زینب</p> | <p>۱۲۳ بہر کہ در لاش جبریل زینب علیہ السلام دیکھا سنہ کلمہ زینب منہ کلمہ زینب</p> | <p>۱۲۴ وایا کیون نہی بود صدمہ کبریا اک آہ سر جبریل یولا و باو کیا کیا از کہ جان غلام آید ایک سر زینب زینب</p> |
| <p>بایا جری کو خلق سے مزہ موڑے ہو بھائی کو دیکھا بھائی نے دم توڑے ہو</p> | <p>اندری عشق گرد بھر اس دہر کے ہو سے بے اٹھا کے کلمہ ماتہ نیر کے</p> | <p>روکی اجل نے راہ جب از گزشت شانو سزا تھ قطع ہو کچھ نہ پس</p> |
| <p>۱۲۵ فایا جری کو خلق سے مزہ موڑے ہو بھائی کو دیکھا بھائی نے دم توڑے ہو</p> | <p>۱۲۶ گھلے بھر عیال نام ایک بے شانوی وہ تھ خاک کلمہ ماتہ نیر کے کلمہ ماتہ نیر کے مصلطفے سے کلمہ ماتہ نیر کے</p> | <p>۱۲۷ کلمہ ماتہ نیر کے کلمہ ماتہ نیر کے بھولی نین وہ تھ شانوی کلمہ ماتہ نیر کے اعداد کلمہ ماتہ نیر کے کلمہ ماتہ نیر کے نصیب کلمہ ماتہ نیر کے کلمہ ماتہ نیر کے</p> |
| <p>انکھو زرعین ہی ان جوہر انکھ برخون علم ہے خاکہ چھائی پر شک</p> | <p>ایہا مات اب چلے مرے بازو کو توڑ کر اتے تھے سامنے انکھیں پاؤں کو توڑ کر</p> | <p>سن لچو پرسی جو صدمہ گزر گئے شریت بہ نزد بچو کہ ہم پاس گئے</p> |

۱۳۶
جلال شاہ جہان شاہ سہروردی
صدر کاتبین قتل ہوئے
مستطاف سے کہا جھوٹا
ہمنکل
لاؤ لادو خاک پتہ یونان علم

وہاں سے روئے روضہ عباس کیا
نورانی شمار لاش لایمکی وجہ کیا
نور حسین نقاب حبس با وفا
دور ہی غرض کہ با سبط

۱۲۱۵
سخن کا کہ تو اپنے حق کا تعالٰیٰ سے
گروئے و اکابر سے بھلائی سے
سخن کہ ایسا خدا کی
بین سخن کہ ہیں بھلائی
اس طرح جان کی کہ ہیں بھلائی

سبکترین روئین مضموم محاکمات کی
یہ لاش ہر لہوین بھر می میرھا میکی

ساحل بہ ہندی بچوت پاش پاش کو
غیمے میں لہو نجایو خادم کی لاش کو

نندی لمو کی ندرت زخموسو بہ گئی
لوڈی کو حسرت آخری حدت کی دگئی

کتاب
از کتب فاخره علمیه که در این مکتب
نام کو اعلیٰ حضرت سکینه رکعتی صد
مستطاب و مستقیم و مستقیم
صدیق و مستقیم و مستقیم

۱۲۱
 کسانیکو کونجی بیرون
 ورد کو کونجی بیرون
 بی بی بی بی بی بی بی بی
 بی بی بی بی بی بی بی بی
 بی بی بی بی بی بی بی بی

[illegible]

تیروں سب کے مشک بھی پانی بھی چھائی
مراؤنگی کہ میری بے متے جان می

بانی تلف جو ہو نیکی صد اٹھارہ من
یہ تھی یغنی ن بھری ہوئے کچھ چھپا سزا

رہے ہوئے بھی اسی نہ صورت دکھائی کو
لبا تھا کہ منع کر گئے لاشہ ٹھانی کو

بازو کٹانے جی سی سر زینگی پتیا
زائچہ خفا منع ٹ کر کی پتیا
لوٹ کے شک نہی سر زینگی پتیا
سلا

۱۲۵
 یہ کہ جو اس کے ہوتے تمام
 اس کے عیب سے رو بہ عباس تک تمام
 یہی علم کہ نہیں واضح ہوا
 یہی بین بال کو نہیں وہ جانکر تمام

۱۷۱
 سے بھی انہی جان کو صبا فدا کیا
 و از فلک رخ سدری ملک فدا کیا
 جو بھی کتبہ اسکو قدم سے جدا کیا
 ہر گاہی یہ پیری سخی وہ کیا کیا

کیا کیا نہ ایک جا نیراف گزر گئی
ہی ہری پانی مانگنے والی نہ مر گئی

موسىٰ انکے سنیوں کو بھی مصلیٰ سے
موسىٰ یغروں کے کالجے لکھتے تھے

ما ہوتا یا د کرتے جو اکدم کیوں
زمین عسی رہ گئی یا تم کیوں

| | | |
|---|---|---|
| <p>صاحب شہنشاہ کمان نشان اس کا تخت تارین حسین بیچ نشان ایک صاحب جو او را شہی جان جس باد او کو زنجیریں بیک جان</p> | <p>دعا بین کرے سر جو بیا بصد کا کرنے باقہ تمام سر بن سطح کہا بہر سر جو بیا جان بین خدا سر جو بیا جان بیک جان بیک جان</p> | <p>سر ایک لکھا کا سر بن بین بین کیا لکھا کا سر بن بین بین نہر سر جو بیا جان بین بین نہر سر جو بیا جان بین بین</p> |
| <p>اگر اس علم کا سار غور مانیں ہو ہیکا نام تمھارا ترخہ خانے میں ہو ہیکا</p> | <p>جوا نگر گداوہ کس کو ملے جہان میں رونا ہمارے لاشق ایک ٹی آن میں</p> | <p>نہر سر جو بیا جان بین بین نہر سر جو بیا جان بین بین نہر سر جو بیا جان بین بین نہر سر جو بیا جان بین بین</p> |
| <p>صاحب بین بیا کب کو آرون صاحب بین بیا کب کو آرون صاحب بین بیا کب کو آرون صاحب بین بیا کب کو آرون</p> | <p>دعا بین کرے سر جو بیا بصد کا کرنے باقہ تمام سر بن سطح کہا بہر سر جو بیا جان بین خدا سر جو بیا جان بیک جان بیک جان</p> | <p>نہر سر جو بیا جان بین بین نہر سر جو بیا جان بین بین نہر سر جو بیا جان بین بین نہر سر جو بیا جان بین بین</p> |
| <p>غرت پر آویس میں الی کے ہاتھ ہو ہون کا زہ را ڈا اور قہر کا ساتھ ہو</p> | <p>احوال پیرا دی سرور کا نظم کر اب مرثیہ شہادت اکبر کا نظم کر</p> | <p>نہر سر جو بیا جان بین بین نہر سر جو بیا جان بین بین نہر سر جو بیا جان بین بین نہر سر جو بیا جان بین بین</p> |
| <p>صاحب بین بیا کب کو آرون صاحب بین بیا کب کو آرون صاحب بین بیا کب کو آرون صاحب بین بیا کب کو آرون</p> | <p>سلام بین کرے سر جو بیا بصد کا کرنے باقہ تمام سر بن سطح کہا بہر سر جو بیا جان بین خدا سر جو بیا جان بیک جان بیک جان</p> | <p>نہر سر جو بیا جان بین بین نہر سر جو بیا جان بین بین نہر سر جو بیا جان بین بین نہر سر جو بیا جان بین بین</p> |
| <p>قبرین ان اور تہ کے پھولوں کی پاس ہو میری بھی قبر کی ترب کے پاس ہو</p> | <p>نہر سر جو بیا جان بین بین نہر سر جو بیا جان بین بین نہر سر جو بیا جان بین بین نہر سر جو بیا جان بین بین</p> | <p>نہر سر جو بیا جان بین بین نہر سر جو بیا جان بین بین نہر سر جو بیا جان بین بین نہر سر جو بیا جان بین بین</p> |

دین میں غیر کا مضبوطی کچھ کچھ
 دی صد لئے کر اس کے کہ باہر
 کیوں نہ نہ اسرار احسان علی ہوں پو
 ماہ ہوا کو بھی لے آؤ تھی حیدر باہر
 وضعت پر کیا جب تک حبیب علی
 آئی صدائی آواز کہ باہر باہر
 قتل سرور کا بعد سے کہ ہر اس کے ساتھ
 تختہ دل شہم سے آئے میں اب باہر
 کیا صفائی آ کر آ جا جو بھی
 دی صد آئینہ دل کے کہ باہر باہر
 ہے زبان نہ میں تھپ تھپ ہر باہر
 اپنی شہر تو فہم میں ہر باہر
 اور صبا بوی محل فاطمہ بان بھی لانا
 اس میں سے جلی جا بوی باہر باہر

دیکھ کر شمس الدیوان طاکار حسین
 نہ کر کے بکھانا ہے باہر باہر
 شاعر وفات اکبر سے دنیا نشید
 کہیں سے نہ ہو جاوے صند باہر
 کہتی تھی تھوڑا صغیر آفاق ہر کو
 چھٹا دھیر کے پہلو مل مضطرب باہر
 شاہ خمیر میں دہری علی حسین
 ہر چہ بیچ شرف میں مہ انور باہر
 غلج و انج مسینی کو شہر ہر باہر
 دن کو بویہ ہر کوئی ہر باہر
 اشہد ان بنید اللہ ہے جو انی ہر باہر
 سبے جا با کہ ہوا میں کاتب لہی
 شہر نے مغر جو کیا گاؤں میں کاتب لہی
 نکلے نکلے سے اسوار ہے اندر باہر

میں تھا کا کہنے میں الی ہر باہر
 اسکا خون لپی کر گئی تیغ و دیکر باہر
 بانو کہ تھی بڑھو اتیہ دعائیں کو
 گھڑی بان پہل پر ہیں صغیر باہر
 بھوت نہیں صغیر بان دھو کہ تھی ہر
 اس خاطر سے بھلا جاوے تو صر باہر
 ہر دھوئیں کی کتنا کہ دھوئیں
 دروہو نہوئے در اسیر باہر
 رباعی
 فردوس سے روح مصطفائی آئی ہر
 بھوکو نہیں جی ہوئی صبا آئی ہر
 نگہ زمین تگری سے عزادار حسین
 بان گلشن جنت کی پو آئی ہر

| | | |
|---|--|--|
| <p>۴۰ اس طرح ادج رینہ پنج کجا اس سرزمین تیغ علی کا پنا نصیب بازو و شادہ بین کجا باریک سبکو غزوہ پیروزہ رن کجا</p> | <p>۴۱ اندر آند آعباس بن عباس دیکھا ہو غار بنو کعبہ غور ملنے میں لے لیر کے ہر دلی کو بھٹ جوشن سے نو غول جوش</p> | <p>۴۲ شکل وصف حسن علمدار لقا ہر گون عالم سر کلمے جدا شب بیاہ آو کوئی سر کلمے جدا تنہا غن حریف کو کھو کھو</p> |
| <p>نقشہ کھینچے ہر برد لاورگی حرب کا کو فہمین روم و شام میں کھو ضرب کا</p> | <p>اک شور ہی کہ ہاتھ اٹھاو لڑائی سر دریا پہ شیر آتا ہی بھاگو ترائی سر</p> | <p>کتاب ہر دل بہ قدرت ربی و دہر پہلو سے آفتاب میں ملے دہر</p> |
| <p>۴۳ جاتا ہی بازو و شادہ بین کجا اس کا اشتیاق ہی خالق کی راہ میں اس عرض خیابان شادہ بین کجا فوج شہر سماں میں کجا</p> | <p>۴۴ لشکر میں آکر کجا پناہ کجا نوب صدیقین ہر عجب میں کجا بیابان در غلغلہ ناک و نغان نہیں ہو کوئی شہنشاہن</p> | <p>۴۵ جہنم کے مطلع انوار کجا اربابین ہر عجب میں کجا وہ زلف و روی حضرت عباس کجا گریہ ارباب و وطن کجا</p> |
| <p>۴۶ یہ جان نثار آپ کا جھوٹ جا پڑا دیکھنے کے پھر حضور کہ کیا سو کہ پڑا</p> | <p>اس داغ سر حسین جہنم محال ہو دشمن بھی ور ہی ہن خضر کا حال ہو</p> | <p>حیران دل ہے طبع کو بھی بچ تو ہے اکجا ہیں درویش بہ نیا انقلاب ہے</p> |
| <p>۴۷ جہنم کے جہنم میں کجا جہنم کے جہنم میں کجا جہنم کے جہنم میں کجا جہنم کے جہنم میں کجا</p> | <p>۴۸ یہ کہ تھا آئی ساری ختم یہ کہ تھا آئی ساری ختم یہ کہ تھا آئی ساری ختم یہ کہ تھا آئی ساری ختم</p> | <p>۴۹ جہنم کے جہنم میں کجا جہنم کے جہنم میں کجا جہنم کے جہنم میں کجا جہنم کے جہنم میں کجا</p> |
| <p>اس برے سے نو چہ چہ ولی جلا برپا ہو کیون غل کہ احد بر علی جلا</p> | <p>غل تھا کہ وزرہ دار حق کو ولی کہین کنو بکرنون دیر کہ بیٹے علی کہین</p> | <p>نشیہ کہتہ ہن میں آتی ہے نور کی یہ تو دکھا ہی ہو چمکے بن طور کی</p> |

| | | |
|---|--|---|
| <p>۱۰۰ دندان حیدر کی بجائے باغ دیکھو تو میں کیا ہوں میں نے یہ سب دیکھا ہے وہاں پہلے کبھی نہیں</p> | <p>۱۰۱ پہلے لگا رہو وہ لہندہ تھا نظر اٹھانے سے کیا ہوا کالو علم کو کہہ دو بہتر ہے یہ</p> | <p>۱۰۲ دندان حیدر کی بجائے باغ دیکھو تو میں کیا ہوں میں نے یہ سب دیکھا ہے وہاں پہلے کبھی نہیں</p> |
| <p>جو ہر ذریعہ حسن سے ساری چاہ گئے جب سارے سارے چاہ گئے</p> | <p>وہاں جو ان بھی شہر خراب ہوا جس سے تمنی تو لے ہو رہی جاتی تھی</p> | <p>ہیں تاجدار گلشن حسنہ شہر کے مالک ہیں ہاں میں میں آٹھون شہر کے</p> |
| <p>۱۰۳ فہم کی سیہ آنکھوں کی پانچ ستر کی سیہ آنکھوں کی ابن علی کی سیہ آنکھوں کی</p> | <p>۱۰۴ نورین کا کہہ دو پانچ ستر کی سیہ آنکھوں کی ابن علی کی سیہ آنکھوں کی</p> | <p>۱۰۵ نورین کا کہہ دو پانچ ستر کی سیہ آنکھوں کی ابن علی کی سیہ آنکھوں کی</p> |
| <p>کرتی ہے خون کلیجوں کو جیون لیر کی آہو تو گیا ہوا کچھ چھپکتی ہر شیر کی</p> | <p>آؤ ابھی جو غیظ علی کے نشان کو دریا تو کیا ہے چین و ساز جہان کو</p> | <p>بگڑیں تو روم و شام کو چھوڑیں چین کو میں درق کی طرح الٹ دیں میں کو</p> |
| <p>۱۰۶ انہوں نے وہ دور کر دیا تو انہوں نے وہ دور کر دیا میں نے یہ سب دیکھا ہے</p> | <p>۱۰۷ انہوں نے وہ دور کر دیا تو انہوں نے وہ دور کر دیا میں نے یہ سب دیکھا ہے</p> | <p>۱۰۸ انہوں نے وہ دور کر دیا تو انہوں نے وہ دور کر دیا میں نے یہ سب دیکھا ہے</p> |
| <p>ناب قدم وہ ہیں کہ زیور کی دم میں جب فتح پائی تو جہاں اس دم قدم میں</p> | <p>فہم کی سیہ آنکھوں کی پانچ ستر کی سیہ آنکھوں کی ابن علی کی سیہ آنکھوں کی</p> | <p>تو را وہ در تو ہو گئی خیش ہار کو خندق کا بل بنا دیا اسکے کو اڑ کو</p> |

| | | |
|--|--|--|
| <p>۵۷ بنی علی کا دیر کے دیو کی باریک ہر کسی میں شہر الہی کی باریک براعظم جہاں کی باریک کیا نارنگی کی باریک</p> | <p>۵۸ کھڑا باد بے کھڑا باد بے کھڑا باد بے کھڑا باد بے</p> | <p>۵۹ کھڑا باد بے کھڑا باد بے کھڑا باد بے کھڑا باد بے</p> |
| <p>مہلت تیر تیغ شہنشاہ جان ملی ایمان جیٹ لای تو انکو امان ملی</p> | <p>غارتی کے دہرے سے جگر کے خون بھریو ہر پر کے نشان نہ گون</p> | <p>دانشی بڑھی جو تیغ نو ذرا کی زمین زین کے گئی زمین دس زمین</p> |
| <p>۶۰ کاہل تیرے علم کی شہر نشاہت کی شہر یہی جو آتی حکم کی شہر کیا جی کی شہر</p> | <p>۶۱ کھڑا باد بے کھڑا باد بے کھڑا باد بے کھڑا باد بے</p> | <p>۶۲ کھڑا باد بے کھڑا باد بے کھڑا باد بے کھڑا باد بے</p> |
| <p>دم بھر نہ پھر میان نام اسکو کل پڑی گوازی کے ار سے بکلی نکل پڑی</p> | <p>شعلو نسو اسکے چار طرف تیری ہی کو یا مٹی آب تیغ میں آتش بھری ہی</p> | <p>ہر ترہ رد کے جہر موت نکار مٹی بھاگو ہو چو کی ہر اکسو بکار مٹی</p> |
| <p>۶۳ نارک ملے نو شہر نولا سام آج کل بازو کی شاہ نام جلد دیو تیغ لطف نام میں اہل کی باریک</p> | <p>۶۴ کھڑا باد بے کھڑا باد بے کھڑا باد بے کھڑا باد بے</p> | <p>۶۵ کھڑا باد بے کھڑا باد بے کھڑا باد بے کھڑا باد بے</p> |
| <p>بڑھنا تیغ کا کہ موت کے گھٹے دھنا کو منہ پر ایک سے کارہ گے</p> | <p>منہ دیکھا اسکا جسے اس جا لکھی ہوئی بھرتی مٹی فوج شام میں بکلی نہ ہوئی</p> | <p>وہ شواہ خونہ رکھی مٹی سے نہ باج سر وہا لیں سیاہ ہو گئیں جن میں اسکی آج سر</p> |

[illegible]

| | | |
|--|--|--|
| <p>۱۰۰ وہ شے کہ ان کے لئے توفیق کا نور ہو کہ وہ اس کی طرف سے نور ہو کہ وہ اس کی طرف سے نور ہو کہ وہ اس کی طرف سے</p> | <p>۱۰۰ دل کا حال و حال و حال و حال نور ہو کہ وہ اس کی طرف سے نور ہو کہ وہ اس کی طرف سے نور ہو کہ وہ اس کی طرف سے</p> | <p>۱۰۰ دل کا حال و حال و حال و حال نور ہو کہ وہ اس کی طرف سے نور ہو کہ وہ اس کی طرف سے نور ہو کہ وہ اس کی طرف سے</p> |
| <p>۱۰۰ یسا اور اس علم کا ہو کیا سکی نشان ہر فتح کی توفیق ان ظفر کا نشان ہو</p> | <p>۱۰۰ شوخی غضب کی ہو تو تیار نہ ہو اب کیا کہوں کہ قافہ میں نہ ہو</p> | <p>۱۰۰ دم میں فرار سب پہ نہام ہو گئی عباس کے جہاد کی ان صوم ہو گئی</p> |
| <p>۱۰۰ نہانے کی جگہ کی توفیق کا نشان نور ہو کہ وہ اس کی طرف سے نور ہو کہ وہ اس کی طرف سے نور ہو کہ وہ اس کی طرف سے</p> | <p>۱۰۰ دل کا حال و حال و حال و حال نور ہو کہ وہ اس کی طرف سے نور ہو کہ وہ اس کی طرف سے نور ہو کہ وہ اس کی طرف سے</p> | <p>۱۰۰ دل کا حال و حال و حال و حال نور ہو کہ وہ اس کی طرف سے نور ہو کہ وہ اس کی طرف سے نور ہو کہ وہ اس کی طرف سے</p> |
| <p>۱۰۰ نور ہو کہ وہ اس کی طرف سے نور ہو کہ وہ اس کی طرف سے نور ہو کہ وہ اس کی طرف سے نور ہو کہ وہ اس کی طرف سے</p> | <p>۱۰۰ رکنا بھلا کسی سے وہ کیا دار و گیر سرعت کا اشتراک تھا اسکے خیر میں</p> | <p>۱۰۰ غل تھا کہ ساری شان ابقا شکار ہو اس کی فرس سے نہ ایسا سوار ہو</p> |
| <p>۱۰۰ نور ہو کہ وہ اس کی طرف سے نور ہو کہ وہ اس کی طرف سے نور ہو کہ وہ اس کی طرف سے نور ہو کہ وہ اس کی طرف سے</p> | <p>۱۰۰ نور ہو کہ وہ اس کی طرف سے نور ہو کہ وہ اس کی طرف سے نور ہو کہ وہ اس کی طرف سے نور ہو کہ وہ اس کی طرف سے</p> | <p>۱۰۰ نور ہو کہ وہ اس کی طرف سے نور ہو کہ وہ اس کی طرف سے نور ہو کہ وہ اس کی طرف سے نور ہو کہ وہ اس کی طرف سے</p> |
| <p>۱۰۰ نور ہو کہ وہ اس کی طرف سے نور ہو کہ وہ اس کی طرف سے نور ہو کہ وہ اس کی طرف سے نور ہو کہ وہ اس کی طرف سے</p> | <p>۱۰۰ نور ہو کہ وہ اس کی طرف سے نور ہو کہ وہ اس کی طرف سے نور ہو کہ وہ اس کی طرف سے نور ہو کہ وہ اس کی طرف سے</p> | <p>۱۰۰ نور ہو کہ وہ اس کی طرف سے نور ہو کہ وہ اس کی طرف سے نور ہو کہ وہ اس کی طرف سے نور ہو کہ وہ اس کی طرف سے</p> |

| | | |
|---|---|---|
| ۵۵۵ منا ان حبیبہ و شہدائے عین کے تھی باب کے زبیل زور اور دھن کے نہ کہ بیل نکاح میں سب سے پہلے | ۵۵۵ یاد دہی کا کہ جو کچھ اظہار دوں کہ شہدائے عین کے تھی باب کے زبیل نکاح میں سب سے پہلے | ۵۵۵ یاد دہی کا کہ جو کچھ اظہار دوں کہ شہدائے عین کے تھی باب کے زبیل نکاح میں سب سے پہلے |
| حالی تم شہدائے عین دوڑے ہو کہ جو کچھ اظہار دوں کہ شہدائے عین کے تھی باب کے زبیل | میں کیا پیوں کہ آل نبی شہدائے عین بے ذوالجملہ محبہ پانی حرام ہے | لاکھوں میں لکھ گیا تھا وہ ہر حسین کا تین تین تین گروہ چھین بازو حسین کا |
| ۵۵۵ یکجا جو کچھ اظہار دوں کہ شہدائے عین کے تھی باب کے زبیل نکاح میں سب سے پہلے | ۵۵۵ یکجا جو کچھ اظہار دوں کہ شہدائے عین کے تھی باب کے زبیل نکاح میں سب سے پہلے | ۵۵۵ یکجا جو کچھ اظہار دوں کہ شہدائے عین کے تھی باب کے زبیل نکاح میں سب سے پہلے |
| جب بسا با وفا ہو تو کیا دل کو کل پر منہ کو کلیجہ آگیا آستو کل پر | خوڑند مجھ سے فاطمہ کا نور عین ہو ہوئے بے آب و شہدائے عین تو حسین ہو | جو بے جوہر طرے جلے جسم پاک پر وہ دو سر بھی تھوڑا کر کے خاک پر |
| ۵۵۵ یکجا جو کچھ اظہار دوں کہ شہدائے عین کے تھی باب کے زبیل نکاح میں سب سے پہلے | ۵۵۵ یکجا جو کچھ اظہار دوں کہ شہدائے عین کے تھی باب کے زبیل نکاح میں سب سے پہلے | ۵۵۵ یکجا جو کچھ اظہار دوں کہ شہدائے عین کے تھی باب کے زبیل نکاح میں سب سے پہلے |
| مقبضہ کیا ترانی تہ دم میں لیرے مشکیزہ بھر کے رکھ لیا کاغذ ہیرے | توڑو کہ حسین علیہ السلام کی تصویر بھر دو خوب میں اس شہدائے عین کی | محبوب بشیر ہو تو کیا حسین پر پانی کو ہر دیکھ کے گھوٹے سے گر پڑے |

| | | |
|---|--|--|
| <p>۱۰۰ کلیں خاک پر لپٹے لپٹے سب کو بھجوا دے ریا شاہ جو دینے غلامی دیکھو ان اقا کو جی چاہتا ہو دیکھو ان اقا کو</p> | <p>۱۰۱ کلیں ترے پیر ہو سب کلیں ترے پیر ہو سب کلیں ترے پیر ہو سب کلیں ترے پیر ہو سب</p> | <p>۱۰۲ کلیں ترے پیر ہو سب کلیں ترے پیر ہو سب کلیں ترے پیر ہو سب کلیں ترے پیر ہو سب</p> |
| <p>حیدر کے آفتاب کو دیکھو موت آئے اگر حضور کے آگے تو خوب</p> | <p>ٹوٹا پہاڑ عم کا دل رزاک پر اک آہ کر کے گر پڑے شیر خاک پر</p> | <p>یہ لطف ایک بندہ رب غفور پر جی چاہتا ہو قہر یوں ٹھکر غفور پر</p> |
| <p>۱۰۳ سننے میں صبر کرو مجھ کو دینے میں صبر کرو مجھ کو دینے میں صبر کرو مجھ کو دینے میں صبر کرو مجھ کو</p> | <p>۱۰۴ سننے میں صبر کرو مجھ کو دینے میں صبر کرو مجھ کو دینے میں صبر کرو مجھ کو دینے میں صبر کرو مجھ کو</p> | <p>۱۰۵ سننے میں صبر کرو مجھ کو دینے میں صبر کرو مجھ کو دینے میں صبر کرو مجھ کو دینے میں صبر کرو مجھ کو</p> |
| <p>یہ تفرقہ صغیفی میں افسوس پر گیا گو یا حسین آج علی سی بچہ پر گیا</p> | <p>کچھ بات ہو چھپے بہن اشک کام کی توڑی کر صغیفی میں سبیل نام کی</p> | <p>ہر وقت مرگ نشہ لی کا و نور ہر تلوارین یہ پری میں کہ تن جو چور ہر</p> |
| <p>۱۰۶ دیکھ کر کہا کہ یہ صغیفی صدی ہوئی کہ یہ صغیفی صدی ہوئی کہ یہ صغیفی صدی ہوئی کہ یہ صغیفی</p> | <p>۱۰۷ دیکھ کر کہا کہ یہ صغیفی صدی ہوئی کہ یہ صغیفی صدی ہوئی کہ یہ صغیفی صدی ہوئی کہ یہ صغیفی</p> | <p>۱۰۸ دیکھ کر کہا کہ یہ صغیفی صدی ہوئی کہ یہ صغیفی صدی ہوئی کہ یہ صغیفی صدی ہوئی کہ یہ صغیفی</p> |
| <p>اندھیرے نگاہ میں تپتا رہا مرنے سے پیار دیکھائی دنا جا رہا</p> | <p>مشکیز بھر کے وہ پانہ لائیک کیوں لوگوں نے مرے کو گھٹائیک</p> | <p>پا یادہ میں نے جو مجھے مطلوب گیا پر مرتدہ م سکنہ سے محبوب گیا</p> |

| | | |
|---|--|--|
| <p>۱۷۷ یہ کہو نہ چھپا لیا گوشتِ شہزادی اور نہ اس سے اس نے اس سے اس سے جکبی نے اسے اور بھی جاننا ہی اور از بھی نہ انی پھر نہ اس کی</p> | <p>۱۷۸ کہنے عرض کی کہ طلیح بخت یار نکلا تو تھوڑے دن عیاسیوں میرا وہ سکنہ بھی باخبر ہو چکا لائے ہیں سبکیاں کو پاشا اور</p> | <p>۱۷۹ تکے تھکے علم شاہ کر بلا آئی قریب روجہ عیاسیوں لے لکھا اس علم کی بالین صید کا کرے تھیں بین و انت کی تیل</p> |
| <p>خاموش ہو کے دار فنا سے گزر گئے پشیم روتے رہ گئے عباس گئے</p> | <p>عاشق ہے وہ ہما سن گزرا نیکی بھی دیکھی چاکی لاش تو مر جائیگی بھی</p> | <p>صد مہ بڑا ہو فاطمہ کے نور عین کو یہ کیا ہوا جو اپنے چہرہ احسین کو</p> |
| <p>۱۸۰ رو کر بکارو شاہ زمان مصیبتا کو گر گیا پشیم جو ان د مصیبتا اب کون اٹھا لکھا نشان د مصیبتا عباس بابتیکے کمان د مصیبتا</p> | <p>۱۸۱ اک آہ کہے دانشور لکھے شاہ مجبور وایا روز سب او نہ جانی کی بے نقش علم کو یکے ملے چہرہ خشم کر نعل خاک تھا اس غلام زانور</p> | <p>۱۸۲ صاحبِ منتجبہ کی بے یار و نبین میرا ہون در دل کی بے یار و نبین بہشتی کھوئے ابھین سطحے ہونین وایا ہونین صاحب کی بے یار و نبین</p> |
| <p>بچنے کے حق میں بھی نہ کہا کچھ بان سر قد مژگو منہ کو رکھ لے سدا ہر ہان سر</p> | <p>راکب بغیر مضرب و اشکبار تھا بدخون علم سے غم کا نشان نکلا تھا</p> | <p>نبیوں کی سیم جانے گزر گئے جھل میں آپ جھوڑ کر نو لڑی کو گئے</p> |
| <p>۱۸۳ یہ کہو نہ چھپا لیا گوشتِ شہزادی اور نہ اس سے اس نے اس سے اس سے جکبی نے اسے اور بھی جاننا ہی اور از بھی نہ انی پھر نہ اس کی</p> | <p>۱۸۴ کہنے عرض کی کہ طلیح بخت یار نکلا تو تھوڑے دن عیاسیوں میرا وہ سکنہ بھی باخبر ہو چکا لائے ہیں سبکیاں کو پاشا اور</p> | <p>۱۸۵ تکے تھکے علم شاہ کر بلا آئی قریب روجہ عیاسیوں لے لکھا اس علم کی بالین صید کا کرے تھیں بین و انت کی تیل</p> |
| <p>ہم رو رہی ہیں نہ کہو بھی تم کہو نہ ہنیں کیسی تیز آئی کہ اب بولے ہنیں</p> | <p>کون مجھ سے اپنی چاندنی صورت چھپائی ہر ہر کیسی خون پھری مشک آئی</p> | <p>کہتے ہیں وہ کہ جان ہم انی گواہی کیا رن سوا با جان ہمار نہ آئی</p> |

| | | |
|--|--|--|
| <p>مرثیہ بسن شمشاد از آنکه در چرخ ببار ببارت در چرخ ببارت کجاست که در چرخ ببارت کجاست که در چرخ ببارت</p> | <p>مرثیہ دیکھا جو شاہ نے ملاں ببار دیکھا جو شاہ نے ملاں ببار دیکھا جو شاہ نے ملاں ببار دیکھا جو شاہ نے ملاں ببار</p> | <p>مرثیہ بوسن شمشاد از آنکه در چرخ ببار بوسن شمشاد از آنکه در چرخ ببار بوسن شمشاد از آنکه در چرخ ببار بوسن شمشاد از آنکه در چرخ ببار</p> |
| <p>کچھ سو جھٹا نہیں میں ہی حالت تیار ہی سارا جہاں لکھو نیل سہم سیاہ ہی</p> | <p>مرلین جو ہم تو ظلم کے قہقار میں ہو ابلانشین حسین کی قہقار میں ہو</p> | <p>مستول ہو گیا تری جوت کے دور پہ امداد اس غلام کی مولا ضرور ہے</p> |
| <p>مرثیہ رشتہ لاہین کی نظر کو کھائی رشتہ لاہین کی نظر کو کھائی رشتہ لاہین کی نظر کو کھائی رشتہ لاہین کی نظر کو کھائی</p> | <p>مرثیہ جانی کے شہر میں جانی کو قہقار جانی کے شہر میں جانی کو قہقار جانی کے شہر میں جانی کو قہقار جانی کے شہر میں جانی کو قہقار</p> | <p>مرثیہ مولانا یوسف کے دم کا تیر مولانا یوسف کے دم کا تیر مولانا یوسف کے دم کا تیر مولانا یوسف کے دم کا تیر</p> |
| <p>اب کرنا میں تو جیستی ہبا نیکے ہم نیکو کے خاتمہ زندا نہیں ہا نیکے</p> | <p>بستر راہ حق میں جو ظلم شہزاد نقدیر میں لکھا ہے کہ نہا شہزاد</p> | <p>کچھ سو جھٹا نہیں میں ہی حالت تیار ہی سارا جہاں لکھو نیل سہم سیاہ ہی</p> |

| | | |
|---|--|--|
| <p>۱۵ ساج سامووار کربال ہے دل نقش بند جلوہ حسن جمال ہے بنیل غلام نورق تبتال ہے تربین نگاربان کربال ہے</p> | <p>۱۶ بخشا تھانی صاحب کرم کو خامہ مصرین ہلکی سی نور کا نور نور تھادی کا مغل عالم نور نور تھادی کا مغل عالم نور</p> | <p>۱۷ ننگی منظر و منظر یکجا کس جلیقہ اس سر کا من رہی کیون اسیر غم و غم رہی کیون اسیر غم و غم</p> |
| <p>کستی طبع شکل رسول مان کھنچے غامریہ چار شاہی کہ تصور جان کھنچے</p> | <p>جلوہ یہ ہے نور رسالت بابا کا وزہ ہو نہیں بھی اسی آفتاب کا</p> | <p>محرم کو سی چاہیے عضو مقوین حال نیا جا کے عرض کر اسکے حضور میں</p> |
| <p>۱۸ جان کون ہو جان کون طریقہ کون سا کون والا کون وہ غیر کون کون وہ کون وہ کون</p> | <p>۱۹ دور رسد کون تیار ہو یاد کون چین کون کون کون چین کون کون کون</p> | <p>۲۰ قباض غنی غنی کسان سب کے عالم کون منج خدا کے بند کون منج خدا کے بند کون</p> |
| <p>نخ ہر کہ سمع شاہ کردی کی ہے تصور نو جوانی خیر نور کی ہے</p> | <p>دو نور سردی جو گزرتا نگاہ سے یوسف نور عمر بھر بھی نکلتے نہ چاہ سے</p> | <p>سور رفاہ کی ہے خرمیہ عالمین ابر کرم بر شاہ اس قفس سالمین</p> |
| <p>۲۱ نور احب شاہ شاہ نور احب شاہ شاہ نور احب شاہ شاہ نور احب شاہ شاہ</p> | <p>۲۲ نور احب شاہ شاہ نور احب شاہ شاہ نور احب شاہ شاہ نور احب شاہ شاہ</p> | <p>۲۳ نور احب شاہ شاہ نور احب شاہ شاہ نور احب شاہ شاہ نور احب شاہ شاہ</p> |
| <p>یہ بات نور و عقل سے قریب مفضل وہی ہے جو کجا جی ہے</p> | <p>اسب صرف ہو گیا دولت فانی خالی ہو رہا ہے کہ سال کف فانی</p> | <p>دیکھی جو شوکت در شاہی دب کیا دربار سزاؤں اغلہ اسے طلب کیا</p> |

| | | |
|---|---|--|
| <p>۵۱ جبرتی میں بیگم کو جو تھوڑا دین منظور ہو کر کہیں جہنم میں منتظر ہو کر کہیں جہنم میں منتظر ہو کر کہیں جہنم میں منتظر ہو کر کہیں جہنم میں</p> | <p>۵۲ خلیفہ خلیفہ دیا صاحب جلال مان بایا ہے کہ ہر تھوڑا لال خوش و خرم کے سرے کا جابجا ہر حال اولاد و اولاد کے قابل ہر حال</p> | <p>۵۳ چھوڑ دیکھیں کہ نہ تو ان کی جانے جہان میں چھوڑ کر کسان کی چھوڑ دیکھیں کہ نہ تو ان کی چھوڑ دیکھیں کہ نہ تو ان کی چھوڑ دیکھیں کہ نہ تو ان کی</p> |
| <p>جلوے سے ہر وہ ماہ بھی شرمندہ ہو گئے گویا جناب ختم رسل زندہ ہو گئے</p> | <p>پیارا ہوا اجل کا اُسے اشتیاق ہے اکبرے نوجوان حسین کا فراق ہے</p> | <p>حسرت ہے وقت قتل بھی گردن میں ہاتھوں لاشے بھی ساتھ سر بھی سانوں ساتھ ہوں</p> |
| <p>۵۴ اقبال اس پر کہے جھکوت شرم یون جہنم قباب جہان سے ہو مشتاق ہیں کی ریا ت کو کہ ہم جھکے وہ نوجوان</p> | <p>۵۵ عجب سار برادر قیود و قیود عجب سار برادر قیود و قیود عجب سار برادر قیود و قیود عجب سار برادر قیود و قیود</p> | <p>۵۶ عجب سار برادر قیود و قیود عجب سار برادر قیود و قیود عجب سار برادر قیود و قیود عجب سار برادر قیود و قیود</p> |
| <p>دل پر اٹھائے داغ کوئی نورین کا دنیا میں ہے تو ہی یہ کلیجہ حسین کا</p> | <p>جاننا غم ہے سب رسالتاب کو روتے ہیں دیکھو دیکھو کے اس آفتاب کو</p> | <p>ایسی ہوئی کسی یہ مصیبت نہو نیگی تم کیا تمام خلق خدا ہمارو نیگی</p> |
| <p>۵۷ کون اپنی ضعیفی کی اس کون اپنی ضعیفی کی اس کون اپنی ضعیفی کی اس کون اپنی ضعیفی کی اس</p> | <p>۵۸ نصرت وہ پتھر ہے کہ جان چلو نصرت وہ پتھر ہے کہ جان چلو نصرت وہ پتھر ہے کہ جان چلو نصرت وہ پتھر ہے کہ جان چلو</p> | <p>۵۹ نصرت وہ پتھر ہے کہ جان چلو نصرت وہ پتھر ہے کہ جان چلو نصرت وہ پتھر ہے کہ جان چلو نصرت وہ پتھر ہے کہ جان چلو</p> |
| <p>کتے ہیں فرق ہو گا نہ شکر کہ میں اکبر شہر خالق اکبر کی راہ میں ہے</p> | <p>تنہا کسی طرف کی نہ غربت میں راہ لو جانا عدم کو ہے تو ہمیں بھی نباہ لو</p> | <p>ان فتنوں میں چھوڑ کے جانا قبول ہے بابا کا ٹکڑا ٹکڑا کرین کھانا قبول ہے</p> |

| | | |
|---|---|---|
| <p>۴۳۵</p> <p>میرزا حسن بن ابوالفضل میرزا حسن بن ابوالفضل میرزا حسن بن ابوالفضل میرزا حسن بن ابوالفضل میرزا حسن بن ابوالفضل میرزا حسن بن ابوالفضل میرزا حسن بن ابوالفضل میرزا حسن بن ابوالفضل میرزا حسن بن ابوالفضل میرزا حسن بن ابوالفضل</p> | <p>۴۳۶</p> <p>میرزا حسن بن ابوالفضل میرزا حسن بن ابوالفضل میرزا حسن بن ابوالفضل میرزا حسن بن ابوالفضل میرزا حسن بن ابوالفضل میرزا حسن بن ابوالفضل میرزا حسن بن ابوالفضل میرزا حسن بن ابوالفضل میرزا حسن بن ابوالفضل میرزا حسن بن ابوالفضل</p> | <p>۴۳۷</p> <p>میرزا حسن بن ابوالفضل میرزا حسن بن ابوالفضل میرزا حسن بن ابوالفضل میرزا حسن بن ابوالفضل میرزا حسن بن ابوالفضل میرزا حسن بن ابوالفضل میرزا حسن بن ابوالفضل میرزا حسن بن ابوالفضل میرزا حسن بن ابوالفضل میرزا حسن بن ابوالفضل</p> |
| <p>مردہ ام حسن غریب کے پیارے شہید ہون جی چاہتا ہوں ساتھ تمہارے شہید ہون</p> | <p>کھا کر سنان جنوین دادا کے جائینگے ہم اپنی لاش آپ اٹھو کے جائینگے</p> | <p>پھر جائینگے فرس سدا پاش پاش پر تم دیکھنا رہا بھی نہو گی لاش پر</p> |
| <p>۴۳۸</p> <p>میرزا حسن بن ابوالفضل میرزا حسن بن ابوالفضل میرزا حسن بن ابوالفضل میرزا حسن بن ابوالفضل میرزا حسن بن ابوالفضل میرزا حسن بن ابوالفضل میرزا حسن بن ابوالفضل میرزا حسن بن ابوالفضل میرزا حسن بن ابوالفضل میرزا حسن بن ابوالفضل</p> | <p>۴۳۹</p> <p>میرزا حسن بن ابوالفضل میرزا حسن بن ابوالفضل میرزا حسن بن ابوالفضل میرزا حسن بن ابوالفضل میرزا حسن بن ابوالفضل میرزا حسن بن ابوالفضل میرزا حسن بن ابوالفضل میرزا حسن بن ابوالفضل میرزا حسن بن ابوالفضل میرزا حسن بن ابوالفضل</p> | <p>۴۴۰</p> <p>میرزا حسن بن ابوالفضل میرزا حسن بن ابوالفضل میرزا حسن بن ابوالفضل میرزا حسن بن ابوالفضل میرزا حسن بن ابوالفضل میرزا حسن بن ابوالفضل میرزا حسن بن ابوالفضل میرزا حسن بن ابوالفضل میرزا حسن بن ابوالفضل میرزا حسن بن ابوالفضل</p> |
| <p>خاک اس سپرہ دیکھ جو تیغون میں پاپ کو خادم کے بعد کوئی نہ رو کے گا آپ کو</p> | <p>مجرور جسم آپ کا دیکھانہ جا یگا بیٹے سے خون باپ کا دیکھانہ جا یگا</p> | <p>بہر خدا قبول ہو کہت غلام کا مجھے نہ دیکھا جا یگا لاشہ امام کا</p> |
| <p>۴۴۱</p> <p>میرزا حسن بن ابوالفضل میرزا حسن بن ابوالفضل میرزا حسن بن ابوالفضل میرزا حسن بن ابوالفضل میرزا حسن بن ابوالفضل میرزا حسن بن ابوالفضل میرزا حسن بن ابوالفضل میرزا حسن بن ابوالفضل میرزا حسن بن ابوالفضل میرزا حسن بن ابوالفضل</p> | <p>۴۴۲</p> <p>میرزا حسن بن ابوالفضل میرزا حسن بن ابوالفضل میرزا حسن بن ابوالفضل میرزا حسن بن ابوالفضل میرزا حسن بن ابوالفضل میرزا حسن بن ابوالفضل میرزا حسن بن ابوالفضل میرزا حسن بن ابوالفضل میرزا حسن بن ابوالفضل میرزا حسن بن ابوالفضل</p> | <p>۴۴۳</p> <p>میرزا حسن بن ابوالفضل میرزا حسن بن ابوالفضل میرزا حسن بن ابوالفضل میرزا حسن بن ابوالفضل میرزا حسن بن ابوالفضل میرزا حسن بن ابوالفضل میرزا حسن بن ابوالفضل میرزا حسن بن ابوالفضل میرزا حسن بن ابوالفضل میرزا حسن بن ابوالفضل</p> |
| <p>چھوڑینگے مرنے والے بہر حال آپ کو زندہ رکھے خدا صدہ سی سال آپ کو</p> | <p>جیتے رہینگے دیکھ کے مرنا ہم آپ کا ہر لال سنگ بھونہ دل ہے یہ باپ کا</p> | <p>تہہ کے سپر کو قحی نہ غرض ننگ و نام سے لیکر پد کو ساتھ لڑا فوج شام سے</p> |

| | | |
|---|---|---|
| <p>۵۳ فرمایا ہمیں کہ مرنے کا مہر کیا فرمایا ہمیں کہ خوارق تو چھپو کیا چاہا جو خود اپنے گائیکے کا مہر کیا منزل پہ آنا ہو چکے گائیکے کا مہر کیا سہاگہ لگا لگا مہر کیا</p> | <p>۵۴ پہنایا کچھ طبع جان کر دینے مرد کی دیکھو اب بھی روکا کئی قدیموں کی جگہ چھپا یا پس نہ آئے سہاگہ میں سلطان جو رہا</p> | <p>۵۵ کتنے مہر میں اتنی ہی مہر میں کیونکہ تیرے مہر میں نہا نے دو پیارے کو نہا جو دھون میں نہا نے دو ستارے میں کہ پہلے مہر میں نہا نے دو</p> |
| <p>بکین میں قافلے کو گریا ہی جائیگا منزل پر گرتے پڑتے ہوئے ہی جائیگا</p> | <p>نغمہ شیر رنج مان کے کلیجے چل گئی مہر کی جان جسم سے گویا نکل گئی</p> | <p>شکوہ نہ بھائی کا نہ پسر کا گلہ کرو مہر ہو تم علی کی تمہیں فیصلہ کرو</p> |
| <p>۵۶ گوشت میں جاؤ مان کو چھو چھو کر ارمان چھوے ہو وہ جہنم کے رود و بار بار چھوئے جہنم کے بہار اپنے پائے والوں کا گلہ کرو</p> | <p>۵۷ جاگتے رہ جاؤ گے بولی گویا اب کیا خبر جو امر سے بابا کے پاچا فرمایا جب امر سے ہون میں چکا رہے ہیں چاہے لاکھ کے ہوں میں چکا</p> | <p>۵۸ جی جاؤں میں جو میرا مہر میں بابا کو پس میں روئے دل لعل بولی ملائیں لیکے پسے دل لعل مہر میں نہا جو ہے دھون میں چکا</p> |
| <p>خصت تمہیں پدے تو دی رزمگاہ کی اُسے تو چھو چھو جھین حسرت ہر پیا کی</p> | <p>نوکین ادھر میں سیف سنان خندگدا سُن لو کہ آہی ہر صد اہل جنگ کی</p> | <p>مرنے میں پہلے شہ سے ظفر و فلاح ہر باندھو سلاح تم یہ بھوپھی کی صلاح ہر</p> |
| <p>۵۹ بولایا ہاتھ جوڑے شہ سے و قیام بہا بے بی تو طہ بانی و قیام میکھیف گریختو بھی فرمایا جہنم نجا میں عدم کے سافے کی قیام</p> | <p>۶۰ کون چل سب چھو چھو کر چاہے کوئی زمین میں اب کے سو فقد تمام ہو چھو چھو کر کیا چھو چھو چھو کر</p> | <p>۶۱ کیونکہ گنتی ہے ہر مہر میں تہنہ ہر مہر میں ہر مہر میں مان نہ کہا یہ نہا جو نہا جو صاحب یہ کہے مہر میں نہا جو</p> |
| <p>خصت میں کچھ بھی عذر نہ اہل حرم میں مہر میں ہر سہل جو مولا کر مہر میں</p> | <p>بڑھتا ہوں جب تو گرو دیہ پرتے ہر پائے بھیسلا کے ہاتھ پاؤں گرتے ہر پائے</p> | <p>جاننا ہر مہر میں غمور میں طاس ہر آپ پر یہ گھر میں مہر میں فوج کا رخ ہو یا پر</p> |

| | | |
|--|---|---|
| <p>۵۷۷ واری محل سرائین بھدواب اکلیم جاو و خاک روئے بے شکست بشخصین نہ دیکھ سکنے کے پیشانی پر حسین جوین و دین</p> | <p>۵۷۸ نخشا جان دو دو ہوئی سر علی خوش ہوئے جبک سر علی کئے رپ رپ بختین غلام کو خداست کا حق صوبہ بختین</p> | <p>۵۷۹ روئے بہت پہلے آسمان جاب پوشاں تھاپ بلی باب تباب تہیہ راج کے ساتھ آنے لکھنیا روا چھوٹی کا کھیلے</p> |
| <p>معلوم ہے کہ جان فدا کر کے آدے اُس وقت اب میں آونگی جس کے آگے</p> | <p>فرمایا ضبط کر کے یہ اس سو گوارنے نخشا یہ جان و دل تمہیں خدمت گزارنے</p> | <p>چلائی مان کہ داغ کلیجہ میں گر گیا باہر سدھارے آپ بھر اگھر اچر گیا</p> |
| <p>۵۸۰ دور سے بغیر امت رہے تو کیا بے آب و حیات پیاست رہے تو کیا دنیا میں مبتلا نہ دامت رہے تو کیا ایسے پر عبد سلاست رہے تو کیا</p> | <p>۵۸۱ جانی ترن سے جان کے کیا چشتین تیغون میں حسین نہیں جان و دم دن بے یار و آشنا جو ہوئے نہ بین نہیں چھوٹی چھوٹی چھوٹی</p> | <p>۵۸۲ ہوا عقاب باد پہ پیچھے نہ بیا اگر چہ شہر سندھو ال چن بیا مرد غبار موج نہ چرچا چن بیا و دھوا وہ شہر کا پوچھنا</p> |
| <p>غم سے ہر غلصی نہ ستم سے نجات ہے گر آج مر گئے تو ابد تک حیات ہے</p> | <p>دکھو درد اکلیم پہ ہن ساری جہان کے لاے میں اب تو دلبر زہرا کی جان کے</p> | <p>تن کر چلا سمند کہ تخت ہوا چلا فوج چشم جلو میں لیے بادشا چلا</p> |
| <p>۵۸۳ یہ کھوئے ہیں شہر کے پولا وہ غلام آمان شہر آپ کی دانائی سے غلام ہم سب فخر ہے مدد قبلہ انکا جو کچھ ہوئے ہیں ہم کیا وہ کام</p> | <p>۵۸۴ شہر نے کہا مراد اپنی سدھاری آئے ہی نصرت آپ کی پائی سدھاری راضی ہوئی ہوئی جانی سدھاری خفا میں نے عقدہ شہر کی سدھاری</p> | <p>۵۸۵ جلدی وہ شہر کا وہ چہرہ تھک گو یا براق پہ تیرے عین فلک جاب پتی پہ موج تھا وہ فرساج جاب جانی تیری جانی تھی تھک جاب</p> |
| <p>یا بابہ میرے ظلم میں میں بقیہ رہوں اب وہ بخش دینے کا امیدوار ہوں</p> | <p>ڈیوڑھی پہ چھوڑے ہیں آنسو بہانے کو جیتے رہے تو آئیے لاشہ اٹھانے کو</p> | <p>برہم غلام جو وسعت دشت تیز تھی چال اسکی سرسری کہیں سرسری تھی</p> |

| | | |
|---|---|---|
| <p>۱۷۷ چمکا تا تاباک و کرکے پیو جا تا کس بنائے کس کے پیو گر می پائی جان تی پان پیو جعل تھاڑے کیوں کر پائیو</p> | <p>۱۷۸ اسوار کی نظر گام اسکے واسے ہر فن شوق غور گام اسکے واسے ہر خرام پیر خرام اسکے واسے نار یا نہ کا نام اسکے واسے</p> | <p>۱۷۹ شیشہ کھڑے ہو کر پیو توڑی کے کرکے کرکے پیو نہیں گھل پیو جو پیو پیو سادہ لوح و سرور پیو</p> |
| <p>۱۸۰ قرقر ہوا نفس کی جو تھنوں کی آتی تھی صرصر بھی مثل گرد قدم سر کی جاتی تھی</p> | <p>۱۸۱ اڑ جائے برگ کاہ اگر متصل ہے لشکر کے قلب میں ہو راکب کا دل ہے</p> | <p>۱۸۲ لگتا ہوا ہر رنگ بھی ہر طرح طور بھی ہوتا نہ پایہ گل تو اگر تاکچہ اور بھی</p> |
| <p>۱۸۳ اک شوق تھا چرخ سحر میں تھی بجائے وہ بھی سا جو پیو پیو بہان کے بال اٹھائے ہو کیا منہ دور میں پیو پیو کرکے وہ فلک یہ</p> | <p>۱۸۴ راکب فیض کے پیر پیو پیو سرسبز کے کرکے کرکے پیو سنتا کرکے اشارے پیو پیو گھوڑوں سے سی کا پیو پیو</p> | <p>۱۸۵ کافی کرکے کرکے کرکے پیو کرکے کرکے کرکے کرکے پیو جلبی تک سواد حق میں پیو سنبیل کی اصل کیا بھلا کرکے پیو</p> |
| <p>۱۸۶ گرد اٹھکے بیٹھنے بھی نہ پائے زمین پر دور یہ ختم کر کے پھرائے زمین پر</p> | <p>۱۸۷ دکھلا رہا ہوں جلوہ تصویر مصطفیٰ دیکھو ہوا گھوڑے تصویر مصطفیٰ</p> | <p>۱۸۸ گلچین سے پوچھو ہمیں اگر شبابا ہے یہ عنبر ارم وہ چمن کی گیاہ ہے</p> |
| <p>۱۸۹ سوار کیوں کرکے کرکے کرکے روکے اسے صاف پلے کرکے شیشہ ہر کرکے کرکے کرکے صرر کرکے کرکے کرکے کرکے</p> | <p>۱۹۰ تھا وہ دینی خف اشک کیا چھوڑی تھی خف چج دھج دھج دھج دھج وہ اب دونوں کے دھج دھج</p> | <p>۱۹۱ شنا کرکے کرکے کرکے کرکے چھل کرکے کرکے کرکے کرکے سنبیل کرکے کرکے کرکے کرکے بجائے دو کرکے کرکے کرکے</p> |
| <p>۱۹۲ ترہین عرق میں شرم سے گھوڑ کرکے برقع میں یہ برق جہندہ برق کے</p> | <p>۱۹۳ صدقے شان چمن پہ خوشرو جہان کے حورین بھی کہتی تھیں کہ شاد اس حوان کے</p> | <p>۱۹۴ ثولیدہ وہ سلسلہ احمد کی آل کا دعویٰ بھی صد نہیں آشفہ حال کا</p> |

یعنی بانوں سے
گھوڑے کا نیکی صورت
نہیں کرکے کرکے کرکے
دل ملا اور فوراً
گھوڑے کے
دوبان میں پیو پیو
قلب دل کی
رجائے خاطر ہوا
مبالغہ کرکے کرکے
دل کرکے کرکے
توڑی کرکے کرکے
روسلو ہوا جاتی ہے

| | | |
|---|--|---|
| ۵۶۷ رنگ فروغ صبح زلفانی خواب بزرگ آفتاب جوی آب نور سکا دور نظر کے جو جواب میر پر سر سے چو پہ پہ نقاب | ۵۶۸ کھنچے عصا بگڑ پاپ و تلم پت بھی نور کرت چشم پر تلم مختار گریں پتہ در کان جو دبلم مطہا حین نظر کرے سرم | ۵۶۹ کیا بات ان لوگوں میں چہ چہ مٹھ پھین مہین صلح سے جہ جہ زکریا کے واسطے پہر کر رہ سکھ جان تپے میں چاہے چہ |
| انداز اس کے حسن میں سارا سحر کا ہے سجدے کا یہ نشان نہیں تارا سحر کا ہے | دیکھو چشم غوریہ شان اکہ ہے پتلی سیاہ خانہ یلی نگاہ ہے | جان کشیوں کی انکے بھلا کیا بیان ہے یہ لب اسی کے ہیں جو خدا کی زبان ہے |
| ۵۶۸ کیا تیرا کتاب نہ بین کیا کھنچ چو کے کو ان زلف مقبیل کیا کھنچ ابو دیوان زلف کیا کھنچ اتر کر سر سے کیا کھنچ | ۵۶۹ مکھون ہجرت دندان میں کیا کھنچ ان نظام نظم تیرے کیا کھنچ نہان صد و سوچ میں کیا کھنچ اور ان صدف میں موج کیا کھنچ | موتے میں م میں قتل جو سرکش جہان میں ہیں قدرت خدا کی تیغ کے جو ہر کمان میں ہیں |
| ۵۶۹ نہیں یہ مصوفیہ پاپ و تلم باز پتہ خط حکیم قدرت و تلم نقطہ میں کیا کھنچ و جا اس کی دان سے نہر ہو تلم | ۵۷۰ خالی تہا میں آب گہرے دہن نہیں موتی بھرے ہیں نہ دین مجال سخن نہیں | ۵۷۱ پاتے ہیں رنگ نثر اس کے نظم سے یہ ایشیہ با نوے عالم کے شمر سے |
| ۵۷۱ گر چشم سرمہ سا نظر ایک دم کرے آہو چہ اس کے آنکھوں کو وہیل دم کرے | ہاں قرب اس دہن کا قریب القیاس ہے سر نہر کیوں نہ کہ کوثر کے پاس ہے | ۵۷۲ پتہ میں حسن زخاں نصیب قربان کو حبیب عشق میں کیا کھنچ خود کو حبیب عشق میں کیا کھنچ نہ خان کی کھنچ ایسا کھنچ |

۵۷۳
عین اکمال
چشم خیر
نظر چو چو
فر ہو چاہے
یعنی جی

| | | |
|---|---|---|
| <p>۷۷ گورکھلاؤ شمع ہر گروں آئینہ پڑوے ہر آئی کے دھڑکن آئینہ بازو صاف صاف تہ جوشن آئینہ سینے کا دیکھ کر سارا تن آئینہ</p> | <p>۷۸ علوم ہو گئی ساری سب ابن حسین کے سید انیسویں صفین سپاہ کے سید انیسویں کھولے نشان درت ہوئی موج</p> | <p>۷۹ آپا جو کر تہ تہ سید الانام بابم درود پڑھنے کے آئینہ بوسے لڑنے کے یونی وائل نام انداز یہ کلامی کا ہر لاکلام</p> |
| <p>خالی نہیں بھرے ہو ساعد صفائی سے روشن کلائی پنچے سے پنچہ کلائی سے</p> | <p>اندھی گھٹا سپاہ پھر سرون کی موج میں لہرائیں مچھلیاں بھی سمندر کے موج میں</p> | <p>حجت کے بھی زبان میں نکو ادا کی بھی رحمت کے بھی ہن صاکنائے غضب کی بھی</p> |
| <p>۸۰ سینہ صفائیں صبح ارم صد گم آگے بیان ہو گا جو اس پہچان گم آگے عدم کہ میں رہ رہ رہ رہ بکریہ و کابینہ میں وہ چاند سے گم</p> | <p>۸۱ کو کا ستارہ جوشن میں تہ شکار نیرون کو تو نے گے مردان سحر نیکا ہو تمام رسالوں میں ایک بار کھینچے گے کھینچے گے پھار</p> | <p>۸۲ یون کی بیان شجاعت ضحاک تھپڑا گے صفوں میں دلان بادر جلی چک گئی جو بیکر دو الفقتار پاؤں کے کافرون کو تھلا تھلا کر</p> |
| <p>منظور ہر کہ جلد جان سے سفر کریں جنت کی راہ سر کو قدم کر کے سر کریں</p> | <p>باجے بچے ہم عرب و ترک و روم کے جنگی جوان صفوں سے بڑھے جھوم جھوم کے</p> | <p>سینوں میں دل نہیں سے میتاب ہو گے جو خیر تھے اُنکے جگر آب ہو گے</p> |
| <p>۸۳ شام تک نہیں درگاہ گیا یون چ سبھی درگاہ گیا گہشت کی طرف چل گیا چھوٹا ہو کارن کی پیشہ گیا</p> | <p>۸۴ گونا گونا دھڑے شیشیاں شیب بلنے کے دل میں جو تھے افصح العیب خامیر کجی نے جو آج زیب دار نہ بکون ہو لاریب</p> | <p>۸۵ کی اس نقش کی عین شیشین میرا پو پو روئے بکھڑا شیشین شباب غلام کا نور عین پیار علی کا فاطمہ مار کے لکھین</p> |
| <p>حیرت ہوئی صفوں میں ہر اک ہر اک کو اک غل ہوا کہ آئے محمد جہا کو</p> | <p>حسن بیان پہ جتنے جوان تھے اچھل پڑے جو جو سن تھے اُنکے تو آنسو کل پڑے</p> | <p>عشق ان سے تھا پیمبر والا صفات کو گودی میں نہ لگوتے تھے چھاتی پر ات کو</p> |

۱۷۷
جمع شباب یعنی
جوانان امیر خلیفہ
یعنی سردار
جوانان ہشت

۱۷۸
ان جوانوں نے جو پڑھا شمشاد

۴۷۲
بے زور دل صد بارہ حسین
آتش توڑی تیرے عاشق نگارہ حسین
محبوب تیرے تیرے تیرے حسین
جانی تھی تیرے تیرے حسین
شبہ پاس تیرا تیرا حسین

جسم کی جان دل و ہوش مصطفیٰ
طفلی میں جکا ہمد تھا آغوش مصطفیٰ

۴۷۳
بے نقیب میں ہو کر شہب
چوئی مصطفیٰ کی زبان صورت شہب
میکال و جہل نے اچھا کیا ادب
چھوڑا اچھا پایا حادوں کی طرح روضہ

وان پر بچھائے نیند نہ آئی جہان بھین
دین سب دایمیں کی طرح لوریان بھین

۴۷۴
سینہ کی سیر پہ دریا بہار
چرخ علوم ہر او قوس بہار
پتھر تیرا شوق خلد تو محبوب بہار
جہاں پہنچ کر کھلے یہ سہو بہار

سو گئے یہ صدف نہایت گل جک بوجھاتی ہر
فاطمہ بہشت کی بواہ اس آتی ہے

۴۷۵
و جب کہ ایک چادر کی چوٹی
بازو دین مصطفیٰ کی چوٹی
یون کر دواس کی کوئی اس سے لٹوئی
سکین غیب کو تیرے عزت کا منوئی

باطل کا ساتھ دیتے ہوئے تو حق مٹو گے
پیر و ہوس نیرید کے سید کو چھوڑ گے

۴۷۶
پانچ آئے حسین پاپا حسین نے
پاپا نے اک دشت کا سایا حسین نے
سکین پاپا حسین نے چچ حسین نے
انڈیا میں سکین کا دل دکھایا حسین نے

مولا ضعیف دوست ہیں با احتیاط ہیں
چوئی کا پاس ہر وہ سلیمان سبا ہیں

۴۷۷
حسین سادی شوق کو کون
دنیا میں ہر پہ درخت اور کون
گر نہیں تو پھر درخت اور کون
اس عہد میں ہر خضر و خشت اور کون

چاہیں جسے یہ اسکو خطاب ہے بری کریں
کافر ہو دین پرست اگر رہی کریں

۴۷۸
شعور حق نے دیا کہ وہ چور
دنیا میں مصطفیٰ کا واسا چور
اللہ کو نیند نہیں کسی کی ساندو
نیسلطنت رہی ہر کسی کی ساندو

اگر آج غدر بھی ہر مخالف ہوا بھی ہر
کل روز باز پرس بھی ہر اور خدا بھی ہر

۴۷۹
چھوٹے جب بیکر سے کیا کیا
اولاد سے مری مری کیا کیا
گتے کہہ دین انھیں تیل کیا
کھدوئے بلاب سکین بے آفتاب کیا

امداد کی گئی نہ کسی بیدریغ سے
کاٹا گلے کو تیرے فاقے میں تیغ سے

۴۸۰
چھوٹے سوانہ پتھر سے شرم
چھوٹی سی تھی سپاہ پتھر سے علم
رکھو کون چھوٹے چھوٹے شرم
رکھو کون چھوٹے چھوٹے شرم

ہمت نے چھوڑا ساتھ نہ ہوش و حواس
کیا کرتے قتل تم ہمیں مارا ہر پیاس نے

| | | |
|--|---|---|
| <p>۹۹۱ ویمنی غامخ غریب غریب غازی کی تیغ سے زلی کی کوٹیاہ دھالین اٹھانے بھانے پھر سے سیاہ جھٹیا جو پیر کھاٹ سے مٹا ہٹا کی</p> | <p>۹۹۲ مکھڑا کی پر یوسف جلال نے سکا کی زانے پر یہ سبلی لکھنے موہالین ٹھانین سے آہ خصال نے صورت دکھائی شیر خد کے جلال نے</p> | <p>۹۹۳ بکھڑا کی پر یوسف جلال نے سکا کی زانے پر یہ سبلی لکھنے موہالین ٹھانین سے آہ خصال نے صورت دکھائی شیر خد کے جلال نے</p> |
| <p>۹۹۲ ساحل پہا تھو دھوکو وہ آتے تھے جان سے دریادلی دکھا کے سدھار کر جان سے</p> | <p>۹۹۳ بجلی کہین بنا کہین کبک درمی بنا آکر ہوا پہا پہا یون پری بنا</p> | <p>۹۹۴ سنتا ہون نامورین ہا دین کیرین دیکھوں تو کیسے کیسے عربک دیرین</p> |
| <p>۹۹۳ پاپا وہ شیر جو نوتا تو دیکھتے عمر سے ہو جا جو نوتا تو دیکھتے بان موت کا گند جو نوتا تو دیکھتے مشکیزہ دوش پر جو نوتا تو دیکھتے</p> | <p>۹۹۴ وہ تھوئی مٹی مٹی سینے میں جال م ابلی مٹی وہ تھوئی مٹی جال غیر نشان کا گند جو نوتا تو دیکھتے سین جین سے بکھنے والوں جال</p> | <p>۹۹۵ وہ تھوئی مٹی مٹی سینے میں جال م ابلی مٹی وہ تھوئی مٹی جال غیر نشان کا گند جو نوتا تو دیکھتے سین جین سے بکھنے والوں جال</p> |
| <p>۹۹۴ بڑھتے اگر تو تیغ چمکتی دشت میں غازی جان دی سگینہ کے عشق میں</p> | <p>۹۹۵ راکب کا رخ سمجھ گیا کیا تیز ہوش تھا انرا اسی پرے میں جو فولاد پوش تھا</p> | <p>۹۹۶ باغی تھے جو تم کے شر انکول گئے زخموں کے پھول ہر شجر تن پہ کھل گئے</p> |
| <p>۹۹۵ بیتا سے روکا تھادہ صاحبک بیٹا علی کا بازو سے شانہ شہر رؤسپا و خدازیت غم تعلیم یافتہ میں مہر</p> | <p>۹۹۶ چنگ تار کی شاخا چنگ تار کی شاخا چنگ تار کی شاخا چنگ تار کی شاخا</p> | <p>۹۹۷ اک واجب حق کچا یاد دہوا جسے مقام میں تپا یاد دہوا جسے مقام میں تپا یاد دہوا جسے مقام میں تپا یاد دہوا</p> |
| <p>۹۹۶ آئے ہیں لو فرس کے طرار بھی دیکھو لو دو چار ہا تھ خیر ہمارے بھی دیکھو لو</p> | <p>۹۹۷ آئے ہیں نہیں جب تو جوان کے جاتے ہیں کیسے جری ہو تم کہ قدم سر کے جاتے ہیں</p> | <p>۹۹۸ اک چوٹ کھا کے ہٹ گیا جو تیرہ جولڑا دولا کھ میں نہ ایک شتی دو بدولڑا</p> |

۹۹۹
مرثیہ میر منس
مرثیہ میر منس
مرثیہ میر منس

| | | |
|---|---|--|
| <p>۱۰۳ آئی تاجک بستی بست سہ سہ کی خوشی افشان کا نظم اتر سالہ دارون وہا چاہل بن عین کا طبق ہوا</p> | <p>۱۰۴ میں کا قلب شکستہ میں کا دل شکستہ میں کا دل شکستہ میں کا دل شکستہ میں کا دل شکستہ</p> | <p>۱۰۵ میں کا دل شکستہ میں کا دل شکستہ میں کا دل شکستہ میں کا دل شکستہ میں کا دل شکستہ</p> |
| <p>۱۰۶ سینہ بھی چاک ہو گیا چہرہ بھی کٹ گیا اک دم میں بس حیات کا دفتر اٹ گیا</p> | <p>۱۰۷ میں رکھ رہے جسے منہ نہ لہجہ نہ لگے دیکھے تو خود مرین گلا کاٹنے لگے</p> | <p>۱۰۸ میں لکھ رہے جسے منہ نہ لہجہ نہ لگے دیکھے تو خود مرین گلا کاٹنے لگے</p> |
| <p>۱۰۹ میں کا دل شکستہ میں کا دل شکستہ میں کا دل شکستہ میں کا دل شکستہ میں کا دل شکستہ</p> | <p>۱۱۰ میں کا دل شکستہ میں کا دل شکستہ میں کا دل شکستہ میں کا دل شکستہ میں کا دل شکستہ</p> | <p>۱۱۱ میں کا دل شکستہ میں کا دل شکستہ میں کا دل شکستہ میں کا دل شکستہ میں کا دل شکستہ</p> |
| <p>۱۱۲ پہونچا ہر جوش تباہ فلک اسکی آب کا چشمہ اہل پڑے نہ کہیں آفتاب کا</p> | <p>۱۱۳ کیا اگر کہ تم کہیں دم بھر قرار لے منہ کاٹ ڈالے فوج کرے سر ہمارے</p> | <p>۱۱۴ میں کا دل شکستہ میں کا دل شکستہ میں کا دل شکستہ میں کا دل شکستہ میں کا دل شکستہ</p> |
| <p>۱۱۵ میں کا دل شکستہ میں کا دل شکستہ میں کا دل شکستہ میں کا دل شکستہ میں کا دل شکستہ</p> | <p>۱۱۶ میں کا دل شکستہ میں کا دل شکستہ میں کا دل شکستہ میں کا دل شکستہ میں کا دل شکستہ</p> | <p>۱۱۷ میں کا دل شکستہ میں کا دل شکستہ میں کا دل شکستہ میں کا دل شکستہ میں کا دل شکستہ</p> |
| <p>۱۱۸ کیے جو موت موت میں یہ لبریں نہیں آتش لباس کیوں اگر یہ لبریں نہیں</p> | <p>۱۱۹ جو ہر وہ دم پھر لے ہیں جکی مثال پر افشان چنی ہوئی ہر حسین ہلال پر</p> | <p>۱۲۰ میں کا دل شکستہ میں کا دل شکستہ میں کا دل شکستہ میں کا دل شکستہ میں کا دل شکستہ</p> |

| | | | | | | | | | | |
|---|---|--|--|---|---|---|---|---|---|---|
| ۱۱۰ بخت کی سیل خانہ خرابی کی کیا ہے جبرِ خدائی موجِ حجاب کی کیا ہے آمد اجل کی ظلم کی کیا ہے بخت کی سیل خانہ خرابی کی کیا ہے | ۱۱۱ بجلا تھا چھوڑ دو صفِ خاتم غصے میں سوجھتا تھا پتھرِ خاتم روکا پتھرِ حجب کی کیا ہے سکھوڑا شقی کی کیا ہے | ۱۱۲ کس بل و کھائین گرتو جیل کو نہ کل ٹپے ہوالین زمین پرتو پانی بھل ٹپے | ۱۱۳ روباہ سے پیک بھی نہ چھپکی دلیر کی روزِ سیہ کھاویا پتلی نے شیر کی | ۱۱۴ بخت کی سیل خانہ خرابی کی کیا ہے جبرِ خدائی موجِ حجاب کی کیا ہے آمد اجل کی ظلم کی کیا ہے بخت کی سیل خانہ خرابی کی کیا ہے | ۱۱۵ بخت کی سیل خانہ خرابی کی کیا ہے جبرِ خدائی موجِ حجاب کی کیا ہے آمد اجل کی ظلم کی کیا ہے بخت کی سیل خانہ خرابی کی کیا ہے | ۱۱۶ بخت کی سیل خانہ خرابی کی کیا ہے جبرِ خدائی موجِ حجاب کی کیا ہے آمد اجل کی ظلم کی کیا ہے بخت کی سیل خانہ خرابی کی کیا ہے | ۱۱۷ بخت کی سیل خانہ خرابی کی کیا ہے جبرِ خدائی موجِ حجاب کی کیا ہے آمد اجل کی ظلم کی کیا ہے بخت کی سیل خانہ خرابی کی کیا ہے | ۱۱۸ بخت کی سیل خانہ خرابی کی کیا ہے جبرِ خدائی موجِ حجاب کی کیا ہے آمد اجل کی ظلم کی کیا ہے بخت کی سیل خانہ خرابی کی کیا ہے | ۱۱۹ بخت کی سیل خانہ خرابی کی کیا ہے جبرِ خدائی موجِ حجاب کی کیا ہے آمد اجل کی ظلم کی کیا ہے بخت کی سیل خانہ خرابی کی کیا ہے | ۱۲۰ بخت کی سیل خانہ خرابی کی کیا ہے جبرِ خدائی موجِ حجاب کی کیا ہے آمد اجل کی ظلم کی کیا ہے بخت کی سیل خانہ خرابی کی کیا ہے |
|---|---|--|--|---|---|---|---|---|---|---|

نیتان

یعنی صاحبان
بازو
یعنی اسید و غیر
سے ایک
نام
کھولنا عقد یا بھلا
از نظم

نہ سنے اور غریب میں آیا وہ غریب

۱۳۶
کیا ہم رخصت ہو کر
کرتے نہیں بھی
موقع میں بھی

ذکر اس کا کیا خدا کو چو پچاست نہیں
و دنیا میں کون ہو جو میں جانتا نہیں

۱۳۷
کدے سے گروں پر
مچھلی کے سرور کے دریا میں
موسیٰ پر پیر و پند
سردار کے چاروں طرف

گردون گواہ ہو کہ ملائک حصال میں
ہر سنگ دے صدا کہ یہ پھر کے لال میں

۱۳۸
محبوبان میں تخی کو راست باز
اعلیٰ وہ در بند کہ جب کو کار ساز
کس نے کیا شہت سے خوش ہو پیر
تغیر ہو ہر جانب

جو آپ بھلاتی ہر پھلے پھولے باغ کی
کیا احتیاج صبح کو شمع و چراغ کی

۱۳۹
جتنی میں طائران کی
آن کے بازووں پر
سکھوئے ہیں

افضل علی ہیں حضرت خیر اللہ کے بعد
ہے بزرگ کوئی نہیں ہر خدا کے بعد

۱۴۰
شکل میں بک کی عقدہ
مجبور آج میں پیر
خاموش میں پیر
سرخ و سفید

ظاہر میں میں فقیر مگر بادشاہ میں
گو و صوب میں کھڑے ہیں پٹیل آلم میں

۱۴۱
کریا ہر فن کی گویا در آفتاب
چہرہ مارے دریا و بک
ہم رہیں پیر
حاضر اسی جگہ پر

خوف ورجا سے خلق کبھی مطمئن نہ ہو
حکم ثبات رات کو ہم دین تو دن نہ ہو

۱۴۲
کیا ہمت ہے
فرش میں زمانے میں
منے دیا و قار و کور و دن

اپنے کرم سے آج ہر آفتاب کا
منے دیا سپہر کوتاہ آفتاب کا

۱۴۳
رکھتے ہیں نری پیر
حیدر پیر
عالم کو پیر
نقشہ

یہ تین اٹھ سکین ہر تیرے گل کے
یوں ہاتھ باندھ میں کہ کسی نہ کھل سکے

۱۴۴
نور اٹھ کے غیظ میں آیا
ظلمت میں رہے دھڑکے خدا کا نور
نہیں کہیں کہیں علی گریز
میں چپ

دیکھی جو طبع اقدس عالی بگاڑ پر
دیکھی چھکی پیار کی چوٹی پسٹ پر

| | | |
|--|---|---|
| <p>۱۸۷ ناگاہ وار چلے گئے جانبین سے جن کا مقابلہ ہوا جان حسین عمرو آیت نے فاتح و بدو جہین سے یہ حصین بلا میں کاٹنے نو عین</p> | <p>۱۸۸ بھی نہیں کوئی نہ کارزار یہ ایک ایک کیسے پانچ چار لیکن حضور سے تیغ آبدار گناہ سے پرہیز کے سب اس پانچ</p> | <p>۱۸۹ نعرہ اڑھتے کہتے کارزار کو یون و سہ میں جنگ میں بوجھ وار یون کھیلنے میں یہ سچے شکار کو رشتی کو اپنی دیکھ ہمارا اتار دیکھ</p> |
| <p>کیا ہو سکے جو عین و غامین خلل پڑے دیکھا جو آفتاب تو آنسو کل پڑے</p> | <p>تاہم کردگار سپر کی سپر ہوئی پھولوں کو بھی نہ تیغ کے پھل کی خبر ہوئی</p> | <p>مگر بھی اوج ہم سے عالی نہ جائیگا جب ہم کریں گے وار تو خالی نہ جائیگا</p> |
| <p>۱۸۹ کچھ دین ہوئی جو چاکر کیجے شہر و شہر میں نظر آتی ہے زیا دیکھ دیکھ یہ چاکر کیجے اندھا کرے تجھے کہین تیغ کیجے</p> | <p>۱۹۰ چلتے وار سے جو دایاں تیغوں کی دیکھ ہی اندھا ہے لڑا رہا وہ سرو سی قد اسی طرح دونوں طرف و غامین ہوئی لڑا</p> | <p>۱۹۱ تیرے کدھر وہ تیرے شان اسی پہلوان تیغے تھا غور باز وہ کہان ہر سپہ سالار تو کیا بلند ہو جو یہ تیغے کونہ باز تیرے فلک فلک پر ہے چم</p> |
| <p>تو کیا تو تاب کیا جو نظراہ و ش کرین موسیٰ ہمارے نور کو دیکھیں تو غش کرین</p> | <p>گرمی میں ابر بن گئے تھے وہ جو برق تھے اسوار بھی فرس بھی پسینے میں غش تھے</p> | <p>ہشیار ہو قریب اجل کا پیام ہے نخوت کو ترک کر تری ترک کی تمام ہے</p> |
| <p>۱۹۱ ہم میں شریک نور فلک تاب دیکھتے ہیں شریک کو سب تاب دیکھتے ہیں شریک کو سب تاب دیکھتے ہیں شریک کو سب تاب</p> | <p>۱۹۲ چلتا تھا اسکا سر کی جھجک تازی دین تھا انکا بھی زنجیر یہ حصین بھی تیغ پانچ یہ حصین بھی تیغ پانچ</p> | <p>۱۹۳ تیرے ہاتھ ہر کوچ کریت کیا دل ہوئی تیرے جھجک دیکھتے ہیں شریک کو سب تاب دیکھتے ہیں شریک کو سب تاب</p> |
| <p>ساتھی سے طریق و غا دیکھ بھال میں تو کہ تو ہم نقاب کو چہرے پڑال میں</p> | <p>ضمین وہ مرد کی ایہ میر کی تھیں رُو دہل تھی قہر کی چوٹیں غضب کی تھیں</p> | <p>گھوڑا ملا کے گھوڑے سے یون کارزار کر تلوکار دھنی ہو تو پڑھ بڑھ کے وار کر</p> |

| | | |
|---|--|---|
| <p>۱۵۳ آئی تیری اوہر تو جی بکری جی بکری بھی نظری پستی کو جانتی ہوئی بالاسری سے جلد زین فرس</p> | <p>۱۵۴ ابند سے جہاد گلبند شاہ دین لاکھوں باب لائی در کین گمیر کے پوراک میں پختہ کین صلح میں پختہ صفت پیر</p> | <p>۱۵۵ جسوت الہامی ہوئی طرف بکار دین کے بھی کی دہائی ستم چلنے کے جلد قدم شاہ بادار سے تھوڑی علی گمر پریشاں</p> |
| <p>سب ضرب شیر حق کے چلن آشکار تھے مر کر گرے جو را کب و مرکب تو چار تھے</p> | <p>نہ دھوپ پر نظر تو غامین نہ بچاؤں میں سر گر رہے ہیں تیغ سے کٹ کٹ کیا نوں میں</p> | <p>اس پیاس میں خدا سے شہا طلبت کرو یہ کس کا نام لیتے ہیں پیاس ادب کرو</p> |
| <p>۱۵۶ اس طرح بواہ سے تھکا کر دہا سارے دلاوردن کے پوتا پانچ چھوٹی اسطرت نہ بکلا نیچر مردی تمام صبح مٹھی پر چا کر</p> | <p>۱۵۷ نرخ میں شمع کی چارو نظر پروانہ وار چھٹی پر پور مرد تیار شمس صورت شاہین تیار انے سے وہاں تو ادھر سے گھر</p> | <p>۱۵۸ دن کم کر اور جنگ میں بیٹھ کر بول بہن جہاد راہ خدا میں پانچ بول کرنی پر اپنی بھی سعادت ہی حاصل نیشانی دج پیہ ہے دلیر بول</p> |
| <p>پہمان نظر سے دشت میں شیر ہو گیا آندھی ستم کی آئی کہ اندھیر ہو گیا</p> | <p>جو جو لپٹ پڑے تھے وہ سب ڈور در تھے ٹاپوں کے زخمیوں کے بدن چور چور تھے</p> | <p>پرہ لو نماز عصر جو باہم تو خوب ہر اب آفتاب کوئی گھڑی میں غروب ہر</p> |
| <p>۱۵۹ کے بے پناہ سے چھپی تھیں سب کیا کدوری کی لال پاشا جہاد کتنے تھے شاہ موج کے رے بھی سپر گھر میں رچی جاتی تھی جگمگ</p> | <p>۱۶۰ وہ تھلا وہ بھی شکیں انڈھیرے بھارے غور اب جا بکریں گھر سے بھاری کسیت ہوئی جاتی ہیں مڑی غنی خاک سیت ہوئی جاتی ہیں</p> | <p>۱۶۱ نہا کر اس میں تھپائی لخت کا تخت کیا جا بے چارے کمان شہر کا تخت خجرا اور کچے کا بست محلہ کا تخت عمر نہ جا بے غم سے کچھ بے تخت</p> |
| <p>رانڈون سے گنتی تھی کہ نہ آہ و بکا کرو اکبر سلامت میں بیعت سے دعا کرو</p> | <p>چادر تھی اک غبار کی رو سحاب پر سر پوش گرد تھا طبق آفتاب پر</p> | <p>سینے میں اب بھر گئی ہر گل شتیاق کی خالق نہ شب کھائے تمہاری فراق کی</p> |

| | | |
|---|--|--|
| <p>۱۶۳ اگر بجز عمارت حال چاہی کہ معلوم نہ ہو کہ یہ فائدہ دے کنہین اپنے دل سے نہ قابو میں نہ دیا منزل کربوی قریب احباب و قافلہ</p> | <p>۱۶۴ شکر میں غل و گل کی شکرستان لغز و غن و جان سے چاہی کہ باز کچھ کچھ گویا اب زندگیاں ہر سے پیر و پادشاه پیر جان</p> | <p>۱۶۵ گر کہ بکایت شاہ کہ شکرستان بہر کھینچن پیر و پادشاه پیر جان بولا سنہ چلے پیر و پادشاه پیر جان تر آئے کیا کہ پیر و پادشاه پیر جان</p> |
| <p>پیرسان کوئی بجز دم تیغ و تبر نہیں سالار کاروان کی کوئی خبر نہیں</p> | <p>پھر دیکھ جائیں ایک نظر نورعین کو لے آئے کوئی تھام کے بازو میں کو</p> | <p>کم از جو اس کرم کے عوض جہان و دن پاس آئے کہ آپ کے قدموں جان و دن</p> |
| <p>۱۶۶ تجارت شباب و بہر جان پیر و پادشاه پیر جان دیکھو تو کس سے تم اضطراب اٹھ اٹھ کے گرتے ہیں پیر و پادشاه پیر جان</p> | <p>۱۶۷ دورانی سنہ شکرستان پیر و پادشاه پیر جان باز کچھ کچھ گویا اب زندگیاں ہر سے پیر و پادشاه پیر جان</p> | <p>۱۶۸ تھا وہاں سے چاہی کہ باز کچھ کچھ گویا اب زندگیاں ہر سے پیر و پادشاه پیر جان تر آئے کیا کہ پیر و پادشاه پیر جان</p> |
| <p>آؤ غریب راہ عدم کو سنبھال لو باہن گلے میں ڈال کے ہکو سنبھال لو</p> | <p>باز و کو تھا مو گھر کو سنبھالو تو بول کے برجھی لگی جگر پر شہیر سوال کے</p> | <p>نیرہ سنان نے سینہ پارا غضب کیا اس گھاؤ نے حضور مجھ جان پلپ کیا</p> |
| <p>۱۶۹ اگر بجز عمارت حال چاہی کہ معلوم نہ ہو کہ یہ فائدہ دے کنہین اپنے دل سے نہ قابو میں نہ دیا منزل کربوی قریب احباب و قافلہ</p> | <p>۱۷۰ تجارت شباب و بہر جان پیر و پادشاه پیر جان دیکھو تو کس سے تم اضطراب اٹھ اٹھ کے گرتے ہیں پیر و پادشاه پیر جان</p> | <p>۱۷۱ تھا وہاں سے چاہی کہ باز کچھ کچھ گویا اب زندگیاں ہر سے پیر و پادشاه پیر جان تر آئے کیا کہ پیر و پادشاه پیر جان</p> |
| <p>دونوں قدم کھل کے رکا بون رک گئے گھوڑے پہ پایا عرب لکے جھک گئے</p> | <p>اٹکی تھی جان کھنڈن اس فوجین کی تھی ساتھ چکیوں کے صدا یا حسین کی</p> | <p>تھر آئے ہاتھ پاؤں ہوتن کا گھٹ گیا صدمہ ہوا کہ شہ کا کلیجہ الٹ گیا</p> |

| | | |
|---|---|---|
| <p>۱۷۱ تھیں بی بی کی سحر کون کون تھی صدا کی بات کون منہ سے کون بات کی کون منہ سے کون بات کی کون منہ سے کون بات کی کون منہ سے کون بات کی کون منہ سے کون بات کی کون منہ سے کون بات کی کون</p> | <p>۱۷۲ تھیں بی بی کی سحر کون کون تھی صدا کی بات کون منہ سے کون بات کی کون منہ سے کون بات کی کون منہ سے کون بات کی کون منہ سے کون بات کی کون منہ سے کون بات کی کون منہ سے کون بات کی کون</p> | <p>۱۷۳ تھیں بی بی کی سحر کون کون تھی صدا کی بات کون منہ سے کون بات کی کون منہ سے کون بات کی کون منہ سے کون بات کی کون منہ سے کون بات کی کون منہ سے کون بات کی کون منہ سے کون بات کی کون</p> |
| <p>جائیں گے اب یہ قبر میں سونے کے واسطے یہ مان رہی مٹی روتے کے واسطے</p> | <p>پروان چڑھ گئے آئے یہ تادی بڑی ہائی زخمیوں کی بدھیاں میں گلے میں پٹی ہائی</p> | <p>دولت لٹی متسام امام دلیر کی کاندھے پہ لاش لیکے چلے آئے شیر کی</p> |
| <p>۱۷۴ پھٹا ہونے کا درد کون وہ ہیں جس کو کون کون ہر سانس کو کون کون ہر سانس کو کون کون ہر سانس کو کون کون ہر سانس کو کون کون ہر سانس کو کون کون ہر سانس کو کون کون</p> | <p>۱۷۵ سب کی جان میں کون کون خاک غریبوں کی کون کون شہیدوں کی کون کون شہیدوں کی کون کون شہیدوں کی کون کون شہیدوں کی کون کون شہیدوں کی کون کون شہیدوں کی کون کون</p> | <p>۱۷۶ پھٹا ہونے کا درد کون وہ ہیں جس کو کون کون ہر سانس کو کون کون ہر سانس کو کون کون ہر سانس کو کون کون ہر سانس کو کون کون ہر سانس کو کون کون ہر سانس کو کون کون</p> |
| <p>مجرع اس جو ان کو سراپا نہ دیکھتی آنکھوں سے اپنے شیر کا لاشہ نہ دیکھتی</p> | <p>دیکھا جو مان کو خاک سہر چھائی پھٹ گئی لاشے سے آکے بالی سکیٹ پھٹ گئی</p> | <p>سپر پٹو خاک آڑاؤ تن پاش پاش پر رولو آفین تو رو پو پھر میری لاش پر</p> |
| <p>۱۷۷ پھٹا ہونے کا درد کون وہ ہیں جس کو کون کون ہر سانس کو کون کون ہر سانس کو کون کون ہر سانس کو کون کون ہر سانس کو کون کون ہر سانس کو کون کون ہر سانس کو کون کون</p> | <p>۱۷۸ پھٹا ہونے کا درد کون وہ ہیں جس کو کون کون ہر سانس کو کون کون ہر سانس کو کون کون ہر سانس کو کون کون ہر سانس کو کون کون ہر سانس کو کون کون ہر سانس کو کون کون</p> | <p>۱۷۹ پھٹا ہونے کا درد کون وہ ہیں جس کو کون کون ہر سانس کو کون کون ہر سانس کو کون کون ہر سانس کو کون کون ہر سانس کو کون کون ہر سانس کو کون کون ہر سانس کو کون کون</p> |
| <p>گل سے یہ گال تیوں سے صد چاک ہو گئی اب بیلوں کے حوصلے سب خاک ہو گئی</p> | <p>وہ کتنی تھی کہ آنکھ کینو کیر ہاؤں میں بھیا مجھے گلے سے لگا لیں تو جاؤں میں</p> | <p>مان سے چھڑا کے لیکٹی موت اس لیر کو لو آکے رولو بی پو اب میرے شیر کو</p> |

| | | |
|---|---|--|
| <p>۱۸۱۵ کیا یہ سال تھا آ کیا مرگے کیا یہ گھاؤ بنے کیا کیا مرگے سبز ہونے نہ کیا مرگے سورہ بھی مباح نہ دکھایا مرگے</p> | <p>۱۸۱۶ پہلے سر پہ چوہا ابدال نشق ہوئی چین ہو غافل غش آیا تھا پتوں پر سورج بڑھال دیکھا گیا شاہ سے بیکس میں کجا حال</p> | <p>۱۸۱۷ سخت وہ جان اٹھا کر چین سختی اسکا واقعوں سے چین میں خون پاش پاش پر جسم نازین کھینچا تھا آدھن میں یزدین</p> |
| <p>مقتل سے موت خاک پہ پڑیا کے لگی ہر ہر تمہیں عروس اجل آگے لگی</p> | <p>یوسف کو اپنے قتل کے میدان میں لگی لاش اٹھا کے گنج شہیدان میں لگی</p> | <p>اٹھارہ سال کی ہر یہ دولت حسین کی ابے ہرے سپرد امانت حسین کی</p> |
| <p>۱۸۱۸ ان جگر جا بے علی اکبر جوان تم نے نہ ہائے علی اکبر جوان خفیہ نہ پائے علی اکبر جوان خون میں نہ پائے علی اکبر جوان</p> | <p>۱۸۱۹ جب خاک پہ چلے لاش سپہ نام تا دیر کو اور یزدین سے کیا کلام میں بن تو رہا ہوں مظلوم دشمن کام اور ہر مضمین کا تخت جا بے تمام</p> | <p>۱۸۲۰ پہلے میں سپہ پر تیرے شہیدانک پہلے میں چمن کا ترغ کر جس دنک رضت وہ اور یہ شہادت کے بجائیک چھوڑا کسی جگہ نہ گھڑنے کا پچھائیک</p> |
| <p>صفت گئی یہ حال دم جنگ ہو گیا سبز بھی گورے گال کا گزنگ ہو گیا</p> | <p>ایذا نہ دیکھو کہ مرا گلزار ہو برچھی کے پھل سے اسکا کایہ نگار ہو</p> | <p>مقبول تیری نذر شہ کر بلا کرین اسکا صلہ تجھے علی اکبر عطا کرین</p> |

| | | |
|---|--|---|
| <p>۴۱</p> <p>میدان غامین علی کی دریا شور آواز کوین سے دیکر کی دریا خفت جگر شامی شکر کی دریا آتش کی دریا</p> | <p>۴۲</p> <p>اندازے جلال پرست کی دریا لہذا ان ابھی سے علم شکریہ کشت میں صبر و اجر دار خدایا شربت شاد و دوا عالم کا دوا</p> | <p>۴۳</p> <p>سینہ قلم پر جگر کی دریا وصف میں صفت شکر کی دریا نیل میں نونہل بلبل کی دریا غلب کریم کی دریا</p> |
| <p>آتش میں بی شور بیدار گرون میں غل صعلے کا ہر فرشتوں کے پروں میں</p> | <p>ہاتھی زمین گھوڑے کو ڈال دے جو روین اک حسن کی فوج آتی ہے صد کے جلو میں</p> | <p>چلتی ہے دم جگر کی کس کس دم سے نے لوح سے رکتی ہے آفت نہ قلم سے</p> |
| <p>۴۴</p> <p>میدان ابھی دور کی دریا پہلو کی دریا پہلو کی دریا پہلو کی دریا</p> | <p>۴۵</p> <p>پہلو کی دریا پہلو کی دریا پہلو کی دریا پہلو کی دریا</p> | <p>۴۶</p> <p>پہلو کی دریا پہلو کی دریا پہلو کی دریا پہلو کی دریا</p> |
| <p>ہمیت یہ ہے میری کا منہ زرد ہوا ہے خوشی فلک گرد بھی بان گرد ہوا ہے</p> | <p>جلوہ جو ہوا عرش ملک نور خدا کا روحانیوں میں شور اٹھا حاصل علی کا</p> | <p>ہم قلم قلم قبضہ شیر و دم سے نصرت کا یہ عالم تھا کہ لپٹی قلم سے</p> |
| <p>۴۷</p> <p>کیا آفرین شکر کی دریا چلوں میں چلوں میں چلوں میں نغمے میں چلوں میں چلوں میں چلوں میں چلوں میں چلوں میں</p> | <p>۴۸</p> <p>کیا آفرین شکر کی دریا چلوں میں چلوں میں چلوں میں نغمے میں چلوں میں چلوں میں چلوں میں چلوں میں چلوں میں</p> | <p>۴۹</p> <p>کیا آفرین شکر کی دریا چلوں میں چلوں میں چلوں میں نغمے میں چلوں میں چلوں میں چلوں میں چلوں میں چلوں میں</p> |
| <p>ہیں قاف میں خبات پوشش پڑی ہے پروں کو پرستان میں جانوں کی پڑی ہے</p> | <p>بے نام و نشان فوج کے نامی نظر آئے راہیت جو علم تھے وہ سلامی نظر آئے</p> | <p>جنگاہ کو جب تکتے ہیں غصے کی نعرے آواز تڑپ کر کل آتی ہے کمر سے</p> |

۴۷

میدان ابھی دور کی دریا
پہلو کی دریا
پہلو کی دریا
پہلو کی دریا

۱۱۰
اشیاء غازی جگر کھجور اڑا لیا
رموز نور سوار میری جنگیا لیا
پیر پیر کے سلیمان کو پکارا
رکاوہ محبوب خدا چھوڑا

انکھو دم دیدار رسولِ عربی ہے
گھوڑا نہ سمجھنا یہ براقِ نبوی ہے

۱۱۱
میرزا باہر سے آئے تھے جاب
ضیاءِ عثمان تو وہ عالم سے تھا
گر دین پیر میں صفت یک نظر جا
مصری جو کچھ تو دم کا وہ تھا

یہ گرم عثمانی شہ خاور نہیں رکھتا
اڑ جانے میں طاؤس ہر گوہر نہیں رکھتا

۱۱۲
ایکے جو صبا اسکی پیر واز نہیں
پیدا رہی اس سوچنے واز نہیں
ایسا کوئی ام بھی قدیم با نہیں
یونین بھی مرنے کا یہ انداز نہیں

سرعت میں چکارا یہ قمریہ نہیں رکھتا
ایسا تو کوئی شیر بھی سینہ نہیں رکھتا

۱۱۳
مڑتے تھے تو اسے اکبر چھوڑ دیا
پھیلی اعلیٰ ہی دیت میں کس شہو
میرزا کا حلقہ تھا وہ تھا ناؤ امبو
میر بھی بجا تھے گدہ دیر سے اسنو

کو سون ہی بھڑ غبر سارا سے جو رکھتا
میدان بلا خیر نہ تھا وشتِ خشن تھا

۱۱۴
خوش فلک اس در کا بار نہیں رکھتا
کاوسے کا دھنی یہ طرار نہیں رکھتا
واستوین جو صوفی وہ تیار نہیں رکھتا
نیخی جو کچھ جین وہ چکار نہیں رکھتا

کچھ طرزِ خرام اسکا تصور ہے بری ہے
ظاہر میں تو گھوڑا ہے یہ باطن میں پری ہے

۱۱۵
تھا تو کسی کا کہہ نہیں سہا
دیکھا شرف کا یہ در نہیں سہا
ہر شکلِ دولت بانوسے خدیں
کر کے سنا بودہ ہی باہر نہیں سہا

دیکھو تو دل باد شہ جن و شہر کو
تیغوں کے تلے کوئی بھی رکھتا ہر جگر کو

۱۱۶
شیراز سے کی تھی تھانہ
کھلا جو ہے سے عمر و عید
یونین کے گا اب بھاری سے
کچھ غرض کہ خادم کی جوتی ہے تھانہ

باہن میں نہ شرکی نہ خدا وکے سخن میں
تقریر ہے سب خیر کی الفت کے سخن میں

۱۱۷
کہتا تھا کوئی داغ شمع شاد
عشش سے میں سے ابی تازہ جوان
دلِ غافل کا سرور واک
پیر پیر کا شوق واک

گلزارِ حبی کا گل ہے خارجی ہے
کتنوں نے کہا احمد مختاری ہے

۱۱۸
اکبر نے کہا لیون کر کیا نظر آو
بوللا وہ عین شہ کی نفاقت میں ہے
پاکت و آرام ہو وان کا خطر
مکلفیت پہ کھینچا ہو او جاندار

پشتا ہر جگر شہد دہانی پہ تھاری
اتما ہر مجھے رسم جوانی پہ تھاری

| | | |
|--|--|--|
| <p>۱۳۴ قورنگو گردون طلبے تیرے چہرے میں درخت صید جو بکے میں وہ تیرے بالین پر دم ترے جو تیرے چہرے میں مومن کو جانتے سے چاہے تیرے</p> | <p>۱۳۵ تیرے چہرے میں نشانوں کو دیا تیرے چہرے میں نشانوں کو دیا تیرے چہرے میں نشانوں کو دیا تیرے چہرے میں نشانوں کو دیا</p> | <p>۱۳۶ نور تھا جی کہ تیرے چہرے میں نور تھا جی کہ تیرے چہرے میں نور تھا جی کہ تیرے چہرے میں نور تھا جی کہ تیرے چہرے میں</p> |
| <p>یہ اوج و شرف عرش معلّا نہیں کہتا ناری ہر وہ جو ہم سے تو لا نہیں کہتا</p> | <p>گھوڑوں کی وہ ٹاپوں جو یکیت چھٹی گویا کہ زمین رن کی زرد پوش بنی تھی</p> | <p>رو کے تو کوئی تیغ شرر بار ہماری بجلی کو جلا دیتی ہر تلوار ہماری</p> |
| <p>۱۳۷ ہم کو چاہیں تو سلیمان بھی ہیں قطرے کو باز کوہر سلطان بھی ہیں ہرگز کو خوشید و نشان بھی ہیں درخت صید جو بکے میں بھی ہیں</p> | <p>۱۳۸ ان غلام شوق تھا تو تیرے چہرے میں ارباب جد چوک تیرے چہرے میں اتفاق ہو چکا تھا تیرے چہرے میں اجتناب تھی صدا تیرے چہرے میں</p> | <p>۱۳۹ تیرے چہرے میں چہرے میں تیرے چہرے میں چہرے میں تیرے چہرے میں چہرے میں تیرے چہرے میں چہرے میں</p> |
| <p>بکیر میں دیکھے کوئی اکرام ہمارا یا نام ہو اللہ کا یا نام ہمارا</p> | <p>کھولے جو غلام سیرنگ کین نے غل تھا وہ کالے پر پرواز زمین نے</p> | <p>ڈرتا تھا کہیں ہو جائیں دو تیغ کی زد سے سائے بھی جدا ہو گئے اعدا کے حبس سے</p> |
| <p>۱۴۰ تیرے چہرے میں چہرے میں تیرے چہرے میں چہرے میں تیرے چہرے میں چہرے میں تیرے چہرے میں چہرے میں</p> | <p>۱۴۱ تیرے چہرے میں چہرے میں تیرے چہرے میں چہرے میں تیرے چہرے میں چہرے میں تیرے چہرے میں چہرے میں</p> | <p>۱۴۲ تیرے چہرے میں چہرے میں تیرے چہرے میں چہرے میں تیرے چہرے میں چہرے میں تیرے چہرے میں چہرے میں</p> |
| <p>طاؤس کی تھی چال تو پر یوں کا چلن تھا مڑنے میں جو بجلی تھا توڑنے میں ہر تھی</p> | <p>دیکھی جو پھر تھی فرس تیز قدم کی آنکھیں نہوین چار غزالانِ حرم کی</p> | <p>ڈرتا تھا کہیں ہو جائیں دو تیغ کی زد سے سائے بھی جدا ہو گئے اعدا کے حبس سے</p> |

مثنوی میر منس

۱۹۷
 سب سے بھی بالائے ساری
 چمکی سب سے بھی بالائے ساری
 سب سے بھی بالائے ساری
 سب سے بھی بالائے ساری

۱۹۸
 سب سے بھی بالائے ساری
 چمکی سب سے بھی بالائے ساری
 سب سے بھی بالائے ساری
 سب سے بھی بالائے ساری

۱۹۹
 سب سے بھی بالائے ساری
 چمکی سب سے بھی بالائے ساری
 سب سے بھی بالائے ساری
 سب سے بھی بالائے ساری

خیرہ تھی نظر تیرا دلدار کی چمک سے
 ان ق غصہ گرتی تھی ہر بار فلک سے

تھا ہاتھ میں لکڑی جو پھل تیغ علی کا
 مہتاب کو دھوکا ہوا انگشت نبی کا

چہرے جو عکس ارون کے یکہ سرت کی طرح تھے
 شفق غم کی بھی تغیر کے پھٹے تھے

۲۰۰
 سب سے بھی بالائے ساری
 چمکی سب سے بھی بالائے ساری
 سب سے بھی بالائے ساری
 سب سے بھی بالائے ساری

۲۰۱
 سب سے بھی بالائے ساری
 چمکی سب سے بھی بالائے ساری
 سب سے بھی بالائے ساری
 سب سے بھی بالائے ساری

۲۰۲
 سب سے بھی بالائے ساری
 چمکی سب سے بھی بالائے ساری
 سب سے بھی بالائے ساری
 سب سے بھی بالائے ساری

جلاد فلک تیغ و سپر چوڑے بھاگا
 آیا کوئی رستم بھی تو منہ موڑ کے بھاگا

یہ تھی وہ کبھی خراج اہل طغر سے
 مہر جسم سے پھل تیغ سے اور پھول سے

بہنے کی جو حسرت تھی دل پہ چوڑاں میں
 چلے تھے بندھے نذر کے عہد کمان میں

۲۰۳
 سب سے بھی بالائے ساری
 چمکی سب سے بھی بالائے ساری
 سب سے بھی بالائے ساری
 سب سے بھی بالائے ساری

۲۰۴
 سب سے بھی بالائے ساری
 چمکی سب سے بھی بالائے ساری
 سب سے بھی بالائے ساری
 سب سے بھی بالائے ساری

۲۰۵
 سب سے بھی بالائے ساری
 چمکی سب سے بھی بالائے ساری
 سب سے بھی بالائے ساری
 سب سے بھی بالائے ساری

اچھی ہوئی جس وقت وہ شیر چمک کر
 چمک لگے دیکھتے شہر کو جھمک کر

سو کین کے آنے برق چمک جاتی ہر پر
 ثابت نہیں ہوتا کہ یکہ تھی ہر سر پر

پانی تھا نیا بارہ تھی گھاٹ نیا تھا
 تیغوں کے بھی مہر تیغ کاٹ نیا تھا

پہلے

۵۴۵

مکوار نے پانی بھی عجیب و غریب
تھا دور دور کا پانی بھی عجیب
ہر وار میں فریاد تھی عدا کی

بچنے کی نہیں جان یہ سب جان گئے تھے
لوہے کو شہا جان عربان گئے تھے

۵۴۶

حاصل ہوا حلیو کبھی کبھی
پانی کی طرح چہرہ نہ بدیدہ
دیکھا جو دوبارہ وہ نہ دیکھا
مورخ آرا کو یہ بھیجا کہ ہمارا

بجھا ہوا کو کہ یہ نون نظری ہے
مہتاب کو جانا کہ چراغ سحری ہے

۵۴۷

بہارِ بخت تھانہ تیرا کھلا تھا
بالا کی مہر سے چین سے قید ہوا
سوتلی تھی یہ مہر خب کو زندہ تھا
تس قید کا عالم ہے دو عالم

موزوں نہیں گرسرو خرا مانا کیے
انگن میں کعبہ امیاں اے کیے

۵۴۸

نقشا و نگار شہادت و قیامت
نظرِ افلاک قیامت و قیامت
مٹا کا سخن تو قیامت و قیامت
بانِ مضر دیوانِ ماست و قیامت

یہ سن یہ آغاز جوانی نہیں دیکھا
قدِ مصرعہ اول ہے پشانی نہیں دیکھا

۵۴۹

نماز میں گریہ کیا تو خطا ہے
کیسے شبِ معراج ہو گیا
پیشانی پہ نور ہے یا بدو جا ہے
چہرہ پر مصحف ہے یا دوسرا ہے

یہ دیدہ حق میں نہیں ابھرتے ہیں
شیشہ کے سائے میں دھیرے پلے ہیں

۵۵۰

جسارہ شون میں کہیں شہید
سورہ نور ہے کہیں شہید
عزیزِ باری ہے کہیں شہید
میں نے دیکھا ہے کہیں شہید

بہنی کو تو دیکھو کہ عجب شانِ خدا ہے
دو مروجہ بیمار میں اور ایک عصا ہے

۵۵۱

سنگ کی سیاہی و رخسار کی گلابی
وہ خودی و خودی و خودی
نہیں نے خجاردی مسکونیات
یہ ہے عجب کا محل طرہ و حالات

ملی کو اگر دامن میں لائیں تو بجا ہے
جان دامن میں ہے ماہِ یہ اعجازِ بیا ہے

۵۵۲

نہیں نے نہ دیکھا نہ سنا
کیا ہے عجب کی شہادت
اعلیٰ کی عجب کی شہادت
سکریا میں عجب کی شہادت

رخ کے قرین وہ جو رخ زیا نظر آئے
خورشید کے پہلو میں سیا نظر آئے

۵۵۳

وصفِ بہار میں کہیں شہید
لبِ باریک و باریک میں شہید
میں نے دیکھا ہے کہیں شہید
میں نے دیکھا ہے کہیں شہید

مکریب میں اکھا جو چاہے پان کو کیا ہو
پیدا کہ بسم اللہ شہر ان خدا ہو

عادتِ خوبصورت
قرینِ سخی عباد
قرینِ بزمی کوہ
قرینِ بزمی کوہ
عادتِ بلند و بالا
عالیٰ کی عادت
بدریٰ کی عادت
سکا چاند
علیٰ بن مریم

| | | |
|---|--|---|
| <p>۵۶۵ کھانے میں سر پہنچو نہ خود دین دو ہاتھ دو کھیریں رب علامین دو چھلیاں بازو میں جو پہنچتا ہوں چونکہ ماستیت دیکھتے صفایں</p> | <p>۵۶۶ خیریت خوش بین خودی نہ ہو خیریت خوش بین خودی نہ ہو خیریت خوش بین خودی نہ ہو خیریت خوش بین خودی نہ ہو</p> | <p>۵۶۷ وہ زبیر زور کا جن جنکو تھا غصہ نخل قد اعدا سے لے بیج تھی ارہ خوش بین تھی تباب جھپٹکی نہ زورہ وہاب سہین تھی ملک عدم کا تھا وہ</p> |
| <p>صیاد اجل کے جو دنبال پڑا ہے رگمائے تن صاف کا اک حال پڑا ہے</p> | <p>منظور جو دیدار رسول صمدنی ہے حلقے سے زرہ بھی ہمہ تن چشم نبی ہے</p> | <p>دم فرق عدد پر نہ سر مولیا اُسے بس صید اجل تھا وہ جسے چھو لیا اُسے</p> |
| <p>۵۶۸ سلیمان دل پر شین سلیمان دل پر شین سلیمان دل پر شین سلیمان دل پر شین</p> | <p>۵۶۹ پس چ کا عالم تھا کہ پس چ کا عالم تھا کہ پس چ کا عالم تھا کہ پس چ کا عالم تھا کہ</p> | <p>۵۷۰ دو کو دیا کہ ضرب میں پایا جیتا دو کو دیا کہ ضرب میں پایا جیتا دو کو دیا کہ ضرب میں پایا جیتا دو کو دیا کہ ضرب میں پایا جیتا</p> |
| <p>فانوس میں شمع سحری بسہ ہوئی ہے اس شیشے میں گویا کہ پری بسہ ہوئی ہے</p> | <p>رکعتی آہ نہ آہن پہ نہ جوشن پہ نہ زمین پر دم لیتی ہے جا کر تو سر کا وزمین پر</p> | <p>جو منہ پہ چڑھا اسکا لہو چاٹ کے اٹھی ناگن کی طرح سپہ گری کاٹ کے اٹھی</p> |
| <p>۵۷۱ دل پہنچے تباب پہ پہنچے صفائے دل پہنچے تباب پہ پہنچے صفائے دل پہنچے تباب پہ پہنچے صفائے دل پہنچے تباب پہ پہنچے صفائے</p> | <p>۵۷۲ رہ کے درانی تھی جواعد کے بلین رہ کے درانی تھی جواعد کے بلین رہ کے درانی تھی جواعد کے بلین رہ کے درانی تھی جواعد کے بلین</p> | <p>۵۷۳ اش نشان سے مصروف دعا تھا دلہا اش نشان سے مصروف دعا تھا دلہا اش نشان سے مصروف دعا تھا دلہا اش نشان سے مصروف دعا تھا دلہا</p> |
| <p>بر چھی دل اکبر سے جو ہا نہر کل آئی مان پیٹتی تھی سے کھلے سر کل آئی</p> | <p>رکھتی نہ یہ باقی عربستان کو نہ چین کو جبریل پر دن میں دھچپاتے جو زمین کو</p> | <p>دیکھو غم فرزند جوان میں نہ کل آئی لو پر دے ماں آپ کی باہر کل آئی</p> |

پہنچا

| | | |
|---|---|---|
| <p>مرثیہ پشتے ہی اکبر نے پہنچ گئی تھی تقر کے تھے خچے پہنچنے پہلے نہیں کھڑا تھا پس پشت پر اکبر نہیں کھڑا تھا پس آرا نے کیا وہ</p> | <p>مرثیہ اکبر کے تھے کتا جلد تباہ چین یون کو علی کے ملا وہ کہہ کر کھڑی جان کو بچان صلا وہ قربان ہی آخری دیدار د کھا وہ</p> | <p>مرثیہ پشتے ہی شہ کو نہ رہا ضج کا کیا دل تھا مگر وہ اور اس کا کیا اعد کی طرف دیکھے حضرت نے کیا تلا وہ نہ تھا ہر کہہ لال سا</p> |
| <p>بمچھی جو لگی توڑ دے کہ باہر کل آئی وان قاطعہ حبت سے کھلے نہ کل آئی</p> | <p>دل جینے سے بیزار ہو اور دھک پہ برچھی مجھے مارے تم ایسا دکھ رہا</p> | <p>مجھ باپ کو فرزند پہ قربان نہیں کرتے اکبر کو تو مارا مجھے بچان نہیں کرتے</p> |
| <p>مرثیہ منہ جو لگا خاک پہنچ کر کھل آئی گھوڑا سے لیکر صف میں سے کھل آئی اور شکر اعدائے اوہر سو بچا پونے نشان احمد نامی کا شکیلا</p> | <p>مرثیہ ای بارہ دل کامری سے کھل آئی ای بارہ دل کامری سے کھل آئی تلا وہ نہ تھا ہر کہہ لال سا ای لال تری لاش پہنچ کر کھل آئی</p> | <p>مرثیہ روئے کی جگہ پر پہنچ کر کھل آئی روئے کی جگہ پر پہنچ کر کھل آئی تلا وہ نہ تھا ہر کہہ لال سا ای لال تری لاش پہنچ کر کھل آئی</p> |
| <p>والہ کہ مارا ہر عجب ماہ حسین کو گل کر دیا نیزون سے چراغ شہدین کو</p> | <p>دوغ اپنی جوانی کا نہ دیتے ہوئے جاؤ جاتے ہو تو دانی کو بھی لیتے ہوئے جاؤ</p> | <p>فرماتے تھے کیوں چھوڑ دیا ساتھ ہمارا ای نور نظر تھام لو تم ہاتھ ہمارا</p> |
| <p>مرثیہ پوچھی صید اکا نہیں پہنچے فوگاہ پوچھی صید اکا نہیں پہنچے فوگاہ تھا وہ زبان با علی کے عذوبہ لاشہ مرے پیارے کا تباہ وہی</p> | <p>مرثیہ بہوش تھے شے کے جوہر بکیر بہوش تھے شے کے جوہر بکیر تلا وہ نہ تھا ہر کہہ لال سا ای لال تری لاش پہنچ کر کھل آئی</p> | <p>مرثیہ خلفہ میں سے پہنچ کر کھل آئی خلفہ میں سے پہنچ کر کھل آئی تلا وہ نہ تھا ہر کہہ لال سا ای لال تری لاش پہنچ کر کھل آئی</p> |
| <p>کس جرم پہ ہر مارے دیشان کو مارا کنے مرے بن بیا ہے پیرا مان کو مارا</p> | <p>وہ بولی کروں کیا کہ نہیں تاب جگر کو مارا ستم آرا نے مرے رشک فکر کو</p> | <p>دروا کہ مری گود کا پالا نہیں ملتا عباس مر اکیسوں والا نہیں ملتا</p> |

[illegible]

| | | |
|--|---|---|
| <p>۱۹۹ لوایب بین ظلم کو تیرا سچا ہے اب جو نہیں یا انبا کھلے بلا ہے بہت سے ترے اکھاں میں سیر کیا ہے</p> | <p>۲۰۰ اتنے دین صدائے کی آبی ساری بہن ک کو سنبھالو کہ گریہ ساری اگر تیری تو پوچھی دشت پہ ساری چہن کر کے سے ترے روح ہمارے</p> | <p>۲۰۱ خاموشیوں کی گجہ سیر کیا ہے بہن ک کو سنبھالو کہ گریہ ساری پاؤں کی دشت پہ ساری دل روتا کر کے ترے قلم اشک شافی</p> |
| <p>کسو وقت میں یا پاس جاہنگے بیٹھا پانی جو نہ پایا تو خفا ہو گئے بیٹھا</p> | <p>جستک کہ نہ فردوس میں آیا ہو گئے بیٹھا ہمشکل سمیچ کر کو نہ تم پایو گئے بیٹھا</p> | <p>تکیہ نہ کسی شاہ پر ہر اور نہ گدا پر آقا سے توکل نہ توکل ہر خدا پر</p> |
| <p>۲۰۲ جو داغ کہ سننے سے وہ دم چھپ جائے جس عین علی سے دین دیا کے کنا ہے زسوس کہ تیرا نہ سب کا پنا ہے</p> | <p>۲۰۳ سنگ پر صد لاشیں پڑنے لگا ہی ہر بار صد اٹھتی نہ دہائی ہر دہائی یاد تو ملے جو کچھ تو قیامت نظر آئی چلائی کہ روٹی کی مچھان کی کمانی</p> | <p>۲۰۴ نامہ اعمال خست سکا تھا لاہور کیا مہر کی جب جہاں شاہ والا ہو گیا ماہ پر اپنی اسی طرح عالمی ہو گیا ابرقچ شام سے بخت کمالا ہو گیا پس پارس میں کیا کیا لڑے اعدائے نصاریہ پس خرقہ کے خون کا تھا لاہور کیا</p> |
| <p>فرزند بھی بھی کوئی دم میں سفری ہو امر موت بسر اب کہ تیری نظری ہو</p> | <p>کیا ظلم قیامت مجھے دکھلاتی ہو لوگو دیکھو تو یہ کس شیر کی لاش آتی ہو لوگو</p> | |

۱۰
دشمن عین جوشون کرم اٹھا جانے
روبو مسلم کا دل سنو میں لالہ ہو گیا

۱۱
کچھ کھانے کے دن میں اکبر کے چہرے
میں جگہ پڑے وہاں کہ خون سے تھلا ہو گیا

۱۲
جب کیا منبر پر ڈاکو بڑا کر گیا
عرش سے بھی تیرا اسکا دو بالا ہو گیا

۱۳
کھیلے دن میں عطا کے سپاہ فوج تمام
دیکھو دشت مارے کا رنگ کالا ہو گیا

۱۴
نہ چوب باندھی علم پر دار سے تخت اٹک
گر دہا چاروں اک اور بالا ہو گیا

۱۵
رنگین بنے کی طرح لاش کی پامانی ہوئی
پتھر کی جھپٹی پہ پڑی نہ لالہ ہو گیا

۱۶
شاہ شہید صورت کیل پہ چلا ہو گیا
پار صدم سنیا اکبر سے جالا ہو گیا

۱۷
فوجیں شاہ اندری حرارت مہر کی
روشن دھوپ کی شدت کالہ ہو گیا

۱۸
سے پاپا پاپا مہراج باکسان
پاؤں آگے نیرہ اور بالا ہو گیا

۱۹
کس طرح تھا کہ وہ آ پائے تخت سیا
یک یک کیا فیض قش تعالا ہو گیا

۲۰
جب گری دن میں چمک برق تیغ حیدری
دیم ویرا سواروں کا بس لالہ ہو گیا

۲۱
رنگین چمک پاپا چمک دو دیوان فاطمہ
چہرہ روشن سے کیوں پیر کالہ ہو گیا

۲۲
شام کے تے میں یون عجاوب کا ٹھون پڑے
خیمہ پھون پائون کاہر کی چھال ہو گیا

۲۳
جب پوچھا وہ ان نیرے پوچھنے
غنم فلک پوچھا غنی کا بول بالا ہو گیا

۲۴
ایک شہنشاہ دین چمک گئی شمشیر
دن کو تاریکی رہی شب کو جالا ہو گیا

۲۵
مکہت بوسے گل ہر جو آئی باغ میں
زمرہ منتقا میں بلبل سے نالا ہو گیا

۲۶
روٹی بچھ کر صدموں سے غنچ کا جگہ
گل غم داغ شد دالائے لالہ ہو گیا

۲۷
عقد بھنگے ہی عروسی گرتے جلت ہوئی
پتھر کا گھر کا بھی دنیا میں نہ لالہ ہو گیا

۲۸
مسیح شادی شام کی جانب سے قیدی
روز چھٹی کا نہ آیا تھا کہ چالا ہو گیا

۲۹
بکے چلائی تھی رزمی عداوت فریاد
دشمن خبر سے مری گوی کالہ ہو گیا

۳۰
دو گرگوان اور مونس مزار شاہ دین
جاری ہو چکے فضل حق تعالا ہو گیا

| | | |
|--|--|--|
| <p>۴۱</p> <p>تیرے ہنسکے پیچھے سے جو کھائی بھی توڑ کر سنبھالنے میں در آئی بھی کھینچ کر کو غلام نے دکھائی بھی نہ اپنا فوج میں کیا خوب بھی</p> | <p>۴۲</p> <p>لڑتے تھے تھے اس میں نہ تابی ادارے میں سے کب کے اٹھتا تھا ادھر باگ کو چھوڑ کے باغوں میں چلا گیا بس معلوم ہے جاتی تھانے کو نہ پیر</p> | <p>۴۳</p> <p>نہایت کرتے تھے تھے تھے تھے ختم تھا سر پہ لٹکے ہوئے تھے رشتے خون بہا جاتا تھا اعضا ہو جاتے تھے کمال انٹھی جاتی تھی بان میں کئی تھی</p> |
| <p>۴۴</p> <p>بے اجل سرور و لیکر کو مارا تو نے جنگ آخر ہوئی شیر کو مارا تو نے</p> | <p>۴۵</p> <p>زخمی تلواروں سے لشکر کئے جاتا تھا خون میں ڈوبا ہوا گھوڑا لیے جاتا تھا</p> | <p>۴۶</p> <p>کتنے تھے گھوڑے کو فوج بھی سر پر پہنچے قدم آہستہ کہ صد نہ جگر پر پہنچے</p> |
| <p>۴۷</p> <p>کام نہ لگائی تھا جو اس کا کیا کام ایسا زرد کو جان ایسا چھتے تھام کمر چھوڑ کر دیکھو سحر سے انعام خون کیا اب مگر یہی تیرا کام</p> | <p>۴۸</p> <p>بانا تھا کوئی تیرے کو بے جا روکنا تھا کوئی تلوار سے آگے جیسا جتنا تھا قدم باگ میں چھوڑا دیکھنے لگتا تھا اکبر کی خونخواری</p> | <p>۴۹</p> <p>میں جو شکستہ میں ہوا لیا اکبر پوش لے کر نہ سکا نہ رہا نہ کو روکے نہ تباہی کسی غلام نے مرزا کو چھپا رہی کسی غلام نے مرزا کو</p> |
| <p>۵۰</p> <p>گل باغ شہ ابراہم یا تو نے بارک اللہ بڑا خار مٹا یا تو نے</p> | <p>۵۱</p> <p>تیرے بچوں پہ جو پڑتے تھے تو مر جاتا تھا لاش آگے کوئی ملتی تھی تو اٹھ جاتا تھا</p> | <p>۵۲</p> <p>استدر کھیت پڑا تو نے زمین لال ہوئی دیکھی لاش بھی ملتی ہو کہ پامال ہوئی</p> |
| <p>۵۳</p> <p>تیرے بچے تھے تھے تھے تھے پوش لے کر نہ سکا نہ رہا نہ کو روکے نہ تباہی کسی غلام نے مرزا کو چھپا رہی کسی غلام نے مرزا کو</p> | <p>۵۴</p> <p>کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ دیکھتا تھا کچھ کچھ کچھ کچھ نظر آئی جو نہ تھی راہ خیام در ہندستان تھا وہ اور جا تھا</p> | <p>۵۵</p> <p>فوج مخالف میں تھے تھے تھے ہاتھ میں تھے تھے تھے تھے جس کو تھام لے کر تھے تھے تھے وہیں دور سے تھے تھے تھے</p> |
| <p>۵۶</p> <p>دست شہ سنیہ زینب دل زہرا توڑا اک ترے واسے کس کس کا کھیہ توڑا</p> | <p>۵۷</p> <p>کبھی تو کا کل سوار کی بوسو لگتا تھا کبھی ٹپکا ہوا اکبر کا لہو سو لگتا تھا</p> | <p>۵۸</p> <p>وان بھی تھک لے پیر نظر آئے نہ کہین دیکھا ایک ایک کو اکبر نظر آئے نہ کہین</p> |

| | | |
|--|--|--|
| <p>۱۰ کبھی کبھی آتین کے گھبرائے ہوئے کبھی کبھی سڑکوں پر گھبراہٹ سے لاٹین ہونے والے صحن کبھی شرم سے سرخ گر کہ بیکار کر کے پھرے جانے میں ہم کو</p> | <p>۱۱ میر جیسا کہ نہیں آتھو تو کدھر جاؤ گی دل چاہتا نہیں کہ کسی شکل بنایا پون میں جیسا پانوں کو خیر یا کو کو پونچا پون</p> | <p>۱۲ دل سے نکلتا ہے اب آواز سننا اسے مرے جانے والی آنکھوں میں جیٹن تم ہوا دھڑکی مجھے ملتی نہیں</p> |
| <p>نہیں ملتا کہیں احمد کی نشانی کا پتا کوئی بتلاؤ مرے دوست تانی کا پتا</p> | <p>ہاے فرزند کی ہر دم جو صدا آتی ہے کو کہ کو ہاتھوں سے پکڑی ہو طلاق</p> | <p>کیا کرو تم کہ ہے برکتہ زمانہ اکبر میر جی تقدیر میں ہی ٹھوکر کھینا اکبر</p> |
| <p>۱۳ ایک لعلیوں علی اکبر مرے سارے فلک غر و شرف کا وہ تار اہو نہیں جیسا تو بناؤ اسرار کی رشتہ لب باب کی پرچی ہمارے</p> | <p>۱۴ ہیں سن شہر کی رنی ہی بے در کے لیے موت ہی جاتی غم کا بیج پڑے ہے گھر میں بیباک قیامت علی کہہ گئے لاش فرزند کی بتلاؤ پیر کے</p> | <p>۱۵ جی کہنا ہوں کہ اکبر کا پتا بتلاؤ جان بابا نصیب بابا یک اٹھکڑو تکے میں لٹیوں جیسے چھائی تو ملیاؤ</p> |
| <p>مضطرب ہوں کرو لہند کو ڈھونڈھو اپنے بھان کے فرزند کو ڈھونڈھو</p> | <p>رحم لازم ہے کہ غم سے ہی بر حال مرا میرے ہاتھوں سے زمین کھو گیا لال مرا</p> | <p>پھر نہ تڑپو نگاہ غش کھکے گرد گاہینا تکو مٹھلاؤ نگاہیں گرد پھروں گاہینا</p> |
| <p>۱۶ ابھی اس فوج میں بیٹھا تھا بلا کہ نہ خنگ کرنا تھا ابھی گھوڑی کو چپکا چپکا ابھی تھی مرے کا نہیں اکبر کی صدا ابھی تھکے نظر ابھی لٹکا</p> | <p>۱۷ کرونی بولانہ تو فرزند کو یہ چلائے خفا طشت حال انپاکے دکھلائے میر طرف تمام کے لشکر کے پانچ لچلائے میرے فرزند یہ بیباک تھے کیوں کیوں</p> | <p>۱۸ وینک لشکر اعدائے علی ہر تار تھک کر ہووے تار تار تو ہو چھوڑو تاہم دیکھتے ہو دایوں کی اور کھینا نہیں تھکے چلے پھروں وہ کھینا</p> |
| <p>رخ کیا تھا بد پر اسے وہ طرف کو نہ تھی ہر چھپوں والوں کی اس فوج میں کون تھی</p> | <p>ترے کے وقت بھی اعدا میں گھری ہو گیا کونے غول میں گھوڑیے گری ہو گیا</p> | <p>کھو لکر بند قبا چادر ساسینہ پوچھو اپر دامن سے بن چر کا پسینہ پوچھو</p> |

| | | |
|--|--|--|
| <p>علم خوشی میں غلی آ کر نہ خود آدین گر کہ یہ کھڑے رہیں یہاں چین بتیاری میں پکاری یہی چین لے چو کہ یہ عقدہ کشا کوئین</p> | <p>علم منہ پنہ کھلے چار کوڑ لکڑ باب پتیا بے شکلیں مڑکھین کیوں نہ دین کیا عقدہ کوڑ صدقہ ان ہونوں کو بولوں کہ بولوں</p> | <p>علم انتھن آتی یہ عقدہ کا صدا جابجاہ علی اکبرین کہ ہر آپ کہ ہرین بانیہ آئے عید کہ اب بانو کی حالت ہی تباہ بال کھڑی چین نکھو عین عالم ہی سیاہ</p> |
| <p>دم ہے چھاتی پر رکا کوچ کی تیار ہی آئے عید کہ ہنگام مدد گاری ہے</p> | <p>دم بدم کیا ہے جو منہ کھول رہی ہو کانٹے اس خشک نہ بان کر کے دکھلا ہو</p> | <p>آج سے آنتہ کی اب وہ جلی جانی ہو رن میں سر پٹتی زہر کی بہوتی ہو</p> |
| <p>علم خکے آواز سیر سیر والا دور نیم کی طرح سر کے ہر اک جادور کبھی کبھی بوسے غوش نندا دور کبھی تھامی ہو ہاتھوں کے چھوڑ</p> | <p>علم کھو گیا نکھون کو حضرت کے کھٹکے خکے اس لطف کے اس بندہ کو آواز نجاو غوش مبارک میں انہی نصین جامر کو چھوئے دیکھو اچھا بھلا</p> | <p>علم شاہ کھڑے گئے منہ ہی منہ کی صدا جانب خمیہ کہی منہ بھر کر دیکھا اشک آنکھوں سے بہا کر علی کہہ کر عید خیمے میں بچھنے چھوڑ خدا</p> |
| <p>جان لب ہو گئے صدمہ یہ جگر پر چھوئے ٹھوکرین کھاتے ہو لاش پھر چھوئے</p> | <p>دیکھ کر پانی کو دل غم سے چھپا جاتا تھا آپ کی پیاس کا صدمہ مجھ یاد آتا تھا</p> | <p>صدمہ نزع تو ہلے و رعب ہو گیا نکل آئیگی جو امان تو غضب ہو گیا</p> |
| <p>علم پوچھو ان خاکہ پہ بے گور غارت کیا لکھتے رہتی فرزند گزرتے دیکھا پچھپچھان لیتے ہو سسائیں آہری کیا زینا کھڑے ہاتھوں کی اچھلتے دیکھا</p> | <p>علم داد کا تھی نصین بہت پائی پائی جگر کا تھیں آتا تھا بانگ اٹھانی سختی آں بجائے شکی میں ہی طوفانی کیا پوچھیں کہ پر سے نہیں پائی</p> | <p>علم شاہ عید ہی اٹھانے لگے لاش کانٹے ہاتھوں سے لکھتے بہت جھٹکا ننگا دھلیجا تھا کا ندھ سے کا زخموں دور یہ تھا دلو کہ کھٹے نہ کھٹے</p> |
| <p>ممبر کی شاہ کے ہاتھوں سے عنان چھو لاش پر گر کے کہا ہاں کر ٹوٹ گئی</p> | <p>آپ کی پیاس کو حور و نہیں بیان ہو سکتا فاطمہ پٹتی نصین شیر خوار روتے تھے</p> | <p>یا علی کہہ کے کبھی لاش اٹھا لیتے تھے بچکی آتی تھی نو گھبرا کے ٹاڈیر تھے</p> |

| | | |
|---|---|--|
| <p>۱۲۷ کبھی چلنے سے عین لادار ایسے شیرازی سے ابھرا ہم گزرتا مصیبت میں بردار مٹھ نہیں سکتی جلاش علی اکبر</p> | <p>۱۲۸ آئی ہر بلوے اکبر سے نہ ہر ایک لے چھوڑ کے سپہ شاہ غریب تہنجا اکبر کے نصدق تیری اکبر خدا مان بھی غارت کو ہی جو دینے والی</p> | <p>۱۲۹ ہوش میں آنے کو بھوپتی اکبر آمان صاحب دار فہم و ہوش آرزو یہ ہے کہ فہم و ہوش درد اور غائب درد اس اراد میں</p> |
| <p>ابن زہرا سے برابر کا پس چھوٹ گیا پہلے ٹوٹی تھی کمراب مراد لٹ گیا</p> | <p>لاش حسن کی جو چھاتی سے لگا لوگی دوسرے ہاتھ سے اکبر کو سنبھالوگی</p> | <p>مجھ سے لٹپٹگی تو سب خونیں بھر جائیگی زخم چھاتی کا جو دیکھیں گی تو مر جائیگی</p> |
| <p>۱۳۰ زینب اس وقت درخیم سے پہ چلائی سدرتے اس کی بی بی بظہور کران جانی کس طرح لاش جو ان شے کی بھو جانی مہر و نمر سے نہ نظام بھنیانی</p> | <p>۱۳۱ لشکے بہ شاہ نے کا دھو پٹھایا دل کے مانند شے سے لٹکایا لائے تھیں تیرے دوست لٹکایا غل پر بانو کے فرزند کا آیا</p> | <p>۱۳۲ اٹھنے میں پستی فرزند پہ بانو کی گاہ ہاتھ پھیلا کے پکاری کہ مری غریب نیکو دیکھا جو نہ تھا بھونٹنا بھی نیک کیوں زردی کیا پس حال کیا</p> |
| <p>گود میں گود کے پالے کو اٹھاؤنگی اپنے اس گیسٹن اے کو اٹھاؤنگی</p> | <p>پستی سینہ و سر زینب مضطرب دوی مان جگر تھام کے ہاتھوں سے کھلے دوی</p> | <p>زخم کس جاہی جو سب خونیں بھر ہوٹیا چاند سے ہاتھوں کو بون لپہ بھر ہوٹیا</p> |
| <p>۱۳۳ پہلی آواز علی اے مری غلام لاش بونے کی اٹھانے کو غلام دی صدارت محمد نے کہ اور غلام اپنے ہنکے کو بجاؤنگا میں دھرم</p> | <p>۱۳۴ پیش کی دیکھا تھا بھونٹنا رہا جان لاش کے پاس کھڑی کتنی تھی خستہ جان سنی بون بچے کو لائے ہیں کون ارو کو بوجھے تباہ کہ اکبر ہیں</p> | <p>۱۳۵ دل کو دوسرا کرنا ہی مان ہاتھوں کو چھاتی پہ بھر کر بیان کھینچے ہاتھ اٹھایا جب چشم س اکبر کا نظر لایا اس مان</p> |
| <p>ہم ایسا طے ہیں قبر سے باہر نکلیں اکد واسے لال کہ زینب نہ کھلے</p> | <p>مرے جانی مرے دلبر مر پیا آئے کچھ خفا ہیں جو نہیں پس ہمار آئے</p> | <p>پیٹ کر سر پہ پکاری کہ دہائی لوگو کس نے بر جھی مرے بچے کو لکائی لوگو</p> |

| | | |
|---|--|---|
| <p>۴۳۳</p> <p>کہہ گئے یہ چھاتی پہ ہنسنے کھدا چلائی اسے اکبر ترستے ترسان کیوں کھدا پائی چہ غضب سنیہ پند پر چھاتی بائی بیانیہ ترستے بدستے چھاتی</p> | <p>۴۳۴</p> <p>دوستے مان بیٹے کی بانو نہ پانچا کھینچی اکبر نے بھی اک سنتیہ پور کواہ دست با دست ہوئے کس کی احوال تباہ چھاتی چھاتی کس کی احوال تباہ</p> | <p>۴۳۵</p> <p>امان واری چھاتی سہل نہ دکھایا مان کا تابوت نہ کاٹھو پٹھایا مننے اس دانی کا مرقہ نہ بنایا العیال اٹھا روان کس ظلم کا آیا ہے</p> |
| <p>کیا علاج آہ یہ مان کونسا سا مان چاندی چھاتی پہ کوئی مجھے ترسان</p> | <p>بانو چھاتی میں سند مرے پیار اکبر آنکھیں کھولے ہو جنت کو سدھکا اکبر</p> | <p>جب سین بھکیں تو زمین ہو غلطان اکبر میرے بکیں مگر ناشاد پیرا مان اکبر</p> |
| <p>۴۳۶</p> <p>فغان کھو گیا تھوکتے جب اکبر کہہ کر صبر فرما چو غلطان اکبر کی رونا داع فرزند کا تھا اپنی قسمت میں کھیا حرم کچھ کہ مرے حال پر حرم جان</p> | <p>۴۳۷</p> <p>نکل پورا اندر زمین و آسمان اکبر نہیے جانے سے بیاد ہوا کھڑا بیا سے بنایا سے سدھکا پیرا ہیمنی خلق سے نصویر پیرا</p> | <p>۴۳۸</p> <p>کھلے یہ غش ہوئی سر پہ وہ خنجر کھا چلائے سکھتے بن کر ہے بربان ایسا نام ہوا اس دم کہ قبا تھی عیاں گلیچے لاش پر گھر سے کون جان</p> |
| <p>جان لب ہون سفر ظلم کا سا مان ہو نخنہ دو دھ کہ شکل مرئی سان ہو</p> | <p>پھر دو بارہ ہوا دنیا میں نبی کا تم تیرا ماتم ہے رسول عربی کا ماتم</p> | <p>موس اب روک لے خامہ کو بہت طوں ہو لٹرا کھڑ کہ یہ مرثیہ مقبول ہو</p> |
| <p>۴۳۹</p> <p>چھاتی پھرتی تو بانو نہ لکھا امان واری گئی ماکھو بندہ جو رونا مرے پیٹ مرے محبوب پر کھینچا میں بھی قربان مراد و دم بھی</p> | <p>۴۴۰</p> <p>بانو کہتی تھی یہ فریاد چھاتی کھنچو خلق پر میرے کوئی پنجہ لاکھ بائے اکبر چھاتی کس شہت پیرا کے شان جوئی کی چھو دکھلا</p> | <p>۴۴۱</p> <p>اسے قربانی کیا میرے سر کرمان قرآن لے چھاتی پیرا کھیا کہتے تھے شاہ ہے یہ سفر آخری سفر بجائے دیکھیں اس کو سفر کرمان</p> |
| <p>میں نے جتنا تمہیں برا کہہ دیا وودھ کچھ چیز ہے واری بدل جان</p> | <p>آکے یان لٹ گئی یہ پالنے والی بیٹیا آج امان کا بھر گھر ملو خالی بیٹیا</p> | |

سلم کے لاؤ لون کو نہ چھوڑا اگلے ہائے
 چھپے پھرے وہ سبکین و منظم کہا گئے
 پانی دیا امام نے جب جہلے فوج کو
 بڑا ساجد و محبت داد کہاں کہاں
 کہتے تھے رو کے شاہ تباؤ تو باب کو
 کھانے میں ختم او علی اکبر کہاں کہاں
 قطعہ کشتی تباہ ہے
 جاد کہتے تھے مری طوق کا لنگہ کہاں
 بارب نبھا لون طوق میں غرق
 بابا تو مر گیا کے ہوئے پھر غور کہاں
 بن گھنچیا پھر دن لاغور کہاں
 شاہ کے کہتے تھے کیوں بھی میری ہیں
 قاضی کے شاہ کہتے تھے کہان کہاں
 الصفات کہ کا تباخبر کہاں کہاں
 وقت قطعہ
 نقش میں شہ کی لاش پہ زین کے تھے ہیں
 اسے بھائی روئے زینب منظم کہا گئے

بن غرق خون کہیں کیجے کہیں کہ
 چھپے پھرے انسا جا کے یہ خواہر کہاں کہاں
 گھر گھر بابا ہیں شاہ کے ماتم کی مجلسین
 جا جا کے روئین عاشق سرور کہاں کہاں
 دکھ میں رشتہ میں مع کی انیا میں تیرین
 دیکھو مد کو آئے ہیں پیر کہاں کہاں
 صفین میں صنین میں نصیر میں مدین
 چکی علی کی تیغ دو کیا کہاں کہاں
 شہد میں سر بلا میں خف میں مدین
 بکھرے گل ریاختی چہر کہاں کہاں
 سین میں حق میں دشت خطا میں تارین
 مکی شہیم کا گل سرور کہاں کہاں
 شہر میں نقش گاہ میں زینب میں نہرین
 ملک پہ خوں سبط چہر کہاں کہاں

چوب سنا میں قلعة کے دین خت میں
 لنگا ہے شکر کا فرق ملکہ کہاں کہاں
 صندوق میں غور میں زندان میں دیرین
 رکھا حسین کا سر سرور کہاں کہاں
 سے میں دشت دروم میں کوئے تیار میں
 آل بجا پھرے ہیں کھلے سر کہاں کہاں
 شہر و زمین جنگوں میں لپکا روئین
 بھائی کو روئی زینب منظم کہاں
 مونس ترے سخن کی ہوئی جہت میں ہوم
 تیغ زبان کے پونچے ہیں جوہر کہاں
 کامی کہیلے سے نہ ہو تیار ہو
 انوس کے حار کے طلب گار ہو
 ننگام اجل آنکھ کھلی غفلت سے
 جب سوئے کا وقت آیا تو بیدار ہو

| | | |
|---|---|---|
| <p>۴۱ بے گنجی بختی سے غم کرتے رہے ایام جوانی کے سیر کرتے رہے مرنے کی مہم تھی اسے مرنے کے وہ بے پناہ مظلوم کا گھر کرتے رہے</p> | <p>۴۲ بے گنجی بختی سے غم کرتے رہے ایام جوانی کے سیر کرتے رہے مرنے کی مہم تھی اسے مرنے کے وہ بے پناہ مظلوم کا گھر کرتے رہے</p> | <p>۴۳ بے گنجی بختی سے غم کرتے رہے ایام جوانی کے سیر کرتے رہے مرنے کی مہم تھی اسے مرنے کے وہ بے پناہ مظلوم کا گھر کرتے رہے</p> |
| <p>۴۴ مان روتی تھی پر دیو نکال دیا ہو کر میدان میں شہر و صفو مڑھو تھی لاش کو</p> | <p>۴۵ یوسف نہیں ہر چند یہ یوسف حسین بولگیوئے مشکین کی باز نافرہ چین</p> | <p>۴۶ افراط سے ہو لشکر بے پیر میں پانی اور حیف نہ ہوئے تری تقدیر میں پانی</p> |
| <p>۴۷ بے گنجی بختی سے غم کرتے رہے ایام جوانی کے سیر کرتے رہے مرنے کی مہم تھی اسے مرنے کے وہ بے پناہ مظلوم کا گھر کرتے رہے</p> | <p>۴۸ بے گنجی بختی سے غم کرتے رہے ایام جوانی کے سیر کرتے رہے مرنے کی مہم تھی اسے مرنے کے وہ بے پناہ مظلوم کا گھر کرتے رہے</p> | <p>۴۹ بے گنجی بختی سے غم کرتے رہے ایام جوانی کے سیر کرتے رہے مرنے کی مہم تھی اسے مرنے کے وہ بے پناہ مظلوم کا گھر کرتے رہے</p> |
| <p>۵۰ ہر محل سے صحرائے تھیں ہر لہر کا ملتا نہیں نہ سار پنا اور نظر کا</p> | <p>۵۱ بے آب تو تھا جس گھڑی زخمی ہوئے کچھ دور نہیں آکے جو پانی میں گئے</p> | <p>۵۲ پیاسا کو کوئی مانگنے پانی نہیں آیا تجھ تک تو مرا یوسف ثانی نہیں آیا</p> |
| <p>۵۳ بے گنجی بختی سے غم کرتے رہے ایام جوانی کے سیر کرتے رہے مرنے کی مہم تھی اسے مرنے کے وہ بے پناہ مظلوم کا گھر کرتے رہے</p> | <p>۵۴ بے گنجی بختی سے غم کرتے رہے ایام جوانی کے سیر کرتے رہے مرنے کی مہم تھی اسے مرنے کے وہ بے پناہ مظلوم کا گھر کرتے رہے</p> | <p>۵۵ بے گنجی بختی سے غم کرتے رہے ایام جوانی کے سیر کرتے رہے مرنے کی مہم تھی اسے مرنے کے وہ بے پناہ مظلوم کا گھر کرتے رہے</p> |
| <p>۵۶ بتلا وہ زخمی جو ہوا بر جہی کے چل چھوٹا کہ نہیں بچہ شہباز اجل سے</p> | <p>۵۷ کس طرح نشان دیوین تجھ سے خلف کا رخ بھی نہیں سنے کیا دریا کی طرف کا</p> | <p>۵۸ دو با ہوا یاں خونگر شفق میں کدھر سے کچھ ٹکڑ بھی اُس ہر درخشاں کی خبر سے</p> |

| | | |
|--|--|--|
| <p>چہان بھی نہ اس لاش پایا تو بکار اسے خاک ملو کیا مینے ہو کر تو یہ بکار یہ توین چھتا ہوں کہ اکبر کے بار باراچہ لولاں اسکی تباہ بھی بکار</p> | <p>عشتہ نین سر در کوئے بانو نہ تونی دریای غم زلف حباب بین بون طاقت بین بھی ہر فرق چھتا بین ورنہ آج اس فون پر گرتے صفت</p> | <p>ہر چند ہی تیغ اسد اللہ کر میں پر کیا کر میں تار یک جہان جیت نظر میں ہم نام علی کو جو علی کہے نہ اکی آئی نشہ بکس کو صدا یا ابتاہ کی</p> |
| <p>نم جانتے ہوا لاش سپر نہ نہ کونچا بن ابن علی ہوں مجھ تو نہا نہ چھتا جگر جو غم و دل مرگ وقت ہلا سگر چو کج دریا پس کمزور بین</p> | <p>نوشہ شہر کی سطح نہ گھٹ جائے جیسا نہ آکھوں کج پیوں کج یہ غم وہ ہی جا بجا کہ دل کیست کچھ دور نہیں غم کچھ بھی چھپ جائے</p> | <p>انہوہ اگر مجھ پہ خدائی کا جھکے گا واللہ مراد ارکسی سے نہ رکے گا اس شخص سے پوچھو یہ الم جکے ہوئی واللہ فلک ٹوٹ پڑا سب بٹی پر</p> |
| <p>نویاتے تھے شیاہ اور بین مینا بے چار کہتے تھے ذرا دکھو حال شہر و کلب بیسے جی عداوتی سے یہ سوال جھکا نے نہیں جانے کہ چھین چھین</p> | <p>شہر بوسے مردی حال پاب جم نہ کھلا لاشا جھٹھے ہٹکے تپکے کا دکھ و اک بولا کہ حور کی طرف ہو نہ جا کرا دور ہے کہ بوف گم کو باو</p> | <p>سوفت میں منہ مور چلا جاتا ہر گھوڑا راکب کو کہاں چھوڑی چلا جاتا ہر گھوڑا جیتا رہا ہو گا نہ وہ بر چھیاں کھا کر رو لیجیوں لاش کو چھاتی سے لگا کر</p> |

| | | |
|---|---|--|
| <p>۱۹۷ گھوڑا تو چلا تھا شب بکین کو بلانے میون تھا لیکن سے دی غفلت آتا تھا جدھر سے پھر دھڑکے لگانے عیب کسی کا کوئی نشان بجا بنانے</p> | <p>۱۹۸ ختم نہ کر دیا پلے کہ اکبر جانی سن لو ابھی بانو کا تو بیجا منیا لے لال مر اسے مرے نانا کی نشان لے غنچہ لب و تازہ گل باغ جانی</p> | <p>۱۹۹ دھاریں تھیں برساتے ہیں علی اکبر اس کی بی بی کون دیا مارا یاد رہے ختم نہ ہوئے چلے گئے جو مرے حلق پنجہ کون آئے اٹھا دیا ہم راجہ</p> |
| <p>حضرت کو بلاتا وہ چلا جاتا تھا روین تھارا اکب ووش بنوی اسکے جومین</p> | <p>بابا کو سمجھا رہے سمجھایا تو ہوتا اب کیا کروں کچھ مشورہ بتلایا تو</p> | <p>آباد کیا تم نے تو اب داد ہی کے گھر کو ہے کون جو دیکھا کفن و گور پر کو</p> |
| <p>۲۰۰ اک جا پودہ گھوڑا جو کھڑا ہو گیا تاکہ وان غرق بخون آئے نظر اکبر دیکھا سرسبز کے ربوار سے تب کو پور لاٹے پر سے پیٹے اور پیٹے کرکے</p> | <p>۲۰۱ کچھ بات تو بابا کے کہہ کر دیکھ کر دیکھو بھئی ان کی سبھی کھو کر بھیلائے ہوئے پاؤں کو جو پور کچھ بابا کی نصیحت کا بھی نہ دیکھنا</p> | <p>۲۰۲ مکھو نہ ہو اسیدھی اسے اکبر نشان تم قید مرے گھر کو سنبھالو گے مرجان سوچتے ہیں اور کہتے ہیں غلطان منظور تھا کچھ ہو گیا پھر دریا مان</p> |
| <p>کہتے تھے میں آیا مرے پیاری علی اکبر آواز ہمیں دیکے سدھاری علی اکبر</p> | <p>کیا وجہ ہے کیوں آنکھ نہیں کھولتے بٹیا ہم رونے ہیں تم ہے نہیں بولتے بٹیا</p> | <p>نیزوں سے نہ رائد ڈکو ڈاسکتے شکر بچوں کو طما بچے نہ لگا سکتے شکر</p> |
| <p>۲۰۳ تھا آنکھوں میں جان اکبر مجھ جی خشب ہوتی پاکون کو صدائے پر پرورد کے شے شے اور شے جب تھی زبان کی خبر جو بھی پڑھی</p> | <p>۲۰۴ بیاہین غش آتا ہے بابا کو بھلا اٹھو مرجان باہین گلے میں کر ڈالو بجال ہوں کہہ دو مجھے حال اپنا جھنپا ہے کا بجہ ہیں چھالی سے کالو</p> | <p>۲۰۵ تم غنچہ نور و سواش تھا پھر نہیں نہار ان ہونے تم بعد مرے خیر دار جا سکتے نہ چھنے کے جلنے کو چھپا بیت کی رادھین نہ سکتے کھار</p> |
| <p>بابا سے وصیت بھی نہ کچھ کر گئے اکبر رخصت کا اشارہ کیا اور مر گئے اکبر</p> | <p>چھپن میں تو ہم پوچھتے تھے آپ کے ہسو اب پوچھنا لازم ہے تھیں بکے اتنو</p> | <p>مر جاؤں تو چھٹ جاؤ میں اس رنج و غم حیران ہوں کیوں جان نکلی نہیں سن</p> |

| | | |
|---|---|--|
| <p>۲۱۳</p> <p>اب غنیمت ملک جانے کی طاقت نہیں ہے موتے ہیں سو سے غلہ روانہ کیوں ہیں چہ کون جو نکلتے تھیں ان عزم چھوڑا یا ہوں در کو تھارے ہی عزم</p> | <p>۲۱۲</p> <p>کیا رونے ہو اگر کسی جوانی کو بچا نہ بھی ہو پود نیامین کوئی ان کو بچا دم کو جدا ہو گیا ہے کب زبان یوں جا بگی بیٹے کے ملاقات میں زبان</p> | <p>۲۱۱</p> <p>اب بونہی نہ پیر کا موتی نہ بچا سب چلے گئے اس ہم پر ہی بے بار و اعد کو بہت تھا خلف حیدر کے سر کی جانی گئے گم کر دیا ہوا</p> |
| <p>کھو کر تھیں کیا تھ ہی جو کھڑا ہو گیا میں بھی ہیں اب رور کے رجا ہو گیا</p> | <p>کٹوا کے گلا خلد میں اب آؤ گے داری کیوں روتے ہو فرزند سے ملجاؤ گے داری</p> | <p>اب ہم ہیں بس اور زرعہ کفار ہر امان اب علق ہے اور خیر خواہ خوار ہر امان</p> |
| <p>۲۱۰</p> <p>بابانہ جدا ہونا تھا جسے نہیں تھا سکھڑا کیلیا تھیں چھوڑ کر دل اب سنبھل کر ہوں صنیا نہیں کر بیجا نہیں نہیں ہو سکتا کوئی</p> | <p>۲۰۹</p> <p>رور دے جا جان نہ مار کر کوئی اب خاک کے لاشہ علی اکبر کا تھا میں صدی تھی خیمے میں بسکے اس جا ہزاروں کو بھی خون بھری تصویر دکھاؤ</p> | <p>۲۰۸</p> <p>بہ کچھ اٹھنے لگے لاشہ شدہ ال آغوش میں لے کے کا ندھو بیٹ کو تھا جان سے غریب انیا جو وہ گریہ ال بچانے کی نیا ہی کھو رہی ال</p> |
| <p>ہو ساتھ ترے سر کے سنان پر سر بھی نزدیک تری لاش کی ہلاش دیکھی</p> | <p>اتک تو کھڑی روتی ہی وہ چمکے در پر دوری ملی آوے نہ کہیں لاش پتھر</p> | <p>جوش اٹھا تارفت کا تو تھرتے تھے حضرت ہر گام پر رور کو ٹھہر جاتے تھے حضرت</p> |
| <p>۲۰۷</p> <p>کہہ تھے یہ روک جو وہ سب بٹھ لولا تھ انی زمین کا پ گیا گنبد افلاک آواز بول انہ میں آتی ہر ایک صدقہ تری مٹوئی کے پادریاں</p> | <p>۲۰۶</p> <p>خیر شے تھی فاطمہ زہرا کی خوفناک تسلیم کو مان کی لٹھے باجالت تغیر لہر کے یہ کی عرض کہ اے مادر گریہ تو زبان ہو جو جان اس آواز کے پیر</p> | <p>۲۰۵</p> <p>تھے قطرے ہو کے منہ اور سر پہ آودہ خون ہاتھ تھے گردن پہ وہ گریہ دھوبے گیسے شامین پہ شہر کو رنجے کو چلے جاتے تھے</p> |
| <p>ہر چند کھائی ہوئی برباد تھاری مٹے سنی جاتی نہیں فریاد تھاری</p> | <p>تاراج گلستان مراب ہو گیا امان مرنا علی اکبر کا غضب ہو گیا امان</p> | <p>کہتے تھے کہ ناز و نکل پلے ہی اکبر کس شکل سے مان پس طراوی علی اکبر</p> |

| | | |
|--|--|--|
| <p>۴۴۴ یہ ہے جو خونیں ستر بارہ صفا ہے غیر کوئی بامراد لدا رہی صفا سیدان سے یہ شخص کی عمر کا کہ کون تو ہم پر ہے چھائی کی گھا شے لکھا ہم نکلے جا خونیں نہا تیں اسکی کھلتے پھینکے ہم پر</p> | <p>۴۴۵ سیدان کو سدھارا تھا جو دلنہ تھا اٹھ بیٹھو کہ آیا ہے وہ فرزند تھا کیا فرما ہے عالم سے بیان دہی نے دو چھلنے تم پر دھن آئی تھا مہر شہ کے کیونکہ نہ کون گزیری مے کی اٹھارواں سال اٹھایا تھا</p> | <p>۴۴۶ یزید جو لگی بیٹے سیدان کا ناموں میں محمد بن بابا گیا نام بابو کے سر لگے تھے رشتہ عالم باز دیکھا کہ یہ کہا او مرہم</p> |
| <p>۴۴۷ سمجھو نہ اسے غیر یہ دلبر ہوا تھا تلوار دن سے ٹکڑے علی اکبر ہوا یہ شخص کی عمر کا کہ کون تو ہم پر ہے چھائی کی گھا شے لکھا ہم نکلے جا خونیں نہا تیں اسکی کھلتے پھینکے ہم پر</p> | <p>۴۴۸ کیون لیچے ہو کھر سے مے ناہیز کو کیا اکبر مظلوم گئے حسلہ برین کو کیا فرما ہے عالم سے بیان دہی نے دو چھلنے تم پر دھن آئی تھا مہر شہ کے کیونکہ نہ کون گزیری مے کی اٹھارواں سال اٹھایا تھا</p> | <p>۴۴۹ چلائی کہ اسے یوسف ثانی علی اکبر دینا سے سدھار مر جانی علی اکبر کیا فرما ہے عالم سے بیان دہی نے دو چھلنے تم پر دھن آئی تھا مہر شہ کے کیونکہ نہ کون گزیری مے کی اٹھارواں سال اٹھایا تھا</p> |
| <p>۴۵۰ یہ شخص کی عمر کا کہ کون تو ہم پر ہے چھائی کی گھا شے لکھا ہم نکلے جا خونیں نہا تیں اسکی کھلتے پھینکے ہم پر</p> | <p>۴۵۱ سیدان کا بیان بابو کی خوشنودی افسوس کہ خیمہ بین نہ آیا دہ سکا باجا پٹھا کھوپڑی اگلے ہر وقت</p> | <p>۴۵۲ گھر چھوڑ کے داخل ہو جنت مگن مان رہ گئی رونے کو مر جان جہنم کیا فرما ہے عالم سے بیان دہی نے دو چھلنے تم پر دھن آئی تھا مہر شہ کے کیونکہ نہ کون گزیری مے کی اٹھارواں سال اٹھایا تھا</p> |
| <p>۴۵۳ اب خلق کشا نا ہے ہمیں بھی فی مہین ہم بھی نہیں جینے کے جو ان میو کے ہم</p> | <p>۴۵۴ رو یا دم آخر جو یہ ذیشان تھا شاید اسے رتے ہو تھا دھیاں تھا</p> | <p>۴۵۵ منہ خون سے ہر تر خاک کے کیو بھی اٹھ تلوار سے سب پچ عکاک کے کٹے ہیں</p> |

جلد سوم

۱۰۰
 چہ زری چہ چانی تو لگا نیر خنجر
 سوراخ ہوا تیرے جاہ میں جود لہر
 بجز زری گریہ دن سے ہوا تیرے ہم پار
 ہے ہر بیان تجھ پہ علی حکم کی غبار

کیا صدمہ اٹھا کر ہوے بیان جلی کبر
 بانو ترے ان زخموں کے قربان علی کبر

۱۰۱
 رو کر کہنا شب نے کہ ایسا جو کبر
 جانبہ زینو کے لب انھیں زینو کبر
 لاش انکی اٹھانے کو لیا تھا جو کبر
 اس خلق پہ پختے ہاتھ دھڑا کر کبر

یوں جلد نہ دنیا سے گذر تو علی کبر
 یہ زخم نہ لگتے تو نہ مرتے علی کبر

۱۰۲
 کیجئے امام دو جہان کو بیکار
 اور بانو نے فریاد کی با صدمہ کبر
 سکھڑیں ہوں قانون قیامت کی گار
 نہ کیجئے لاش کو سیدان ہمار

یہ رو لے رہا ہوش نیکو اہل کرم کو
 لے تولى دلستہ بس اب دک فلم کو

۱۰۳
 سلام
 سلامی خیمہ سرور جلا محمد میں
 چراغ احمد و نہ ہر آتھجا محمد میں
 کہہ رہا نہ مجھ کو کیونکہ کیا محمد میں
 گلا حسین کا پیاسا کھانا محمد میں

۱۰۴
 ہر ایک نغمہ خانہ میں شور نام ہے
 بول ہوئی ہیں دق فرا محمد میں
 غم حسین میں جن ملک میں خاک ہے
 شہر نہیں فقط اہل غر محمد میں

۱۰۵
 محبوب حسین کے کیوں ہوں نہ تیر عمر میں
 نشانہ تیر کا اصغر نبی محمد میں
 علی کا بیٹا محمد کی جان روح بول
 قنیل خنجر بیدین بلو محمد میں

۱۰۶
 بنی نور از نبی اور ہوا وہ صبح کو قنیل
 نہا کھنا ہلے جو خکیو نبی محمد میں

۱۰۷
 زخم کے باغیوں کے گلشن کو کھلا
 اجار ہو گیا چولا کھلا محمد میں
 عین نے لاش کو رکھا امام کی بیکو
 کھڑا باندھہ پر سر جا جا محمد میں

۱۰۸
 فلک پہ قتل کے شہر کے سیاہی غی
 حرم کے رونے سے اک شہر تھا محمد میں
 بنی کی بیڈیاں سرنگے شام میں آئین
 چلے ہیں کاتو نوچہ زین العبا محمد میں

۱۰۹
 رکھا امام کا لاشہ امام عالم نے
 حد سے آئے تھے شکلا کشتا محمد میں

۱۱۰
 غم حسین تھا کھانے کو ایک خون بکبر
 چھپی تھی اہل حرم کی غذا محمد میں

۱۱۱
 غم کو تمام لے تولى نہیں ہے تاب محمد میں
 ہوئی بواں بنی پر جنتا محمد میں

| | | |
|--|---|--|
| <p>۴۱ لاش کبری جو تفسیر لکھا لا حشر نوجوان کو صف اول سے اٹھا لا حشر چاند کو شام کے بادل سے اٹھا لا حشر جان بیکر کو بیکل سے اٹھا لا حشر</p> | <p>۴۲ شے کا دھڑو چوڑا کیا علی کہ کوڑا تاہر صلیب کے پیچھے کی جیڑی مر لا کیا غضب ہو گیا اسی بادشہ کی بھال اس آریہ پر کوڑا لکھا لا حشر</p> | <p>۴۳ پس آن جو جین سے تپا تفسیر میں کیا غضب ہو کر اس دم بھی کوڑا جو کہ خون بھری ماحول سے بھری جان بیکر میں جان کو دلا لا حشر</p> |
| <p>وی خدا لاش پسر آنکے لیجا باؤ چھو گیا بر چھی سے اکبر کا کلجہ باؤ</p> | <p>مکڑے تیغون سے بدن ہو گیا ساپا کون تھا جسے مہ شیر کو مارا ہی</p> | <p>اجلی سند کوئی جلدی کھا و صاب اب جگا کر انھیں شکل اپنی کھا و صاب</p> |
| <p>۴۴ یکمے آنخوری بیدار سپر مرنے سانے آنکھوں کے یہ نور نظر مرنے اب کوئی دم میں مار نہ لکھ مرنے نہ سے باہر مرنے بان نہ لکھ مرنے</p> | <p>۴۵ بین کو بھی نہ کی خبر مرنے تاہر لکھو سے نور مرنے یہ نہ معلوم تھا اس حال کی کب مرنے خون میں دوڑی ہو مرنے</p> | <p>۴۶ یکمے بے لاش سپر مرنے تاہر اکبر کے سبھا لکھ مرنے نہ سے نور مرنے کوڑا مرنے گر کے بلو میں تر مرنے</p> |
| <p>دم ہے سنیہ میں رگاز خم سے خوں ہی ارے بانو ترے گھر لٹنے کی تیاری</p> | <p>مجلو بیٹے نے یہ کیا شان کھائی لٹ گئی بانو سے ناشاد وہائی لوگو</p> | <p>کتنی تھی دل پہ شان ظلم کی کھائی آنکھوں کو لو نہیں تی ہر دہائی مٹیا</p> |
| <p>۴۷ پوچھی خیمہ میں حضرت کی یہ پیر مضطرب ہو گئے ناسوس سیر کہا جلا کے سکینہ نے کہ جیڑی نفسہ دوری کو درھنیکے کے پیر</p> | <p>۴۸ رو کے بانو سے یہ فرار لگے سر نہ مٹو ابھی زندہ ہو مارا وہیں ناس کی ہر ہر دم جو دم باہر سچ لکھا بھی یاد ہم بھی مٹا دے</p> | <p>۴۹ پس میں بھی مجھ کو چھانڑا الفت بنا آن کو نہیں بل بوتی ہو کر بنا بیکر کی لاکھوں چھانڑی بہت بنا نہری مٹو میں سے سوزی عورت بنا</p> |
| <p>پستی زینت بے پر کل آئی باہر بانو گھبرا کے کھلے سر کل آئی باہر</p> | <p>سب چھپے اب انڑا کوئی ہمارا بانو اس جوان بیٹے کے غم فی ہمیں ایا بانو</p> | <p>نام پانی کا زبان پر بھی لاؤ داری اکھا کے چل بر چھی کا چیکے پڑاؤ داری</p> |

نور محمد

| | | |
|---|---|--|
| <p>۱۰ شکستہ مادر کی صلا کھیلو دیں ہم ہاتھ اٹھا کر کھارو نہ مریں ہم آپ کو چین چھائی سے لگا لگایں ہم ان سے آئے ہیں تھاری ہاتھ</p> | <p>۱۱ غش کا آؤ کی آؤں جو کھینچا نیلبرون ہے کہ اپنی نہیں پائیا دھوپ میدان کی تھی نہ تھا کھینچا کر رہا پھوڑے سے پیر کی تھائیا</p> | <p>۱۲ ہم نے اپنے سے اٹھا کر نہ چھوڑا سر نہ اس تکیا کا توڑا سر کا سر نہ ہو کہ امان بھلا پائیا رکھو بون چاندی چھائی کو تو چھوڑا</p> |
| <p>پھر یہ گھر آپ کے اقبال سے دیکھا ہو پھر تھیں آ کے عجب حال سے دیکھا ہو</p> | <p>مرچکا تھا یہ مقدس نے چسپا یا ہو دوڑ کر باپ نے گو دی میں اٹھایا ہو</p> | <p>سر نہیں پیٹنے کی جان کھو گئی میں تم سلامت ہو تو پھر کا مہکھو دو گئی میں</p> |
| <p>۱۳ بال کیوں کھجور کیوں پھینک پھینک نیل کیوں سینے پہ کیوں گریاں چھینک خاک کیوں منہ پہ لی ہیں سیسہ فینک شاہ دنیا میں سلامت ہیں کیا کیا</p> | <p>۱۴ بولی بانو کہ جوتی ہو خدا کیونچ لے مری لال بیان تیری بلا کیونچ لاؤ دھوڑا لون میں تیرے پیر کیونچ جانے سے ہاتھ میں چھوڑے پیر کیونچ</p> | <p>۱۵ از روئی کہ چھپ چھپ لے مرا غم مارا تم دوہن بابا کے لاؤ مرا گھر مارا رکھو بون نہوئی میں تھاری اٹھا بھونٹا نہا سے جو کڑاں تیرے چھپ مارا</p> |
| <p>لٹ گئی یہ نہ سخن منہ سے نکالو امان میں تو جیتا ہوں کچھ کو سنبھالو امان</p> | <p>مجھ کو معلوم ہوا خلق سے جانو ہونم میرے روز کے لئے زخم چھپتا ہونم</p> | <p>دادی کھلاؤ گئی رقبہ مرا برتر ہوگا تیرا فرزند بھی تھکس ہمیں ہوگا</p> |
| <p>۱۶ زخمی ہونے کی مگر کسے خبر نہ تھی جھوٹ ہی میں نہ تھی جھوٹ نہ تھی آپ کب سے کو نقد یہ سلا لائی دیکھ چھوڑتے تھے میں جان لائی</p> | <p>۱۷ بانو شکستہ نہ مر جاے میرے پیر بٹے دل کی مری کھو نہ جو پیر ملے سینہ بہ ترا خون میں نہ پیر پھیر کیا ہے جو نہیں زخم جو پیر</p> | <p>۱۸ درد چھائی میں اٹھا غیر بلاد درجی دل میں یہ سوچ کے نہ چھوڑا کھجی جبر کر کے ہیں ان کو جو پیر جبر کر کے ہیں ان کو جو پیر</p> |
| <p>مرگ سے پہلے ہو ماتم یہ زبون مان مرے کپڑو نہ تو عباس کی خون مان</p> | <p>سنستا ہے بدن جان چلی جاتی ہو اس ابو سے تو مری دودھ کی بوتلی ہو</p> | <p>برہمن ہو گیا کفن خاک میں ہوگا نہ دوہن ہوگی نہ اولاد نہ سہرا ہوگا</p> |

| | | |
|---|--|--|
| <p>۱۹ میرزا دھیری سنگھ سے میر موسیٰ کی مرثیہ ملک الموت نے جا کیا کہ کون سے عجب بچا گیا کہ اتنی تپنے لگا وہ تیکہ صفا میں لگے سفید سے وہ خونیں ہو چکا</p> | <p>۲۰ اسے صد درد اور اٹھانے کے لیے ہی بڑی کسی صورت سے مجبور ہوا بڑی تھائی ہو گئے ظلم و ستم کے جا خونیں بھسکے ہیں ہو گئے مر کر</p> | <p>۲۱ رو کے کہنے لگے فضا میں غم کی شمع تو مطلقاً نہیں لائے بغیر سلام جو تھپا ہے تھپیں انکا تو ہوا کام تمام جا کے لے آج لافانہ پر نہ ہو نام</p> |
| <p>بانو چلائی مگر دم نہ پسر میں دیکھا زخم سے چھاتی کے سوراخ جگر میں دیکھا</p> | <p>نہ لگی مجھ کو بلا چاند سے اس سیر کی میں نہیں جینے کی اولال نہیں چیر کی</p> | <p>حسرت نامہ و پیغام کے باقی ہو اقبہ ہو خط شمشیر کی شتافی ہے</p> |
| <p>۲۲ دونوں ہاتھوں سے گئی مینی وہ سیر خاک پر گئے کہ با با کے پسر باور جیسے کہتے تھے کہ زخمی نہیں ہیں باور نہ ختم اس طرح کا اور ان کے تھپا باور</p> | <p>۲۳ لے مر سے شہر لطف جو زخم کا میں پر نہیں ہیں ایک شتافی نہ لایا قطرہ آب خیر انک شتافی نہ لایا دودھ پیا پیا کر لپا اور تھپیں نہ لایا</p> | <p>۲۴ فقد لے آئی وہ خط کا بچہ پیغم تھا لافانہ پر نہ لگے غم غم نام کے بی کے روئے گلے غم غم بڑھ کر نہ لگے غم غم</p> |
| <p>لال سی جان کے جانے کا نہ دوسرا میرے غم کھانے کا قربان گئی پس کیا</p> | <p>مر گئے مجھ کو دواں بھی نہ کھائی مٹیا خاک میں مل گئی بانو کی کمائی مٹیا</p> | <p>غم سے دیکھا نہ گیا بانو میرے کھپٹ آہ کی دیکھ کے لاش علی اکبر کھپٹ</p> |
| <p>۲۵ بن کو کہتی تھی بان شاک اور گریز دوہریا لے لے لے لے لے لے لے لے مٹھ اور باپ نہ لے لے لے لے لے لے اب نہ لے لے لے لے لے لے لے لے لے</p> | <p>۲۶ بچا بانو کے تھپے میں کس شکی لاش کی پشیمانی شہر کرب و بلا لش میں آن کے فضا میں شہر کرب و بلا خط لے آئے سر سوار جو شہر کرب و بلا</p> | <p>۲۷ لو چھانڈتے تھے خط کسکا چھانڈا بن اپنے سر سے لے لے لے لے لے لے لش میں آن کے فضا میں شہر کرب و بلا خط لے آئے سر سوار جو شہر کرب و بلا</p> |
| <p>پاس لبوا کے سکینہ کو بہت پیا کیا زخم کے درد کو اماں سے نہ اٹھا کیا</p> | <p>ٹکڑے دل ہوتا ہی کچھ بات جو کرتا ہو آپ کو اور علی اکبر کو طلب کرتا ہو</p> | <p>پھر نہ نقدیر نے دیدار دکھایا اسکا جبکہ دنیا سے چلے ہم تو خط آیا اسکا</p> |

| | | |
|--|--|---|
| <p>۳۱</p> <p>ماں کے کھانا تو مولا اور بیٹا ایک ہی کھاتے تھے اسکو سن کر میں حیران ہو گیا کہ گناہ نظام صفت و گمان نہ پادہ ہوتا ہے کد کا جو دیکھ کر اس کا رونا بولی پر دیکر کلنٹم</p> | <p>۳۲</p> <p>خط کوئی آنا تو مولا اور بیٹا ایک ہی کھاتے تھے کبھی بکھو تو زبانی بھی بھیجا بیجا بنجارے کے سوا اور نہیں اس کو کھاتا خام صبح تک بھرتی اور صبح ختم</p> | <p>۳۳</p> <p>لوہے پیراشی دے کر دیکھ کر آگیا خط پر جو لکھا ہے بن کامی و دیکھ کہ ایک سوڑے دھوپانی ہی ہے اٹھو اسے فاطمہ صغیر کے بارے میں</p> |
| <p>کہا زینت نے کہ مادر کو لکھا جائیگا بائو بولی علی اکبر کو لکھا جائیگا</p> | <p>لوگ آ کے عیادت کو چلے جائیں کوئی اتنا نہیں کہتا کہ حسین آئیں</p> | <p>مادر رہتی تھی کھین باد وطن کی کیا جا کے قاصد سے خبر پوچھو بہن کی کیا</p> |
| <p>۳۴</p> <p>شاہ روائے سن کر آج بھلا عزیز فاطمہ صغیر کا بیٹا بعد ان کا کچھ لکھا تھا کہ اس غریب بہن بیٹی تو ہر وقت بہت غریب</p> | <p>۳۵</p> <p>کبھی تو بھلا ہوا حال ہی کیا یہی ہی ہے جس کی شدت کہ فاطمہ صغیر رازدن کی ہو سو یا بھی آگیا پہن پہنی ہوں کہ اتنا نہیں پایا</p> | <p>۳۶</p> <p>لاش کے گھر دیکھ کر نہ بھلا خط کے آنے سے پادہ بلوچش نام بافیلانی کہ چپے ہو گویا سن لو بھائی کو غصیا کی کیا</p> |
| <p>مطار کی بھی آخر کبھی حد ہوتی ہو مرتب ہر سر دیکھے کہ ہوتی ہے</p> | <p>اپنی تقدیر پہ کس طرح نہ روؤں لوگو گراہل آئے تو پھر چن سوؤں لوگو</p> | <p>کیسا خوش ہوتی ہے اس کا کہ پڑھ کر ہو خط بھی تباہ کہ جبے گویا کبھی ہو</p> |
| <p>۳۷</p> <p>مخاطب ہونے کا نواؤ کہ سناؤ اور بھی نہیں کہی بالان ہوتا ہے کہ کبھی نہیں دل چاہتا ہے کہ کبھی نہیں</p> | <p>۳۸</p> <p>کبھی نہ خط صغیر کا جو مولا کوشا کہ بھائی آو کہ کا ندر مارا اور صبر دے یہ بولا وہ علی کا بھائی کبھی نہ خط صغیر کے کا بھائی</p> | <p>۳۹</p> <p>کبھی نہ خط کو لے دیکھے نہ ہوتا باز اشک ہوتی جبکہ نہ ہوتا پہن چکے جب تو کیا باؤں کو بھائی کی یاد کیا کرتی ہو</p> |
| <p>موتے گھر میں رہی کس طرح ہو یا یا میں جاؤں تو کسی کو نہ خبر ہو یا یا</p> | <p>حال صغیر نے جو لکھا ہے سنائے کوئی ہو جو سوتے ہیں پڑے لکھا جگا کوئی</p> | <p>ہے گاہ اکبروں گیر کا لکھا صاحب اوسو بیٹی کی تقدیر کا لکھا صاحب</p> |

| | | |
|---|--|--|
| <p>۴۱۰ ہر سانس سے بیمار نے منہ کھلیا جانی جان ہر سانس کے ساتھ گوہر صداقت گل سنا رہا وہ غنیمت دین ماورائے قضا</p> | <p>۴۱۱ اچھی چٹنی ہوں میں تیرا کبر موت گھیر رہی ہے چاکر کبر جلد اس قیدِ مصیبت سے بھاڑ کبر ہم کچھ نہیں ہے برا کھڑا کبر</p> | <p>۴۱۲ حال ہیٹھکے ہو اور ٹھونڈی شہ اپنے سر پہ لئے روئے امام کچھ کے خط سنیہ اکبر سے جتن کما پھینک دیا غنیمت جاب اس کا کھیم</p> |
| <p>خلق میں آپ کا دم تادمی سال ہے گھر میں کبت تک یہ بہن ہر قطر الجال ہے</p> | <p>پھر جہ آؤ گے تو ترستہ ہی پتا ہوگا ہم نہیں ہو گئے اور سال زمانہ ہوگا</p> | <p>انتظاری میں فقط زیت کے دم بھرتی لوتھر جلد کہ بیمار بہن مرقی ہے</p> |
| <p>۴۱۳ لکھو خان نظر ہے جاکر جاکر گھر میں پھر خبر سے فحش جاکر کبت آنکھوں سے بہن سے مل کر جاکر براہ کیا خوب کچھ لکھنے آ کر جاکر</p> | <p>۴۱۴ بیکر کچھ جانے کو تم کا سلیو اور کھلا نکلے کچھ عجیب اور گھمبیر جاکر در افتادہ ہوں بیکر سے کچھ تیرے سر پہ کچھ لکھنے آ کر جاکر</p> | <p>۴۱۵ بھگدڑی کی طرف کر کے پتھر تیری بالوی کے قدموں کی کھین منہ لکھا ہے جے خط میں کہ آجیا چھپنے پہ لکھی مر گیا وہ لقا</p> |
| <p>مجھ کو نہلا گئے ہر سانس کوئی تہا سچ یہ ہے صادق الاور کوئی تہا</p> | <p>تسے امان کو زیادہ نہیں پیار کوئی ایک ہم ہیں کہ نہیں آہ ہمار کوئی</p> | <p>جان یاں آن کی سہیات گئی اکبر کی اب قیامت پہ ملاقات گئی اکبر کی</p> |
| <p>۴۱۶ اپنے لکھنے کی سرشت میں تیری نہ دیا ہے نہ غلامی کی کوئی تیری کون واقف ہے گذرنا ہو کچھ تیری دل میں اندیشہ انم و اندیشہ</p> | <p>۴۱۷ مجھ کو معلوم ہے وقت تمہیں کب آتا ہو گیا زیارت کیلئے ایک تیرا ان کے ہو خوف کچھ بیکر کی ہر تیرا کتب چاہیں گے کہ ہو جاؤ تم</p> | <p>۴۱۸ ان اپنی کا فلک طلع میں تیرا ہو جان ہو کے غار دی کوئی تیرا کچھ اچھی مر جائے بلو بی بی تیرا غرا خندوا کہ گئے دنیا سے تیرا</p> |
| <p>مثل تصویر کبھی در پہ کھڑی تھی منہ لیٹے کبھی ستر پہ پڑی تھی</p> | <p>منزلین سخت ہیں میزانہ اٹھان دینگے آؤ گے بھی تو نہ بابا تھیں آئے دینگے</p> | <p>کیا کروں ہاں مقدس مرادوں میں لاش اکبر کو میر کفن و گور نہیں</p> |

| | | |
|---|---|--|
| <p>۱۰۴</p> <p>کرتے ہیں گئی شینے وہ خستہ کج لگاتے لاش کو جسے میں اٹھا کر نامہ برہو کے قادیان شہر غرض کرنے لگا فراتے اکبر ہن کدھر</p> | <p>۱۰۵</p> <p>باز رکھنا میری بابتیں سرحد سے ہر طرف کا یہ دنیا یہ ملکنا میرا اس طرح کہو کہ مجھ پر اختیار کرتی تھی کیا عیا</p> | <p>۱۰۶</p> <p>روئے شہرے کہا کہ عید بھیل بی بی اقبال سے اٹھا دو علی اکبر اور مجھے پوچھے تو یہ کہو کہ صدہ کمال مگر کیا ساتھ سپرے اس قدر کمال</p> |
| <p>۱۰۷</p> <p>مل چکا آپے اب مجھ کو تلاش انکی ہوا شاہ کہنے لگے دیکھ یہ لاش انکی ہوا</p> | <p>۱۰۸</p> <p>قسمین یا با کو ادھر آنے کی دیکر آنا اپنے ہمراہ مرے بھائی کو لیکر آنا</p> | <p>۱۰۹</p> <p>گھر سے لاشیں لیے جیب عابد بے پر کلا باب اور بیٹے کادم تن سے برابر کلا</p> |
| <p>۱۱۰</p> <p>نہیں پہنچا میں میری شہیدان آج گھر سے میری شہیدان ایسے دن سخت کھیلے کہ نہ انہرے نامہ راد اٹھ گئے دنبیلے کھیلے</p> | <p>۱۱۱</p> <p>میرے ساتھ تو علی ساٹھ لے لیا جان جا کے بیار کو سمجھاؤں تو کیا جان علی ہے غلہ کو اکبر کے خط دکھان علی صفر کے باور بھی کیوں کیا جان</p> | <p>۱۱۲</p> <p>لکھتے لاشیں لیکر علی شہیدان پتیا قاصد غمناک گیا کو وطن اسکے جاتے ہی ہو قتل شہر شہیدان موتیں اب رو دکھتے وقت تین تین</p> |
| <p>۱۱۳</p> <p>صبح تک گرد مرے پھر تھتے پر لکھر گھر مرا لٹ گیا اس لاکھ مر جاسو</p> | <p>۱۱۴</p> <p>دراغ دل لیکے چلا مجھ کو یہ اف ملام خط کی امیر تھی سو موت کا پیغام ملا</p> | <p>۱۱۵</p> <p>مقتل اکبر مظلوم کی تصویر یہ ہے سنگ پانی ہو جسے شکے وہ تفریر یہ ہے</p> |
| <p>۱۱۶</p> <p>نہیں میری کتب قاصد صدف نے کہا علی اکبر ہیں جیسا کہ خب داویلا زہی خواہر نے گلے انے کئے ہو کیا نہ چہی نہ چہی نہ چہی نہ چہی نہ چہی</p> | <p>۱۱۷</p> <p>کھو ہوا میں سپا اس کا اوکا رو کس حال اسکا کون اور کس کس کر سختی میں جان تو بیا سو شہیدان جاس لاش لاش لاش لاش لاش</p> | <p>۱۱۸</p> <p>اکھدیا تھا کہ برادر کے تصدق ہوا بر لے میرے علی اکبر کے تصدق ہوا</p> |
| <p>۱۱۹</p> <p>آہ صورت نہ رہی وہ نہ جوانی باقی ہیں ابھی تو کئی پیغام بانی باقی</p> | <p>۱۲۰</p> <p>اکھدیا تھا کہ برادر کے تصدق ہوا بر لے میرے علی اکبر کے تصدق ہوا</p> | <p>۱۲۱</p> <p>مقتل اکبر مظلوم کی تصویر یہ ہے سنگ پانی ہو جسے شکے وہ تفریر یہ ہے</p> |

| | | |
|--|--|--|
| <p>۴۱ کب خیر و کب شر و کب خیر و کب شر مطیع جمیع کب جو کب و کب سامع نہیں تو جاوہ حسن بیان نہیں زکیم سخن و خاک اگر قدر دان نہیں</p> | <p>۴۲ شکر خدا کہ جمع ہیں اس پنجین منصف ہیں ایک بیک کی طرح ہیں جو عام ہیں خاص انھیں ہے التماس اپنے صلہ سخن کا یہ لے لایہ اساس</p> | <p>۴۳ جب سپاہ قادیانیاؤ میں ہوا اہل حرم کا قافلہ نام نہین ہوا بیاد سب بابت حسین حسین نہوں غازیوں کا غارہ روز میں ہوا</p> |
| <p>۴۴ بواہل شوق تیرے تقریر بھیج ہے بنیان ہوں تو جو ہر شمس و شمس ہے</p> | <p>۴۵ اہل کرم فقیر کی دل کی مراد میں یہ مرثیہ ہو داد کے قابل تو داؤ میں</p> | <p>۴۶ ذرہ ارم کو فوق نہ باغ خباں تھا ریشک اس میں پہ نہ چمک آسمان تھا</p> |
| <p>۴۷ کھینچ کر گیتے بازار شکر تیرے کھنکھنے غیر خیر اگر ہے بوجھ رنگ مر جاتا بزدل ہے بمان بچکے نشتا کا درو</p> | <p>۴۸ اے طبع انقلاب زمین زان کجا اے فکر ہے تیا باغ عیان کجا منصف شمس کو کون مکان کجا اے ملک منصف اس غراؤں کجا</p> | <p>۴۹ باز ان تھی زمین کہ میں کجا بخشے ہیں مجھ کو لئے بہ جنت کجا کمال کمال حسن میں رتیں کجا نور نگاہ فاطمہ دکن کجا</p> |
| <p>۵۰ بے گل ترانہ سنجی بیل فضول ہے بے سرو و فاختہ کی صلابہ صول ہے</p> | <p>۵۱ محشر پاتہ فلک لا جورد ہو خنجر چلین دلوں وہ لفظ نہیں درو ہو</p> | <p>۵۲ سجدے کا جھپٹہ عرش معلیٰ کو شوق ہو شمس فریہ اب سرزدوں کو فوق ہو</p> |
| <p>۵۳ خیر و شر اعلیٰ کی قدر کیا کیا عدل کا شرف و ریکتا کی قدر کیا بیچارہ ہی نہ ہو تو سچا کی قدر کیا منجوں اخیر صورت لبائی کی قدر کیا</p> | <p>۵۴ اہل غراؤں کے آج سے خیر و شر کیا روزیں سے بیک و بیک کیا کھائی دل سے جو حبیب کیا سب چکے ہیں اب جو شکر کیا</p> | <p>۵۵ پہرین وہ گل سپاہ جو خیر و شر کیا پہرین وہ درو جو تاج و تاج کیا پہرین وہ جانڈ خیر و شر کیا پہرین وہ مرثیہ جو خیر و شر کیا</p> |
| <p>۵۶ عاش ہو جو بے تو حسن عنم کا وقار بے عند لیب گل چستان میں غار</p> | <p>۵۷ تہا ہے قاتل کو بین ل جان فاطمہ دامن تلمک ہر چاک گریبان فاطمہ</p> | <p>۵۸ ہو گی طلب جو گلشن عنبر شست میں جاؤنگی میں بھی انکی بڑاں ہشت میں</p> |

| | | |
|--|---|--|
| <p>۱۰ کو بیکو چن رہیں شہیدان اک ملتی ہیں جہان لاندہاں بیدن سب پر ہوش ہیں خاک جا رہیں کسی سے تین جاں</p> | <p>۱۱ دہ کل خان خاں اور تین دن چہرہ وہ اور دھوپ اور دھوپ بیدن نہیں کھینچتا اک چاہیں ان تک اندھیا کوئی</p> | <p>۱۲ اصغر کے آگے ہواں کرتا کفن باجو کفن کی ہواں نہیں جا کھوڑے کھیلتے ہیں اشکوں سے واقف ہواں</p> |
| <p>دماں فاطمہ میں جو گل پر ہیں عبرت کا ہر مقام کہ وہ بکین ہیں</p> | <p>بے یار و بے صاحب بے گستاخ رونا تو ہے یہی کہ غریب الدار</p> | <p>تھے پھر تو اپنی جان بھیکے ہوئے راہ و نہن شور تھا کہ اکیلے ہوئے</p> |
| <p>۱۳ وہ سالکانِ قادیاں نہ رہیں وہ سہوانِ مرطہ غنیمت نہ رہیں وہ غائبانِ دلبر نہ رہیں وہ سنگانِ غنیمت نہ رہیں</p> | <p>۱۴ بہیں بن تھی وہ جاں کھنکھانے گارے ہیں انھیں گر یہ ہو نہ رہے ہیں حاکم کو وہ نہاں ان عار کے اٹھانے کو وہ</p> | <p>۱۵ سب سے بڑا علم ہے کیا داغِ مسافرانِ عدم ہے کیا بچھڑی سپاہِ شکستہ ہے کیا دوبابو امین علم ہے کیا</p> |
| <p>پر خون پڑے تھے دشتِ مصیبت میں عسکریں میں پھول کھڑے ہیں سطح</p> | <p>کیا صاحبِ مروت و ہمت شہریت بڑی ندی انھیں کہ جو گل کا امیر تھے</p> | <p>غریب میں ساتھ چھٹ گیا بھوکا جانی اکدم میں خاتمہ ہوا ساری کھانی</p> |
| <p>۱۶ کھینچیں پھول کو چن چن رکتی ہیں سائے میں کہ رہیں زیرِ کھوپڑی ہوئی نہ تھا سا نہاں نہ تھا سا</p> | <p>۱۷ مغذ و سب تھا شہ کو پہنچو تغیون میں ان کے دھن کے جو افسانہ قریب تھے وہ دور سرمایہ</p> | <p>۱۸ اب حاضرینِ عجب نام نہ نہ بقیہ ہوں حالِ بیکسی کیا رہا جب جا بجا لاشے پھیل گئیں وان تپ تپ رہیں بیکسی</p> |
| <p>چہرہ نہ گرو تیغوں سے اعضا کٹا دماں زخمِ مثل گر سب ان پھر ہوا</p> | <p>کرتے سپرد خاک شہرِ بیوطن کے نرسے میں گھارتے کس دیکھنے کے</p> | <p>آنکھیں پھیلے خاک پہ اگر تو سو ہیں یہ گھرے گھر و زخموں کو گن گن رہیں</p> |

| | | |
|---|--|--|
| <p>۴۱ نہی بین دیکھ دیکھ کے کیا ہوا کیسے نہ ہو گواہ ہوا راز میں جان از غم میں تیرے لیے ہو کر کچھ نہ جان کہیں ہوئی تھکے سے واقف مرئی زبان</p> | <p>۴۲ اسم ادا کر دوں تو اس حیدر صلب تھکے اس زبان پر کر دوں چوچ ب</p> | <p>۴۳ دہن سر شکر غم کے کیا ہو چوچ خفت ہر ایک لاش سی ہو چوچ</p> |
| <p>کانپے نہ ہاتھ بھی دل و جان بول کے کچنی سنان جگر سے شجیرہ بول کے</p> | <p>دل حامل تعب ہو جدا اور جگر تکبیر کہنے تن سے ہو بند کاسر</p> | <p>طاقت یہ گھٹ گئی تھی فتنہ کام کی طے کی جو اتنی راہ تو نزل نام کی</p> |
| <p>۴۴ یہ درد دل یہ داغ یہ غیب کا صبر یہ آفتیں یہ عالم یہ جور و ضابطہ صبر کے دیاتہ وصلہ کے دیاتہ صبر بند کیو تیرے فضل کی مولانا صبر</p> | <p>۴۵ بان ایک غم رہا کہ تھوڑا سا باب یہ اپنی ہوتا ہے مگر غیب یہ ہوا گل میں کوئی تھوڑا سا</p> | <p>۴۶ شر تھار دست پائین چھال کٹھن تھکے گیا کوئی نہ چھال میتا لاش میں لکھن میں چھال نویس یہ یوین باخو کوئی نہ چھال</p> |
| <p>ہوتی نہ پرورش اگر اس خستہ حال کی مین لاش دیکھتا علی اکبر سے لال کی</p> | <p>کیا حال انکا ہو دیکھا اس از مقام یہ تو کبھی پھر سے نہیں بلو عالم</p> | <p>جلوہ کوئی گھڑی رخ انور کا دیکھ لو مسند پہ بیٹھے کہ مین جی کھر دیکھ لو</p> |
| <p>۴۷ نہی بین غم میں سب آسان نہ ہو سب تیری راہ میں ہو چکا جان نہ ہو یہ نہ جان بھی ہو چکا جان نہ ہو کوئی حد میں اصغر نادان نہ ہو</p> | <p>۴۸ سنت کا ان جو تکی تھوڑا سا یہ بیباں ہیں صبا حب لطیف نہ ہو نہی بین کچھ پیغمبر و غریب نہ ہو سر ہم انکے مال یہ ہو کر نہ ہو</p> | <p>۴۹ پکاکے اشک بچھو گئے خاک کا پیام فایا سو گوارہ یوں کنبہ پیا تمام طہی زمین پر سوئے ہیں کچھ لاکھ ہندستان کو سوئے ہیں کیا ہوا کام</p> |
| <p>بیٹے کی فکر کہہ نہ برادر کی رہی مشکل اب ایک گردن و خنجر کی رہی</p> | <p>حافظ حضر میں ہے تو سفر میں فوق تو مادر و پدر سے زیادہ شفیق ہم</p> | <p>پیوند کوئی آن میں ہونا ہر خاک کا اب ہم ہیں اور گرم بھوننا ہر خاک کا</p> |

لے نہیں ہنسنے
والا لاش کرنا

| | | |
|---|---|---|
| <p>۱۳۴</p> <p>چشم کی مان کو دیکھتے جیسے شہنشاہ پیارا جتنی قتل ہوا کرتے نہ ہم منظور حق بھی تھا کہ از زمین سب سرمہر ہوا اور فاطمہ کبرا اسیر غم</p> | <p>۱۳۵</p> <p>جو تھی جھکے سر پہ وہ غم کی نشان مجاہد تھیل نہ کیجے بانہ کہ بل خود کشی کا تھی بہن سے کچھ عجز کا ادا مرحبا صدقہ ہو کر تو الفت تھا ادا</p> | <p>۱۳۶</p> <p>زینب ہمارے خون جگر کو کھلا دے خاتم کے کھدو دو طمانیہ ہر جگہ نصرت ہر اس حسین کی عباس کو کھلا اگر کہہ کر دے صد کہ پیر کی مدد کو</p> |
| <p>دارِ فنا میں اشک بہاؤ کورہ گئے ہم سب کے داغ دل پہ ٹھاکر کورہ گئے</p> | <p>ہے ہر ہی سخت جان تھی اسی غم کیو جتنی رہی میں آپ کے نام کیو اسطے</p> | <p>جاتے ہیں گر د پیار سے پھر پھر کو بٹیا پدر کے پاؤں نہ گر گر کے رو</p> |
| <p>۱۳۷</p> <p>بچپن کی جانی کی زد پہ جھکے بچپن کے منہ سے خون بہا بان پیکر بچپن کے منہ سے خون بہا بان پیکر نڈ سال پہنچے دیکھوں کن آنکھوں میں جاس قتل ہوں ہیں ایک تیرے</p> | <p>۱۳۸</p> <p>نور مایا اس اسیر حسن صبر کا جب زنج ہوئے تھے دین حجاب بھائی کو روئے دالی بن صبر کا جسدم بندے تھے میں سن صبر کا</p> | <p>۱۳۹</p> <p>پیر کے کلام جو کہہ کرے تو نہیں کھڑے رہتے زینب کے گانہ نام سے حال مادر نام ہوا تباہ پہلی لڑائی زدہ عباس کی جاہ</p> |
| <p>باز و کٹا کے شیر پڑا ہو کھپار میں کیا اکتب ارضیت کردگار میں</p> | <p>ہر دکھ میں یاد صبر ہر براہ کرد اس کے غموانے میں تم بھی کرد</p> | <p>اگر نام لب پہ جو آیا نام کے بانو گرین کلچے کو ہاتھوں تو تھا</p> |
| <p>۱۴۰</p> <p>چشم کی صفت پہ بانو عالم کا ماں کی سہرا کہنی تھا در پہ بے تاب نہیں حاصل نہیں غم کی تاب کلچے لئے نہ تھی بانو عالم کا</p> | <p>۱۴۱</p> <p>بات کہنے کے لئے نہ تھی دیکھ کر کہہ کہ لڑائی نہ تھی دو بیٹے کہہ بلاب میں ہوئے تھے باقی تھے دو سپر سووہ کو زینب</p> | <p>۱۴۲</p> <p>خیرت نے رو کے دفتر نہ تھی زینب تباہ ہو گئیں غم و مصیبت میرے لئے گنوا دے دو لکھن میں باپ کی بہن کی الفت میں</p> |
| <p>کیجے علاج ہو کا یہ ایسا مرض نہیں پیو کہ جان کو وہ نہیں کہہ غرض نہیں</p> | <p>خونین عریب باپ کی تصویر بھرنی کیا جانے اُن یتیموں پہ ان کیا گزرنی</p> | <p>یاد آئیگی لحد میں یہ الفت حسین کو تسے بھلا دی مان کی محبت حسین کو</p> |

۴

زینب ہمارے خون جگر کو کھلا دے

نصرت ہر اس حسین کی عباس کو کھلا

اگر کہہ کر دے صد کہ پیر کی مدد کو

نور مایا اس اسیر حسن صبر کا

جب زنج ہوئے تھے دین حجاب

بھائی کو روئے دالی بن صبر کا

جسدم بندے تھے میں سن صبر کا

پیر کے کلام جو کہہ کرے تو

نہیں کھڑے رہتے زینب کے گانہ

نام سے حال مادر نام ہوا تباہ

پہلی لڑائی زدہ عباس کی جاہ

اگر نام لب پہ جو آیا نام کے

بانو گرین کلچے کو ہاتھوں تو تھا

خیرت نے رو کے دفتر نہ تھی

زینب تباہ ہو گئیں غم و مصیبت

میرے لئے گنوا دے دو لکھن

میں باپ کی بہن کی الفت میں

یاد آئیگی لحد میں یہ الفت حسین کو

تسے بھلا دی مان کی محبت حسین کو

| | | |
|---|---|---|
| <p>۴۱ بخت بھی شکون میں کا رہا دیکھا کہین نہ اکونہ اپنی کین اب غم جو کہ ہم بھی جہان کین بھانوں حیدر پیر سے کھپڑا ہوا کین</p> | <p>۴۲ اکبر کا ایک غم نہیں بٹا دیا اسکا بھی جو عالم کہ ہوا بربا پہلی جو غم کہ بانگ اخباری ہو گیا اس دم میں بخت اللہ ہی ہوا گیا</p> | <p>۴۳ بخت بھی شکون میں کا رہا دیکھا کہین نہ اکونہ اپنی کین اب غم جو کہ ہم بھی جہان کین بھانوں حیدر پیر سے کھپڑا ہوا کین</p> |
| <p>راحت ہو جس سے روح کو تو کج کیا منہل ہماری اور علی اکبر کی ایک</p> | <p>بیجا نہیں جو شکون کے چادر ہوا ہوں اپنی بھی آپ کی بھی مصیبت روتی ہوں</p> | <p>ہر کھ میں ساتھ ہوں غمت اٹھاتا ہوں انکو تو سو نہ پائو کسے سو نہ جاتا ہوں</p> |
| <p>۴۴ انکا نظام جو دروہ انیا بھی تمام ہم اور وہ ہونے ایک ہی شہر تمام دوری تو رائے زور ہو جیون نہ تمام تیرے تو ہوں میں ہیں میرے تمام</p> | <p>۴۵ آغا ابھی تو ہو گیا غائب سامان وہ میرا تھا نہیں غائب گھڑ تارے پستی ہیں بیان شہزادہ سرکندہ ادھر غائب</p> | <p>۴۶ نوایا بخت کج خدایا غائب وہ کجیہ کجیہ سرکندہ غائب گھڑ تارے پستی ہیں بیان شہزادہ سرکندہ ادھر غائب</p> |
| <p>ظہیر اسہل ہے دروہ پسر کی جدائی کا عرصہ ہو وصل میں تنہا سر کی جدائی کا</p> | <p>چادر نہ میرے پاس نہ زین کے پاس بنو عین مہر کھلے ہن ہر اک پاس</p> | <p>ہم کو تو دلولہ ہے شہادت کے شوق کا اب تم ہوا اور بوجھ ہے زخیر طوق کا</p> |
| <p>۴۷ بولتا قائم پر سر کو جھکا کر وہ شہزادہ بولتا قائم پر سر کو جھکا کر وہ شہزادہ کچھ نہ اپنے سنے کان نہ کچھ نہ سنا کچھ نہ اپنے سنے کان نہ کچھ نہ سنا</p> | <p>۴۸ نوایا شاہ نے نہیں بخت کوئی معبود وہ تو ہے جو نہیں کوئی جہاد کی جو بیباکی ہوئی ہیں پاس زبور ہی انکا زہر تو میرا فنا پاس</p> | <p>۴۹ کچھ نہ اپنے سنے کان نہ کچھ نہ سنا کچھ نہ اپنے سنے کان نہ کچھ نہ سنا کچھ نہ اپنے سنے کان نہ کچھ نہ سنا کچھ نہ اپنے سنے کان نہ کچھ نہ سنا</p> |
| <p>بھائی کی ہے امید نہ مانگی نہ باپ کی بیٹی ہوں بادشاہ کی تو لوندی آن کی</p> | <p>چادر چھنے تو چشم کو پر غم نہ کجیو لٹنے کا قید ہونے کا کہہ غم نہ کجیو</p> | <p>لازم ہو فکر است خیر الانام کی ہم فسخ ہوں جفا ہو تم قید نام کی</p> |

لے خیم میل
یعنی خیم صبح
معتز و انجیل
مفرت کے گھوڑے
کلام تھا اور وہ
میں لطف شادی
یہ کہ خیال
نہج اول بال
انج کو کھینچتے ہیں
پس نہ انجیل
کے قلمی غنی
صاحب الہ
بہ کہ ہیں

۱۵۱
دوڑے ہوئے کھلے آبدھار
نکلادہ ہر جگہ زور و قباب
تہ کر کے زانو دن کو فرس جگہ
بلد عا یو سوار وہ شاہ قمر کا

دین پرست صاحب دل کی تھی
سب بد بہ وہی تھا وہی آن بان تھی

۱۵۲
غل حسن شاہ کا ہے تہن جان پہ
صدق بنی دل عمامہ گلوں کی شان پہ
بال یک ہین خیر علی کے شان پہ
ہی یہ کلام جو خیال کی بان پہ

لے آؤ زوہ اسد ووالجلال کو
غرف سے دیکھیں دھانڑا پیر لال

۱۵۳
وہ خوشگامے ہوئے اڑوہ اکام
پیدا ہلال ماہ غرا ہے جگہ غم
کھنکے ہیں خجکد طاق صم کا جیم
ہیوں کے آگے آگے نیکے وہ جیم

حسرت کسی نے قبلہ دین کی ذرا نہ کی
کعبہ گرانے والوں نے کیا کیا جفا کی

۱۵۴
کس بد سے زینت نہیں ہے
گو با جاد پیر نہیں ہے
رمپار وہ کہ جسم رسول نہیں ہے
عاز بن حسین جو نہیں ہے

صرصر ہے بوسے گل ہر نیم صبح ہے
اڑنے کا اسکے کیا ہر عجب ذوالجناح ہے

۱۵۵
آیا بیان جو وصف سیر کا چو خیال
دل نے کہا خیال تیرا ہے بہت حال
نادان کہانے لائیکہ خیال کی مثال
کاتھا ہے سحر تو دور کو کھینچ حال

نصویر غم کہہ بھی بنے بادشاہ بھی
مجلس میں واہ واہ بھی ہوا آہ بھی

۱۵۶
شکستہ حسن زلف عطر بار
سب صفت خفا و خن جسم پر شمار
خیر الفساکا رشتہ جان جکا تازار
وہ زلف دروہ چو شمع سیاہ کار

تاریک و تاریک عالم ارکان ہو گیا
مجموعہ کیوں جہاں پر شان ہو گیا

۱۵۷
دوڑیں سول تھی جو رکب سوار
رکنا زینت اسکو قدم ہمارے
سکھنے کے مچ حال تھا آنکار
تنبلی ہے سکا ساز جو ہر کار

کرتی ہے صنوئے صوبہ پین بجلی زمین پر
زہرا کے آفتاب کا جلوہ ہر زمین پر

۱۵۸
تھا کہ یہ عین مبارک ہر جہین
قرآن کی لوح جب کو کھنکے ہیں عین
ایمان کا آئینہ ہر مسکن عین
مردا کہ اس عین پہ کھنکے عین

درخت لکھن کہ بدعت اہل خطا لکھن
خود سر ٹپکا ہا ہر قلم اب میں کیا لکھن

۱۵۹
بہن شمع کی چوٹ کا عجب جگہ
یکجا چمک لطف ہے یوگ نہال
جان پلے ہے سب لہر کا خیر لال
لکھن سے خیر شمع کا شمع لال

چہرہ ہر زرد لاش پسر نہ گاہ ہی
پہلی کا طرح آنکھوں میں عالم سیلہ ہی

۵۵
نہیں سیاہ اور وہ نہ افروز خند
نہیں خندانے کی ہوش شب بزم
کے لیے سانسے نہ دامن چرخ طور
کے سیاہ پوش ہی یہ غم کا ہے دھو

۵۶
کھنڈ تھی جنگل حسن صفایا کی جا
قنادہ اور ستم کی نائین خدایا
وہ ہاتھ نہیں بایا باغیچے بجا
منہج خفا سے قطع کرے راہ بجا

۵۷
عجوبہ ریل ستر کے پتھر میں
اور چاند علی سے لاور کی نیل
کے یوں سے ہی غور جو تھا بے چین
ایک کی غور کو دیکھو کے کو یوں

۵۸
تینوں کے زخم پر گئے اس رو پاک
وہ شمع بجھ کے رہ گئی مقل کر خاک

۵۹
فیاض سے کسی نے سلوک ایسے کم کئے
احسان کے حسین نے اسے ستم کئے

۶۰
جلوہ یہ کچھا ہو گا نہ یوسف خواب میں
تاروں کا پیرہن ہر ن آفتاب میں

۶۱
شکر خدا میں تھے تھے تھے تھے
جبر سنگ عظیم کا انہ پر خلیف
ندان وہ در کہ تختی کی سی جی
منہج تینوں سے بجز باغیچہ بجا

۶۲
منہج اپنا جسم ملتے تھے شمشیر مصلحتا
آئینہ دار حسن سے وہ صدر باصفا
صدر گم کا سر کا گھر خانہ وفا
صدر سے کیون دم ہو خلیفے بجا

۶۳
خفیہ میں ہی وہ منہج کہ تھی آفتاب
ہل کوئی سے جسکی شبنم کیا جلا
لا سیف تھی وہ اور اسلندار لافتا
ہر دم بجا آرام کے تھے دم غا

۶۴
رہیں ہدف جو تیر ذکا شاہ زمیں
وہ در لہو میں ڈوب کے عقیق میں

۶۵
زانو کہاں عین کا وہ جاہان کہاں
سینہ کہاں وہ اور ستم کے نشان کہاں

۶۶
ہمدم بھی تھی پناہ شہ مجرور بھی
تواریج حسین کی تھی اور سپر بھی

۶۷
نازک گلادہ جب پھل تازہ شہ
پتلی تھی جسکو تازہ گریبان کی تار
کس گلے کی سحر و ناز و جگر
وہ خلیف کی سحر و جگر بجا

۶۸
باز تھیں تھیں کر شہ نامدار
وہ بائون خلیفہ چھپتے ہیں شاہان
باز تھیں تھیں کر شہ نامدار
وہ بائون خلیفہ چھپتے ہیں شاہان

۶۹
حال ایسی معرکوں میں جبکہ دور
گر شہ میں جابی مرد کی لیا جلا
باز تھیں تھیں کر شہ نامدار
وہ بائون خلیفہ چھپتے ہیں شاہان

۷۰
مصرع بہ ایک کافی ہے رن کیوا
پاے حسین مر گئے امت کیوا

۷۱
وہ چاند میں مگر کبھی بڑھ کر گھر نہیں
ایسے قدم جو سر بھی کٹو پر نہیں

۷۲
بعضے گھا کے مقل ہر کہنے ہیں
قدر اسکی ہے حسین و شب قدر ہیں

۵۵
قائدہ بجا کر جب
بجائے بجا کر جب
کے درجے میں
کوئی درجہ میں
بجائے بجا کر جب
بجائے بجا کر جب
بجائے بجا کر جب
بجائے بجا کر جب

| | | |
|--|--|--|
| <p>۱۶۱ طبع روان از تنک صفت استندین سوخیان بین آب سلیمان زمین هر آن خیل بین چکار غنڈین بار چکر ملوای اک جود نبدین</p> | <p>۱۶۲ بیکار آندنے کاری بیاد آندنے گر کمال اجل نه نشاید عت نبدین تب آئی بر آری بال نبدین نهینا ملوای حال جود اور نبدین</p> | <p>۱۶۳ جب بر سلی صفت طبع نبدین دریا و قنار آری اسون جودین درلی کوی ننگاه بر اسون جودین ره کبابین علی کوی نبدین</p> |
| <p>۱۶۴ کرتا هر سیر گنبد نیلی رواق کی گھوڑا سپر صا ہوا ہے نظر سیر کی</p> | <p>۱۶۵ اثر در چلے سمٹ کے پہاڑ کی جھین کانیا زمین کا قلب لٹو کے خوشیر</p> | <p>۱۶۶ ہاں عین خبر بر فالتجہ بر جھین ہوا سبط بنی ہون بن علی ہون جھین ہوا</p> |
| <p>۱۶۷ مشوق ہوا خوش فلک نبدین بنیل کا نغہ بایون تو کیا نبدین بنی پر جلدی سر کیا آج بھی</p> | <p>۱۶۸ آواز کوس حرکت نبدین کھلنے لگے نشان سپاہ نبدین بوجہ طبع کے کب تازہ کھلے گروہ</p> | <p>۱۶۹ جھین بھین زور و سہ کیون جودین بوجہ طبع کے کب تازہ کھلے گروہ حال بکلیا نبدین جودین</p> |
| <p>۱۷۰ پر یان ہوا یہ آنکھوں قد مونہ پتی سچے بہ صاف ہین کہ نگاہین پتی</p> | <p>۱۷۱ اسطرح صفت نشی ہوئی رشت خرابین ہون جسطرح ملی ہوئی سطرین کتابین</p> | <p>۱۷۲ اللہ کا صف پہ صف کو یہ پیادہ شیر کاٹھی سے زوال فقار کو کھینچنے کی پیر</p> |
| <p>۱۷۳ اسوار نے اشارہ فرکان جودین اس صفا کو کور وین نبدین ہر آنکھوں کے چھپا جھپٹا</p> | <p>۱۷۴ کیون نہ گھوڑو بنی نبدین کور کے شراب نھی نبدین نہین و صفتی وہ چکر نبدین</p> | <p>۱۷۵ شک جیگا دستہ پین جودین تیرین کور و اللہ جودین جاکے پین جودین</p> |
| <p>۱۷۶ کیون کر نہ ہو سے پاس دباں جاب کا ہر صدر زمین پہ کھٹ جگر بو تراب کا</p> | <p>۱۷۷ کثرت صفوین بر چھوئی شہار جتی یان پیادے اک حسین جی اور ذوالفقار</p> | <p>۱۷۸ سر کے دبانے دیو بھی جیبا قدم گڑا بیر المسلمین جا کے ہمارا علم گڑا</p> |

۱۷
 ۱۸
 ۱۹
 ۲۰
 ۲۱
 ۲۲
 ۲۳
 ۲۴
 ۲۵
 ۲۶
 ۲۷
 ۲۸
 ۲۹
 ۳۰
 ۳۱
 ۳۲
 ۳۳
 ۳۴
 ۳۵
 ۳۶
 ۳۷
 ۳۸
 ۳۹
 ۴۰
 ۴۱
 ۴۲
 ۴۳
 ۴۴
 ۴۵
 ۴۶
 ۴۷
 ۴۸
 ۴۹
 ۵۰

| | | |
|--|---|---|
| <p>بہشتیان میں شہر و خانہ و بازار وہاں کہیں کہیں ہر طرف سے گلابان مردین کے منہ سے نکلنے لگے حلوں میں گھسیٹیں ہماری لڑائی</p> | <p>میں نے کہا کہ آج کل کے زمانہ میں نہیں کہہ سکتے کہ یہاں ہر طرف ہلکا ہوا کہ نہایت ہی سچا بھی ہے</p> | <p>وہاں کہیں کہیں کی تلواریں گلاب بار بار ہر طرف سے میں نے کہا کہ نہایت ہی سچا بھی ہے</p> |
| <p>میں نے فتح ختی قدم جو بڑھا بڑھا روم میں ورق الٹ دیا خیر کے باک</p> | <p>غل پڑ گیا کہ خاتمہ لشکر کا اب ہوا لوڈ و الفقار سپہ رخ سے اتر ہی غلبہ</p> | <p>شیر فلک لرز گیا حرب اسکو کہتے ہیں کاؤ زمین بھی بگئی ضرب اسکو کہتے ہیں</p> |
| <p>میں نے کہا کہ اب کوئی اور غلبہ پیدل سے کر سکتے کیا اور سارے ان کے کوہ جہ سے نکلنے لگے وہاں کہیں کہیں اب یہ کادار کیا</p> | <p>میں نے کہا کہ اب کوئی اور غلبہ پیدل سے کر سکتے کیا اور سارے ان کے کوہ جہ سے نکلنے لگے وہاں کہیں کہیں اب یہ کادار کیا</p> | <p>میں نے کہا کہ اب کوئی اور غلبہ پیدل سے کر سکتے کیا اور سارے ان کے کوہ جہ سے نکلنے لگے وہاں کہیں کہیں اب یہ کادار کیا</p> |
| <p>ہرگز عرب کا یہ نہیں سنو گولڑیں وان ننگ ہی کہ ایک کسبہ انہیں دو لڑیں</p> | <p>گو ہر شناس سب انہیں حیرت مگھڑیں گویا شب سیاہ میں مارے جگھڑیں</p> | <p>دوغ شکست قلب پہ تھا ہر سوار کے فقرے تھے گرم و نوٹن فی و الفقار</p> |
| <p>میں نے کہا کہ اب کوئی اور غلبہ پیدل سے کر سکتے کیا اور سارے ان کے کوہ جہ سے نکلنے لگے وہاں کہیں کہیں اب یہ کادار کیا</p> | <p>میں نے کہا کہ اب کوئی اور غلبہ پیدل سے کر سکتے کیا اور سارے ان کے کوہ جہ سے نکلنے لگے وہاں کہیں کہیں اب یہ کادار کیا</p> | <p>میں نے کہا کہ اب کوئی اور غلبہ پیدل سے کر سکتے کیا اور سارے ان کے کوہ جہ سے نکلنے لگے وہاں کہیں کہیں اب یہ کادار کیا</p> |
| <p>دیکھا غضب میں برق تجلی مثال کو تجلی حیدر ال شیرا کی کو لال کو</p> | <p>قرآنوں سے ہاتھ اڑ گئے مہرین کے ہلے غضب ہوئی کہ پہر سب الٹ گئی</p> | <p>پیدل میں اب چھوڑ دی گئی سوار میں دو دو کروں گی میں تجھیں کیا کیا تین</p> |

دو الفقار

| | | |
|---|--|--|
| <p>۱۰۱ آئی بدین گن توڑنے نکل گئی بھونپی تھا یہ تو بدین نکل گئی بہوین کو کاٹ کے من نکل گئی سہ یا ہزار کے چین سے نکل گئی</p> | <p>۱۰۲ کیا نہ جو اس کے آگے کوئی اٹھا سکے دست خدا کی ضرب کو کیا اٹھا سکے منغیر اس کی چوٹ نہ کیا اٹھا سکے انسان تو کیا ملک بھی نہ اٹھا سکے</p> | <p>۱۰۳ غل تھا کہ ابا جلی سی رہائی نہ ہو سکی اس جان شان سے عہد برائی نہ ہو سکی کرنی تھی تیغ ختم لڑائی نہ ہو سکی جب تک کہ سب صفوں کی صفائی نہ ہو سکی</p> |
| <p>باز و قلم تھا صدر خس پور چور تھا سرتن سے مثل برگِ خزان یزدور تھا</p> | <p>شہرہ اڑے ہیں چرخِ پارسِ سعید کی ہین آج تک کٹے ہوئے پر جبریل کی</p> | <p>یہ زن یہ کشتِ خون ہر تہی نہ تھک پھر دم جو لونگی من تو ظورِ رام تک</p> |
| <p>۱۰۴ اگر شور تھا کہ ضرب کسی خدا بجائی مکراتِ بازو صاف جو کوئی گلا بجائی سینہ چا پے یا کمر دست پا بجائی کھچول سی سپر چین کو کیا بجائی</p> | <p>۱۰۵ وہ برق ہی کہ کوہِ کاٹکے سنے باپ کا بلبل ہے سپاہِ اسکے سنے مٹی نہیں کہ کوئی سپاہ اسکے سنے پیشِ زردہ ہے تارہ نگہ اسکے سنے</p> | <p>۱۰۶ لے قوم میری سیف زبانی بجائی کاٹوئی لاکھ سر تو روانی بجائی برقِ غضب ہوں شعلہ فشاں بجائی بے خون کچے تیشہ دہائی بجائی</p> |
| <p>وہ آگ ہے کہ کفر کی لہتی کو بجھدے وہ برق ہے کہ خرمن مہتی کو بچھوڑے</p> | <p>کیونکر نہ منہ پر روک لے چادرِ سحاب کی اس برق سے جھبکی ہے آنکھ آفتاب کی</p> | <p>ماسور ہوں کہ درپے خونِ دل و رہوں تم لوگ زرد و رہو میں سرخ و رہوں</p> |
| <p>۱۰۷ آتشان کہ نہیں کچھ پیچ رہا ہے لہزان ہے آفتاب بھی کیا پیچ رہا ہے کہ بیکہ کھین لال بہاری ظفر رہا ہے پیشِ شب ستارہ ناما وہ چہ رہا ہے</p> | <p>۱۰۸ پیشِ خونی تیغ دم حریمِ سدیم جانی تھی شوق سے طرفِ غریمِ سدیم زخموں سے گریہ کیا تھا کربِ سدیم جلے چمکے ضرب پہ تھی ضربِ سدیم</p> | <p>۱۰۹ غردن و غل مئے تھو تھو رہا تھا محبتِ سرسبز نظر آئے تھے ناپا چٹپٹے گھاس مینوں زینتِ بھیا کسارین تھو شیرِ حیرتِ بھیا</p> |
| <p>ایسی ہوتیغ ہاتھ میں ایسے غیو کے الماس کا ہے رنگ تو جو ہر ہین نور کے</p> | <p>سب بھول جاتی سرکہ بدرِ حنین کا جبریل تھاتے جو نہ بازوِ حسنین کا</p> | <p>اژدر میان غارِ اسیر ہر اس تھے جنگل میں طائران ہوا بھوس تھے</p> |

| | | |
|--|--|---|
| ۹۱ | ۹۲ | ۹۳ |
| بہارِ بخت تھی چشم پاک غصیبِ حال ماند آفتابِ سحرِ کمال تھا خوبن بین ہر سوار کا بنیا مال تھا گروا یہ حسام یہ پھلی وہ مال تھا | کمالا اور دھڑک فوج اک گرجن میں سنگارِ حمید ساز دغا بازِ پیرِ دل ہر لہکا ہوا ہے دہن بوقِ بوق جہزت یہ سکا آئی ہر بیتِ منہل | لا لایا نہیبِ سنیہ سنان وہ حجاب ٹپکی میں لوں تمام کے چھپے چھپا جلانے سب کے چھپو دوں جو کراں شیب اور بے شعور با تھ نہ بھجور گویا |
| کیونکر بچے چلی ہوئی سیفی کے سامنے تارون کی کیا بساط ہی بکلی کے سامنے | چاروں طرف صد تھی یہ باجو سوز لو جاہل اپنے پانوں کے جانا ہر گور | ہٹجا پر ہے دستِ خدا اس لیر کا حیدر کی ہے کلائی یہ پنجہ ہر شیر کا |
| تھمتے تھے سوار یہ بھی شمشیر کا جبریں تھا کوئی کیری سب کی بار جھاگے تھے چھارت ایک تھمتے تھے نہیاں تھا گزندین شہرِ خاور کا | ۹۵ نیزہ بھی کہیں طویل تو کہیں قہر نقدِ انبی نیزہ باز میں تھا بھیا کفار صغورہ کجا دیچہ کیر سے شاہ باز آرمودہ اور میر اسدِ شیبہ حجاز | ۹۴ نیزہ کے ہاتھ اٹھا کے ملا یا کیا تھے سما جو دل تو مٹ کر گرا نہ تھے بان کہیں نیزہ تھی کہ دھڑک کہا تویر لغت کے سپہ چلنے کے آسمان پر |
| آتش جو دھوپ کی تھی لافزہ لگی لاشون کا بوجھ تھا کہ زمین وہ ہو گئی | پہلے ملائے آگھ تو پھر خجکوارے کیا منہ ہے شیر سے جو کوئی دبدو | صد موسیٰ کج نہاد کا چہرہ اتر گیا سیدھی کمان ہو گئی چلہ اتر گیا |
| ۹۶ نہیں تھیں بن کبھی تھا کوئی بھی تھم کہ بھی طیار کبھی کو اڑا کبھی ترکھتے نہین پھر گیا وہ کبھی کبھی نہیاں نیزہ بال کبھی تھا ہا بھی | ۹۷ باز تھی نہ توئی شمشیر کے خنجر کنشائے شہر ہوئی نہ کبھی کبھی خیمہ بربھاکے شہنشاہِ خنجر بولے فیس بھاکے کبھی کبھی | ۹۸ پیچہ کمر سے پہنچ کے آیا وہ بجا جولان کیا جلان میں شمشیر بھی دستِ حبیب لڑنے حکیم کو سکار جاننا اسے سوز ہوا کہ کبھی کبھی |
| جب اڑ گیا چمک گز نفل کے فوج تارون کے ساتھ چارمہ تو تھوڑا | گھوڑا ملا کے لڑ یہ چلن میں غمو کے بودے ہیں وہ جو لڑتی ہیں بون | صحرا میں شیر خوں سے تباہ ہو گئے دریا میں مچھلیوں کے جگر آب ہو گئے |

۹۱
۹۲
۹۳
۹۴
۹۵
۹۶
۹۷
۹۸
۹۹
۱۰۰
۱۰۱
۱۰۲
۱۰۳
۱۰۴
۱۰۵
۱۰۶
۱۰۷
۱۰۸
۱۰۹
۱۱۰
۱۱۱
۱۱۲
۱۱۳
۱۱۴
۱۱۵
۱۱۶
۱۱۷
۱۱۸
۱۱۹
۱۲۰
۱۲۱
۱۲۲
۱۲۳
۱۲۴
۱۲۵
۱۲۶
۱۲۷
۱۲۸
۱۲۹
۱۳۰
۱۳۱
۱۳۲
۱۳۳
۱۳۴
۱۳۵
۱۳۶
۱۳۷
۱۳۸
۱۳۹
۱۴۰
۱۴۱
۱۴۲
۱۴۳
۱۴۴
۱۴۵
۱۴۶
۱۴۷
۱۴۸
۱۴۹
۱۵۰
۱۵۱
۱۵۲
۱۵۳
۱۵۴
۱۵۵
۱۵۶
۱۵۷
۱۵۸
۱۵۹
۱۶۰
۱۶۱
۱۶۲
۱۶۳
۱۶۴
۱۶۵
۱۶۶
۱۶۷
۱۶۸
۱۶۹
۱۷۰
۱۷۱
۱۷۲
۱۷۳
۱۷۴
۱۷۵
۱۷۶
۱۷۷
۱۷۸
۱۷۹
۱۸۰
۱۸۱
۱۸۲
۱۸۳
۱۸۴
۱۸۵
۱۸۶
۱۸۷
۱۸۸
۱۸۹
۱۹۰
۱۹۱
۱۹۲
۱۹۳
۱۹۴
۱۹۵
۱۹۶
۱۹۷
۱۹۸
۱۹۹
۲۰۰
۲۰۱
۲۰۲
۲۰۳
۲۰۴
۲۰۵
۲۰۶
۲۰۷
۲۰۸
۲۰۹
۲۱۰
۲۱۱
۲۱۲
۲۱۳
۲۱۴
۲۱۵
۲۱۶
۲۱۷
۲۱۸
۲۱۹
۲۲۰
۲۲۱
۲۲۲
۲۲۳
۲۲۴
۲۲۵
۲۲۶
۲۲۷
۲۲۸
۲۲۹
۲۳۰
۲۳۱
۲۳۲
۲۳۳
۲۳۴
۲۳۵
۲۳۶
۲۳۷
۲۳۸
۲۳۹
۲۴۰
۲۴۱
۲۴۲
۲۴۳
۲۴۴
۲۴۵
۲۴۶
۲۴۷
۲۴۸
۲۴۹
۲۵۰
۲۵۱
۲۵۲
۲۵۳
۲۵۴
۲۵۵
۲۵۶
۲۵۷
۲۵۸
۲۵۹
۲۶۰
۲۶۱
۲۶۲
۲۶۳
۲۶۴
۲۶۵
۲۶۶
۲۶۷
۲۶۸
۲۶۹
۲۷۰
۲۷۱
۲۷۲
۲۷۳
۲۷۴
۲۷۵
۲۷۶
۲۷۷
۲۷۸
۲۷۹
۲۸۰
۲۸۱
۲۸۲
۲۸۳
۲۸۴
۲۸۵
۲۸۶
۲۸۷
۲۸۸
۲۸۹
۲۹۰
۲۹۱
۲۹۲
۲۹۳
۲۹۴
۲۹۵
۲۹۶
۲۹۷
۲۹۸
۲۹۹
۳۰۰
۳۰۱
۳۰۲
۳۰۳
۳۰۴
۳۰۵
۳۰۶
۳۰۷
۳۰۸
۳۰۹
۳۱۰
۳۱۱
۳۱۲
۳۱۳
۳۱۴
۳۱۵
۳۱۶
۳۱۷
۳۱۸
۳۱۹
۳۲۰
۳۲۱
۳۲۲
۳۲۳
۳۲۴
۳۲۵
۳۲۶
۳۲۷
۳۲۸
۳۲۹
۳۳۰
۳۳۱
۳۳۲
۳۳۳
۳۳۴
۳۳۵
۳۳۶
۳۳۷
۳۳۸
۳۳۹
۳۴۰
۳۴۱
۳۴۲
۳۴۳
۳۴۴
۳۴۵
۳۴۶
۳۴۷
۳۴۸
۳۴۹
۳۵۰
۳۵۱
۳۵۲
۳۵۳
۳۵۴
۳۵۵
۳۵۶
۳۵۷
۳۵۸
۳۵۹
۳۶۰
۳۶۱
۳۶۲
۳۶۳
۳۶۴
۳۶۵
۳۶۶
۳۶۷
۳۶۸
۳۶۹
۳۷۰
۳۷۱
۳۷۲
۳۷۳
۳۷۴
۳۷۵
۳۷۶
۳۷۷
۳۷۸
۳۷۹
۳۸۰
۳۸۱
۳۸۲
۳۸۳
۳۸۴
۳۸۵
۳۸۶
۳۸۷
۳۸۸
۳۸۹
۳۹۰
۳۹۱
۳۹۲
۳۹۳
۳۹۴
۳۹۵
۳۹۶
۳۹۷
۳۹۸
۳۹۹
۴۰۰
۴۰۱
۴۰۲
۴۰۳
۴۰۴
۴۰۵
۴۰۶
۴۰۷
۴۰۸
۴۰۹
۴۱۰
۴۱۱
۴۱۲
۴۱۳
۴۱۴
۴۱۵
۴۱۶
۴۱۷
۴۱۸
۴۱۹
۴۲۰
۴۲۱
۴۲۲
۴۲۳
۴۲۴
۴۲۵
۴۲۶
۴۲۷
۴۲۸
۴۲۹
۴۳۰
۴۳۱
۴۳۲
۴۳۳
۴۳۴
۴۳۵
۴۳۶
۴۳۷
۴۳۸
۴۳۹
۴۴۰
۴۴۱
۴۴۲
۴۴۳
۴۴۴
۴۴۵
۴۴۶
۴۴۷
۴۴۸
۴۴۹
۴۵۰
۴۵۱
۴۵۲
۴۵۳
۴۵۴
۴۵۵
۴۵۶
۴۵۷
۴۵۸
۴۵۹
۴۶۰
۴۶۱
۴۶۲
۴۶۳
۴۶۴
۴۶۵
۴۶۶
۴۶۷
۴۶۸
۴۶۹
۴۷۰
۴۷۱
۴۷۲
۴۷۳
۴۷۴
۴۷۵
۴۷۶
۴۷۷
۴۷۸
۴۷۹
۴۸۰
۴۸۱
۴۸۲
۴۸۳
۴۸۴
۴۸۵
۴۸۶
۴۸۷
۴۸۸
۴۸۹
۴۹۰
۴۹۱
۴۹۲
۴۹۳
۴۹۴
۴۹۵
۴۹۶
۴۹۷
۴۹۸
۴۹۹
۵۰۰
۵۰۱
۵۰۲
۵۰۳
۵۰۴
۵۰۵
۵۰۶
۵۰۷
۵۰۸
۵۰۹
۵۱۰
۵۱۱
۵۱۲
۵۱۳
۵۱۴
۵۱۵
۵۱۶
۵۱۷
۵۱۸
۵۱۹
۵۲۰
۵۲۱
۵۲۲
۵۲۳
۵۲۴
۵۲۵
۵۲۶
۵۲۷
۵۲۸
۵۲۹
۵۳۰
۵۳۱
۵۳۲
۵۳۳
۵۳۴
۵۳۵
۵۳۶
۵۳۷
۵۳۸
۵۳۹
۵۴۰
۵۴۱
۵۴۲
۵۴۳
۵۴۴
۵۴۵
۵۴۶
۵۴۷
۵۴۸
۵۴۹
۵۵۰
۵۵۱
۵۵۲
۵۵۳
۵۵۴
۵۵۵
۵۵۶
۵۵۷
۵۵۸
۵۵۹
۵۶۰
۵۶۱
۵۶۲
۵۶۳
۵۶۴
۵۶۵
۵۶۶
۵۶۷
۵۶۸
۵۶۹
۵۷۰
۵۷۱
۵۷۲
۵۷۳
۵۷۴
۵۷۵
۵۷۶
۵۷۷
۵۷۸
۵۷۹
۵۸۰
۵۸۱
۵۸۲
۵۸۳
۵۸۴
۵۸۵
۵۸۶
۵۸۷
۵۸۸
۵۸۹
۵۹۰
۵۹۱
۵۹۲
۵۹۳
۵۹۴
۵۹۵
۵۹۶
۵۹۷
۵۹۸
۵۹۹
۶۰۰
۶۰۱
۶۰۲
۶۰۳
۶۰۴
۶۰۵
۶۰۶
۶۰۷
۶۰۸
۶۰۹
۶۱۰
۶۱۱
۶۱۲
۶۱۳
۶۱۴
۶۱۵
۶۱۶
۶۱۷
۶۱۸
۶۱۹
۶۲۰
۶۲۱
۶۲۲
۶۲۳
۶۲۴
۶۲۵
۶۲۶
۶۲۷
۶۲۸
۶۲۹
۶۳۰
۶۳۱
۶۳۲
۶۳۳
۶۳۴
۶۳۵
۶۳۶
۶۳۷
۶۳۸
۶۳۹
۶۴۰
۶۴۱
۶۴۲
۶۴۳
۶۴۴
۶۴۵
۶۴۶
۶۴۷
۶۴۸
۶۴۹
۶۵۰
۶۵۱
۶۵۲
۶۵۳
۶۵۴
۶۵۵
۶۵۶
۶۵۷
۶۵۸
۶۵۹
۶۶۰
۶۶۱
۶۶۲
۶۶۳
۶۶۴
۶۶۵
۶۶۶
۶۶۷
۶۶۸
۶۶۹
۶۷۰
۶۷۱
۶۷۲
۶۷۳
۶۷۴
۶۷۵
۶۷۶
۶۷۷
۶۷۸
۶۷۹
۶۸۰
۶۸۱
۶۸۲
۶۸۳
۶۸۴
۶۸۵
۶۸۶
۶۸۷
۶۸۸
۶۸۹
۶۹۰
۶۹۱
۶۹۲
۶۹۳
۶۹۴
۶۹۵
۶۹۶
۶۹۷
۶۹۸
۶۹۹
۷۰۰
۷۰۱
۷۰۲
۷۰۳
۷۰۴
۷۰۵
۷۰۶
۷۰۷
۷۰۸
۷۰۹
۷۱۰
۷۱۱
۷۱۲
۷۱۳
۷۱۴
۷۱۵
۷۱۶
۷۱۷
۷۱۸
۷۱۹
۷۲۰
۷۲۱
۷۲۲
۷۲۳
۷۲۴
۷۲۵
۷۲۶
۷۲۷
۷۲۸
۷۲۹
۷۳۰
۷۳۱
۷۳۲
۷۳۳
۷۳۴
۷۳۵
۷۳۶
۷۳۷
۷۳۸
۷۳۹
۷۴۰
۷۴۱
۷۴۲
۷۴۳
۷۴۴
۷۴۵
۷۴۶
۷۴۷
۷۴۸
۷۴۹
۷۵۰
۷۵۱
۷۵۲
۷۵۳
۷۵۴
۷۵۵
۷۵۶
۷۵۷
۷۵۸
۷۵۹
۷۶۰
۷۶۱
۷۶۲
۷۶۳
۷۶۴
۷۶۵
۷۶۶
۷۶۷
۷۶۸
۷۶۹
۷۷۰
۷۷۱
۷۷۲
۷۷۳
۷۷۴
۷۷۵
۷۷۶
۷۷۷
۷۷۸
۷۷۹
۷۸۰
۷۸۱
۷۸۲
۷۸۳
۷۸۴
۷۸۵
۷۸۶
۷۸۷
۷۸۸
۷۸۹
۷۹۰
۷۹۱
۷۹۲
۷۹۳
۷۹۴
۷۹۵
۷۹۶
۷۹۷
۷۹۸
۷۹۹
۸۰۰
۸۰۱
۸۰۲
۸۰۳
۸۰۴
۸۰۵
۸۰۶
۸۰۷
۸۰۸
۸۰۹
۸۱۰
۸۱۱
۸۱۲
۸۱۳
۸۱۴
۸۱۵
۸۱۶
۸۱۷
۸۱۸
۸۱۹
۸۲۰
۸۲۱
۸۲۲
۸۲۳
۸۲۴
۸۲۵
۸۲۶
۸۲۷
۸۲۸
۸۲۹
۸۳۰
۸۳۱
۸۳۲
۸۳۳
۸۳۴
۸۳۵
۸۳۶
۸۳۷
۸۳۸
۸۳۹
۸۴۰
۸۴۱
۸۴۲
۸۴۳
۸۴۴
۸۴۵
۸۴۶
۸۴۷
۸۴۸
۸۴۹
۸۵۰
۸۵۱
۸۵۲
۸۵۳
۸۵۴
۸۵۵
۸۵۶
۸۵۷
۸۵۸
۸۵۹
۸۶۰
۸۶۱
۸۶۲
۸۶۳
۸۶۴
۸۶۵
۸۶۶
۸۶۷
۸۶۸
۸۶۹
۸۷۰
۸۷۱
۸۷۲
۸۷۳
۸۷۴
۸۷۵
۸۷۶
۸۷۷
۸۷۸
۸۷۹
۸۸۰
۸۸۱
۸۸۲
۸۸۳
۸۸۴
۸۸۵
۸۸۶
۸۸۷
۸۸۸
۸۸۹
۸۹۰
۸۹۱
۸۹۲
۸۹۳
۸۹۴
۸۹۵
۸۹۶
۸۹۷
۸۹۸
۸۹۹
۹۰۰
۹۰۱
۹۰۲
۹۰۳
۹۰۴
۹۰۵
۹۰۶
۹۰۷
۹۰۸
۹۰۹
۹۱۰
۹۱۱
۹۱۲
۹۱۳
۹۱۴
۹۱۵
۹۱۶
۹۱۷
۹۱۸
۹۱۹
۹۲۰
۹۲۱
۹۲۲
۹۲۳
۹۲۴
۹۲۵
۹۲۶
۹۲۷
۹۲۸
۹۲۹
۹۳۰
۹۳۱
۹۳۲
۹۳۳
۹۳۴
۹۳۵
۹۳۶
۹۳۷
۹۳۸
۹۳۹
۹۴۰
۹۴۱
۹۴۲
۹۴۳
۹۴۴
۹۴۵
۹۴۶
۹۴۷
۹۴۸
۹۴۹
۹۵۰
۹۵۱
۹۵۲
۹۵۳
۹۵۴
۹۵۵
۹۵۶
۹۵۷
۹۵۸
۹۵۹
۹۶۰
۹۶۱
۹۶۲
۹۶۳
۹۶۴
۹۶۵
۹۶۶
۹۶۷
۹۶۸
۹۶۹
۹۷۰
۹۷۱
۹۷۲
۹۷۳
۹۷۴
۹۷۵
۹۷۶
۹۷۷
۹۷۸
۹۷۹
۹۸۰
۹۸۱
۹۸۲
۹۸۳
۹۸۴
۹۸۵
۹۸۶
۹۸۷
۹۸۸
۹۸۹
۹۹۰
۹۹۱
۹۹۲
۹۹۳
۹۹۴
۹۹۵
۹۹۶
۹۹۷
۹۹۸
۹۹۹
۱۰۰۰

اسے سفید بھنے
 بڑے فانی سے
 بھنے گھوڑا جو
 الف سیدھا ہوا ہے
 یا آتے ہیں بھنی
 زمین پر بار بار
 بن سکندری
 بھنے گھوڑا نہ کھانے
 یہ الفاظ محاورات
 شعرا و ادیب کے
 ہیں ۱۶

۱۰۱
 اکثر رعایا تیغ صاف تھ کر دار کی
 نہ بڑے ہوئے جبکہ بنیں شہر کی چکی
 جھپکا سفید دیکھ کے نوار کی چکی
 سرو یا ملک بین دو بکلی دھاک کی چکی

گھوڑا چراغ پا ہوا زمین سر گتین
 وہ کیا تمام فوج کی آنکھیں جھپک گئیں

۱۰۲
 آخر تھکا وہ چلنے ڈنوں کی
 کہیں سب اپنے دار تھکا وہ چلے
 دیکھتے بھی ہیں سی علی کے خلف کے دار
 اکانہ ایک دار نہ اس ری

ہر چند دھال کی بھی چھل کی بھی تھی
 جو ضرب تھی سپر کیلئے وہ پھاڑ تھی

۱۰۳
 تیار کیا کہ اسکو بکار دے
 اتنی جتنی ہاں سرور کی جانب
 عالم نے جلد فوج پائی انہیں
 بچی پائی کوئی نہ بکلی قریب

ترچھا چلا جو ہاتھ سعادت نشان کا
 گردن فرس کی اڑ گئی سر پہ پاؤں کا

۱۰۴
 اور نہ تو اس نے شاہ سکتے
 فرمایا ایک چھوڑ گھوڑا لٹ سجا
 بدیل اس کے نہ کر پیران جا
 دیکھ اب اس نے زمین سے کھڑی

یہ سخت ہاتھ باگ کی نرمی ضرور
 تو خود ہے جو اس فرس سے قصور

۱۰۵
 دیکھا تھا چھلکے بھٹا تھا کھٹا بابا
 مڑتا تھا بچو اس تھا مٹتا تھا بابا
 سرور کو بچا کے لٹتا تھا بابا
 سرور کو بچا کے لٹتا تھا بابا

دھڑکا تھا خود اسے کہ گرا اب زمین
 گردن پہ تھا کبھی کبھی گھوڑی کی زین

۱۰۶
 اس کی صدمے بلا گنبد خاک
 اسنت کا سامے ہو شور و خاک
 ہاتھ پر کر دو روئے تیغ یاد تھی
 دیکھی چلے تیغ یاد تھی

میر یوہن ہوئی تھیں تھیں غم کی
 ایسا ہی رن پڑا تھا لڑائی میں مدد کی

۱۰۷
 کنگاہ پہ نظر آتا ہے سرور
 کچھ زور دست تیغ دکھانا ہی
 دنیا سے جلد نار میں جانا ہی
 سرور ہے تو بھلا تو انا ہی

سامان نکست کے ہیں تباہی طوہین
 گھٹنا ہے بڑھ کے کیوں سپاہی طوہین

۱۰۸
 تھا بسکہ سامنا غضب کر دار کا
 خون تھا تلوار کا دل ریلوار کا
 ملت قرار کی تھی نہ بار بار کا
 سرور ہے ہو تھی موت گلزار کا

کتنی تھی شہ تو پیاسی ہوں پانی تو
 اب چھوڑتی ہوں کب میں تجو بے ہوش

۱۰۹
 چاروں طرف جو نہیں ایشوار کا
 بس رو کی رہیم نے ریلوار کا
 دل کے کما کر خون میں دو گنا جان
 سانی نہ جی اٹھانے قورنوار کا

یہ معرکہ رلا بیگا ساری فدائی کو
 بس اسے حسین ختم کر داب لڑائی کو

| | | |
|--|--|--|
| <p>۱۱۵</p> <p>جمع ہوا تمام یہ نشان بیکار بند و نذر ہوا جو بجان بیکار بغیر سے لال ہو گیا بیکار است کی شکل بیکار و نشان بیکار</p> | <p>۱۱۶</p> <p>گرتی ہوئی خون کی چوٹی زین بیچے بیچے کے قبا کی جاو نام سورہ زبان سے چلا کہ کی سر چوٹی زین کھڑی مین چوٹی زین دی ہوئی زین</p> | <p>۱۱۷</p> <p>و کھلا و صبر تیغ شہر بار روک لو یہ بھی ہے اک جہاد کہ تلوار روک لو</p> |
| <p>۱۱۸</p> <p>فرمانے بنام مین کی تیغ شعلہ تیغ کے کوئے چوم کے پھر کی کلام رہو گوواہ اسے اسلحہ کی سام موتا ہے قتل آپ پر مظلوم شعلہ</p> | <p>۱۱۹</p> <p>عصر اکبر آپ نے کھلا اٹھا یہ چاہا کہ خرم یون و کسر کی کون سنے پر نشان چوٹی زین کا کلام چوٹی زین کے نو پلید پیر کا کلام</p> | <p>۱۲۰</p> <p>کہو یہ روزِ حشر خباب کہ مین سیر سر خوشی سے یا تیرائی مین</p> |
| <p>۱۲۱</p> <p>بر باد ہو رہی ہے کمانی بول کی نشا ہے گھر علی کا دہائی رٹوں کی</p> | <p>۱۲۲</p> <p>کی دل سے آہ فاطمہ کے نور عین آنکھیں ٹپ ٹپ کے پھر چوٹی زین</p> | <p>۱۲۳</p> <p>مکتے جانے دلیر شہید کے گھر آئے آفتاب پیر بادل سیاہ کے بیانی تیر سنیہ اقداس چاہ کے ریا بے خانے خون سالک سیاہ کے</p> |
| <p>۱۲۴</p> <p>لہتے ہوئے علی کی کمانی کو دکھلاؤ شہراہ و د کہ مین بھائی کو دکھلاؤ</p> | <p>۱۲۵</p> <p>داحسرا اچھڑ گئی بستی جہان کی لوگو کہ صر ہوا لاش مر بھائی جہان کی</p> | <p>۱۲۶</p> <p>وقتِ اخیر غش مین جو چاہیں کو نیزے لگا لگا کے گرا یا حسین کو</p> |

میں نے یہ سب
کلام لکھا ہے
اور یہ سب کلام
میں نے لکھا ہے

کے ساتھ

| | | |
|--|--|---|
| <p>۱۳۱۱ اے صد آ صبر کرد و نیک کرد زیب خدا کرد و نیک کرد اس آہ میں بند و نیک کرد مانع عاصیوں کی شفاعت طلب کرد</p> | <p>۱۳۱۲ اے شکر کامرین کامر الودع اے تبتلہ حسن و الاور الودع اے یکین علی اسجام الودع پیش منیع شکر الودع</p> | <p>۱۳۱۳ بار بار دعا ہو شکر و نیک کرد جو روئے بین عطا نصیب اس کامر کرد جو کد بن فاطمہ کے برہ یاب کرد مجاہدی زائر عالجباب کرد</p> |
| <p>ماگود عام بخشش امت کریم سے تم قید ہو رہا ہوں وہ نارجم سے</p> | <p>عصا اب ایک شب کا ہی جانیں آگے کل خاک لڑیگی تفرہ جانیں آگے</p> | <p>ابن ل میں ہی خوشوق مزار امام ہی پیری کا سنا ہی جوانی تمام ہی</p> |
| <p>۱۳۱۴ اے عاشق حسین آہ بکا کرد اے کامر ساتھ و در مصفا کرد اے شکر بیکر کرد اے محبت شکر بیکر کرد</p> | <p>۱۳۱۵ واحد تا کہ عشر نام نہ نام افزون جو سب غنوی و غنم جوش غزاسے در عالم تمام ہستم کہ آج محرم تمام</p> | <p>۱۳۱۶ شور و زلے کا ہوا مجبی اندیا کرد اے زیب سے عداوب سے جا کر کیا کرد اے شکر انشاہ تھا کہ حسین حسین حرامکان سے جا دل ہی آ کر کیا کرد</p> |
| <p>سمجھو شریک مجلس تم تہل کو سبکے دوسرین کا پر سار سول کو</p> | <p>اے درہم ہے اے دوشہ شرفین کو لو صاحبو دواع کرد حسین کو</p> | <p>قطعہ اے شکر ظلم کی رحمتی چل سنبھل نکل آبادی میں سبکے چل سنبھل اے شکر کما روئے جلالتیاب کے شکر آئین مادریاب</p> |
| <p>۱۳۱۷ اے سبط مصطفیٰ تا نام نہ نام اے کشتہ خفا تا نام نہ نام اے شکر کریم تا نام نہ نام نیوے بند تا نام نہ نام</p> | <p>۱۳۱۸ اے شکر بیکر و شکر بیکر اے شکر بیکر و شکر بیکر اے شکر بیکر و شکر بیکر اے شکر بیکر و شکر بیکر</p> | <p>۱۳۱۹ اے شکر بیکر و شکر بیکر اے شکر بیکر و شکر بیکر اے شکر بیکر و شکر بیکر اے شکر بیکر و شکر بیکر</p> |
| <p>بانی سے مرے دہم زبان آتشا ہوئی سجید میں سے غضب سے گرجا ہوئی</p> | <p>کل شاہ فوج ہوئے گئے خیر کی دھار کلی میں آج فاطمہ ہر امزار سے</p> | <p>۱۳۲۰ اے شکر بیکر و شکر بیکر اے شکر بیکر و شکر بیکر اے شکر بیکر و شکر بیکر اے شکر بیکر و شکر بیکر</p> |

۱
 شاه کو تیرے وہ پاس پورے گرجا میں
 نکل آئے ابھی فردوس سے گزرا ہوا
 ۲
 جب گیا خلدین تلک کو سر طوبی کا
 جبکہ نکلا علم فوج پیسے کا
 ۳
 تیرے تلک کی تلکی پہ پھر مرزا بنیں
 وہ بڑے تلکے ہوئے ہیں
 ۴
 تیرے شاہ خورق سے نکلتے ہیں
 باز بھی تیرا کھڑی ہو کر خون کھرا ہوا
 ۵
 تیرے تلک کی تلکی پہ پھر مرزا بنیں
 وہ بڑے تلکے ہوئے ہیں
 ۶
 تیرے شاہ خورق سے نکلتے ہیں
 باز بھی تیرا کھڑی ہو کر خون کھرا ہوا
 ۷
 تیرے تلک کی تلکی پہ پھر مرزا بنیں
 وہ بڑے تلکے ہوئے ہیں
 ۸
 تیرے شاہ خورق سے نکلتے ہیں
 باز بھی تیرا کھڑی ہو کر خون کھرا ہوا
 ۹
 تیرے تلک کی تلکی پہ پھر مرزا بنیں
 وہ بڑے تلکے ہوئے ہیں
 ۱۰
 تیرے شاہ خورق سے نکلتے ہیں
 باز بھی تیرا کھڑی ہو کر خون کھرا ہوا

۱
 لاش علیا جان ہوا ان بیوی کی لاش حسین
 شہر خفا خفا سادات میں غور ہوا
 ۲
 بانو غنیمت تیری ہر دوری یاد ہو کر
 منہ رو کیجی غریبان علی کبریا ہوا
 ۳
 دیکھ کر تیرے تلک کی تلکی پہ پھر مرزا بنیں
 وہ بڑے تلکے ہوئے ہیں
 ۴
 تیرے شاہ خورق سے نکلتے ہیں
 باز بھی تیرا کھڑی ہو کر خون کھرا ہوا
 ۵
 تیرے تلک کی تلکی پہ پھر مرزا بنیں
 وہ بڑے تلکے ہوئے ہیں
 ۶
 تیرے شاہ خورق سے نکلتے ہیں
 باز بھی تیرا کھڑی ہو کر خون کھرا ہوا
 ۷
 تیرے تلک کی تلکی پہ پھر مرزا بنیں
 وہ بڑے تلکے ہوئے ہیں
 ۸
 تیرے شاہ خورق سے نکلتے ہیں
 باز بھی تیرا کھڑی ہو کر خون کھرا ہوا
 ۹
 تیرے تلک کی تلکی پہ پھر مرزا بنیں
 وہ بڑے تلکے ہوئے ہیں
 ۱۰
 تیرے شاہ خورق سے نکلتے ہیں
 باز بھی تیرا کھڑی ہو کر خون کھرا ہوا

۱
 انفلک سے عجب تیرے نور ڈالا ہو
 جلالی تو تیری انوش میں ہوا ہوا
 ۲
 دامن بر سے نور بندے تیرے صاحب کیا
 دینے خالہ کی جگہ سے سر ہوا
 ۳
 گھر میں حال کم سے عجب تیرے نور ڈالا ہو
 لبتان اور درزی پتوں میں ہوا
 ۴
 ایک سین کی صورتی کہ زنا زانیہ
 تیرے تلک کی تلکی پہ پھر مرزا بنیں
 ۵
 تیرے شاہ خورق سے نکلتے ہیں
 باز بھی تیرا کھڑی ہو کر خون کھرا ہوا
 ۶
 تیرے تلک کی تلکی پہ پھر مرزا بنیں
 وہ بڑے تلکے ہوئے ہیں
 ۷
 تیرے شاہ خورق سے نکلتے ہیں
 باز بھی تیرا کھڑی ہو کر خون کھرا ہوا
 ۸
 تیرے تلک کی تلکی پہ پھر مرزا بنیں
 وہ بڑے تلکے ہوئے ہیں
 ۹
 تیرے شاہ خورق سے نکلتے ہیں
 باز بھی تیرا کھڑی ہو کر خون کھرا ہوا
 ۱۰
 تیرے تلک کی تلکی پہ پھر مرزا بنیں
 وہ بڑے تلکے ہوئے ہیں

| | | |
|---|--|--|
| <p>شہنشاہ کربلا کے حبیب پیشوا کوئی صبح عجب عجب جانب سے بھیچے ہم نجان عربین منہ پر خاصہ طالع عربین</p> | <p>توین تیبہ زامی و نور و قیام علامہ عالم قہما عالم و فاضل زیادہ رس و داد و دہ و منصف عادل پیشوا کے تیبہ و نور و قیام</p> | <p>جے آب تھار و دن کے حبیب دریہ سے خود ان کو تیبہ کو نکالنا لمنہ کو تیبہ کے لیے خاک پادا سروا تھار ہر ایک کی انشا</p> |
| <p>شادی بھتی کہ صبح غم آخر ہر جا نہیں اب کل کی سر ہوگی میں باغ بنائیں</p> | <p>بیداری شب کے تھے بدن مصحح ان کے سوئے بھتی تھیں لگے تیبہ وال کے</p> | <p>قبرین میں ہوگی تہ افلاک ہماری اس خاک میں بجا لگی اجاک ہماری</p> |
| <p>نشان تھے نہ بد و بد کوئی نیا علی عاشق کو نشہ عالی جہاں باقی ہے جہاں بجا زری کو حق کو جو</p> | <p>دین سخن حق تھار و دن کے حبیب جہاں غائب ہو گیا تیبہ وال تیبہ کا نام اس کا نام اس کا نام تیبہ کا نام اس کا نام اس کا نام</p> | <p>دن کلید آج کل کے کوئی تیبہ کے دریا میں سر نہ کر لاد تیبہ کا نام اس کا نام اس کا نام تیبہ کا نام اس کا نام اس کا نام</p> |
| <p>ہر سو بھتی تھانے کی میں چون ایسے خوش ہوئے تھانے ایسے چون کل و ہونے</p> | <p>فاتوین بھی سرگرم رہا فاضل تھار کرتے تھے بہات ملاک و بشر تھے</p> | <p>کوئی کے کناری میں جانکی خوشی ہے اجن کے دریا میں جانکی خوشی ہے</p> |
| <p>وہی ہمت الا ختم و جہاں لہ اڑہ اولاد میں تیبہ وال کامین بجا تھے رہے تیبہ وال تیبہ وال جان بجا تھے</p> | <p>بوند کیے قول تھار و دن کے حبیب بوند کیے قول تھار و دن کے حبیب بوند کیے قول تھار و دن کے حبیب بوند کیے قول تھار و دن کے حبیب</p> | <p>تیبہ کے تیبہ کے تیبہ کے تیبہ کے تیبہ کے تیبہ کے تیبہ کے تیبہ کے تیبہ کے تیبہ کے تیبہ کے تیبہ کے تیبہ کے تیبہ کے تیبہ کے تیبہ کے</p> |
| <p>ہر اک نشان کا گھر گھر ایسے اتکائے کاک عالی گھر ایسے</p> | <p>گو بند تھار پانی پر نہ تھے تھار جاہاں تھار و دن کے تھار</p> | <p>کوئی شہر ہر قدم در دروین میں بڑھ لیں نماز میں تو جہاں جہاں میں</p> |

| | | |
|---|--|---|
| <p>۱۰۰ ترک کھنیاں کے بنا کر فطری ہوں ختم نہ ان شیر کو نہ بیکار نہیں بدوہ قبا میں وہ عبا میں عام سب گم پنی کرے انھیں کے پانی</p> | <p>۱۰۱ صوت اذان کا چلے گا وہ کھڑے غیر کی طرح سے نہیں نہیں علی کا تھا جاکے ہر کو کے تھے یہ صاحب کو کھو</p> | <p>۱۰۲ تقیب کی سی تپو نہ ہو دی آئے خبر دارے آوارہ گاہ آگاہ ہوں غلام شہنشاہ فلک نہیں کی ہو آمدی ابن اسد اللہ</p> |
| <p>یوں امر مصلوٹ وہ مقبول شگفتہ جیسے ہوں م صبح ہو پھول شگفتہ</p> | <p>حضر کے فدا کر جا بناز کے صدے آواز محمد ہے اس وار کے صدے</p> | <p>سمجھے ہیں کہ بکس سپر ختم رسل ہے ہر غول میں قتل شدہ کو میں کا غلے</p> |
| <p>۱۰۳ وہی کھانے اذان کے کھانے لا تھو پھولتے وہ کھانے کچھ ہے ہر کھانے کھانے کھانے میں کھانے کھانے</p> | <p>۱۰۴ جب اذان آئے ہو کعبہ بصوت حسن و قوت ہو کعبہ صوت سماعت سے صلے توجہ وہ حمد و ثنا تھا وہ کعبہ</p> | <p>۱۰۵ آیا ہیں سکھو کا کعبہ گھیس رہے نہ ہر کعبہ اکدم بھی سا فرزند راحق نہ آرام تو زار رہا زار ہو الامم</p> |
| <p>جھومی ہم اشجار چمن و جہ میں آ کے آواز گھولن نے بھی سنگان لگا کے</p> | <p>قدسی مگر ان تھے فلک پوری سی رحمت تھی مسافر کی نماز سحری سی</p> | <p>فاقے ہوں ہر اک ہاشمی مطلبی کو پانی نہ ملے سدا رسول عربی کو</p> |
| <p>۱۰۶ اے محمد کا اذان میں بنا نام غم غم کی جگہ کے کو نام نور آگیا کھو نہ لگا نام نور آگیا کھو نہ لگا نام</p> | <p>۱۰۷ آنسو تھے حجاب اذان و زنگ صد تھا کہ زخمی ہوئے رابم عبات بانی جو سلام در نشدے زنگ چھپ چھپ کی ہوئے زنگ</p> | <p>۱۰۸ تھو گئے بیکے حبیب انجلی جھجھکا کے کماؤں کا نام نیکو صلوات سے اپنے باور نام نیکو صلوات سے اپنے باور نام</p> |
| <p>تھو گئے دل کے باد جوڑے تھے تباہ بجان کس طرح صف میں کھڑے تھے</p> | <p>بکیر کے نور دم بکیر کرنگے اب آخری سجدہ تہ شمشیر کرنگے</p> | <p>اک شور ہو اچھین اب نہ کوڑے چمٹنے نکلنے لگے تلواریں بکڑے</p> |

| | | |
|--|---|--|
| <p>۵۱۷ عباس علمدار نے پانی کیا کھڑے آواز نہ دے تکلیف دے پہلے ہی دیا کی اتنی کیا پیرین لے آئیں پھر بھائی</p> | <p>۵۱۸ پانی نہ پھر سے ابھی نہ پانی ما بری بیکوہ لب خست ایا حق بہ بین ابیاری دریا کہ ایا نیکو دین گھوڑی جو باکو اچھا</p> | <p>۵۱۹ تو لو ابھی نہ پانی بہا کو کو بھائی بہا کو کو بھائی بہا کو کو بھائی بہا کو کو بھائی</p> |
| <p>مجبور کبھی صاحب شیشہ نہیں ہیں بھر چھین لین نہ تو ہم شیشہ نہیں ہیں</p> | <p>رد کے گاہ میں کیا کوئی میدان نہیں بشرد کا عمل نہ رہ ہو جائیگا دم میں</p> | <p>پانی وہ پوہو کے ہم آغوشاں حل سے جو سرد ہے کا فوراً سر سے غسل سے</p> |
| <p>۵۲۰ کیا ہوگا پوہو پوہو پوہو پوہو بہا کو کو بھائی بہا کو کو بھائی بہا کو کو بھائی بہا کو کو بھائی</p> | <p>۵۲۱ حیدر کے نو اسون کرنا نہیں رد کا ہے اسے خبر دنیا میں جا رہی رد کا ہے اسے خبر دنیا میں جا رہی رد کا ہے اسے خبر دنیا میں جا رہی</p> | <p>۵۲۲ خجہ میں گناہ جھکا سون بہا کو کو بھائی بہا کو کو بھائی بہا کو کو بھائی بہا کو کو بھائی</p> |
| <p>تلاویں کچھ بس نہ چلے شکر شرکا بتا ہوا دریا ادھر آجای او دھر کا</p> | <p>جب شیر سے در آئینگے ہم فوج عذین پانی میں وہ ڈوبا تھا پڑوینگے لہو میں</p> | <p>سبیل حرم مستعد نہ گری تھے ماتم تھا کہ شیر چراغ سحری تھے</p> |
| <p>۵۲۳ تنبلی طرف کیلئے تگے فاسم پانی نہ لے نہ لے نہ لے نہ لے نیزان صفت تک میں لاگو نیزان صفت تک میں لاگو</p> | <p>۵۲۴ عباس خزانہ کیلئے سبط رے رے رے رے رے رے نیزان صفت تک میں لاگو نیزان صفت تک میں لاگو</p> | <p>۵۲۵ نیزان صفت تک میں لاگو نیزان صفت تک میں لاگو نیزان صفت تک میں لاگو نیزان صفت تک میں لاگو</p> |
| <p>ہے کوزہ مک خاک حیت سنیں سکو چنے پورق چشم مروت نہیں سکو</p> | <p>اعلام میں ت اور بغازی میں کہ سکھنے کے محل سے تو سمجھ لینگے ہم اسے</p> | <p>سو گئی تھی جو برسوں ہرکھا گئی نہ کو نانا کی بھی بابا کی بھی ہوا گئی نہ کو</p> |

| | | |
|--|---|--|
| <p>۱۱۱ خونج و بلبلوں سر زینت بیک فریاد لودہ خون موی بیک شعبہ محبوب تو جگر اسکا بوجا کرتی جی جاکھشت لکیر لک</p> | <p>۱۱۲ فریاد و سلمان میں گناہ میں مجمع خاطر زون کا دم میں اور کرتی کوئی زونا تھا کوئی شکیا تھا نہیں میں زونہ میں نہ تھا</p> | <p>۱۱۳ ایں انوعا دل بھڑکے سنبھالو میتھی میں بیک سنبھالو جاکھشت میں بیک سنبھالو میتھی میں بیک سنبھالو</p> |
| <p>۱۱۴ منہ شام و بحر اشکو نشو و خواہیں چھوٹا ماتم میں حسن کے ابھی و ناہیں چھوٹا</p> | <p>۱۱۵ جزور و غریبی کوئی دلدار نہوگا ہمدم کوئی جزیرہ خود خوار نہوگا</p> | <p>۱۱۶ کر رحم کہ پیاری ہے غریب لڑباکی یہ لاڈلی بولی ہے شہ عہدہ کشاکی</p> |
| <p>۱۱۷ ایک جگہ غفلت کرتی تھی شوگر کرتی جی جاکھشت لکیر لک کرتی جی جاکھشت لکیر لک کرتی جی جاکھشت لکیر لک</p> | <p>۱۱۸ فردی کہ سوار میں بیک کوئی پاس میتھی میں بیک کوئی پاس میتھی میں بیک کوئی پاس میتھی میں بیک کوئی پاس</p> | <p>۱۱۹ ایں عین مذہبی ہے قیامت میتھی میں بیک کوئی پاس میتھی میں بیک کوئی پاس میتھی میں بیک کوئی پاس</p> |
| <p>۱۲۰ سمجھانے تھر قدرت پہ چپتی تھی نہ ب بھائی کیلئے مان کی طرح روتی تھی نہ ب</p> | <p>۱۲۱ چھلکتے تھے وہ جھپٹن اگلنے کو دین کر میں ہاڑی گئی گئی بستا تھا حسن کر</p> | <p>۱۲۲ دھیان ساکنا سب سے کنا داج صا ایدا نما سے ہو کہ میر جان ہے صا</p> |
| <p>۱۲۳ کرتی جی جاکھشت لکیر لک کرتی جی جاکھشت لکیر لک کرتی جی جاکھشت لکیر لک کرتی جی جاکھشت لکیر لک</p> | <p>۱۲۴ وہ بے سفر کرتے تھے سب سے معلوم کرتی جی جاکھشت لکیر لک کرتی جی جاکھشت لکیر لک کرتی جی جاکھشت لکیر لک</p> | <p>۱۲۵ کرتی جی جاکھشت لکیر لک کرتی جی جاکھشت لکیر لک کرتی جی جاکھشت لکیر لک کرتی جی جاکھشت لکیر لک</p> |
| <p>۱۲۶ خون جگر اس غم سے گستا جاتا بھائی سامان ہی بھر چکو نظر تا بھائی</p> | <p>۱۲۷ لاشا کوئی گارہ گناہ مقبول حفا کا اک کرد کا ہو گا کفن اک خون کی ہر اکا</p> | <p>۱۲۸ بکر میں اگر بات تو بھارت نہ چھوڑو میتھی میں بیک کوئی پاس</p> |

| | | |
|---|---|--|
| <p>۵۴۵ دیا کہ اللہ رحمت میں درگاہ عالمین کی ہوئی سرکار گردن پہلے تیغ کی باد ہو کر پہنچ کر گلا حلف حیدر کر</p> | <p>۵۴۶ یکے کو اپنے لگا کر دیا تیرے سر کی شمع کی شمع قتل ہونے سے فوج کی زراعتی سے اسی میں درگاہ</p> | <p>۵۴۷ ہر قسم کی سبب سے جان بچا تیرے سر کی شمع کی شمع جان بچا کر جان بچا جان بچا کر جان بچا</p> |
| <p>یہ ہاتھ سوئے حاکم بذات نجائے سر جاسی تو جاسی پری بات نجائے</p> | <p>ہاں جس میں بہت گیس مار پوٹیا دم پر بھی نہ گرتو نہ دم مار پوٹیا</p> | <p>جتنا ہو ورنج و لقب جبر سواہر پیدل ہی نہا ہے کہ یہ راہ فرار</p> |
| <p>۵۴۸ فرات کے پانی میں چوڑا کیا تیرے سر کی شمع کی شمع شانے کو لگا کر تیرے سر کی شمع خود کو مری مار کر تیرے سر کی شمع</p> | <p>۵۴۹ لکھ کر تیرے سر کی شمع کی شمع تیرے سر کی شمع کی شمع اس کے سر کی شمع کی شمع شام کی شمع کی شمع</p> | <p>۵۵۰ چھوڑ دیا تیرے سر کی شمع کی شمع کی شمع کی شمع کی شمع سر کی شمع کی شمع کی شمع سر کی شمع کی شمع کی شمع</p> |
| <p>بحرِ ستم و ظلم کی موج آتی ہے مینا بہرِ بربہ بھل بھل کہ فوج آتی ہے مینا</p> | <p>شکوے کے سخن وقت صوبانہ کہنا زنجیر بھائی میں تو کڑی بات کہنا</p> | <p>ہر مہی حق بہرِ بشر باب کی مہی وہاں ہے اطاعت میں جو اب کی مہی</p> |
| <p>۵۵۱ تیرے سر کی شمع کی شمع سر کی شمع کی شمع کی شمع سر کی شمع کی شمع کی شمع سر کی شمع کی شمع کی شمع</p> | <p>۵۵۲ جانکاہ ہو کر تیرے سر کی شمع کی شمع سر کی شمع کی شمع کی شمع سر کی شمع کی شمع کی شمع سر کی شمع کی شمع کی شمع</p> | <p>۵۵۳ تیرے سر کی شمع کی شمع سر کی شمع کی شمع کی شمع سر کی شمع کی شمع کی شمع سر کی شمع کی شمع کی شمع</p> |
| <p>تیرے تو اترا جا ہیگی مولا کی جلو میں جو دم ہر غم تیرے سچا کی جلو میں</p> | <p>کسان کوئی اندوہ و غم میں نہیں رہتا دیکھو کہ سدا چاند گن میں نہیں رہتا</p> | <p>گوراء میں تیرے سوا تیرے گانے ہر مہی کے لیے تیرے تیرے گانے</p> |

| | | |
|--|---|---|
| <p>۵۵۰</p> <p>نہاں بھی عطر نشان لگ بھی گلزار بھی یکے پوریں صبا بھی بنیلے ابدی نام نہ لکھی نہاں بھی عطر نشان لکھی</p> | <p>۵۵۱</p> <p>کس دست نہ تو سے لوتی لکھی جلاوڑ میں جان بھاری لکھی روشنی بھی نہ لکھی وہ ساری لکھی عطر شکر کو لے باو باری لکھی</p> | <p>۵۵۲</p> <p>اس لعل رسا کی جو کج لکھی سنبھلے دوہان بھی بچ بچ لکھی اس بھولے عاشق کی صبا تو بچ لکھی عشق حق نہ لکھی</p> |
| <p>لطف سا ہمیں ہے ہمہ دانی نہ ملیگا اس مطلع برجستہ کا نامی نہ ملیگا</p> | <p>پوچھا جو صبا نے کہ ارادہ ہی کہا تھا اترا کے وہ بولی جنتانِ ضائع</p> | <p>دیکھے جو کبھی چشم سے اس کی چمن میں آنکھیں کھلیں نہ مہر سہر گس کی چمن میں</p> |
| <p>۵۵۳</p> <p>وہ غبارِ چشمِ دین سے نہ شہرِ حیرتِ زبیر سے نہ آبوی سیاح سے نہ بیمیں صفتیں ہیں تو لکھی</p> | <p>۵۵۴</p> <p>نہارا کا وہ ادب وہ جاہ لکھی آگے ہی بارے طبع سے لکھی آگے ہی سر بھی لکھی جاننا زون کو لکھی</p> | <p>۵۵۵</p> <p>ترس بھی بولیں نہ لکھی بہی بستی میں نہ لکھی بل کھا کر نہ لکھی اجاز نکالیں نہ لکھی</p> |
| <p>کیا رعب بھری ہیں تیرے بجاہ کی گھیر و کھلاتی ہیں آنکھیں سدا تقد کی گھیر</p> | <p>غل تھا کہ عجب نہ نشان لکھی سنے تھے پر اب سرور لکھی</p> | <p>اس حسن کے ویا میں کہاں ہی شگے ذرات عاشق جو زح زلف کے میں ہی شگے ذرات</p> |
| <p>۵۵۶</p> <p>وہ لعلِ لب کی زبان میں لکھی برات میں اعجازِ اقبال لکھی تیک سے لکھی زبانِ عالم لکھی نہ لکھی تو زندہ ہو بھی لکھی</p> | <p>۵۵۷</p> <p>حسنِ عباس اور لکھی کیا نہیں لکھی نہ لکھی نہ لکھی</p> | <p>۵۵۸</p> <p>جھپٹ دیتی اندکادہ جامع لکھی نکلا تھا بے شمار لکھی اس میں جو وہ کہ لکھی وہ نہ لکھی</p> |
| <p>اس بات کو قائل ہیں اعجازِ طلب میں محبوب خدائے جنہیں چاہے وہ ہیں</p> | <p>نہ میں وہی ضوی وہی خوشبو نہیں خستے جوان کے رسول میں نہیں</p> | <p>غل تھا کہ بیخود کسی گلزار میں کم ہے چھوٹا سا ہی لشکر بڑا جاہ و شرم ہے</p> |

| | | |
|---|---|--|
| ۱۷۷ جان باز و وفا پیشہ دار و جبار تختی ساری میں طبع غائب جبار نیش و خوش نشین و غنیمت دار خادم شہسودین کو در و دربار | ۱۷۸ صفت جوئی صفت رسالت سے نیو کی شانوں کی چک تختی وال دن ہو گیا خائب کی طرح ڈھانوں کا سیکھا خازانہ پہ قتل شدہ وال | ۱۷۹ نما گاہ علی ناولک بیداد دھرے آب و نیچہ اودھ طائر آزاد دھرے نیر سے ہے نکلے ستم جاد دھرے پیکار بیکاری کی جلا داد دھرے |
| مرگے لیے ریسے منہ پر ہوتے شملوں کے سر و ذریعہ چھوڑتے | کوئے سے حد مار یہ تک فوج کا دل تھا جو سو بھی نہ تھے اسنے یہ سامان تھا | کیا سوچ کر حاکم کی طاعت نہیں کرتا سر جیسے این دہو بیعت نہیں کرتا |
| ۱۸۰ نوجوان سوری تو ہے جنگی جبار نکلیں گے لشکر سر سے جنگی جبار نوشین عرب کی وہ ہے جنگی جبار رجا کی ہو جوش میں ہے جنگی جبار | ۱۸۱ نکلت وہ بیاد نکلتی سوز و گمناں وہ شام کو اور دم کے خونوار گمناں نیو کا وہ جنگل دستکار و گمناں راج کی منزل تھا جلا کار و گمناں | ۱۸۲ جسم نہی کو فوج کی ہرزہ دانی ختم کما ساعت بیکار ابانی ہاں عین شایستہ انجمن چشم نامانی نکلے وہ عجاوبہ ہوتی آغاز لانی |
| شکر جبین منہ نزع ہو کر پڑ جائے نام و بھی لواریں بڑھ کر پڑ جائے | اس پھر چلی آتی تھیں فوجیں دین پر طاؤرہ اتر سکتے تھے صحرا کی زمین پر | مشتاق ز بس تھا سحر قتل کی شب سے شیر پر ہر پہلے فدا ہو گیا سب سے |
| ۱۸۳ کریموں نے بھگدڑ و دو کو جابا اک ایک جوان جنگی نے بھیاں دیا برائی خود رکھے سب کچھ آبا ہر ایک وہ بھی ہو کر اس میں جابا | ۱۸۴ لاشت و دروایہ ساز و چھائی پہرہ مجھ کے عباد رہے چھائی دولاکھ کی اک صاحب نسا کر چھائی پیدا با کثرت و طاہر چھائی | ۱۸۵ نکلتے گئے آغاز و غارت گزاری قربان ہوئے خیر و نیرامت پزاری جنگل کے پار و نیچہ کی دست دزاری جنگل کے مع عباس کی شہر دزاری |
| اہمن میں زرہ پوش بھی پہان نظر آئے نولاو کے پہلے سرمدان نظر آئے | اس وقت میں تھی تنگ جہان و دیں پتا بھی جو گزرتا تھا تو اعدا کے دشمن | ہا کھوئی جگر تھام کے غش کی گریں اکبر کے تو رہ جانے سے خود مر گئے شیر |

| | | |
|--|--|---|
| <p>۱۷۷۷ء دہلی کے قتل کے بعد لڑکی بابو نے گوار میں دم توڑ دیا علی صف لے آئے اسے لکھنؤ جا کر نہ صف معلوم کیا جانی نہ ملا دے صف</p> | <p>۱۷۷۸ء کر قتل کے بعد لڑکی بابو نے منظور خف باب مر اجا بابو کو سید کا آفرین ہونا ہو کو کو زینت میں محمد کو دلا ہوا ہو کو کو</p> | <p>۱۷۷۹ء میں ملنے والی تھی کہ بابو نے جو ساری سولہ سو اصف کیا رو کے لے جا رہا تھا وہاں کی ریوار ہو گا ہی نہ عیت رفت</p> |
| <p>۱۷۷۹ء نمٹا سا لگا تو دیا تیر کے پھل نے وہ پھول بھی دامن میں لیا اگر جلے</p> | <p>۱۷۸۰ء ہر چند کہ ہو گا وہی جو اسکی رضا ہے میں بھی تو سنوں کچھ کہ تری راہ میں</p> | <p>۱۷۸۱ء تینوں ہی تھے لگا نہ سنا نو سو دے گا کوئی نہیں یہ دم لیر گا جو را نو نہیں لے گا</p> |
| <p>۱۷۸۲ء اصغر خانی شہزادہ ہو کر بیٹا بچہ ہی لگی دل پام دہرے سید بابا خاں میں اس کی کوئی پیشی کویت کی کیا نہ لے</p> | <p>۱۷۸۳ء یہ کی جو حکومت کی طرف سے ادیشن دینا چاہا ہوا ہوا کافر ہے گناہم مسلمان ہوا آلودہ ظلم و ستم ہوا</p> | <p>۱۷۸۴ء میں کی رہیں ہیں اس کی پہنایا فلک میں اس کی اعد اکا لہو نہ اس کی نہ ہو رہا ہے اس کی</p> |
| <p>۱۷۸۵ء رفت نہ تھی تھی ابھی اس حق کو دلی کی جو معصوم ہوئی قتل حسین بن علی کی</p> | <p>۱۷۸۶ء قرآن سر واقف نہ حیرتوں سے خبر ہے لازم ہے حذر کھنکے کہ تو بندہ زر ہے</p> | <p>۱۷۸۷ء ہم جانتی ہیں دہلیں جو اسکی بیان دے گر سدر سکندر ہو تو پاپوں سے گرا دے</p> |
| <p>۱۷۸۸ء آئے سندھ میں فوج بہادر دیکھا سپہ سالار بہادر دی بے شک بہ آواز کہ وہ فوج نیابوں میں بے شک بہادر</p> | <p>۱۷۸۹ء خط کے جو بندہ نہ تھی کوئی دانش کی دولت کو نہ تھا سادا کے بیکو یوں خون میں نیابہ اسباب والا کا ہے پوتا</p> | <p>۱۷۹۰ء اس کے غلاموں میں کوئی نیابہ مسلمان میں کوئی اسب سوانوح کی کوئی سواران میں کوئی</p> |
| <p>۱۷۹۱ء بھائی ہو نہ کوئی نہ بھتیجا نہ بھتیجا اب تجھ کو باب میں کیا نہ نظر ہے</p> | <p>۱۷۹۲ء بیٹا اسد اللہ کا فرزند بنی کا تا بندہ گھر تاج رسول عربی کا</p> | <p>۱۷۹۳ء آدم بھی تھے جیسے میں سا کوئی مالک میں جو دفرخ کا تو خازن حیان کا</p> |

| | | |
|--|--|--|
| <p>کروں جا بجا اشارہ کجی کجی آن لایا میں دوران فلک و ہوا کافور و دودھ کا فضا روئی ہو میری شہر و پیر پیر پیر</p> | <p>بند ہوئے تیرے چنگی ہریکے جھپٹا کر ہوا میں لایا ہوئی جا نہی ہوئے کہیں نہی ہوئے کہیں نہی ہوئے انداز کیا تو کو بجا</p> | <p>خبروں نے میری کھنکھریا میرا کوہ و دودھ میں سر کیا ختم کیا میں ہوا میں سر کیا پیر پیر پیر پیر پیر</p> |
| <p>ہر رنگ میں خاطر میری منظر ہے رب کو جاموں تو میں کر کروں سبیل شہ کو</p> | <p>جلوئیں رکھی تر ستم سامنے آکے سینے کو ہون کر دیا شاہ شہد آکے</p> | <p>تابت نہ کوئی ران نہ سینہ کوئی جھوٹا بیرا کوئی جھوٹا نہ سینہ کوئی جھوٹا</p> |
| <p>منظر ہو کر دیکھ جائے جا نہی ہوئے نہی ہوئے نہی ہوئے بابوی اٹھان ہوئی ہوئی ہوئی نہی ہوئے نہی ہوئے نہی ہوئے</p> | <p>بہ ہوئے نہی ہوئے نہی ہوئے دل کے کما چاہا ہوئے نہی ہوئے بہ ہوئے نہی ہوئے نہی ہوئے نہی ہوئے نہی ہوئے نہی ہوئے</p> | <p>اسلام کی جلوہ نالی ہوئی ہوئی آئینہ ایمان کی صفائی ہوئی ہوئی بہ ہوئے نہی ہوئے نہی ہوئے نہی ہوئے نہی ہوئے نہی ہوئے</p> |
| <p>جہاں میں گئے تو گھر بھی ترانا راہ ہوگا جہاں کہ جے گا گھر بھی محتاج ہوگا</p> | <p>شہزادہ کیا رکے سواروں کے پروں پر جاتے یہ کہاں تیغ دو پیکر تھی سرور</p> | <p>خونین چمن کفر اگر غرق ہوتا پھر پروں حق و باطل میں کھنکھرتی ہوگا</p> |
| <p>حضرت کی طرف دیکھ کر بولا و شہد نہی ہوئے نہی ہوئے نہی ہوئے جہاں کہ جے گا گھر بھی محتاج ہوگا نہی ہوئے نہی ہوئے نہی ہوئے</p> | <p>ناراض و شکایت جانناہ کی ملو نہی ہوئے نہی ہوئے نہی ہوئے نہی ہوئے نہی ہوئے نہی ہوئے نہی ہوئے نہی ہوئے نہی ہوئے</p> | <p>جہاں کہ جے گا گھر بھی محتاج ہوگا نہی ہوئے نہی ہوئے نہی ہوئے نہی ہوئے نہی ہوئے نہی ہوئے نہی ہوئے نہی ہوئے نہی ہوئے</p> |
| <p>سرا رہا وہ لعین سخن تلخ سنا کر یان رہا گھر حضرت بشیرین جبار کر</p> | <p>غیر کچھ آج کی بھی حرب غضب ہے رؤا سکا قیامت ہے مری غضب ہے</p> | <p>پھرتی ہو دکھائی ہوئی اپنی جبار کر جہاں کہ جے گا گھر بھی محتاج ہوگا</p> |

| | | |
|---|---|---|
| <p>۱۹۱</p> <p>بڑھکار دے فضا دے مہم بجا رہے پاپ بے سبب بے سبب بے سبب بیسرے سبب بے سبب بے سبب جلی تو سبب بے سبب بے سبب</p> | <p>۱۹۲</p> <p>جس نے اٹھانے سے منع کر دیا کوئی جو اٹھانے سے منع کر دیا بیسرے سبب بے سبب بے سبب جلی تو سبب بے سبب بے سبب</p> | <p>۱۹۳</p> <p>جان ہی جانی ہے جو بیکار ہے وہ بھی امان لے لے لے لے لے سبب بے سبب بے سبب بے سبب جلی تو سبب بے سبب بے سبب</p> |
| <p>۱۹۴</p> <p>مغفر سے کر میں گئی مرگ میں کر بیچ کتے میں موت اگر سرگئی میں دھاک تھا جو مر کے جہان گیارہ میں برائے سے اٹھ اٹھ کر دھاک گیارہ میں</p> | <p>۱۹۵</p> <p>دھاک تھا جو مر کے جہان گیارہ میں برائے سے اٹھ اٹھ کر دھاک گیارہ میں دھاک تھا جو مر کے جہان گیارہ میں برائے سے اٹھ اٹھ کر دھاک گیارہ میں</p> | <p>۱۹۶</p> <p>دھاک تھا جو مر کے جہان گیارہ میں برائے سے اٹھ اٹھ کر دھاک گیارہ میں دھاک تھا جو مر کے جہان گیارہ میں برائے سے اٹھ اٹھ کر دھاک گیارہ میں</p> |
| <p>۱۹۷</p> <p>دھاک تھا جو مر کے جہان گیارہ میں برائے سے اٹھ اٹھ کر دھاک گیارہ میں دھاک تھا جو مر کے جہان گیارہ میں برائے سے اٹھ اٹھ کر دھاک گیارہ میں</p> | <p>۱۹۸</p> <p>دھاک تھا جو مر کے جہان گیارہ میں برائے سے اٹھ اٹھ کر دھاک گیارہ میں دھاک تھا جو مر کے جہان گیارہ میں برائے سے اٹھ اٹھ کر دھاک گیارہ میں</p> | <p>۱۹۹</p> <p>دھاک تھا جو مر کے جہان گیارہ میں برائے سے اٹھ اٹھ کر دھاک گیارہ میں دھاک تھا جو مر کے جہان گیارہ میں برائے سے اٹھ اٹھ کر دھاک گیارہ میں</p> |

| | | |
|---|--|---|
| <p>۱۰۰ صاحب کے جو فیض ہیں ملو اور ملتی ایسی تھی کہ اس قدر کہ وہ بون کے تھے وہ جو ہر گز جاوے ہوئی</p> | <p>۱۰۱ آواز نہ ملے والا تھا زانا نہ ہوئی کھانا چائی تھی کالا تھا زانا سرسن میں رہتے تھے زالا تھا زانا منشی تھی زین کو نہ والا تھا زانا</p> | <p>۱۰۲ کھین کر غور دیکھو یہ تھی نہی کہ وہی کہ وہی کہ وہی رہنے کو جو وہی کہ وہی کہ وہی نہی کہ وہی کہ وہی کہ وہی</p> |
| <p>۱۰۳ سکتہ تھا انھیں روپ کھا دیتی تھی تانبہ سارہ نظر آجاتا تھا دن کو</p> | <p>۱۰۴ لڑان تھے فلک نہ تھے غور نہ تھا نہ گاؤ کو تسکین تھی نہ ماہی سکون تھا</p> | <p>۱۰۵ شہباز ساڑ کر جو گدڑا تھا پروک گرہنے تھے ہاتھوں تیر خود سروک</p> |
| <p>۱۰۶ ہر گز چوہے سے بیان نہ تھا نہ کا کہیں نہ تھی نہ تھی کرتی تھی نہ تھی نہ تھی نہ تھی میں پہلی تھی نہ تھی نہ تھی نہ تھی</p> | <p>۱۰۷ کیا خوش تھا شہنشاہ نہ تھا میں نے نہ تھی نہ تھی نہ تھی نہ تھی فیض میں نہ تھی نہ تھی نہ تھی نہ تھی جیل میں نہ تھی نہ تھی نہ تھی نہ تھی</p> | <p>۱۰۸ ساتھ اس کے کہ نہ تھی نہ تھی نہ تھی نہ تھی نہ تھی نہ تھی کو نہ تھی نہ تھی نہ تھی نہ تھی بل کر نہ تھی نہ تھی نہ تھی نہ تھی</p> |
| <p>۱۰۹ خود جس کے کہتے ہو غدا وہ نہیں ہی بجلی ہوں میں آتش تو نہیں میری</p> | <p>۱۱۰ جس عمل پہ آئے نہ بچا ایک بھی سو میں آگے ملک موت تھا اس کی جلو میں</p> | <p>۱۱۱ سکے تو ہوا اس کے چلن تیر روی کا پر وہی یہ تیر براق نوی کا</p> |
| <p>۱۱۲ اس فوج میں جو تھے نہ تھے نہ تھے رہے یہ تھے نہ تھے نہ تھے نہ تھے نکلا بھی جو غف سے کوئی نہ تھے نہ تھے ما آتیا با بجا گیا سائے نہ تھے نہ تھے</p> | <p>۱۱۳ ملواری وہ رہا وہ جلائی نہ تھے سکے تو نہ تھے نہ تھے نہ تھے نہ تھے ملاؤں کا جلو نہ تھے نہ تھے نہ تھے نہ تھے سواری نہ تھے نہ تھے نہ تھے نہ تھے</p> | <p>۱۱۴ جھلی تھی نہ تھی نہ تھی نہ تھے گرہنے تھے نہ تھے نہ تھے نہ تھے نہ تھے بھاگے نہ تھے نہ تھے نہ تھے نہ تھے نہ تھے بازی نہ تھے نہ تھے نہ تھے نہ تھے نہ تھے</p> |
| <p>۱۱۵ تھرتے تھے سب قلعہ کن نہ تھے آگے بے تھے نہ تھے نہ تھے نہ تھے نہ تھے</p> | <p>۱۱۶ غز کے رم اہو رتن بھول گئے تھے اڑ جانے کو مرغان چمن بھول گئے تھے</p> | <p>۱۱۷ جس صبر کو پا بادہ چلا نہ میں مل کے چھوڑا اس مارا اسے ٹاپونے کچل کے</p> |

| | | |
|---|--|---|
| <p>عالم مونس چہ غم نہ کھنکھان نظر بین جانے ران کا دھوار ملنے لگے اسنے غلے در دیوار بہر بھونچے تلے بھونچے تلے</p> | <p>عالم کھنکھان بھونچے تلے نظر بین جانے ران کا دھوار ملنے لگے اسنے غلے در دیوار بہر بھونچے تلے بھونچے تلے</p> | <p>عالم نظر بین جانے ران کا دھوار ملنے لگے اسنے غلے در دیوار بہر بھونچے تلے بھونچے تلے کیا دھوم نہ کھنکھان</p> |
| <p>ہاں معرکہ جنگ پر امداد کھاوے مرجے دغا اسد امداد کھاوے</p> | <p>رخسار و نیم شبیش کو بالوں کو چڑھا کر پاس گیا رستم کی طرح خوش بڑھا کر</p> | <p>مجھے بھی فزون مراد لٹا و عطا ہو سلطان کا مقرب کوئی تیرا سوا ہو</p> |
| <p>عالم نفس تھے کیاں کوئی جان کوئی بیدم ہو آریل مان سانس آئے بہان ہوں سعد کمان سانس آئے مردن جو کچھ کے شان سانس آئے</p> | <p>عالم بول کر تجھے بھی توڑی دیتی رہا ہے سدا سر کر آری دیتی جانب و بدل کر کر رہی جا دیتی بابت صف بجاہ بین کر رہی جا دیتی</p> | <p>عالم پیشے تھے فیل نہ نوئی نے کمال جا آئے والوں کا چلا سا قہ سال ان سب کو دیا تھا العین کا قہ سال کھلا رہ لیر رہی نہ چو جا رہی نہ چو جا رہی</p> |
| <p>میلن شجاعت میں بڑھو اپنی جگہ سے سردار کو لازم ہو کہ اگلے ہو سپہ سے</p> | <p>کر سنا دیند رسول مدنی کا تا حوصلہ اور دلو کو بھی ہو تیغری کا</p> | <p>منقر تھا وہ رومی کہ جو خود سر پر گر گیا خفتان عرانی میں تیرے کسنان تھا</p> |
| <p>عالم لہذاں تھا بن سچو کچھ ماندر کتنا تھا یہ سچو کچھ ماندر ہر کون جو اس شکر کا کچھ ماندر بہت کون جو اس شکر کا کچھ ماندر</p> | <p>عالم عاجب نہ دیکھو کچھ ماندر بامی نہ دیکھو کچھ ماندر اسے کہا کہ کچھ ماندر بہت کون جو اس شکر کا کچھ ماندر</p> | <p>عالم بہت کون جو اس شکر کا کچھ ماندر بہت کون جو اس شکر کا کچھ ماندر بہت کون جو اس شکر کا کچھ ماندر بہت کون جو اس شکر کا کچھ ماندر</p> |
| <p>پساوہ ہوا جس نے ارادہ کیا رن کا کیا رعب ہے فز نہ رعب قلعہ سکھن کا</p> | <p>ہاں ساتھ تری میں نہ کھنکھان نہ کھنکھان چارائے والے لیے پستی پر رہو نہ کھنکھان</p> | <p>آمد میں نہ تھی ارجن وہم سے نہ کم تھا بکران تیرا رن خوش تھم سے نہ کم تھا</p> |

| | | |
|---|---|---|
| <p>۱۲۱ کیا جو تھی تو کیا تو صدف آتا ہے کہ میرپور کا عالم سفاک ہے جاں انی نہیں رہا ہے بجاوری نہیں</p> | <p>۱۲۲ نہیے کہا حال کا مجھ کو پتہ بود ہے ہم کو کہیں تھا جا مازیلے سی طرح ہے اس مضدین میں صبح علی</p> | <p>۱۲۳ تو کیا ہے اس کی بیاہری جب نکلے ہم سے اس کا کہہ میں نہیں ہو سکتا رہی ہے قابل ہو سکتا</p> |
| <p>۱۲۴ میں نے یہ کات کے دشمن بن کا چھوڑی نہ قطرہ تر خون نکلیں</p> | <p>۱۲۵ بکا تھا سرفاک جو سلطان نہیں ہمارے تو ہمیں لے گیا اور بھائی حسن</p> | <p>۱۲۶ لاکھوں میں اسان نہیں گوشہ ہر امر کا پسرتے ہیں حیدر کا پسرون</p> |
| <p>۱۲۷ سیدھا ہے بچے کو مقابل کشت ہو چھوٹے لگا رہے ہیں میں زخمی ہوں بن خوار میرپور میں گارت ہی کیا</p> | <p>۱۲۸ کناہی کتنی سکتی ہے جنگ بیت تھوڑی سی اور سر نیام بھی لیا ہے شجاعون کیلئے نہیے لکھتا تھا امر کا دم خند</p> | <p>۱۲۹ باجبض خون پڑے لاد ملو اور دعویٰ ہو کر وار کیا وہی ہم سے ملنے لگا رہے تو اس نام کو چاہے تراس</p> |
| <p>۱۳۰ ما حال شجاعون میں ہوا سناہ اسی کا برجیا یہ اسی کا ہے پر سناہ اسی کا</p> | <p>۱۳۱ زنگ لڑتا تھا بون تیغ نردم کی چکا جس طرح شفق بھاگتی ہو ہر فلک سے</p> | <p>۱۳۲ کیسا ہی لاد رہو بیان نہیں ہوتا اولاد علی سے کوئی سہر نہیں ہوتا</p> |
| <p>۱۳۳ میں ہوں کہ جگہ میں چاہتا ہوں مارے میں ہزاروں ہی نمودار غامین ان سے کیا ہے مراد غامین اس کو دور کرنا ہو غامین</p> | <p>۱۳۴ میں نے یہ بچہ بچہ کو تھوڑا تھا شکل کی طرح کا ہے ہٹ جاتا تھا آپ کے تیغ بلطاعا تھا تھا در جاتا تھا بچا تھا تھا تھا</p> | <p>۱۳۵ بچا کہی تھی بچا بچا ہاری کیا وہ کے کا نضر بچا بچا ہاری نہیے نہیے نہیے نہیے نہیے نہیے نہیے نہیے نہیے نہیے</p> |
| <p>۱۳۶ مجھے ہو مقابل ہو جگر کیا ہی نہیے ایا ہوں عوض لینے کو میں جن پر کا</p> | <p>۱۳۷ وارا نے کر کے مجھ کو نہیے خدا بھی نہ پڑا مصحف ناطق کے بدن پر</p> | <p>۱۳۸ محق نہیں جب جو کچھ حال ہوا تھا مرنے اٹھایا اسے ہمال کیا تھا</p> |

| | | |
|---|---|---|
| <p>۱۳۱۱ میں نے اپنے گھر کے خزانے کو اپنے گھر کے میں نے اپنے گھر کے خزانے کو اپنے گھر کے میں نے اپنے گھر کے خزانے کو اپنے گھر کے</p> | <p>۱۳۱۲ میں نے اپنے گھر کے خزانے کو اپنے گھر کے میں نے اپنے گھر کے خزانے کو اپنے گھر کے میں نے اپنے گھر کے خزانے کو اپنے گھر کے</p> | <p>۱۳۱۳ میں نے اپنے گھر کے خزانے کو اپنے گھر کے میں نے اپنے گھر کے خزانے کو اپنے گھر کے میں نے اپنے گھر کے خزانے کو اپنے گھر کے</p> |
| <p>غل تھا کہ یہ انبان کبھی ملے نہیں کھین یوں ناگہان نہ مرا گلتے نہیں کھین</p> | <p>چار و نہر آ یا گیا گھر کو کھین بہی نہ کہ مون کے میں نہیں کھین</p> | <p>جو شیر تھا وہ بھائی سفر گیا میرا اکبر سا براہ کا پسر میرا</p> |
| <p>۱۳۱۴ میں نے اپنے گھر کے خزانے کو اپنے گھر کے میں نے اپنے گھر کے خزانے کو اپنے گھر کے میں نے اپنے گھر کے خزانے کو اپنے گھر کے</p> | <p>۱۳۱۵ میں نے اپنے گھر کے خزانے کو اپنے گھر کے میں نے اپنے گھر کے خزانے کو اپنے گھر کے میں نے اپنے گھر کے خزانے کو اپنے گھر کے</p> | <p>۱۳۱۶ میں نے اپنے گھر کے خزانے کو اپنے گھر کے میں نے اپنے گھر کے خزانے کو اپنے گھر کے میں نے اپنے گھر کے خزانے کو اپنے گھر کے</p> |
| <p>شہ نے کہا کھلیا گیا اگر فضل خدام میں عقدہ کشا گویا تو کیا تو کیا</p> | <p>مردی نے سر سطح و ضا فائدہ دین اثر رکھی بل کھا تا سر سطح میں</p> | <p>او کلب عورتی کبالتے میں ہم ننگے سے بھی اس گز کو کہ جانتے ہیں ہم</p> |
| <p>۱۳۱۷ میں نے اپنے گھر کے خزانے کو اپنے گھر کے میں نے اپنے گھر کے خزانے کو اپنے گھر کے میں نے اپنے گھر کے خزانے کو اپنے گھر کے</p> | <p>۱۳۱۸ میں نے اپنے گھر کے خزانے کو اپنے گھر کے میں نے اپنے گھر کے خزانے کو اپنے گھر کے میں نے اپنے گھر کے خزانے کو اپنے گھر کے</p> | <p>۱۳۱۹ میں نے اپنے گھر کے خزانے کو اپنے گھر کے میں نے اپنے گھر کے خزانے کو اپنے گھر کے میں نے اپنے گھر کے خزانے کو اپنے گھر کے</p> |
| <p>قانونہ رکابونہ رہے پھر عنان مرکبے اٹھان نہ والا کونان</p> | <p>دعویٰ بھرا و دیو تو نہ ہی تھا باندھا تھا جسے گبولے وہ بند ہی تھا</p> | <p>حضرت بہ پکاری کہ مری کر دیکھا یہ بچتی ضرب تھی اس ضرب کو دیکھا</p> |

| | | |
|---|--|---|
| <p>۱۳۱ مردوں کے اسکی تھیں لیکن کچھ اور دینے لگا اپنے خیر سے نہیں بڑھتا تھا کہ وہ کچھ نہیں بڑھتا تھا کہ وہ کچھ</p> | <p>۱۳۲ کہ کھانے خود سے کچھ کچھ نہیں بڑھتا تھا کہ وہ کچھ نہیں بڑھتا تھا کہ وہ کچھ</p> | <p>۱۳۳ کہ کچھ کچھ کچھ کچھ نہیں بڑھتا تھا کہ وہ کچھ نہیں بڑھتا تھا کہ وہ کچھ</p> |
| <p>۱۳۴ صدقہ ریش تیغ شہنشاہ کے اک ہاتھ میں دو ہو گئے پیر کے</p> | <p>۱۳۵ یہ کھانے یہ کھانے یہ کھانے یوں دیکھ کر یہ کچھ کچھ</p> | <p>۱۳۶ ہوتی تھی فدا روح سکندر شہنشاہ دوسرے کھانے کچھ کچھ</p> |
| <p>۱۳۷ گردن بھری باطن ظالم کی ان کی غنیمت کی طرح</p> | <p>۱۳۸ یوں کچھ غنیمت ظالم کی یوں کچھ غنیمت ظالم کی</p> | <p>۱۳۹ الہی دادی دادی دادی یوں کچھ غنیمت ظالم کی</p> |
| <p>۱۴۰ حضرت کے صدقہ می بہت آیا تھا بکر کے اب کہتے ہیں کہ بکر کے</p> | <p>۱۴۱ جس جاتھا بن سعد وین بکر کے حضرت چار آئے والوین بکر کے حضرت</p> | <p>۱۴۲ ماٹھے سے پکٹا تھا عاقب خون کے تیرا تھا حضرت بہ توار جاتا تھا</p> |
| <p>۱۴۳ یہ کچھ کچھ کچھ کچھ یوں کچھ غنیمت ظالم کی</p> | <p>۱۴۴ یوں کچھ غنیمت ظالم کی یوں کچھ غنیمت ظالم کی</p> | <p>۱۴۵ یوں کچھ غنیمت ظالم کی یوں کچھ غنیمت ظالم کی</p> |
| <p>۱۴۶ گردن کو نہ اس صاحب شہنشاہ کے پہنچے میں گریبان زرہ شہنشاہ کے</p> | <p>۱۴۷ تینوں نے وقت زد و کشت پھر لکڑی ہوئے کے مگر شہنشاہ پھر</p> | <p>۱۴۸ جب کوئی بانی شہنشاہ کے اگلے سمٹا کر وہ شہنشاہ کے</p> |

| | | |
|--|---|--|
| <p>۱۱۱</p> <p>کتنا تھا کھوئے ایک کاندھ اس آہ میں ہم صبر تحمل کی پابند راحت شہادت ہے رہے تروہ فرماند شہیدان نبوی کا تجھے سو گئے</p> | <p>۱۱۲</p> <p>کجائے گلا سر کی نیر پہ علم ہو سب کچھ ہو مگر کھیتک باہر قدم ہو</p> | <p>۱۱۳</p> <p>مقتل تھا جان کی جو کھوئے غائب تھک کر کیا ہر جہ میں ہوئے نیک تھمتا تھا کہ کیا ہوونے بجایک ما تھے یہ بھائی بھائی بھائی</p> |
| <p>۱۱۴</p> <p>بجھتے جو زخم دم شمشیر لگے تھے بیتوں میں یہ فقط تر لگے تھے</p> | <p>۱۱۵</p> <p>کھینچا جو وہ پیکان کھلا زخم جبین کا خوشید سر ہو گیا چہرہ شہدین کا</p> | <p>۱۱۶</p> <p>کھینچا جو وہ پیکان کھلا زخم جبین کا خوشید سر ہو گیا چہرہ شہدین کا</p> |
| <p>۱۱۷</p> <p>بجھتے جو زخم دم شمشیر لگے تھے بیتوں میں یہ فقط تر لگے تھے</p> | <p>۱۱۸</p> <p>کھینچا جو وہ پیکان کھلا زخم جبین کا خوشید سر ہو گیا چہرہ شہدین کا</p> | <p>۱۱۹</p> <p>کھینچا جو وہ پیکان کھلا زخم جبین کا خوشید سر ہو گیا چہرہ شہدین کا</p> |

| | | |
|--|---|---|
| <p>۱۵۱ وان شیعہ نے درجہ دوم با عریان اور پہلی ہوئی تھی فتنہ کو پیش آئے یہ بھاری کارہ کہ انہیں نیک لان اب منہج سے کشا ہے سرور شان</p> | <p>۱۵۲ مجددین کا شہ کون مکان نیمین کہیں خاک اور زلی ہوئی وان ارکض من سما حال فتنہ کی راج کے یہ کیا علت ہوئی خطر جان</p> | <p>۱۵۳ ما شاہ باور ہیں آج کدھاب اب قافلہ صاحب معراج کدھاب پہلوں خلق کے تراج کدھاب اگلے شہنشاہ محتاج کدھاب</p> |
| <p>گھر کے وہ دور کی پانی کل اگی بروے محمد کی نواسی کل آئی</p> | <p>پھر نگین تو بھائی نہ سلامت نظر آیا اک تیریم خورشید قیامت نظر آیا</p> | |
| <p>۱۵۴ دوڑی تھی متکل کیون نہ تھی نے پاؤں میں نعلین خنجر بوجہ لبتا تھا سارے کی طے کاچ کوہ حلیائی تھی دنیا سیلیے باور</p> | <p>۱۵۵ طلابین کہیں کہیں کیا ابو اسحاق کیا شہنشاہ نہ کیا طلوع کیا شہنشاہ کہو یہ جو آنکھوں میں</p> | <p>گھر لٹ گیا خجل میں کہاں بیٹھے کے روون ہو بچار و خفت کا یق وہاں بیٹھے کے روون</p> |
| <p>ہو چیں تو تیغ ستم بھائی کو دیکھا حضرت عجب بایں سے مانجائی کو دیکھا</p> | <p>کیون بھائی دہ لفت کی نظر میں نہیں ہے اب بھی گرائے کی جزیرہ کہ نہیں ہے</p> | <p>۱۵۶ بیکے بھرت جگہ حشر منظر غناں لشے لکھی تھیں میں دھڑا دھڑا</p> |
| <p>۱۵۷ درو کے منہ انہی جو لکھی تھیں نیک نظوم سے بولا نہ کیا اپنے کتاب ان خون جگر منہی اشارہ کیا کیا فائدہ اٹھے یہ جاننا تھا اب</p> | <p>۱۵۸ جھگڑا کیا منع آواز نہ کھلے اب نہیں جاو کہ مری دج ہی مضطرب سہجی نہ تھا اکو منظر بار بار کھینچے بیچ نوٹے ہوئے خواہ</p> | <p>۱۵۹ نقصیہ فسادوں میں خستہ پاں اب کیا کون مونس کی جگہ تیرا چاہیں</p> |
| <p>صدر میر ہو طباروح پر شہ گلو کی پھر جاوین مکو قسم میرے لہو کی</p> | <p>صدر کہ گئی کیا کہ ہے یہ صبر مری جان پر سر آجکامین کھتی ہوں لوک شان پر</p> | <p>خیمہ بھی لٹاؤں ج بھی اسی ہوئی رن کے شاہ شہزادہ گئے محروم کفن سے</p> |

| | | |
|--|--|---|
| <p>نہیں نہ جانے کے ہیں زبانِ صدف چو پاپ کی جھوٹے مغیبت نہ تیرے بھڑکے آنکھیں کھارے بانو کی کلین</p> | <p>کنا نہ صفت را این طبع کے بانی لو کہ بیا سے میں کی میں کیا کروں نہ راز و رنج کہا نہ لای زبان تیرا اسے بانی</p> | <p>عقبت کے ہاتھوں کے ہاتھوں کے ہاتھوں عقبت کے ہاتھوں کے ہاتھوں کے ہاتھوں بدر کی جان میں ان کی مراد و اسے کھارے بانو کی کلین</p> |
| <p>وہ اسی عمر میں تیرا پسے نہ کوئی مصور کیا ہے جو ادا کا ساتھ چھوڑ دیا</p> | <p>بتاؤ جاؤں میں طعن یا سوے بختِ جاؤں گدائی پانی کی کرنی کو کس طرح جان</p> | <p>پسے ماورائے شاداب بچھرتی ہے ہزار حیف بانو کی کو کھاجرتی ہے</p> |
| <p>وطن میں بھینچ گئی تھی دعا میں بھینچ گئی تھی سحر میں بھینچ گئی تھی</p> | <p>بیان کرنا تھا ورنہ نہ تھی موت کی طرح سے کھو گئے سجی</p> | <p>عقبت کے ہاتھوں کے ہاتھوں کے ہاتھوں عقبت کے ہاتھوں کے ہاتھوں کے ہاتھوں کھارے بانو کی کلین</p> |
| <p>نہ مورو آنکھ میں کلا واسطہ صغر دغا نہ دو وہلی اگر کلا واسطہ صغر</p> | <p>یہ دکھ ہے جان اور عمر میں اسی میں اشارہ نہ گئی آنکھوں میں کہ بیا سے میں</p> | <p>جہاں صغر صغر صغر صغر کو بچ کرتا ہے یہ زبان چھوٹنے کا بیا سا مڑتا ہے</p> |
| <p>ایک روز وہ لکھ کر کھینچ کر کھینچ کر</p> | <p>کھینچ کر کھینچ کر کھینچ کر</p> | <p>کھینچ کر کھینچ کر کھینچ کر</p> |
| <p>یہ دغا دہے کہ تسکین مجھے ہو سکی تھارے ساتھ یہ دیا چان کھو سکی</p> | <p>پدر کو مان کو صغیفی میں غ دہے میں کلا ہو سو کھا ہوا الٹی سانس لیتی میں</p> | <p>زبان چو سا بے بانی اگر نہیں صاب میں لٹ رہی ہوں بھینچ کر خنجر میں</p> |

| | | |
|---|---|---|
| <p>۱۰ نور کے شہ فاضل عالم کا بچہ گئے تھے شہ دین شہ کا سر چچا سوزی خام فلک احتشام کے چچا مواہر دہری نعل لوانم کے چچا</p> | <p>۱۱ کما حسین جو چچا انشہ نصوریان کا سرین بابی نقیہ جوان مرثیہ بیاد رکھتے ہیں اس کے قبضہ قدرت میں صندویہ</p> | <p>۱۲ محب بری سر مو اوجو کی نگہ اٹھا کے چھوئے جھانی اٹھا لیا کہا یا لکے بکس بھر دیوے تو تو اسی کے جاوے جاوے</p> |
| <p>غشائے جام کسین خم کھائی تین قباہے سرخ لمون بہاؤ تین</p> | <p>مرے کہ جیتی رہی مان بسر جدا ہوگا طالب و صر سی ہو تو پھر کسی سے کیا ہوگا</p> | <p>جیاتے تو یہ سیرت کے آئینے گلہ نہ کیجو اگر جان کھو کے آئینے</p> |
| <p>۱۳ کل کے زینب شاد گھر کی ملائی مین شارس نے کے جاوے جاتی لوہ کیا سچ ملواری کوئی کھائی تکاپے شہ کسین بول جاتی</p> | <p>۱۴ یکہ شہ سوزی گوارہ بسر آئے تو کوئی شہیہ ال مرم نظر آئے تو کوئی شہیہ ال مرم نظر آئے تو کوئی شہیہ ال مرم نظر آئے</p> | <p>۱۵ قدیم کر کے بطلانی بانوی نگہ فلک کو واسطے سچو نگہ کر گیا ضمیر میں تلبا ہے نقیب</p> |
| <p>نہ گھاؤ تیغ کا ہو اور نہ زخم خیر ہو مری بقا علی صغر کے خون میں ہو</p> | <p>اٹھے تو بیٹے کے زنجیر نگاہ کی نشہ کلیجے ملگے اس طرح اکہ کی نشہ</p> | <p>سنے گا اکبر حال سکا جو روئیگا کوئی تو صاحب اولاد نہیں ہوئیگا</p> |
| <p>۱۶ خیر کوئی اصل کی طلبداری مشہ گیا جہاں کہ زندہ ہو فیصل صغیر کہا سچ کہ تیر جان بچے ماہر تیرا نیو جی تیرا نیو جی</p> | <p>۱۷ ہلکے کو کہا باغیر شہین اٹھا کے بکسے رکھی و علی شہین کہو دیوے جو بکسے باغیر شہین عباد باغی کہ بکسے باغیر شہین</p> | <p>۱۸ کہا شہین تقدیر سے کیا جاوے جوان بسر کو مرے میرے سلفے تا تو جس کے قابل نہ تھا لیا اجل باغی کہ طلبداری شہین</p> |
| <p>جوان بسر تو جان سے ابھی سدھارا ہو اب ایک زینت کا اسکی ہی سہارا ہو</p> | <p>جو دیکھی نص تو ٹکڑی جا کے ہونے لگے وہ ہاتھ تھپے آنکھوں پھر روئیگے</p> | <p>یہ خشک حلق تیر خیر ستم دیکھیں تیر کو پیٹتے دیکھیں اپنا غم دیکھیں</p> |

| | | |
|--|---|--|
| <p>۱۹ چلے یہ لکے جو پوچھو ابرار بیماری باد پھوڑے در آئینہ رخسار چلے یہ پلے پلے تر سے پیر گل رخسار پنھا تو دے کرے نختین سنبھلکا</p> | <p>۲۰ لبا بین لکے سبھون کما غلظا غلظا بیماری مان کرے نہ نفا غلظا غلظا سودھارو جانب ملک نفا غلظا غلظا پان تیار ہواے دلہ با غلظا غلظا</p> | <p>۲۱ فریب نفع جو پوچھو دیو ربانی لکے میں رعبا کیا امام حسن شنبہ بجائے شکر قرآن ہے شنبہ ہاتھو بوبہ کہا کج نہیں تیار کر کوئی پس</p> |
| <p>جین تو جان بھی دوں کیو سطر جیسا یہ بیماری کرتے ہیں کس کیو سطر جیسا</p> | <p>محققان مان رسول الہ میں مہو نیا محقق علی ولی کی پناہ میں سونا</p> | <p>روان میں انکھو شاکہ جھکا میں ہمارے سامنے بیت کو لیکے آمین</p> |
| <p>۲۲ یکلے آنکھوں میں مہو بادیدہ جھڈو لے بال سنواری لبائیں کر عامہ کھدیا چھوٹا سا چاندی پیر پنھا چکی سے تر با بھی نہ نہ جیسا</p> | <p>۲۳ نکھڑا چوم کوئی سکنیہ مانی مختار خشک کیوچ نہار باخجائی عجائز کج پھوڑے نہ ہماری شکر لکائی پیشگی ہے کہ مہو پوچھو جان پوجائی</p> | <p>۲۴ بیماری شاہ ذنبہ پیر و زان تا یہ صیغہ نالین کی جسم کی جان کر بلا نصیب غرت رہہ ہر جان ہو سفر سیدہ ہر شہر میں ہے بادان ہو</p> |
| <p>کہا کہ بیو بوسفے نونال مرا صغیر عمر میں دولہا بنا ہولال مرا</p> | <p>گرا ایک جام بھی پانی کا پا پو کھیا ہن کی بیاس نہ تم بھول جا پو کھیا</p> | <p>امید قطع ہے اب سکی زہر گانی کی نہ او دھو کر کمی دیک نہ ہونہ پانی کی</p> |
| <p>۲۵ بیکھا کھن سکنیہ جیسا جان لکے باد سکنیہ بولی زان لکے باد سکنیہ جیسا جان سبھی تہ نہیں کھری ہماری جیسا جان</p> | <p>۲۶ سکنیہ کرکیتی بیاں کدواہ یسر کو لیکے نکلے شہ گاہ سر شاہ عبارت دعا و غنی نہ پانچاں پانچاں عبارت دعا و غنی نہ پانچاں پانچاں</p> | <p>۲۷ بیکھنے نکلے لکے لکے شارہ سحری تھا کیو کھیا روشن بجائے حرم کو بھلے شادی لکھون بجائے حرم کو بھلے شادی لکھون</p> |
| <p>اکھان یہ گھر سے بدل کر لباس ہاتھ میں اکھا حسین لے وادی کو پاس ہاتھ میں</p> | <p>مگر تجلی حق کا نور پیدا کھتا جراغ کھاتا دامن یہ نور پیدا کھتا</p> | <p>بچے نہ سنے سجاد کے تلے اصغر لگا وہ تیر کہ چکی تلمک لے اصغر</p> |

| | | |
|---|--|---|
| <p>مرثیہ بڑھاپے کے پیر شہیدان اٹھائی چوڑے برشم بنت سب کو چاہیے راضی ترکی کے چاہیے اجل سے ایمان</p> | <p>مرثیہ بھوک بیکے جلائے ہوئے کھڑی تھی دھڑکی ہوئی نہ بے آگے پہلے شاہ غریب دھار اصرار سے شہیدان</p> | <p>مرثیہ اٹھایا ہے جو کچھ نہ تھے سودین تھے تھکے تھکے ترک و تھکا ہوئے تھکے سب کو چاہیے چھوٹی چھوٹی</p> |
| <p>مرثیہ مرے ادھر ادھر کو تو زخمی باز تھا گلے میں بچے کے برشم تراز تھا</p> | <p>مرثیہ ہمارا ماہ لقا خون میں بھر گیا بانو تراپ کے یہ معصوم مر گیا بانو</p> | <p>مرثیہ منہ ناپا بانو نے پیا تو کٹ گئے شہید لٹا کے خاکہ بہت کو مہنگے شہید</p> |
| <p>مرثیہ بیکے سانس تھکے جلائے بیکے تھکے تھکے تھکے دور دور سے پہنچے لال لال لال لال لال</p> | <p>مرثیہ بیکے تھکے تھکے تھکے بیکے تھکے تھکے تھکے بیکے تھکے تھکے تھکے بیکے تھکے تھکے تھکے</p> | <p>مرثیہ بیکے تھکے تھکے تھکے بیکے تھکے تھکے تھکے بیکے تھکے تھکے تھکے بیکے تھکے تھکے تھکے</p> |
| <p>مرثیہ دکھائی شکل اعلیٰ توڑ گئے اصغر بیشکے باپ کی جھانی سو مگر گئے اصغر</p> | <p>مرثیہ تباؤ برشم کس جگہ کیا صاحب یہ کیا کہا کہ کچھ نہ لگ گیا صاحب</p> | <p>مرثیہ نہ تھا مو صا جو بچہ خیر جان کو رکھ دو جو ان کو رکھ دو چکی اسے زبان کو رکھ دو</p> |
| <p>مرثیہ لکھا ہے بیکے رات و سید ارباب بیکے تھکے تھکے تھکے بیکے تھکے تھکے تھکے بیکے تھکے تھکے تھکے</p> | <p>مرثیہ لوہین ڈوب گیا میں نے سنا والا دوسرا ہے ان کو جان سنا والا بیکے تھکے تھکے تھکے بیکے تھکے تھکے تھکے</p> | <p>مرثیہ بیکے تھکے تھکے تھکے بیکے تھکے تھکے تھکے بیکے تھکے تھکے تھکے بیکے تھکے تھکے تھکے</p> |
| <p>مرثیہ وہاں بد بختی روح رسول ہو گئی بتول شہیدین اس غم کی داد دی ہو گئی</p> | <p>مرثیہ یہ شرم کیسی ہے شہید لیے صاحب مرے پسے کا فوراً منہ تو کھولے صاحب</p> | <p>مرثیہ کسے دکھاؤں یہ شکاؤں ہوا لوگو بچھڑ گیا مرا بہت پلا ہوا لوگو</p> |

| | | |
|---|--|---|
| <p>صلی</p> <p>وزیر اسحاق بن صدیقہ اگر کیا ہے</p> <p>مری دار کا خون میں بھی کیا ہے</p> <p>جہان صفت شہر کیا ہے</p> <p>یہ لاد لاد میں دودھ مر کیا ہے</p> | <p>صلی</p> <p>افشار کے کر کے ملک نہیں علی صنف</p> <p>مدینہ کی سنانے نہیں علی صنف</p> <p>پانچ ماہ اٹھانے نہیں علی صنف</p> <p>ہم کے کوہ میں نہیں علی صنف</p> | <p>صلی</p> <p>غزنی میں کر کے وطن کیسے کام</p> <p>غزنی میں کیا اسے تو نہیں کیا کام</p> <p>اٹھ کے لاشیں جسے امام کام</p> <p>بہن کے نہیں تو نہیں کیا کام</p> |
| <p>خدا کرو مجھ ان بھولے بھولے گاؤں پر</p> <p>نثار را حق نہ ہو کہ بھولے گاؤں پر</p> | <p>ابھی تھے رتھ بھی مردہ ہو گئے دلت</p> <p>گھٹا جو وودھ تو آرزو ہو گئے داری</p> | <p>جہاں دل پہ نصیب ہو سیکے ہو سیکا</p> <p>یہ غم وہ ہے کہ نہ اسے غم ہو سیکا</p> |
| <p>صلی</p> <p>کسے میں لڑائی میں کیے سے لڑائی</p> <p>فلان کے جھوٹے میں کیے سے جھوٹائی</p> <p>میں اپنی جھوٹائی میں کیے سے جھوٹائی</p> <p>کمان اب علی صنف میں کیے سے جھوٹائی</p> | <p>صلی</p> <p>یہ وہی دشت سفین کیوں ہے صنف</p> <p>یہ وہی دشت سفین کیوں ہے صنف</p> <p>یہ وہی دشت سفین کیوں ہے صنف</p> <p>یہ وہی دشت سفین کیوں ہے صنف</p> | <p>سلام</p> <p>ہے خاک اور اکبر بابر کے آگے</p> <p>ای جوتی ہے دروغ زر سے آگے</p> <p>ہماری دعا دعویٰ ہے غم کی آگے</p> <p>میں وہ ہوں کہ نصیب ہے کوہ آگے</p> <p>میں وہ ہوں کہ نصیب ہے کوہ آگے</p> |
| <p>چھٹے مہینے میں موت آگئی بیٹا</p> <p>ان اکھیر کو کو نظر کسی کھا گئی بیٹا</p> | <p>کر گیا کون جا باجو رو گے بیٹا</p> <p>اندھیری قبر میں کس طرح سو گے بیٹا</p> | <p>پہلے کا نہ ہو کہ کسے سے آگے</p> <p>پہلے کا نہ ہو کہ کسے سے آگے</p> |

۱۰
 زمرے کے کما شاد ہے سر ہے پر نور
 میں نہیں ہے پناہ کا حکم کرے پر نور

۱۱
 کہتے تھے علی دست نام سے میر
 بلکہ ہے سیر سے درخبر سے میر

۱۲
 جاذبین کہتے تھے یاد نے میں بابا
 حیوان پیر پیر سے کوئی خبر ہے میر

۱۳
 نہ کہتے تھے بھائی کے لئے ہاتھ اٹھا کر
 بیان پر عباس لا ویر سے میر

۱۴
 بہات بھجان کی ملک کے تھے خفت
 جوڑی انھیں تھوڑے کو بدیر سے میر

۱۵
 نہ کہتے تھے کیا خلیفین کا میر
 ہے روح اس میں کھو ہو میر

۱۶
 قطعے سننے سے بدلتے تھے پیر
 پانی تمھیں ہو گا پیر سے میر

۱۷
 دل غم سے بھرا تارک ٹھنڈا ہے میر
 کیون غالی ہے اتنی ہو ساغر سے میر

۱۸
 غمیدہ ازل سے ہو میں ہی نہیں
 لوٹے دروازے ان پیر سے میر

۱۹
 حسن کی شہادت ستم کو کھو دیکھا
 اور ہلوت باد پر گرا در سے میر

۲۰
 کھارے دل خبر کے لئے دیکھے گنگن
 ملو اسے زہنی ہو سے حیدر سے میر

۲۱
 بان اتنی تو ظلمت میں دکھایا
 شہیر کا خبر سے کھا میر

۲۲
 کہتے تھے کہنے تھے فرا و خدا
 دم نور نے جان پاک میر

۲۳
 نہ کہتے تھے کیا غم ہے اگر ہے بانی
 ہو میں میں کو ساغر کو نور سے میر

۲۴
 نہ کہتے تھے چار اینٹ کی چوبیسین حاجت
 بند کو سیر کرنے میں باد میر سے میر

۲۵
 میں ہلو و میں منہ پر میر سے میر
 عباس میں پیر سے میر

۲۶
 قلعہ سے کہ عباس کہ ہو سے شہر عوی
 زمانے تھے عباس کے وہ دلا ویر سے میر

۲۷
 بان جگت آئے وہ دلا ویر سے میر
 ملے نہ ہوئے نہ کو لگا صفت میر

۲۸
 بے نہ ہوئے اگر سند ساندر سے میر
 مانڈھوئے نہ کو میر سے میر

۲۹
 جو بوجھا حاکم سے نہ کو میر سے میر
 موار و حاکم کا میر سے میر

۳۰
 کہا شہر سے حاکم کے نو لا
 نہ کو بھی لے اٹھلے میر سے میر

۳۱
 میں میں تزل سے در حیدر کا گون
 درویش میں دارا و سکندر سے میر

| | | |
|---|--|--|
| <p>۴۱</p> <p>بہشت کی آغوش میں چلے جاؤں بغیر بہشت کی آغوش میں چلے جاؤں بغیر بہشت کی آغوش میں چلے جاؤں بغیر بہشت کی آغوش میں چلے جاؤں</p> | <p>۴۲</p> <p>بوز داغ و بابا کو بیٹھائی بھونچے چھوڑا نہ رہی تھی دانی بھونچے چھوڑا نہ رہی تھی دانی بھونچے چھوڑا نہ رہی تھی دانی</p> | <p>۴۳</p> <p>ہنگامہ بن کاہل زکلمہ بیکار کیونکہ کسان شائے بیکار کیونکہ کسان شائے بیکار کیونکہ کسان شائے بیکار</p> |
| <p>۴۴</p> <p>سندھ کھولے تھے اور تھا سانس کا بھی تھا بیگانہ جو گلے میں تھا تو بیکار نہیں گلا تھا</p> | <p>۴۵</p> <p>دور خم کلیجے میں ہیں تم دونوں کے غم کو وہ برہمی سے مار گئے تم تیر ستم کو</p> | <p>۴۶</p> <p>ناکاجے ہر گز نہ ہوا وصل خطا کا بازو بھی تو چھید ہے امام دوسر کا</p> |
| <p>۴۷</p> <p>میں سے کچھ نہ کہہ دوں لاٹھے کو لیے بیٹھے سو سنبھال لاٹھے کو لیے بیٹھے سو سنبھال لاٹھے کو لیے بیٹھے سو سنبھال</p> | <p>۴۸</p> <p>ایک طرف سے بھائی علی ایک طرف سے بھائی علی ایک طرف سے بھائی علی ایک طرف سے بھائی علی</p> | <p>۴۹</p> <p>کھل جائے جو نزدیک دیکھ کر آلودہ خون بانڈو حضرت کا سر آلودہ خون بانڈو حضرت کا سر آلودہ خون بانڈو حضرت کا سر</p> |
| <p>۵۰</p> <p>رقت نہولی غبطہ شہنشاہ میں سے گردن سے لہو بہنے لگا دودھ میں سے</p> | <p>۵۱</p> <p>پانی نہ ملا خون میں تر ہو گئے بیٹا یتز آیا تو بابا کی سپر ہو گئے بیٹا</p> | <p>۵۲</p> <p>اصغر نے دیا حشر ملک ساتھ ہمارا کل ہو گا گریبان ترا اور ہاتھ ہمارا</p> |
| <p>۵۳</p> <p>ملائے کہہ دی علی کیا ہوئے تو زبان میں علی کیا ہوئے تو زبان میں علی کیا ہوئے تو زبان میں علی</p> | <p>۵۴</p> <p>بہاؤ الدین کی اکرون میں بیٹھا کر جاؤں تو سو نہ جاؤں میں بیٹھا کر جاؤں تو سو نہ جاؤں میں بیٹھا کر جاؤں تو سو نہ جاؤں میں بیٹھا</p> | <p>۵۵</p> <p>بھونچے چھوڑا نہ رہی تھی دانی بھونچے چھوڑا نہ رہی تھی دانی بھونچے چھوڑا نہ رہی تھی دانی بھونچے چھوڑا نہ رہی تھی دانی</p> |
| <p>۵۶</p> <p>بچپن میں بڑے ظلم و ستم سے گئے بیٹا دغم توڑ کے ہاتھوں پہ مری رہ گئے بیٹا</p> | <p>۵۷</p> <p>نوح اب نہ ادھر میرے گلفام کر دغم ہیلو میں بڑی بھائی کے آرام کر دغم</p> | <p>۵۸</p> <p>کسنا زون غم سے جمع نہیں یہ ملا تھا اس تیر کے لائق مری بچے کا گلا تھا</p> |

| | | |
|---|--|---|
| <p>۵۴۱ بہترین سہیل کی خوش خوشی کے ساتھ اپنے محبوب کو چاہئے کہ بیکے چلے وہ ان کی میں نظر اور دل سے</p> | <p>۵۴۲ حضرت نور علی نور اور ان کے چہرے اور ان کے چہرے اور ان کے چہرے</p> | <p>۵۴۳ آئی بھی تو یہ بیکس اب تو بیکس اب تو بیکس</p> |
| <p>۵۴۴ آئی بھی تو یہ بیکس اب تو بیکس اب تو بیکس</p> | <p>۵۴۵ آئی بھی تو یہ بیکس اب تو بیکس اب تو بیکس</p> | <p>۵۴۶ آئی بھی تو یہ بیکس اب تو بیکس اب تو بیکس</p> |
| <p>۵۴۷ آئی بھی تو یہ بیکس اب تو بیکس اب تو بیکس</p> | <p>۵۴۸ آئی بھی تو یہ بیکس اب تو بیکس اب تو بیکس</p> | <p>۵۴۹ آئی بھی تو یہ بیکس اب تو بیکس اب تو بیکس</p> |
| <p>۵۵۰ آئی بھی تو یہ بیکس اب تو بیکس اب تو بیکس</p> | <p>۵۵۱ آئی بھی تو یہ بیکس اب تو بیکس اب تو بیکس</p> | <p>۵۵۲ آئی بھی تو یہ بیکس اب تو بیکس اب تو بیکس</p> |
| <p>۵۵۳ آئی بھی تو یہ بیکس اب تو بیکس اب تو بیکس</p> | <p>۵۵۴ آئی بھی تو یہ بیکس اب تو بیکس اب تو بیکس</p> | <p>۵۵۵ آئی بھی تو یہ بیکس اب تو بیکس اب تو بیکس</p> |
| <p>۵۵۶ آئی بھی تو یہ بیکس اب تو بیکس اب تو بیکس</p> | <p>۵۵۷ آئی بھی تو یہ بیکس اب تو بیکس اب تو بیکس</p> | <p>۵۵۸ آئی بھی تو یہ بیکس اب تو بیکس اب تو بیکس</p> |
| <p>۵۵۹ آئی بھی تو یہ بیکس اب تو بیکس اب تو بیکس</p> | <p>۵۶۰ آئی بھی تو یہ بیکس اب تو بیکس اب تو بیکس</p> | <p>۵۶۱ آئی بھی تو یہ بیکس اب تو بیکس اب تو بیکس</p> |
| <p>۵۶۲ آئی بھی تو یہ بیکس اب تو بیکس اب تو بیکس</p> | <p>۵۶۳ آئی بھی تو یہ بیکس اب تو بیکس اب تو بیکس</p> | <p>۵۶۴ آئی بھی تو یہ بیکس اب تو بیکس اب تو بیکس</p> |
| <p>۵۶۵ آئی بھی تو یہ بیکس اب تو بیکس اب تو بیکس</p> | <p>۵۶۶ آئی بھی تو یہ بیکس اب تو بیکس اب تو بیکس</p> | <p>۵۶۷ آئی بھی تو یہ بیکس اب تو بیکس اب تو بیکس</p> |
| <p>۵۶۸ آئی بھی تو یہ بیکس اب تو بیکس اب تو بیکس</p> | <p>۵۶۹ آئی بھی تو یہ بیکس اب تو بیکس اب تو بیکس</p> | <p>۵۷۰ آئی بھی تو یہ بیکس اب تو بیکس اب تو بیکس</p> |

| | | |
|--|---|--|
| <p>۵۳۳ غم نہ لگا دیکھ کے وہ لاشہ جگر سے کاہ با سب سے کہنے سے مارا کہہ نہیں ہر گھنٹہ میں ہر گھنٹہ میں</p> | <p>۵۳۴ پہلے فاصلے پہنچ کر پوری علی کے سر پہ فریاد سے نوبت میں اے ملا</p> | <p>۵۳۵ برونہ سوار سے بہانہ غنیمت میں رہا ہر گھنٹہ لشکر کے کہان اورین شہر کے کہان اورین</p> |
| <p>اس بچے کا قاتل کبھی آباد ہوگا والد کہ وہ صاحب اولاد ہوگا</p> | <p>اب مریکی ان کے جوہر یا بیگ صفا بھگت تو یہ روزا ہے کہ مر جائیگی صفا</p> | <p>لکڑے ہوئے دل بندام ازلی کے اب کوئی نہیں پاس میں بن علی کے</p> |
| <p>۵۳۶ دور کے یہ فانی تھے جہو ظام ایسا ہی تھا لگا باہن کا بنی ہے جہو سرفروشی صفا</p> | <p>۵۳۷ جاگتی غنیمت چار گھنٹہ کیا کیا اس زمانہ کا چلتے ہوئے ہے ہر گھنٹہ</p> | <p>۵۳۸ سر پہنچان سوار سوئے تھے جہان تو لاشے شہر اسوار کو رہ کر کہا کیوں میری</p> |
| <p>دنیلے سفر کر گئے پانی کو ترس کے یہ تھے جو نہیں کئے ہٹا رہے</p> | <p>کہا بچہ کہ حد سے گئی رہا گویا جب قبر میں ہم سو دیں گے گویا</p> | <p>مناجک منہ خاک میں رہو میں ہر ام بخش رہا ہوں ان کے سر میں</p> |
| <p>۵۳۹ صفا سے کہیں کہیں بہرین جہو لاشیں اس رخ و صفت میں ہمت نہ رہے باقی</p> | <p>۵۴۰ کہتے ہیں کہ اس کا منہ صفا سے کہیں کہتے ہیں کہ اس کا</p> | <p>۵۴۱ لاشہ کہیں کہیں صفا سے کہیں کہیں صفا سے کہیں کہیں</p> |
| <p>سرتن سے غریزہ کے آبار کیے صفا برہم سنی مردشت میں مار کیے صفا</p> | <p>اٹھو علی اکبر میں جانا ہوں طن کو پیغام نہ بانی بھی نہ کیا دو کہ بن کو</p> | <p>فرمانوں کو کہن کہ سفر کر گئے اکبر بھیجوں کہے لینے کو تر رہ گئے اکبر</p> |

| | | |
|--|--|--|
| <p>۱۰۰ ہمسایہ بھی نہ ہو گا کوئی سبکدوش اب خیر سو فون رہا باغ و چار بے خبری میں نہ رہا نہ رہا نہ رہا</p> | <p>۱۰۱ ہنسنا چاہا خاک بے وقار خیر ہو ادھر وہاں بے شمار خیر ہو گئی بے خبری بے شمار</p> | <p>۱۰۲ اب ہنس کر کوئی نہ رہا نہ رہا اب ہنس کر کوئی نہ رہا نہ رہا اب ہنس کر کوئی نہ رہا نہ رہا</p> |
| <p>مرنے پہ بھی فرزند بنی رنج سے گا لاشہ کفن و گور کو محتاج رہے گا</p> | <p>اس وقت بھی کھیر ہو رہی ہے تھا ایک گلا اور کئی سو خیر کین ہے</p> | <p>تھا مالہ و فریاد کا غل گھوٹن علی کے کھرام تھا روغن پر رسول عربی کے</p> |
| <p>۱۰۳ خط بھی دیکھ دیکھ دیکھ دیکھ خط بھی دیکھ دیکھ دیکھ دیکھ خط بھی دیکھ دیکھ دیکھ دیکھ</p> | <p>۱۰۴ ہاں دیکھ کر نہ کہہ سکتا ہاں دیکھ کر نہ کہہ سکتا ہاں دیکھ کر نہ کہہ سکتا</p> | <p>۱۰۵ اب ہنس کر کوئی نہ رہا نہ رہا اب ہنس کر کوئی نہ رہا نہ رہا اب ہنس کر کوئی نہ رہا نہ رہا</p> |
| <p>بب پیاس کے یاد میں کچھ صغرا شربت پر مری نذر دلا دیکھ صغرا</p> | <p>چادر بھی میں پر یہ کھیرانی ہو رہی منہ بھی میں پر یہ کھیرانی ہو رہی</p> | <p>تھی حالت کو نہ والا میں ہوں گل فردوس ہے بیل شیدا میں ہوں</p> |
| <p>۱۰۶ اور ان میں سے جو بیکار اور ان میں سے جو بیکار اور ان میں سے جو بیکار</p> | <p>۱۰۷ کچھ دیکھ کر نہ کہہ سکتا کچھ دیکھ کر نہ کہہ سکتا کچھ دیکھ کر نہ کہہ سکتا</p> | <p>۱۰۸ اب ہنس کر کوئی نہ رہا نہ رہا اب ہنس کر کوئی نہ رہا نہ رہا اب ہنس کر کوئی نہ رہا نہ رہا</p> |
| <p>لازم تھی مدد فاطمہ کے لخت جگر کی کچھ تھے جبری نہ محمد کے سپر کی</p> | <p>خیر نہ مظلوم کا جتنے ہوئے دیکھا بچے بے زائد نہ کو سکتے ہو دیکھا</p> | <p>اب ہنس کر کوئی نہ رہا نہ رہا اب ہنس کر کوئی نہ رہا نہ رہا اب ہنس کر کوئی نہ رہا نہ رہا</p> |

| | | |
|---|---|---|
| <p>ع جس کے تہاں نہ رہے نہ رہے نہ رہے نہ رہے نہ رہے نہ رہے نہ رہے نہ رہے نہ رہے نہ رہے نہ رہے نہ رہے نہ رہے نہ رہے نہ رہے نہ رہے نہ رہے نہ رہے</p> | <p>ع جس کے تہاں نہ رہے نہ رہے نہ رہے نہ رہے نہ رہے نہ رہے نہ رہے نہ رہے نہ رہے نہ رہے نہ رہے نہ رہے نہ رہے نہ رہے نہ رہے نہ رہے نہ رہے نہ رہے</p> | <p>ع جس کے تہاں نہ رہے نہ رہے نہ رہے نہ رہے نہ رہے نہ رہے نہ رہے نہ رہے نہ رہے نہ رہے نہ رہے نہ رہے نہ رہے نہ رہے نہ رہے نہ رہے نہ رہے نہ رہے</p> |
| <p>بلوچین کھلے سر تو نہ تریاں تو نہ ہرے پہ درہا تھ چلی جا تو رہیں</p> | <p>داع اپنا چلے پھر دھر کے گیا تم جیتے ہی جی فرج ہمیں کر گئے</p> | <p>جانا نہیں پھر ملنے کا خبر کے لئے جی بھر کے لگا آہن سیکھ کو لکھے</p> |
| <p>ع جس کے تہاں نہ رہے نہ رہے نہ رہے نہ رہے نہ رہے نہ رہے نہ رہے نہ رہے نہ رہے نہ رہے نہ رہے نہ رہے نہ رہے نہ رہے نہ رہے نہ رہے نہ رہے نہ رہے</p> | <p>ع جس کے تہاں نہ رہے نہ رہے نہ رہے نہ رہے نہ رہے نہ رہے نہ رہے نہ رہے نہ رہے نہ رہے نہ رہے نہ رہے نہ رہے نہ رہے نہ رہے نہ رہے نہ رہے نہ رہے</p> | <p>ع جس کے تہاں نہ رہے نہ رہے نہ رہے نہ رہے نہ رہے نہ رہے نہ رہے نہ رہے نہ رہے نہ رہے نہ رہے نہ رہے نہ رہے نہ رہے نہ رہے نہ رہے نہ رہے نہ رہے</p> |
| <p>کسی تھی کہ دیوڑھی کے قرین جانے نہ لگی پا پا کہیں تو میں نہیں جانے نہ لگی</p> | <p>آنسو میں کچھ بڑا کہہ تو میں چاہا تو میں صدقے گئی گسرات کا اس وقت قاتل</p> | <p>ہر چار طرف تکتے تھے حسرت کی نظر سے ہر ایک قسم آہ نکالتی تھی جگر سے</p> |
| <p>ع جس کے تہاں نہ رہے نہ رہے نہ رہے نہ رہے نہ رہے نہ رہے نہ رہے نہ رہے نہ رہے نہ رہے نہ رہے نہ رہے نہ رہے نہ رہے نہ رہے نہ رہے نہ رہے نہ رہے</p> | <p>ع جس کے تہاں نہ رہے نہ رہے نہ رہے نہ رہے نہ رہے نہ رہے نہ رہے نہ رہے نہ رہے نہ رہے نہ رہے نہ رہے نہ رہے نہ رہے نہ رہے نہ رہے نہ رہے نہ رہے</p> | <p>ع جس کے تہاں نہ رہے نہ رہے نہ رہے نہ رہے نہ رہے نہ رہے نہ رہے نہ رہے نہ رہے نہ رہے نہ رہے نہ رہے نہ رہے نہ رہے نہ رہے نہ رہے نہ رہے نہ رہے</p> |
| <p>سو کھے ہو لوٹ کر کے اس شہر ہاں کے کسے تھے میں قربان تھی قربان کے</p> | <p>تو یوں نہ دم فرج بھی لے چاہی آسان ہو یہ شکل تو عنایات اہی</p> | <p>ہے صنف بہت تھا سو ذرا ہاتھ ہاں صدقے ہو پھر رائے کے چلو ساتھ ہاں</p> |

| | | |
|---|--|--|
| <p>۱۰ بانوی خدیجہ بنت ابی طالب سیدہ کبریٰ علیہ السلام جلالتی کہ کبریا تو جانانی انعام و بے کی لای کرمانی</p> | <p>۱۱ دیکھ کر تجھی کوئی بانوی صاحب کی ہے عین بیدار حال اسکا اسی شخص سے خوشی و غم لالہ جیاداد</p> | <p>۱۲ بجھ کر اسے دیکھتی تھی بہل سی تھی تھی بانوی رہ کر کہا زینب نے کہ اللہ کے لیے شاہ عیار کو چھوڑ</p> |
| <p>کس سے کہوں جو دلع کیلجے بہرین باقی ہیں اب صغر تو یہ دم لورم میں</p> | <p>خطرہ ہے مجھے دیکھے کب تک صغر بولی یہ قضا پھر کے نہ اب تک صغر</p> | <p>لب شک کھنے باور تیرے تھے صغر ہر کام پہ پیر سے ٹھہراتے تھے صغر</p> |
| <p>۱۳ تو تھیں عجایب کا کھادو مصور مراد سے تیرا جیادو صاحب کی بانی کیلجے کو جیادو اس دلع کی لای کرمانی</p> | <p>۱۴ کہتی تھی کوئی اور علی صغر دیکھ کر غامان کو یہ علم کی ماری کوئی تھی کوئی راز یہ باری اسد کی تھی غریبی بھاری</p> | <p>۱۵ اس طرح کے کیلجے تھے صغر فانوس میں اس شمع کیلجے صغر جانب کیلجے تھے صغر میں سے تھی صغر</p> |
| <p>تو پر کر دیکھ کہ نہ جان سکی کف ہو صدفے گئی تم ساتھی کو نر کے خلف ہو</p> | <p>تکلی چہ ہینے نہ کبھی گرم ہوا میں اب پیکے چلے جاتے ہو میدان غام میں</p> | <p>لو پانی طلب کر نکو بان آئی ہیں پیر سو کھی سی کوئی مشکل ٹھالا و میں پیر</p> |
| <p>۱۶ بہشتی ہما میری کا ہوا میں روئے لگے دیکھا علی سے کہیں کبار سے اغوش میں وہ شاہ کہیں خجے سے چلا کر چھو چھو</p> | <p>۱۷ بابا ہے کہ گئی تھی نہ جگہ میر جیادو میں سے تھی نہ جگہ کپڑے ہو دامن میں تھی نہ جگہ سین میں سے تھی نہ جگہ</p> | <p>۱۸ تھیں کوئی تھی نہ جگہ بین لاک کو تھی نہ جگہ تھیں کوئی تھی نہ جگہ تھیں کوئی تھی نہ جگہ</p> |
| <p>اس وقت عجب مال سوردہ تھی جگر تھا لخت جگر کمون میں تھی دامن میں پیر تھا</p> | <p>روؤنگی میں جب شک بان پئی کھا کے بانی مجھے کوئی تو لایو لگا لگا کے</p> | <p>ہر چند کہ اغوش بنی میں بلا ہے اب دم خنجر ہے اب راسکا گلا ہے</p> |

| | | |
|--|---|---|
| <p>۱۷۱ نہ کہے کما مشکنہ جو بانی کائنات دیا پردہ سکون میں کیا کائنات ہو کون جو سقہ ہے اور شاہ کائنات ان غنیمتوں کو دیکھو یہ بانی کون ہے</p> | <p>۱۷۲ یہ وہ لگا کیلئے غور کا بانی دل لگائے بعضوں کو کرب و بانی اور بولے یا سنج سے کسی غلام بانی کیا کر سنا تا ہر جو بانی</p> | <p>۱۷۳ ہم کوئی سنج سے کرب و بانی بظلم و جور و جبر و بانی اب تیرا وارو مجھے صدمہ دیا سوخت اور نہیں دیا</p> |
| <p>۱۷۴ اب کچھ میں دیکھا سر و کار میں اک ننھا سا بچہ مرا مرے کی قرین</p> | <p>۱۷۵ اب قتل سے ہرگز اسے وقفہ نہ ملے گا اک چلو تو کیا بانی کا قطرہ ملیگا</p> | <p>۱۷۶ ہر دم کی جا بگلو بگلی ہو یاں کے ایام بھی بانی کا نہ لوٹکا میں بانی سے</p> |
| <p>۱۷۷ نہ کہے یہ اس نے اٹھو اٹھایا منہ پر کیا چہرے چہرے کو لایا تو کھو کھو اٹھا کر اسے اٹھو اٹھایا نہ کہے یہ نہیں چہرے بھونچا لایا</p> | <p>۱۷۸ نہ کہے اس نے کی بگلی بگلی کیا سنج سے اس کے چہرے بگلی بانی کی گدائی کا طبع طبع میں سیر کیے جاوے بانی کا طبع</p> | <p>۱۷۹ ننھا تھا کوئی ننھا غلام کی یاد بیرم و خطا بونی تھی صورت پر یاد ننھا ہو اٹھان سکاں شکر آباد رہیں اٹھان سے ہے وہ جلا</p> |
| <p>۱۸۰ دود کا جو ہی بانی سے محروم ہی ہے دیکھو جو نہیں کا وہ محروم ہی ہے</p> | <p>۱۸۱ بہل سے پھر پھر میں شیریں کیوں ہو جائے یہ بھرت تیر میں کیوں</p> | <p>۱۸۲ جلے سے گمان کے بسے فار ملا کر تا کا علی صنہ کا گلا ہاتھ اٹھا کر</p> |
| <p>۱۸۳ سولہ اس نے بنی کھڑے بار بار و بار اٹھا بار و بار سے میں دم عضدین سنج سے میں بانی کا بیکے بیکے بار</p> | <p>۱۸۴ کھوف غلامین لاؤ وہ کھاف کا بوجھا ہوئی تیر کی سے بار جھک جھک سے بانی کے ہوا و دم علاوہ کیا کرے ہوا و دم</p> | <p>۱۸۵ وہ شمس علی نے ظالم سے جو بھگ ماز و سیکس سے کلا ہے کلا نہ کہے جلا سے کلاں میں زیر کی صدائی کر ہی جلا</p> |
| <p>۱۸۶ رو نیکی عجب گھر میں مرد صوم پڑی ماں کے کو کپڑے ہو دھو دھو کپڑے</p> | <p>۱۸۷ محرم ہو میں نہ مٹی جو کر دھک بکری ای ظالم کو ہم را بچرم و خطا ہی</p> | <p>۱۸۸ بچرم کر کون پر بیداد ہے یارب نہرا کا جگر چھڑ کیا فریاد پڑی</p> |

| | | |
|---|---|---|
| <p>۱۰۰ بہن کی طرح باخوبی پر علی صغیر دم رک گیا اور جسم لگا کاٹنے لگا میکھو لدا تھا سا انسان کا کھنچ کر پیر کو پیر بیچنے والے کا پیر</p> | <p>۱۰۱ بہن کو دل نہ رہا یہ کیا کیا تھکوا ملا کر جو جوار سینے میں کھجور انون ہو گیا سارا سچا ہے کوئی نہ نہیں جانے مارا</p> | <p>۱۰۲ انے شاہ کو کہہ کر کیا ہو گیا ختر سے کہا تیرا ترون پر لگا لگاؤ یہ دوزخ میں بدل گیا ہے جلاؤ نہیں رہیں نہیں رہیں جلاؤ</p> |
| <p>کھینچا جو میں پکان ستم اسکے گلوں تر ہو گیا کرنا علی اصغر کے اوس</p> | <p>جب ش خدا نالوں کے زہر کے ہلیگا اس خون کا بدلہ تجھے محشر میں ملیگا</p> | <p>جھولے میں رتے تھے تیشام صغیر تربت میں تو ابو نیگا آرام صغیر</p> |
| <p>۱۰۳ نہیں لگے تھے نہ تھوڑے دن کتنے تھے بابا بڑی نطوئی کے دیان پتیا پین تھے تھوڑے دن تھوڑے دن تھے ادا صغیر</p> | <p>۱۰۴ بہن کے لیے لائی تھی تھوڑے دن تھوڑے دن تھوڑے دن تھوڑے دن تھوڑے دن تھوڑے دن تھوڑے دن تھوڑے دن تھوڑے دن تھوڑے دن</p> | <p>۱۰۵ یہ کہلے انھیں تھوڑے دن تھوڑے دن تھوڑے دن تھوڑے دن تھوڑے دن تھوڑے دن تھوڑے دن تھوڑے دن تھوڑے دن تھوڑے دن تھوڑے دن</p> |
| <p>کیا تھوڑے دن تھوڑے دن تھوڑے دن تھوڑے دن تھوڑے دن تھوڑے دن</p> | <p>کھلا گری تھوڑے دن تھوڑے دن صاحب بھین گھوڑے دن تھوڑے دن</p> | <p>چلائی تھوڑے دن تھوڑے دن مارا مرے بچے کو دو ہائی تھوڑے دن</p> |
| <p>۱۰۶ تھوڑے دن تھوڑے دن تھوڑے دن تھوڑے دن تھوڑے دن تھوڑے دن تھوڑے دن تھوڑے دن تھوڑے دن تھوڑے دن تھوڑے دن تھوڑے دن</p> | <p>۱۰۷ تھوڑے دن تھوڑے دن تھوڑے دن تھوڑے دن تھوڑے دن تھوڑے دن تھوڑے دن تھوڑے دن تھوڑے دن تھوڑے دن تھوڑے دن تھوڑے دن</p> | <p>۱۰۸ تھوڑے دن تھوڑے دن تھوڑے دن تھوڑے دن تھوڑے دن تھوڑے دن تھوڑے دن تھوڑے دن تھوڑے دن تھوڑے دن تھوڑے دن تھوڑے دن</p> |
| <p>چلائے کہ پانی نہ بامر گئے اصغر نوطا لود نیا سے سفر کر گئے اصغر</p> | <p>منہ بند ہوا اور پیاس سے غش طاری ہو ہر کسی ظالم نے چھری ماری ہو</p> | <p>بر بادیرمان پالنے والی ہوئی لوگو فر بادیرمان پالنے والی ہوئی لوگو</p> |

| | | |
|--|---|--|
| <p>۱۷۷ ہر دم سے مانی کہ بیکر ہو ہونچیاں بانہوں پر اور انگوٹھوں دان ہونچے تھے جہان سے دور بیکار کلا چھو گیا تم سے دور</p> | <p>۱۷۸ مان دکھادی قربان جو خیم کھلوں قطرے بھی کر دیں پلکے تھے کھلوں ہر دم سے بناؤں تے کرتے شاہوں صدائے گئی دور دور کے تھے دور ہوں</p> | <p>۱۷۹ سلام لحد میں اے غم و غم و غم بیکے جو نیر وال ہو وہ آفتاب بیکے لحد میں خون بیکے رکے نہ زبان وہ ہر سوال کا اپنے جواب بیکے جو بیچے مجلس میں تو آرد بائی اچھے تویر سے دیویش بیکے</p> |
| <p>۱۸۰ سو جاں ساری چھوٹی سی تیرے قریبان اس صبر کے احسان و مہر کے قریبان</p> | <p>۱۸۱ رخساروں مالک تھے میں شک انکھوں پر چھوٹی سی زبان وہ گئی ہونٹوں سے نکلی</p> | <p>۱۸۲ مطلع دم کہ اضطراب بیکے سو سے عدم دل بے غلاب بیکے بیچ جان پریم اس غلاب بیکے بیچ جان پریم اس غلاب بیکے بیچ جان پریم اس غلاب بیکے بیچ جان پریم اس غلاب بیکے</p> |
| <p>۱۸۳ اسی لالہ دہائی کے ابد و دہلائے راز کو تھپک کر کے چھائی بے لالہ دافع انبا مجھے ذنب کو تھے خلق میں آئے ہر دم کا جان گھنٹیوں بھی ملنے پہلے</p> | <p>۱۸۴ ہر دم کے بیان خاک پر چھوٹا لٹایا اور ہاتھوں میں چھائی کو بیچ غشایا بے بیوی کے درد اک شور مچایا پیہر نے اس کو قتل میں لٹایا</p> | <p>۱۸۵ ہر دم کے بیان خاک پر چھوٹا لٹایا اور ہاتھوں میں چھائی کو بیچ غشایا بے بیوی کے درد اک شور مچایا پیہر نے اس کو قتل میں لٹایا ہر دم کے بیان خاک پر چھوٹا لٹایا اور ہاتھوں میں چھائی کو بیچ غشایا</p> |
| <p>۱۸۶ بنت کو سدھاری مرا گھر چھوڑ گیا کس کیسی سے مر گئے دم توڑ گئے بیٹا</p> | <p>۱۸۷ خاموش ہو مونس کہ قلم اشکستان ہر اب سید بکس کی شہادت کی بیان ہر</p> | <p>۱۸۸ لکھتے تھے شبنم شبنم میں اشک بل غزا بے میل سدھار کلا بیکے</p> |

بجز رونے رولانے کے ذکر اور نہ تھا
 ہنسنا چاہی کہ نہ تھے حساب یکے چلے
 کیا ہی تبت تار لحد مسافر دشت
 وہ راہ ہے کہ چرخ آفتاب یکے چلے
 سفرین ملک عدم کے کوئی تکریمین
 کے سافرا درکاب یکے چلے
 بکارتی ہر لحد میں ہوں خاندان عشق
 جو اپنے کھر سے چلے خوش خواہ یکے چلے
 لعل علی وہی ہے ایک چرخ یکے
 تو اسکو اپنے پیر میں پہچان یکے چلے
 کہ جن چرخ خواہ طعنا کی خوشی
 ملک ہر چرخ کو تو کا آب یکے چلے
 اٹھانے سے اگر کہ آفتاب کا سر
 تو ان تر کو کہ خود آفتاب یکے چلے

اگر کہ کتنی تھی صفراء عا کر دلو
 کہ نامہ بیرون خط کا جواب یکے چلے
 غیبیوں کے عالم کے یکے بھائی کو یہ کہا
 اس آفتاب کو کہ پاتا ہا آب یکے چلے
 گناہ سرشتی جو غیبی یکے چلے
 تو نے پانچویں ساغر جاب یکے چلے
 خاتمین غل غل غل غل غل غل غل
 کہ ہر نیم کو بے گلاب یکے چلے
 بچپن ان تھی سب چرخ عالم
 رقص چرخ چرخ چرخ چرخ چرخ چرخ
 لگاتی تیغ کہ ہے بیان تیغ ہلال
 کہ در دین میں چرخ چرخ چرخ چرخ
 غلات تیغ سے تلواریں یکے چلے
 بغل بیلیے گلگون آفتاب یکے چلے

بجا رہی ان علی کے کبریا بیکے چلے
 تھیں ہر دین میں بیکے چلے
 وہ کچھ دین میں بیکے چلے
 کہ وہ دین میں بیکے چلے
 گھاسے روز و رات بیکے چلے
 چھپتے ہیں بیکے چلے
 عمارتوں کی بانی عورتوں کو سوار
 علی کی بیویوں کو بے آفتاب یکے چلے
 علی کی بیویوں کو بے آفتاب یکے چلے
 جو بچے کو دیکھو وہ بیکے چلے
 بیا بی بی بیکے چلے
 کہ ایک کمال سے دیکھو وہ بیکے چلے
 کہ ایک کمال سے دیکھو وہ بیکے چلے
 کہ ایک کمال سے دیکھو وہ بیکے چلے
 کہ ایک کمال سے دیکھو وہ بیکے چلے

۷۱
جیکو بھرت ہوا اچانک ہوا
اور اگر خاک یہ وہ سرور ہوا
غل تھا دیکھا چلا فاختہ خان ہوا
نہی یہ شہنشاہ فراد خان ہوا

۷۲
یہ وہ ہی خانہ زہر کا جو تھا اجلا
یہ وہ ہی گوردین تھا جس کی نجات
آج اس سپاہ سے ہے ملک ملک والا
کوئی لاشا نہیں آئیں میں لینے والا

۷۳
روح نہ رہا کوئی بھی باوا حین
غل تھا نکلن کے گھوڑے سے روک دین
مازنا تھا کوئی رشتہ کسی مہرہ دین
بھین بہر مظلوم خواہ کر دین

۷۴
کچ کرنا ہی ہا نسیمہ نابان میرا
لبنیان ہستی میں گھر ہوتا ہے یوں میرا

۷۵
کس کے گاندھے پر چڑھتا تھا بگا کوئی
ترپہ شیر مراد ورنہ اٹھائے کوئی

۷۶
ایکے پیغام اجل تر شرم آئے تھے
یتیم جیٹنی تھی منہ دیکھ کے رہ جاتے تھے

۷۷
اسے کوئی بچہ بڑھ کر دھڑکا
یہ مظلوم کسی رور کا بھوکا پاپا
جلتی رہی کی اٹھا داسے اب خدا
ترکے گھر سے رو تپا ہی بالافلا

۷۸
جان نہ رہا کوئی بھی جان کر
مالک خونین مرے دہندہ کیلے کر
رحم کا دھڑکا یہ قتل سلمان کر
حالو خانہ سادات دیران کر

۷۹
جسٹ کرتے تھے پانی کا شائستہ
وہ کہنا تھا کہ موجود ہے اب خب
نیزہ گلستا تھا کہنے سے کرتا دل
منع ہونی تھا بھین تھکا دی ہو

۸۰
زخم پھٹ پھٹ گئی تھیں جگر دھاری
زمک زخم زخم ہی لٹکے ہیں غل پھاری

۸۱
دل جلی ہون مری ہوسن میں تو ہو
کیون چراغ لحد فاطمہ گل کرتے ہو

۸۲
رغم سے تینوں کے مہلت ڈرامی تھی
جیکے پتھر تھے تو قتل کی زمین ہلتی تھی

۸۳
کے لیے تھیں زینت زور و زلف
میں گیا ہے غضبناک سے غمناک
نن کہان اسکا کہان زخم کھان
جھپٹاں کھان کا اور جھپٹاں

۸۴
کے لیے تھیں زینت زور و زلف
میں گیا ہے غضبناک سے غمناک
نن کہان اسکا کہان زخم کھان
جھپٹاں کھان کا اور جھپٹاں

۸۵
خانہ کا تھیں زینت زور و زلف
میں گیا ہے غضبناک سے غمناک
نن کہان اسکا کہان زخم کھان
جھپٹاں کھان کا اور جھپٹاں

۸۶
ہونڈیاں پڑتی تھیں میں جانی
تیرا راجہ مرے لال کی پشانی پر

۸۷
تج سے سر کے برادر کا اتارائے
کسا زرد جوان نیزے مارا اسے

۸۸
بال کھولے ہو زینت کھری جلاتی تھی
جو بکے جھنے کے سرور کو مگر اتی تھی

| | | |
|---|--|---|
| <p>۱۷ کبھی تو مجھے سنا کہ تیری مٹی ہے ناک پر کئی تھی یا خود کبھی ہے خاک لکڑی کبھی بن کر ہے یا کبھی گرینے سے بن کر ہے یا کبھی</p> | <p>۱۸ بنت زہرا کا سننے سے تھوڑا سا شور تھا سید سلیم کا کردار تمام زخم کھا کھا کے جوڑی پڑی تھی بھام کرنا تھا شہرستان بن کر تھی بھام</p> | <p>۱۹ غل شہر قتل ہوا جان سولہ اقلین شور تھا رشتہ بین جا طرف باور حسین قبرین احمد زہرا او علی کبھی چین بیان کی پوری ہے سب کچھ کر تھی چین</p> |
| <p>دختر حیدر کرار پہ احسان کرو مے بھائی کو نہ مارو مجھے بھان کرو</p> | <p>عش میں ہوا بن شہنشاہ عربیہ نکر قتل میں سید مظلوم کے اب یز نکر</p> | <p>خون بھرا تھو میں ہر شہر کے خیر ہے پسر فاطمہ زہرا ہوا بے سر ہے</p> |
| <p>۲۰ راہ دوئیے بن جنتی کو اٹھالانے دو اجنی مری مری بھائی میں مجھے آنے دو بر بھائی مار کے باسے کو جانے دو بھائی دیکھو حال انسا تو دکھانے دو</p> | <p>۲۱ بولادہ شہر سے بکھو نہیں تیار صند و بار کیا میں نے یہ نہیں تیار بڑا تھا بلوے سرور جو بچا تیار غل تھا حیدر کا جگر جو کیا تیار</p> | <p>۲۲ اتنی آنکھیں کیا تھیں تیار نہ گنا کیا خود زندہ ملک پر تیار نہ گنا کر دوں گی میں یہ تیار خون کی پڑی ہے زمین کے اٹھارو تیار</p> |
| <p>صورت سید ابرار تو دیکھنے میں بھائی کا آخری دیدار تو دیکھنے میں</p> | <p>ایک بی بی بھی عجب دس چلاتی تھی شہر و تکی محمد کے صدا آتی تھی</p> | <p>غل تھا ات بہ محمد کی اب قاتلی خون سادات عالم میں قیامت لی</p> |
| <p>۲۳ جائے بانوی دل کے ستر والی سے بلو میں بکھری سینیہ والی رونی کر سینیہ پر کھڑے والی بھائی جو بھائی کے پناہ والی</p> | <p>۲۴ جھبے کا انہیں جانے کا نہ ہو گیا رکون زینب کو میں رکھوں نہیں گیا دور اب جاتی ہے آنکھیں نہیں گیا نیکے پیچھے نہیں گیا کہ جھانپ نہیں گیا</p> | <p>۲۵ گئے نہیں سحر کی ایل خاں نہیں دی گئے یہ اس کے پاس ہو سارے کچھ قتل نہیں خدا پانچ پر ہوا راجہ شہر خاں</p> |
| <p>پیا سنی و دن کی ہرور بکس مظلوم ہے اسکے بچپن بھر ورم کہ معصوم ہے</p> | <p>تھا بت ختم دور کوڑیا کئے گلا کٹ گیا تنغ سے احمد نو سے کا گلا</p> | <p>اب کوئی جنگ کے بدلے کا نہیں اس نایت میں کبھی غل آنے کا نہیں</p> |

| | | |
|---|--|--|
| <p>۱۰۰ پتو لکھا کسی جو کیا شے کام کے جو چاہے سوچے عجب انعام پانی مانگا زیادہ فاطمہ کا کل نام نہ جرات نہ ترس نہ ڈیانی کا جام</p> | <p>۱۰۰ بے لکھو عجب بولے یہ بچے گرا ظلم و زور نبی برینوا خاطر خواہ دارم کہ میں نے یوں ہی نہ لکھیں دے ہیں حکم کو پامال کریں لاشہ</p> | <p>۱۰۰ ملن میں بیکر پڑا عجب گرا آجانی ہوئی بے سوچے بیک خیال مے مان جا بجا لاشہ جو بیک خیال مانے خالق اکبر کے من جھوٹاں</p> |
| <p>کسی انہر دی سی شیر کا سر کاٹا ہے تج سے احمد و حیدر کا جگر کاٹا ہے</p> | <p>شم اس باج تن اس پایے گارو دنگے ہم برو صفین کے کشتو کا حوض یونیکے ہم</p> | <p>ہنت نہ ہر ہون ملیگی نہ اگر دمری عش اغم کو ہلا دیوگی فریاد مری</p> |
| <p>۱۰۰ ایرانے فین شہر میں عجب سختی اک باغ میں کیا عجب کہا اجا ناہون میں یوں عجب یوں کے بعد لاشہ عجب جام</p> | <p>۱۰۰ لکھتے تھے شکار و شکاریوں کا ہر لاش بال کر دنیویں عجب ہو چکی تھیں عجب عجب لاش ہو چکی تھیں عجب عجب لاش</p> | <p>۱۰۰ کبھی تھی کرتے ناما محمد انہ شہر میں لاشے کو دوا جاو باغی وقت رو کا ہے کر مر عجب نے میں عجب انھیں</p> |
| <p>بیٹیاں میں علی کی پتیاں لکھا ہیں بلوہ عام میں نہر کے پھڑکا لکھا ہیں</p> | <p>ایسا صدمہ ہوا اس اور خیر کی اور گر پڑی ماری اخی کیسے زمین کی اور</p> | <p>کفر عہ ز جی میٹے نے نہیں پایا ہے آہ کو قبر میں کس طرح سے چرنا یا ہے</p> |
| <p>۱۰۰ عجب آبا عجب شہر شہر دیکھا حضرت کے لئے صلے عجب مے سے باہر زبان و زمین نوشہ میں لکھیں عجب</p> | <p>۱۰۰ لکھتے تھے عجب عجب عجب لکھتے تھے عجب عجب عجب لکھتے تھے عجب عجب عجب لکھتے تھے عجب عجب عجب</p> | <p>۱۰۰ پریان کرتی تھی شہر میں عجب محسن عجب عجب عجب عجب مے سے عجب عجب عجب عجب لکھتے تھے عجب عجب عجب</p> |
| <p>کہتا تھا احمد مختار کا گھر خاک ہوا نکرہ خاتمہ بخت باک ہوا</p> | <p>کتنی تھی خوش میں ہو کیا ہوشیار باپ کی لاش کو آفت سے بچا داری</p> | <p>لوڈیاں کتنی تھیں کٹوا دیا حلقہ ماقا صد ہو جا میں ہم ایسی کیوں مظلوم قات</p> |

| | | |
|--|--|--|
| <p>۱۳۷ ماں فتنہ جو یہ حال داری میں سے اس شیر کے صفت آنسو جاری خاک ڈال رہا ہوا قفل میں پشیمانی کیا نغمہ کہ زمین، ملکیتی کی ساری</p> | <p>۱۳۸ نکلتے نیک بے فتنہ گئی باؤں دہم دی تائی میں یہ آواز اس بے فتنہ غیبے اور شیر کے غیر الہی کی شرم لاش نر نہ پیر کی چالے اسیر</p> | <p>۱۳۹ ماں فتنہ جو یہ حال داری میں سے اس شیر کے صفت آنسو جاری خاک ڈال رہا ہوا قفل میں پشیمانی کیا نغمہ کہ زمین، ملکیتی کی ساری</p> |
| <p>۱۴۰ سرکھتا تھا کبھی خاک کی تانھا منہ ہر اک لاش پر رکھ کے فتنہ تانھا</p> | <p>۱۴۱ غم نے شیر کے پردے نکالا ہونچا زوجہ حیدر کرار نے پالا ہونچا</p> | <p>۱۴۲ نر و ظلم پشیمان نہیں ہوا ہر ہی آج کے وطن کا سامان نہیں ہوا ہر ہی</p> |
| <p>۱۴۳ نکلتے فتنہ جو یہ حال داری میں سے اس شیر کے صفت آنسو جاری خاک ڈال رہا ہوا قفل میں پشیمانی کیا نغمہ کہ زمین، ملکیتی کی ساری</p> | <p>۱۴۴ نکلتے فتنہ جو یہ حال داری میں سے اس شیر کے صفت آنسو جاری خاک ڈال رہا ہوا قفل میں پشیمانی کیا نغمہ کہ زمین، ملکیتی کی ساری</p> | <p>۱۴۵ نکلتے فتنہ جو یہ حال داری میں سے اس شیر کے صفت آنسو جاری خاک ڈال رہا ہوا قفل میں پشیمانی کیا نغمہ کہ زمین، ملکیتی کی ساری</p> |
| <p>۱۴۶ این جیل کے نہ لائے سے جلا موتھا ماتھ و نون تن سرور پر دھڑکتا تھا</p> | <p>۱۴۷ رو زمین کفار نہ اس فاطمہ کے جانی کو جیل محمد کے نواسے کی نگہبانی کو</p> | <p>۱۴۸ رتبہ حیدر صفہ کو سمجھی جانتے ہیں اسد اللہ کو تو شیر بھی سب سے ہیں</p> |
| <p>۱۴۹ نکلتے فتنہ جو یہ حال داری میں سے اس شیر کے صفت آنسو جاری خاک ڈال رہا ہوا قفل میں پشیمانی کیا نغمہ کہ زمین، ملکیتی کی ساری</p> | <p>۱۵۰ نکلتے فتنہ جو یہ حال داری میں سے اس شیر کے صفت آنسو جاری خاک ڈال رہا ہوا قفل میں پشیمانی کیا نغمہ کہ زمین، ملکیتی کی ساری</p> | <p>۱۵۱ نکلتے فتنہ جو یہ حال داری میں سے اس شیر کے صفت آنسو جاری خاک ڈال رہا ہوا قفل میں پشیمانی کیا نغمہ کہ زمین، ملکیتی کی ساری</p> |
| <p>۱۵۲ کھا تو حیوان بیٹا تھا انسانی طرح روا تھا دلیر مر کھیلے مانکی طرح</p> | <p>۱۵۳ بے سیر غم بزدان پر ستم ہوئے ہیں سر کو ٹکرا کے غزالان مروت ہیں</p> | <p>۱۵۴ خون سرب گھوڑے کے سہ لال کیا جاتے ہیں سرکشی لاش کو پامال کیا جاتے ہیں</p> |

| | | |
|--|--|--|
| <p>کلمہ تو پوچھی حضرت زینب علیہا السلام اور تمہارا شہنشاہ کیسے ہو گیا</p> <p>تو پوچھی کہیں کی مدد کو آنا مجھے اسی شہنشاہ کی مدد کو آنا</p> | <p>۵۳۹ میرے بیٹے کو جاکر کہا لاش لے کر اس کی خاک کو میرے پاس لے کر آنا</p> <p>کوئی بابا کی کو لاشہ کی سبب لاشہ بولے کہ لاشہ کے وہ لاشہ میں اس کا جو با</p> | <p>سلام جس کا حکم علی سے بیابا اٹھا پوری شہنشاہت لے کر بیابا اٹھا</p> <p>جس کا حکم لگے تابوت پر کو حنین خود خود آئے سے حنین کا حنین اٹھا</p> <p>رو کے حنین کے کہا خدا کو سونا درا بابا بی بی اس شہنشاہ اٹھا</p> <p>بہن بھائی میں ہوئی دختر مرادین میں کی بھری ہوئی باؤ نکا بیرو اٹھا</p> <p>سلطنت قتل ہوا اکبر و سائب تو اسے بہت شہد والا اٹھا</p> <p>لاش دھاک کی دھن کو نظر آئی ہر عقد کی جھلک ہو ہے جو ہر اٹھا</p> <p>دل زار دھن غنیش ہوئی بیگم مدد بہر اشک لکھو نہیں ہو جو اٹھا</p> |
| <p>سچ کیوں سر کر بھا بکا آمار جاتا پہلے تو آتا تو پیر ہمارا جاتا</p> | <p>میں اسرار خدا اسکا کچھ وہاں کرد غارت خیمہ پیر کا سامان کرد</p> | |
| <p>۵۴۰ جد کی اسنے بچہ دربار جانی میرا صغر صغر تلک کو بانی</p> <p>جبر و ظلم لال کی جھاتی جھانی زوج باپ کا خیر و خیر جانی</p> | <p>۵۴۱ اے اب کیا کہوں نہ دیکھو جو کچھ سینہ کا خدا کا بھٹا جاتا ہر دو عالم</p> <p>مونس اب سے دعا مانگت باؤ دینم میرے ہر امر اور شہنشاہ ام</p> | |
| <p>نجا موت مدد کو جو بلوئی میں پہو مانجا لکے لاشہ کسان پانی میں</p> | <p>ساتھ مولا کو ہو میرا بھی گدہ خیمہ میں کر ملا میں جو ملے قبر تو گھر حنین میں</p> | |

فانکسار حاکم کے کہنے میں جا لیں تو یہ
نیز زمین میں نہ نظر آوے

در زمین کو
 سبکے بجائے سجاد
 قتل سے بچنے کے لیے
 بجائے سجاد
 حسین

وہ کہ کیا نہیں دلا اور تھا علیہ السلام
کہ یہ بھی تیری سے نہ لانا تھا

کے لئے نعمتیں سے مالا مال
کے لئے نعمتیں سے مالا مال

غل جو اہل حرم میں کہہ سکتے ہیں وہ

میں نے اپنے ہاتھ سے لکھا ہے

دین کو دیکھا اسے خلق سے پہلے کی مادہ کا خزانہ لکھا

قطعه
چل
فوز کریم کریم
خلق اصغر کا جلد اسم
لے کر دین

مکتبہ دینی بکھریں جو کہیں کہیں
نہیں پائی گئے وہ دیکھ لیا اٹھا
میں یہ ہیں حسین

مازہ عالمیہ سیرا عربیہ بھی نفاذ
نہج بھی کا پیرا عربیہ بھی

خارج بھی ہے۔ حسین
لے کر آیا ہے۔ حسین
لے کر چھائی ہے۔ حسین
لے کر چھائی ہے۔ حسین

نشد کی چھاپی حسین
نشد کی نقل حسین کا لاشا
اور عاشقوں کو مطلع
عین کو نشہ معلوم

اربعین کو روزہ صبح کو نہوٹھا بجے کرکے پختی میں

درد و غم و اندوه و کدورت
 و کدورت و غم و اندوه و کدورت
 و کدورت و غم و اندوه و کدورت

یابغی
نیرالہ دل و جا کو تیرا جانے
ایسا رو کو کہ اب

تاکیا سر دے کیون نہ چین
خدا کی این بھر کہ اگر ما جائے

بابی
ان سفارون سچ ایک
موتق اند او من هم ایک

بسم الله الرحمن الرحيم
الحمد لله رب العالمين
والصلاة والسلام على سيدنا محمد وآله وصحبه وسلم
أما بعد فإن من أعظم النعم التي نالها هذا الشعب
في هذه الأوقات العصيبة هو ما شاهدناه من
إخلاصكم في أداء فرائضكم الدينية والدنيوية
والتفاني في العمل والجد والاجتهاد في كل شأن
يعملون فيه من أجل إعلاء كلمة الحق ونيل
الرفعة والمقام العالي الذي لا يزول ولا يمحى
ولا يتغير ولا يتبدل ولا يفنى ولا يفسد ولا
يتلاشى ولا يتهاوى ولا يتواضع ولا يتكسر ولا
يتصدع ولا يتشقق ولا يتفتت ولا يتفكك ولا
يتحلل ولا يتجزأ ولا يتبدد ولا يتبدى ولا
يتبدل ولا يتغير ولا يتبدى ولا يتبدل ولا يتغير

| | | |
|---|--|---|
| <p>۴۱</p> <p>جب سر و شہادتے مقابل ہو اعدا روئے صف آرا بسا مل ہو اعدا خجائے کو بھی نہ غافل ہو اعدا قتل شہ نہ مظلوم پر اکمل ہو اعدا</p> | <p>۴۲</p> <p>بہشت سے تلخ کھڑے کرکھان بھی بہشت سے تلخ کھڑے کرکھان بھی بہشت سے تلخ کھڑے کرکھان بھی بہشت سے تلخ کھڑے کرکھان بھی</p> | <p>۴۳</p> <p>لوٹا کر زینب کا کلائی نیت بولا قاسم نے سان چنے پکھائی نیت بولا بیست سو الفریج جانی نیت بولا چھٹی علی کو لگائی نیت بولا</p> |
| <p>پایا جو اکیلا اسد حق کے پسر کو ہائے بین لیا فوج نے زہر کے قمر کو</p> | <p>جموں کا کوئی آجاتا تھا جب ہو کا فراتے تھے شاہ شہد شکار خدا کا</p> | <p>اصغر کے لگا تر مار دم نہیں مارا بیدم ہوا بے پسر مار دم نہیں مارا</p> |
| <p>۴۴</p> <p>جانو کیو نہ تھے سواران کھاکا نکوین لے تھے چوڑے سواران کھاکا رک جا نہ ساسینہ کئی شہر اہل نہایت اور ایک لگائی کھاکا</p> | <p>۴۵</p> <p>تجنا تھا اس فوج کا وہ تجنا جانے دوڑے تھے نہ کوئی تہا عالم سے بابا کی بجائے تہا سینا سے زینب کوں زور تہا</p> | <p>۴۶</p> <p>حجبت بھی تھی نہ تھی نہ تھی نہایت تھی نہ تھی نہ تھی بہشت سے تھی نہ تھی نہ تھی علی کے تھی نہ تھی نہ تھی</p> |
| <p>آزار رسان نگدل ایک لہجہ تھا بت گرد تھے اور حسین قتالہ میں تھا</p> | <p>حاکم نہ تھا ہو تھیں سواس ہی ہر امت ہو مرے جد کی مجھے پاس ہی ہر</p> | <p>چلاتے تھے خادم عمر و سعد شقی کے ہان چھان دینے کو حسین بن علی کے</p> |
| <p>۴۷</p> <p>گر کی گئی وہ دھواؤں میں خاک و دھواؤں میں آتا تھا نظر کے تھے تھے تھے مردہ ادھر کہ کا ادھر</p> | <p>۴۸</p> <p>عزت پر کرو غور کرو کرو سنا ہون میں کیا جو دم کرو اجا بنین طور سے کرو نہایتی جانا کرو کرو</p> | <p>۴۹</p> <p>لوٹ کر لے دو چلتے تھے جد پتھر سے پتھر سے پتھر سے زینب کا ایک ایک پتھر سے کھجائے جہاں جہاں</p> |
| <p>زینب کے پسر نہیں کہیں ل پر تھے رہا رو سک قاسم کہیں پامال کو تھے</p> | <p>بھوڑا ہے کہ میں منے خدو میں کہتا لڑے کا تو کیا ذکر شکایت میں کہتا</p> | <p>پرسر کے نری سے دل جاتے تھے ناری خود شعلہ شہر سے جلاتے تھے ناری</p> |

| | | |
|---|--|--|
| <p>۱۰ روشنی میں ہونے والی چیزیں فرمایا اللہ تعالیٰ کہ اگر میں دوستوں اور اسباب پانی کو زبان کی حرکت میں رکھوں تو وہ بھی اسی طرح بولیں</p> | <p>۱۱ باد آگیا پس اس سے اصف کا بہوٹا لگا دیا اور اس کا دھنیا بہوٹا لگایا کہ اس کا دھنیا بہوٹا لگایا کہ اس کا دھنیا</p> | <p>۱۲ دو دو گجریاں خلق ہیں باہر جھانکنا بیگانہ ہونے کے واسطے کھینکے گھر وین المیہ کی صف نور اچھا رنگ دیکھا چھپکی</p> |
| <p>۱۳ اکھام بھی پانی کا اگر پاؤں لگا یارو میں تشکی حشر میں کام آؤں گا یارو</p> | <p>۱۴ فرمایا مٹی زادوں کا قاتل ہی رہا پانی کیا پانی بیوں نہ رہا ہل ہی رہا پانی</p> | <p>۱۵ مضوری غم دور دین دس ہننگے ہر ستر میں دل دل تری محسن ہننگے</p> |
| <p>۱۶ روشنی لگنے سے ہر چیز تھوڑے کو بڑھا گئے لگا ہر سنا ہر جگہ سے گئے گئے گئے</p> | <p>۱۷ کہا مہر میں نے کہ پانی تھوڑے کو بڑھا دیا کہ پانی تھوڑے کو بڑھا دیا کہ پانی</p> | <p>۱۸ تھوڑے کو بڑھا دیا کہ پانی تھوڑے کو بڑھا دیا کہ پانی تھوڑے کو بڑھا دیا کہ پانی</p> |
| <p>۱۹ فرمایا کہ ہر شے رہا آتا ہی ہر شے روکے تو کوئی نہ رہا لوہا ہی ہر شے</p> | <p>۲۰ میں بھی فرس خاص شے شے شے جوان ہوں شاہ میں کبیر نہیں ہوں</p> | <p>۲۱ باد آئیگی ایک ایک کو مجھ شے گلو کی سر شینگے بٹ بٹ کے چھوٹو گلو کی</p> |
| <p>۲۲ پہلے کیا باؤں کو کھینکا پہلے کیا باؤں کو کھینکا پہلے کیا باؤں کو کھینکا</p> | <p>۲۳ آقا کے لئے نہایت ہی دین میں کبھی کبھی دین میں کبھی کبھی</p> | <p>۲۴ دو دو گجریاں خلق ہیں باہر جھانکنا بیگانہ ہونے کے واسطے کھینکے گھر وین المیہ کی صف نور اچھا رنگ دیکھا چھپکی</p> |
| <p>۲۵ لاکھوں جوڑا کر نہ ہو سکا کل کے پانی کی طرہ دیکھ کے آنسو کل کے</p> | <p>۲۶ جب تک کہ زمانے میں عزا خانہ رہا ماتم میں مریزا بھی فسانہ رہا</p> | <p>۲۷ دو روز کی جب بیاسی یاروں کے نہر کے لگن بھر کے نہر آگے دھیر کے</p> |

| | | |
|---|--|--|
| <p>۴۱۱ دیا بین معوری اور نشان جوان کی نظیریں ہیں انسان نور خیز خانے میں مگر کھجکا جن سب بھنگے اور ہوئے زور زبان</p> | <p>۴۱۲ گھوڑے پر کھڑے ہو کر بھڑکے تھے بر ویرانہ و خیر دیکھا تھا ہوش بدستور نجانوں کی نظر و کج زبان</p> | <p>۴۱۳ بستے تھے شیشی اور سب سب کو سب سے زیادہ چاہی نوش کو سکینہ سے یہ فتنہ بازی سب سے کھوئی</p> |
| <p>سینو میں لال عرا غم سے جھٹکا رونے ہوئے آنکھیں سے فدا ہوئے ملتے</p> | <p>غل تھا پسند بولاک ہے شیر زخمی ہر مگر شیر غضبناک ہے شیر</p> | <p>اعدا خوشی میں کہ لگے کرتے ہیں بابا تو دیکھ تو اور سو کہ کیا کرتے ہیں بابا</p> |
| <p>۴۱۴ کچھ</p> | <p>۴۱۵ کچھ</p> | <p>۴۱۶ کچھ</p> |
| <p>روٹکی کوئی رکھ کے حسین امین یہ لے لیکے بلا میں کوئی نہ رہے گی نہیں</p> | <p>دولا کھ کے زخ سے کہ ہر ہائیکے شیر پس کرا بھی موزہ میں ہائیکے شیر</p> | <p>جلائی یہ فتنہ کہ دو ہائی ہر خدا کی ہر ہر مر آقا سے لیتوں غاکی</p> |
| <p>۴۱۷ کچھ</p> | <p>۴۱۸ کچھ</p> | <p>۴۱۹ کچھ</p> |
| <p>زخمی میں رکھ گاہ مگر ہاتھ ہمارا ہم ساتھ ترا چھوڑیں تو ساتھ ہمارا</p> | <p>دو نہ کہیں اور نہیں شاہ گہ میں دریا پہ بھی سید و بجاہ گئے ہیں</p> | <p>سب لوگ پروردش محمد کے یکہ میں ہر ہر ائمہ راوہ ٹپا ہوں ز میں</p> |

| | | |
|---|---|---|
| <p>۱۷۷ شکر خیر بیان کر لے گلشنِ اری زرب و زینب و زینب سے ہلکریہ بچاری آواز دھبیہ بہن ہو گئی واری کسجا ہو نظر آتی نہیں بچل بھاری</p> | <p>۱۷۸ بھائی سے مرے بہرہ ماٹھا زخمی کو زینب وار پہ ہلوار لگاؤ خون تن سے نہ اچھو کے نواسے کھلاؤ صدری مان کو نہ زینب میں رلاؤ</p> | <p>۱۷۹ قافل کو بھلیا عیسوی نے غلط بان خون بھری پونساں پہی چاک غارت پکیا سداؤں کے شور قیامت زادوں کے شانے کو چلے اہل شہادت</p> |
| <p>۱۸۰ صدیے ہو بہن ے مرے مانجا برادر بسوک جدا ہوتے ہو تم ہا برادر</p> | <p>۱۸۱ قانون قیامت سے عداوت نہ کرو تم یہ ظلم یہ بیدار یہ بدعت نہ کرو تم</p> | <p>۱۸۲ مولنس سے یہ ہنگام بکا انکشتان کر اب غارت جینے کا نہ احوال ہاں کر</p> |
| <p>۱۸۳ اے کما بھائی ملک نے دو بھکو باجائے کی بھائی سے لپ بھکو خوش غیب غیب بھائی نے دو بھکو بھرتے کو غیب میں اٹھالانے دو بھکو</p> | <p>۱۸۴ جلاتی تھی درجہ اوپر خضر خدا خان خلق پہ قافل سے رکھا بھکے عش کھلے گری خاک پہ پیر کی خواہم اک شہر بادشاہ گریان سے سرور</p> | <p>۱۸۵ یاعلیٰ غیب کر خراب ہونے کے ہے ملوان بھگت کرے نہ ہونے کے ہے ہر عین خطبہ خیر پر مبنی نری ہر کھنڈن جان میں غریبوں کے ہے</p> |
| <p>۱۸۶ بیکس کی دوا اور تو کیا فاک کر گئی خون زخم کا چادر میں جاک کر گئی</p> | <p>۱۸۷ ٹڑیا جسد لبر زہر تو لہو میں اور طبل طفر کھنے لگا فوج عین</p> | |

| | | |
|---|---|--|
| <p>۴۱ شب بخیر و نازنین فاطمہ اور درج رن میں جان فاطمہ ملکہ زارین کفن فاطمہ فیت سیاہ بین فاطمہ</p> | <p>۴۲ اب کون ہو فاطمہ نازکی کون اب صبح آج کون کا گھبراہٹ ای لال چول کون اعدا ہو چلا گیا دل سوز کون ہو چراغ اب چلا گیا</p> | <p>۴۳ زنی تھی فاطمہ کی صد لالہ ای لال لال اور کون سے کون سے ای جان واد و شہ لال کے عجب آئین کے نشہ میں ای لال عجب</p> |
| <p>غل تھا یتیم سید سجاد ہو گیا لو خاندان فاطمہ برباد ہو گیا</p> | <p>مرقد اجاڑ ہو گیا مجھ دل ملول کا کوئی نہیں ہے فاتحہ خوان اب رسول کا</p> | <p>میر چراغ خلق میں خاموش ہو گیا پہلو کا درد آج فراموش ہو گیا</p> |
| <p>۴۴ بہاؤ فاک اور زہنی تھی سیاہ لڑہ ہوا زمین کو اندکی سیاہ زنی تھی طاہرہ کے صد نغان تھا شور اب غنیمت عالم ہوا سیاہ</p> | <p>۴۵ موت میں ہے تھی علی لاشہ خسودان پھر کون اور یہ تھی کتے تھے صد اس تن مروج کرید بجھانہ کوئی بھکوا بارہ کابو</p> | <p>۴۶ جسمہ فاطمہ میں فاطمہ کا بونگی ای لال کے عرش میں کابو بونگی ای لال کے عرش میں کابو بونگی ای لال کے عرش میں کابو بونگی</p> |
| <p>دریا کی موج سرب ساحل ملتی تھی مچھلی ہر اک چھل کے زمین پر پھرتی تھی</p> | <p>تر پا کیا میں ہاں نہ کچھ بس چلا مرا کاٹا ترے گلے کے برابر کھلا مرا</p> | <p>ای کردگار فاطمہ فرمادی آئی ہے بجھرم میرے لال کو مار دیا ہے</p> |
| <p>۴۷ مشتاقین چلا تھے دور ملک سلطان عین ناترے نہ تھے اور کون سے عین زیت میں تھی شعلہ مستین پہاؤ تھی ہو گیا ہو گیا مستین</p> | <p>۴۸ بیابان کون نہ تھے ناز تھا تھا جو تھے ناز تھا تھا ناز تھا تھا ملودن کے کھینچے چلا تھا تھا زبون کو اپنے چھکوا تھا تھا</p> | <p>۴۹ کامیاب تھی زور تھی عظیم زیت میں تھی شعلہ مستین پہاؤ تھی ہو گیا ہو گیا مستین پہاؤ تھی ہو گیا ہو گیا مستین</p> |
| <p>زخموں سے تیرے خون کی ندی ابل گئی بٹیا چھری ہماری کلچے پر چل گئی</p> | <p>ہو دھوپ ج تیرے تن پاک پاک پر اب یہ ہے ہو چکا اس طبعی خاک پر</p> | <p>یہ وہ ہی گوری تیغ سے جسکے سپر ہوئے یہ اسکا سر ہی جسکے حرم در بدر ہوئے</p> |

| | | |
|--|--|--|
| <p>۴۱۶ بانی سکندریہ جو پاپائی سے نکل کر کاؤنٹ بن کر پاپائی سے نکل کر نکھاسا کر پاپائی سے نکل کر ملائی دئی اور دوسرے کو</p> | <p>۴۱۷ گوئی گئی کہ ان میں کئی بزرگ ماتم میں جو پاپائی سے نکل کر پاپائی کوئی بڑا بھتیجا بھائی سے نکل کر دست جو اسکے پاس تھی</p> | <p>۴۱۸ بیرانون میں کئی تھی اور دوسرے میں جو پاپائی سے نکل کر جو اہل کین میں پاپائی سے نکل کر قصہ بکارتی باور غصبی جی</p> |
| <p>سیلی جو باری تھوئے بس بلبلانگی مقتل میں لاش سبطانی تھوئے گئی</p> | <p>اب کچھ نہیں ہو رہم کرو اسکے حال پر لال اپنے صدقہ کر چکی زہرا کو لال پر</p> | <p>زیور چھٹیکا چادرین سب لوٹی جائیگی ہرگز خورادیاں ی اب لوٹی جائیگی</p> |
| <p>۴۱۹ لو جی سر کوٹ کر کئی تھی باور بیاہتی تھی کچھ دھو دھوئے گئے ظالم فریبی چھٹے ملائی تھی ایک کچھ کئی تھی سکندریہ</p> | <p>۴۲۰ قصہ کی بات سنتے تھے کچھ اس بات سے کئے محنت کا کیا بار کھینچی کئی مند سلطان باور کچھ کچھ کئی تھی لگا لونی</p> | <p>۴۲۱ بیرانون میں کئی تھی اور دوسرے میں جو پاپائی سے نکل کر جو اہل کین میں پاپائی سے نکل کر قصہ بکارتی باور غصبی جی</p> |
| <p>تسلیم کر فریبی دن ہم جو آئے تھے کیا شاد ہو کر تھے یہ بند بھارت تھے</p> | <p>بچے لباس سلطانی کے لٹ گئے کپڑے نئے علی الیر کے لٹ گئے</p> | <p>سب غرق بحر شرم ہوئیں کائنات پر گر گر پڑیں داؤں سے سر دھان چھاپ</p> |
| <p>۴۲۲ جہاد میں سرور کئی تھی باور راؤ دھن کا لے لے لے لے لے لے زور دھن کا لے لے لے لے لے لے یو سار کی رو کو جی</p> | <p>۴۲۳ بیرانون میں کئی تھی اور دوسرے میں جو پاپائی سے نکل کر جو اہل کین میں پاپائی سے نکل کر قصہ بکارتی باور غصبی جی</p> | <p>۴۲۴ بیرانون میں کئی تھی اور دوسرے میں جو پاپائی سے نکل کر جو اہل کین میں پاپائی سے نکل کر قصہ بکارتی باور غصبی جی</p> |
| <p>چریہ اُسے خاک کا چھاپا لکالیا گردن جھکا کر زانوں میں منہ چھپا لیا</p> | <p>چلایا قتل کہ کی طرف منہ کو موڑ کر داد اکمان چل گئے پوتے کو چھوڑ کر</p> | <p>بکس میں سر پہ ایک اسد رم روئیں اسکا یہ گھر جس کو کفن تک ملا نہیں</p> |

| | | |
|--|---|---|
| <p>۲۱۹ چھٹی کی بانو شاد دل میں نے حضرت کلثوم کا لیا میں نے کسی سے نہیں دیا میں نے کسی کو جو نہیں دیا میں نے کسی کو جو نہیں دیا</p> | <p>۲۲۰ ماہر کوئی ہے بیکجا ناگمان اور سر میں نظر ساری بیجا اور سر میں نظر ساری بیجا اور سر میں نظر ساری بیجا</p> | <p>۲۲۱ عالم کوئی ہے اگر میں ملایا میں نے کسی سے نہیں دیا میں نے کسی کو جو نہیں دیا میں نے کسی کو جو نہیں دیا</p> |
| <p>دیوہ کر نہ بلو میں زہرا کی جانی کو میں اپنی ہی اکافن دوں گی جہانی کو</p> | <p>بلوہ یہ کیوں کیا ہو محمد کی آل پر ای یارو کیا گذر گئی زہرا کو لال پر</p> | <p>احسان مجھ مرین پہ ہر خدا کرو ای یارو سر مرا بھی بدن سے جدا کرو</p> |
| <p>۲۲۲ پہلے بھی نہ کہہ کیا اسے مطلقاً چادر کی نیکی چھٹی بصدیقا اس کی بکری سے وہ عمر کی تیل وہ بکری علی ملی شاہ لافقا</p> | <p>۲۲۳ خجور کھا کر گئے گائے کے پاس کامیابی اس میں نہ رہی پاس بہنوں کے ساتھ کر چکا وہ کام بانی بھی وقت دیا بہنیں</p> | <p>۲۲۴ بنیاد مار لی ہے مساجد و شمسید بڑی امام شریک و بیجا ہو شمسید بن جی کر کیا کروں مساجد و شمسید قربان ہو کر دلبر میرا ہو شمسید</p> |
| <p>لیجے خبر کہ مجھ پر ہی یہ جہن ہوئی بیٹی تھاری لوٹی گئی بے ردا ہوئی</p> | <p>وہ بول لاشکی کہوں کہو نہ حسین کی اتک بان ہر ہونٹوں سے جاہر حسین کی</p> | <p>بیخ ستم سے گردن شیر کٹ گئی سند بنی کی آج جان میں اٹ گئی</p> |
| <p>۲۲۵ انصاف کا بکھارنا ہے قصہ میر اور انہیں میں سے میر کا وہ بکھارنا عشق میں ہے میر کا وہ بکھارنا سکھ کاٹ گیا انہیں</p> | <p>۲۲۶ نہیں دل کی نہ فرخ آرزو کس کی پسینے کے گئے شاہ نیست نہیں بیان میں ہے میر کا وہ بکھارنا سکھ کاٹ گیا انہیں</p> | <p>۲۲۷ میں نے کسی سے نہیں دیا میں نے کسی کو جو نہیں دیا میں نے کسی کو جو نہیں دیا میں نے کسی کو جو نہیں دیا</p> |
| <p>آواز دی جو نہر نے تلو اور تول کر چو کما مرین زکسی آنکھوں کو کھول کر</p> | <p>قطرہ بھی اک دیانہ کسی دن کر یا س کو آیا ہوں فوج کر کے بنی کے نواسے کو</p> | <p>مان کی طرف مرین سے مگر نگاہ کی دیکھا فلک کو رو کر اور دل سزا کی</p> |

| | | |
|---|---|--|
| <p>۱۴۴ ہاگہ آگ چھینے اندر دی گئی گھر فاطمہ کا طے گا دے مصیبت اٹھا سنبھالے طوفان کو بیکر بلا چھپنے کے لیے رکھ لیا بین بین</p> | <p>۱۴۵ اس کے گرد نرودین چکیاں بھا ہا کیس کی کر شیبہ سو کوئی ذرا آیا پھر اپنے چپے میں وہ بانی جفا تیغ دوسرے کو کھٹے کر کھونے لگا</p> | <p>۱۴۶ فاطمہ کی مان بکارتی تھی کھوکھلا مان کو تباہ کرتے ہو جو حسن لال دو لہا بنو تھے اس کو ایسے بونال ریا کی دھیان دے دوں ہو چھپا</p> |
| <p>۱۴۷ سینے تو تھرکے دھلے سر کے بال تھے گرمی کو مارے چاند سو منہ لال لال تھے</p> | <p>۱۴۸ کتا تھا نیند آئی گی اب بھگو چین سے صد شکر خالی ہو گئی دنیا حسین سے</p> | <p>۱۴۹ پوچھا نہ بد کہ کس کے سب ملکر روتے ہو پھیلے پاؤں میں میدان میں سو ہوتے</p> |
| <p>۱۵۰ اس نے بھی بھوکے پیٹ میں عجب کھانے کا لڑائی تھی عجب کھانے کا لڑائی تھی بن پانی پڑا پھر اٹھا پھر بھکے بن پانی</p> | <p>۱۵۱ نیا دیا نون کا تھا شو جا جا شکستہ میں غلط و املا بان تھا حرم میں غلط و املا وان کھا لڑک کھا لڑک کھا لڑک بان بھوکے پانی پھر پانی</p> | <p>۱۵۲ عجب عجب اس کے سین پلائی تھی زینت عجب عجب بھرا لڑک کھا لڑک کھا لڑک صاحب کتا لڑک کھا لڑک کھا لڑک پانی پانی پانی پانی</p> |
| <p>۱۵۳ جسم ہوا سراگ کے شعلے بھر کتے تھے معصوم مجاہدوں کی طرح سے پھر کتے تھے</p> | <p>۱۵۴ ماتم پتا تھا فاطمہ کے نور عین کا پڑسا بھی کوئی دینے نہ آیا حسین کا</p> | <p>۱۵۵ ماری ہو نیم اب مری اولاد ہو گئی والی میں تیری مرز سے برباد ہو گئی</p> |
| <p>۱۵۶ عجب عجب دیکھ کر عجب عجب دیکھ کر عجب عجب دیکھ کر عجب عجب دیکھ کر عجب عجب دیکھ کر</p> | <p>۱۵۷ وہ کالی رات اور وہ سیاں دیکھ کر کورق تھی گریبان بھی جا جا دیکھ کر کورق تھی گریبان بھی جا جا دیکھ کر کورق تھی گریبان بھی جا جا دیکھ کر کورق تھی گریبان بھی جا جا</p> | <p>۱۵۸ کرتی تھیں تیرے کپڑے کرتی تھیں تیرے کپڑے کرتی تھیں تیرے کپڑے کرتی تھیں تیرے کپڑے کرتی تھیں تیرے کپڑے</p> |
| <p>۱۵۹ ہوشن قتل سید خوشو تمام رات جگر دہن اسیر دگر باز و تمام رات</p> | <p>۱۶۰ بابا بغیر بالی سلیمہ نہ سوئی تھی منہ اپنا ڈھانپ ڈھانپ کر ڈھانپ تھی</p> | <p>۱۶۱ بیٹھی ہوئی ہون نور دگر گھر اٹھ گیا وارث حسین سامری سے اٹھ گیا</p> |

[illegible]


ادب آئے قیدیوں کی سوازی کے اکیلا
 سونگے اہلیت محمدیہ کے سوار
 جانے سادہ پاچے تھا مریہ ہمار
 بچے کہ پیش چھپان جانے شہر

دیکھا سنان میں سر جو شہ مشرق میں کا
رائڈ وین شہر پڑ گیا ہے ہر حیل میں کا

٢٢

۱۴۴
 زبانی راوی ملک افکار بیان
 مقتل من حب حسین بیجا و کاروان
 کریم صید فغان
 سر کوپ کریم و ناتوان
 چندی
 ای عابد خجانش و مظلوم

ہوتی ہوئی رلاش نہ کر بلائی سے
جلدی ٹیجاؤ اونٹ کہ مل نین بھالی



باب الحکامی نامے کو میری بھی عمر بجاؤ
 صفر کہہ کر کوئی دین داری مہر دکھاؤ
 روٹی پہلے ہون ہے بوجدی اچھین
 کہہ کہ دو دو دھڑا رہی صدی آت و

دو دن سے ماری پیاس کے ہر دم ملکتے تھے
 دو دن وہ واری جھول میں کیا سکتے تھے

۱۳۳
 عاظمیٰ نے کہا کہ بابی نے
 بھلا ہونا اور شوق کو طبعی اٹھا قدم
 نہ لیا ہے بلکہ عاظمیٰ نے
 اپنے لیے لاشہ قیام

جبین یکا رین ای شبه منظوم الوداع
آئی جدا کر ز غیب کلثوم الوداع

٢٠

راز و دھن کی کیا سواری کا عالم کمر دن بیان
 ہر دو حسین لب اور اشک آنکھوں سے روان
 نہ کہنے نہ زدن کی نگوں پر جو حکیمان
 اور اگر آگے ادھون کے سچا و نادان

جان بھئی لیون طوق سربا تو دو جاہ کی
آتی تھی بڑیون صدایا ہاے کی



۱۴
ان کے بیٹے پڑا رہ میں عیسیٰ ہوئی جفا
ہو جانے اک کتاب جو کون وہ ہوا
موت اٹھا کر ہاتھ مخالف سے کر دیا
پوری ہوا زور می آج ہے خدا

واکرموں کی فاطمہ کے پورے
رحم سے مال بہ عتدہ حسین

| | | |
|---|--|--|
| <p>۴۸ غار میں سر در کوب لے اعدا لکھ لکھ تارین لکھ لکھ اعدا نور زلف و چین ہوا غصہ لے اعدا کوئی وارث نہ رہا سترہ لکھ اعدا</p> | <p>۴۹ یہ وہی نہیں کہنے کا پتہ جیسے جواہر گنگا کی غزل کھینچ لی غزل اٹھا کر غزل کس نے ہی ہر اک بی بی کا چھینا پتہ</p> | <p>۵۰ بی بیان کی خدیں ہر اک چہرہ میں رنج و غم ہر اک چہرہ میں رنج و غم ہر اک چہرہ میں رنج و غم ہر اک چہرہ میں</p> |
| <p>۵۱ اس کی سگی ہو کون آہ بچائے ہو ان جہا کا رون سے اللہ بچائے ہو</p> | <p>۵۲ گوتوار وکیلے خنیں بھرا کون کو زخمی نر وکی سناون کیا شانوں کو</p> | <p>۵۳ آگ پر کی قانون میں لگا دی ہو مسند احمد مختار جلا دی ہے</p> |
| <p>۵۴ کس فریاد میں کس بیکار میں کس درد میں کس غم میں کس غم میں کس غم میں کس غم میں کس غم میں</p> | <p>۵۵ کسی بی بی کی بازو میں کسی بی بی کی بازو میں کسی بی بی کی بازو میں کسی بی بی کی بازو میں</p> | <p>۵۶ بی بیان کی خدیں ہر اک چہرہ میں رنج و غم ہر اک چہرہ میں رنج و غم ہر اک چہرہ میں رنج و غم ہر اک چہرہ میں</p> |
| <p>۵۷ ہاؤم آج گرفتار ستم ہوتے ہیں جیسے پردہ تھادہ قتل میں پڑے ہیں</p> | <p>۵۸ شکر کتا تھا کہ رحم اپنے نہ کھائے کوئی بان خیر و اکر کھانے نہ پائے کوئی</p> | <p>۵۹ دوسری سنی میں کسی بی بی کو سانس اٹتی تھی لڑکھ لڑکھ کر کوئی بچہ لیے گر پڑتی تھی</p> |
| <p>۶۰ انسی چھپ چھپ کر کیا میں انسی چھپ چھپ کر کیا میں انسی چھپ چھپ کر کیا میں انسی چھپ چھپ کر کیا میں</p> | <p>۶۱ کتا تھا کہ رحم اپنے نہ کھائے کوئی بان خیر و اکر کھانے نہ پائے کوئی بان خیر و اکر کھانے نہ پائے کوئی بان خیر و اکر کھانے نہ پائے کوئی</p> | <p>۶۲ بی بیان کی خدیں ہر اک چہرہ میں رنج و غم ہر اک چہرہ میں رنج و غم ہر اک چہرہ میں رنج و غم ہر اک چہرہ میں</p> |
| <p>۶۳ بھڑام مونی دیکھ کے کٹ جائیگا جگر اس صاحب زاد کا بھٹ جائیگا</p> | <p>۶۴ ڈرہا کیا کہ ہوا قتل پر نہ ہرا کا پتہ کد و آتش بیدار کھر نہ ہرا کا</p> | <p>۶۵ حرم میں شاہ میں باور تو کیا باقی ہے سر نہ لڈو کیا باک ایک دوا باقی ہے</p> |

| | | |
|---|---|---|
| <p>۲۱۰ سچا داناں کو چھی آوار سچا داناں کو چھی آوار سچا داناں کو چھی آوار سچا داناں کو چھی آوار سچا داناں کو چھی آوار</p> | <p>۲۱۳ سچا داناں کو چھی آوار سچا داناں کو چھی آوار سچا داناں کو چھی آوار سچا داناں کو چھی آوار سچا داناں کو چھی آوار</p> | <p>۲۱۶ سچا داناں کو چھی آوار سچا داناں کو چھی آوار سچا داناں کو چھی آوار سچا داناں کو چھی آوار سچا داناں کو چھی آوار</p> |
| <p>قتل ادا ہو کر دست ہمیں کیا ہو انکی جتنا رو رو یہ چلائیں منرا ہے انکی</p> | <p>لوٹ کر زور و زکر چھر دیکھ دیتے ہو اک رو باقی ہو اسکو بھی لیتے ہو</p> | <p>مٹھ کر بولونہ اگر بھائی ہو بار ازین آزماتا ہو خدا صبر تمھارا زین</p> |
| <p>۲۱۱ سچا داناں کو چھی آوار سچا داناں کو چھی آوار سچا داناں کو چھی آوار سچا داناں کو چھی آوار سچا داناں کو چھی آوار</p> | <p>۲۱۴ سچا داناں کو چھی آوار سچا داناں کو چھی آوار سچا داناں کو چھی آوار سچا داناں کو چھی آوار سچا داناں کو چھی آوار</p> | <p>۲۱۷ سچا داناں کو چھی آوار سچا داناں کو چھی آوار سچا داناں کو چھی آوار سچا داناں کو چھی آوار سچا داناں کو چھی آوار</p> |
| <p>مثل نور شید ہر اک زور و زکر چھی اس طرف خاک لپٹ شہر دین کا پتی تھی</p> | <p>مالک تبت دوزخ ہو وہ مجبور نہیں اگر قیامت بھی آج تو کچھ دور نہیں</p> | <p>قسمت ال پیر میں لکھا ہو میں ہے اپنا کیا زور ہو منظور خدا ہو میں ہے</p> |
| <p>۲۱۲ سچا داناں کو چھی آوار سچا داناں کو چھی آوار سچا داناں کو چھی آوار سچا داناں کو چھی آوار سچا داناں کو چھی آوار</p> | <p>۲۱۵ سچا داناں کو چھی آوار سچا داناں کو چھی آوار سچا داناں کو چھی آوار سچا داناں کو چھی آوار سچا داناں کو چھی آوار</p> | <p>۲۱۸ سچا داناں کو چھی آوار سچا داناں کو چھی آوار سچا داناں کو چھی آوار سچا داناں کو چھی آوار سچا داناں کو چھی آوار</p> |
| <p>غضب حق سے کہاں بکڑ نکل جاوے آہ ایک ایسی کرونگی میں کہ چلاوے</p> | <p>اسکی مٹی کی ردا چھین کر لیا پاوے آج کو ظلم کی مشین منرا پاوے</p> | <p>جے ستم سننے کو خالق نے بنایا ہو نہ ردا تمکو میر ہے نہ سایا ہو</p> |

| | | |
|---|--|--|
| <p>۴۱ غم تو یہ ہو جو ردا چھپنی نہ جانی بھائی آپ کے لاشے بے سر پہ اڑھائی بھائی</p> | <p>۴۲ آپ جانیگا ملک سے بیماری ہے رحم کر رحم کہ مظلوم ہے آزاری ہے</p> | <p>۴۳ بھائی اس رحم کو اس پیار کو قربان ہوئے تم دعا مانگو کہ مشکل مری آسان ہوئے</p> |
| <p>۴۴ غم تو یہ ہو جو ردا چھپنی نہ جانی بھائی آپ کے لاشے بے سر پہ اڑھائی بھائی</p> | <p>۴۵ آپ جانیگا ملک سے بیماری ہے رحم کر رحم کہ مظلوم ہے آزاری ہے</p> | <p>۴۶ بھائی اس رحم کو اس پیار کو قربان ہوئے تم دعا مانگو کہ مشکل مری آسان ہوئے</p> |
| <p>۴۷ غم تو یہ ہو جو ردا چھپنی نہ جانی بھائی آپ کے لاشے بے سر پہ اڑھائی بھائی</p> | <p>۴۸ آپ جانیگا ملک سے بیماری ہے رحم کر رحم کہ مظلوم ہے آزاری ہے</p> | <p>۴۹ بھائی اس رحم کو اس پیار کو قربان ہوئے تم دعا مانگو کہ مشکل مری آسان ہوئے</p> |
| <p>۵۰ غم تو یہ ہو جو ردا چھپنی نہ جانی بھائی آپ کے لاشے بے سر پہ اڑھائی بھائی</p> | <p>۵۱ آپ جانیگا ملک سے بیماری ہے رحم کر رحم کہ مظلوم ہے آزاری ہے</p> | <p>۵۲ بھائی اس رحم کو اس پیار کو قربان ہوئے تم دعا مانگو کہ مشکل مری آسان ہوئے</p> |

۲۸۴
 خاک پر بھی تو لاش نہ کیجیو
 کب تک چھپتے رہی باخون اور چوکی بن
 پتوں ریت سے لگا کاٹنے بہار کا تن
 پور کر ہاتھ کی عوض کہ اوٹا دین

ساربان اُسراہر سلام آیا ہی
 طوق پہنے یہ سن بستہ غلام آیا ہی

۲۸۵
 کلمے یہ کھدیا سے قدم شاہ بہر
 اور کجا لڑ لگا لکھو دن کی بکھین
 جانی لاش نہ کیجیو ناگاہ جو رجب کی
 رات میں کبھی نہ دیکھو وہ نہ کیجیو

ہوش آیا تو پکاری کہ میں داری بھائی
 سر رہنہ بہن آئی ہی تمھاری بھائی

۲۸۶
 اس سید سے کیا ہے بھائی اور ہے
 آپ کی قبر کسی نے نہ بنائی ہے ہے
 لاش خون میں غوص غسل نہائی ہے
 زبان جانی کو یہ صورت نظر آئی ہے ہے

صدتے جاؤں ستم شمر حفا جو دیکھو
 کس سے باز ہو میں سن میں مر باز دو

۲۸۷
 اگر اس مال کو مونس کہ دن کی طرح
 بطرح کہنے کو قتل سے گئے اہل
 اب دعا ہی نہ قطع پیش صد سے اکرم
 کہ نہ ہو میری کوئی مری عقبیک رہے دم

فطر لطف شہنشاہ امم کافی ہے
 مدت العمر کو میں ایک یہ غم کافی ہے

۲۸۸
 کیا جو صیبا کہ بلا دالون سے
 کتبک رہون ہندین بڑی حالون سے
 مولا جو طلب کہیں تو روشنی ہو ابھی
 اور کہ جاؤں جبکہ یہ کالون سے

۲۸۹
 اک روز حیاں میں جان کھونا ہو لگا
 لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ
 پتوں سے سر کار نہ بیکر سے غرق
 پتوں کی جگہ میں بھوپا نا ہو لگا

| | | |
|--|--|---|
| <p>۴۰ جنگ قیدی در عالم کے برابر ہے غل میں اور دشمن پر ناموس ہمارے کہ با بون چھپا کر رخ اور آئے دو دوائے سر باز رکھنے کے</p> | <p>۴۱ اگر عادی ہو کر ہم قیدی بنیں تو کیا شام کے ہم قیدی بنیں نہ سب کی نذر کو ہم قیدی بنیں جسب سے چڑھ کر ہم قیدی بنیں</p> | <p>۴۲ دیکھ کر آئین میں قیدی کو لکھتے عورتوں کو کسی بھیں وہ باوجود چھپائیوں میں قیدی بنیں مصلحت میں قیدی بنیں</p> |
| <p>۴۳ بغیر ہمراہ کا عجب رنگ گلہ تہ تھا تھے تو با ہم مگر اک ایک رس بقیہ تھا</p> | <p>۴۴ ستم اہل شقاوت سے بچا لاریاں ہکو دربار کی آفت سے بچا لاریاں</p> | <p>۴۵ شکل دشمن سفاک تماشہ دیکھیں ایسے دیکھا روز کا ہم خاک تماشہ دیکھیں</p> |
| <p>۴۶ کسی گھر شعلہ کی مصیبت دوائے داد دینا ہے جو ہم اور ہر دوائے گو کہ درد وہ بدن دردہ کپڑا کا تازہ اولاد کا غم خون پر ہے</p> | <p>۴۷ اگر کہیں وہ بیباں بنیں تو کیا شام کے ہم قیدی بنیں نہ سب کی نذر کو ہم قیدی بنیں جسب سے چڑھ کر ہم قیدی بنیں</p> | <p>۴۸ اگر کہیں وہ بیباں بنیں تو کیا شام کے ہم قیدی بنیں نہ سب کی نذر کو ہم قیدی بنیں جسب سے چڑھ کر ہم قیدی بنیں</p> |
| <p>۴۹ لٹ گیا اگر کہیں چنے کو بھی کو نانہ ملا قتل وارث ہو اور بیٹھ کر رونا نہ ملا</p> | <p>۵۰ اول شام کہ وہ آخر شب دفن ہوئیں کب جنازہ کو اٹھا لگئے کب دفن ہوئیں</p> | <p>۵۱ سر پہ یہ بھی نہیں کچھ وطن داروں کے پوست دھڑکے ہمیں طاز سے رضاوں کے</p> |
| <p>۵۲ کتنی کھان جا کر چھپیں باہر کتنی کھان کوئی نظر نہ آئیں جس دل بان میں کوئی دیکھا داروں کو لگے جیسے بیگناہ کون دیکھ کر ہے جو بیگناہ</p> | <p>۵۳ اگر کہیں وہ بیباں بنیں تو کیا شام کے ہم قیدی بنیں نہ سب کی نذر کو ہم قیدی بنیں جسب سے چڑھ کر ہم قیدی بنیں</p> | <p>۵۴ اگر کہیں وہ بیباں بنیں تو کیا شام کے ہم قیدی بنیں نہ سب کی نذر کو ہم قیدی بنیں جسب سے چڑھ کر ہم قیدی بنیں</p> |
| <p>۵۵ دیکھیں اندر کا بیٹوں کا مددگار ہو تو پر وہ ہم قیدیوں کا رکھ لے کہ ستار ہو تو</p> | <p>۵۶ حق تو عادل ہو عدالت بھی کبھی ہو سکی یہ نہ سمجھے کہ قیامت بھی کبھی ہو سکی</p> | <p>۵۷ خوف سے سنوں میں سانس بھی کی کافی نرگسی آنکھیں نقاب سے چھلکی کافی</p> |

| | | |
|--|--|--|
| <p>۲۹۷ کیا کہوں غم نہ ہو جانتا ہوں تو نہ دلا ہوا اور نہ پہنچا ہوا مختار جی جہاں میں خوشنویس سب بے پروا کر کے ہر دہرے</p> | <p>۲۹۸ ہو کر کھینچ کر پانی پانی کان مروجہ میں کھینچ کر پانی آپ کی یاد میں اور فغان و غم نہیں نظر آتی نہ دیکھا ہی</p> | <p>۲۹۹ نہیں اور نہ ہو جانتا ہوں اور نہ دلا ہوا اور نہ پہنچا ہوا مختار جی جہاں میں خوشنویس سب بے پروا کر کے ہر دہرے</p> |
| <p>اپنی مانجانی کو صدمہ لگی منہ موار گئے قید پر دس مہینے کو چھوڑ چھوڑ گئے</p> | <p>رو کر جب کہتی ہر سی سہ گلا چلتا ہے اسکا منہ دیکھ کر سینے میں جگر ملتا ہے</p> | <p>نیرہ داروں کو تفتیش سے بیکار و جلدی شہیدوں کے سناؤں سے اتار و جلدی</p> |
| <p>۳۰۰ کس کو کھانوں جانی کس کو کھانوں جانی کس کو کھانوں جانی کس کو کھانوں جانی</p> | <p>۳۰۱ کس کو کھانوں جانی کس کو کھانوں جانی کس کو کھانوں جانی کس کو کھانوں جانی</p> | <p>۳۰۲ کس کو کھانوں جانی کس کو کھانوں جانی کس کو کھانوں جانی کس کو کھانوں جانی</p> |
| <p>کوئی تمہیں تو بر بھی ہر دکھاتا کوئی ہر کے سر کو بھی مجھ تک نہیں لانا کوئی</p> | <p>پاس اب کا ہیکہ آئینے ہمارے بابا لیکے صغر کو کہیں دوسرے ہمارے بابا</p> | <p>بڑا ادب نہ ہو کیا جانے کو تو لکھ لکھائے حکم دیو مجھ کو تو بھائی کا بہن سر لکھائے</p> |
| <p>۳۰۳ جی میں آتا ہوں گناہوں کا جی میں آتا ہوں گناہوں کا جی میں آتا ہوں گناہوں کا جی میں آتا ہوں گناہوں کا</p> | <p>۳۰۴ جی میں آتا ہوں گناہوں کا جی میں آتا ہوں گناہوں کا جی میں آتا ہوں گناہوں کا جی میں آتا ہوں گناہوں کا</p> | <p>۳۰۵ جی میں آتا ہوں گناہوں کا جی میں آتا ہوں گناہوں کا جی میں آتا ہوں گناہوں کا جی میں آتا ہوں گناہوں کا</p> |
| <p>میں تو پرستی دوری تھی پہ آنے دیا سخت جانی ڈگلا ساتھ کٹا نہ دیا</p> | <p>میں تو سمجھتی تھی کہ لڑکی ہر سہل جاوے گی اپنی یاد میں جان اسکی نکل جاوے گی</p> | <p>پہلے سر حسن سبز قبا جاتے ہیں ساتھ بیٹے کو شہر عقدہ کٹا جاتے ہیں</p> |

| | | |
|--|---|--|
| <p>۲۸ درخت نیربوس سے حالت نیربوس ملوک آہن میں گلاباؤں میں نیربوس خاک چھوڑنا خاک ہو چون باہر نیربوس سے عمارت کی جابا نیربوس</p> | <p>۲۹ اس گھڑی شمس کے گئے گئے بائیں گئے گئے میں گلاباؤں میں نیربوس سے عمارت نیربوس سے غیر میں نیربوس میں عمارت</p> | <p>۳۰ بولیں نیربوس کے گئے گئے بائیں گئے گئے میں گلاباؤں میں نیربوس سے عمارت نیربوس سے غیر میں نیربوس میں عمارت</p> |
| <p>روزی جلد جو طے کو کوئی آتا تھا بند لیان سوجی تھیں ملو دن کو رہتا تھا</p> | <p>قید میں نام نہ لو پر وہ نشین ہوئے کا یہ نہیں ہوئے کا ہرگز یہ نہیں ہوئے کا</p> | <p>نہے ناموس پیر کو کھلے مرد کیا دتر حیرت صندر کو کھلے مرد کیا</p> |
| <p>۳۱ غم دل میں صد سال کا نیربوس میں نیربوس میں نیربوس میں نیربوس میں نیربوس میں نیربوس میں</p> | <p>۳۲ نیربوس میں نیربوس میں نیربوس میں نیربوس میں نیربوس میں نیربوس میں نیربوس میں نیربوس میں</p> | <p>۳۳ نیربوس میں نیربوس میں نیربوس میں نیربوس میں نیربوس میں نیربوس میں نیربوس میں نیربوس میں</p> |
| <p>نیربوس کے حال یہ بندید اللہ کا تھا لڑکھڑانے میں ہر اک کام عصا آہ کا تھا</p> | <p>کوڑے تک شت مصیبت سے کھلے سر آئی یان ملک کوڑے سے بے مقنوعہ چادر آئی</p> | <p>میری صغیرا کو یہ بہت خبر جاو گی چھوڑنے کی وہ بیمار ہے مر جاو گی</p> |
| <p>۳۴ نیربوس میں نیربوس میں نیربوس میں نیربوس میں نیربوس میں نیربوس میں نیربوس میں نیربوس میں</p> | <p>۳۵ نیربوس میں نیربوس میں نیربوس میں نیربوس میں نیربوس میں نیربوس میں نیربوس میں نیربوس میں</p> | <p>۳۶ نیربوس میں نیربوس میں نیربوس میں نیربوس میں نیربوس میں نیربوس میں نیربوس میں نیربوس میں</p> |
| <p>کبھی بالوں کے کبھی ہاتھوں کے منہ دھائی اوش میں کر چھی جاتی تھیں کبھی تھیں</p> | <p>روسا جینے میں دربار میں سب کھنگے جب جنھوں کے گرنہ دیکھا تھا وہ اب</p> | <p>اگر لادکہ مرے جاہ دشمن کو دیکھیں یان ہر تخت مر شاہ انم کو دیکھیں</p> |

| | | |
|---|---|---|
| <p>۴۱ کسی بی بی کی زاری نہ تھی کسی بی بی کی زاری نہ تھی کسی بی بی کی زاری نہ تھی کسی بی بی کی زاری نہ تھی کسی بی بی کی زاری نہ تھی کسی بی بی کی زاری نہ تھی کسی بی بی کی زاری نہ تھی کسی بی بی کی زاری نہ تھی کسی بی بی کی زاری نہ تھی کسی بی بی کی زاری نہ تھی</p> | <p>۴۲ کسی بی بی کی زاری نہ تھی کسی بی بی کی زاری نہ تھی کسی بی بی کی زاری نہ تھی کسی بی بی کی زاری نہ تھی کسی بی بی کی زاری نہ تھی کسی بی بی کی زاری نہ تھی کسی بی بی کی زاری نہ تھی کسی بی بی کی زاری نہ تھی کسی بی بی کی زاری نہ تھی کسی بی بی کی زاری نہ تھی</p> | <p>۴۳ کسی بی بی کی زاری نہ تھی کسی بی بی کی زاری نہ تھی کسی بی بی کی زاری نہ تھی کسی بی بی کی زاری نہ تھی کسی بی بی کی زاری نہ تھی کسی بی بی کی زاری نہ تھی کسی بی بی کی زاری نہ تھی کسی بی بی کی زاری نہ تھی کسی بی بی کی زاری نہ تھی کسی بی بی کی زاری نہ تھی</p> |
| <p>شیر حق طیش میں آؤ تھو بنی نے روکا ہو کر راضی ہر ضاماتہ علی نے روکا</p> | <p>دن میں بھائی پر جو فوجوں کی گٹھا چھائی تھی بال کھولے میدان میں طلی آئی تھی</p> | <p>اتنا ہی یاد کہ جب فتح کا غل ہوتا تھا وان دور و دور تھی اور شاہ کا سر داتا تھا</p> |
| <p>۴۴ سانے جیسے آؤ تھو بنی نے روکا ہو کر راضی ہر ضاماتہ علی نے روکا</p> | <p>۴۵ کسی بی بی کی زاری نہ تھی کسی بی بی کی زاری نہ تھی کسی بی بی کی زاری نہ تھی کسی بی بی کی زاری نہ تھی کسی بی بی کی زاری نہ تھی کسی بی بی کی زاری نہ تھی کسی بی بی کی زاری نہ تھی کسی بی بی کی زاری نہ تھی کسی بی بی کی زاری نہ تھی کسی بی بی کی زاری نہ تھی</p> | <p>۴۶ کسی بی بی کی زاری نہ تھی کسی بی بی کی زاری نہ تھی کسی بی بی کی زاری نہ تھی کسی بی بی کی زاری نہ تھی کسی بی بی کی زاری نہ تھی کسی بی بی کی زاری نہ تھی کسی بی بی کی زاری نہ تھی کسی بی بی کی زاری نہ تھی کسی بی بی کی زاری نہ تھی کسی بی بی کی زاری نہ تھی</p> |
| <p>تجھے ملتی ہر بہت شاہ زمین کی صورت کسین چھپتی ہی نہیں بھائی بہن کی صورت</p> | <p>سر جھکا دی ہو زلوار میں نہ کھاؤ بھائی اپنی چھاتی سے لگا لوں تھیں آؤ بھائی</p> | <p>یوں تو الفت بھی اولاد تھی بھائی کی کوئی سی لڑکی کی عباس نے ستائی کی</p> |
| <p>۴۷ کسی بی بی کی زاری نہ تھی کسی بی بی کی زاری نہ تھی کسی بی بی کی زاری نہ تھی کسی بی بی کی زاری نہ تھی کسی بی بی کی زاری نہ تھی کسی بی بی کی زاری نہ تھی کسی بی بی کی زاری نہ تھی کسی بی بی کی زاری نہ تھی کسی بی بی کی زاری نہ تھی کسی بی بی کی زاری نہ تھی</p> | <p>۴۸ کسی بی بی کی زاری نہ تھی کسی بی بی کی زاری نہ تھی کسی بی بی کی زاری نہ تھی کسی بی بی کی زاری نہ تھی کسی بی بی کی زاری نہ تھی کسی بی بی کی زاری نہ تھی کسی بی بی کی زاری نہ تھی کسی بی بی کی زاری نہ تھی کسی بی بی کی زاری نہ تھی کسی بی بی کی زاری نہ تھی</p> | <p>۴۹ کسی بی بی کی زاری نہ تھی کسی بی بی کی زاری نہ تھی کسی بی بی کی زاری نہ تھی کسی بی بی کی زاری نہ تھی کسی بی بی کی زاری نہ تھی کسی بی بی کی زاری نہ تھی کسی بی بی کی زاری نہ تھی کسی بی بی کی زاری نہ تھی کسی بی بی کی زاری نہ تھی کسی بی بی کی زاری نہ تھی</p> |
| <p>بھائی تو خلق میں مانجائی کو چاہا پر نہ مانجائی تو یوں بھائی کو چاہا</p> | <p>ابھی حزمہ می گردن پہ نہ تیرا بھر جائے روکے ہاتھ کہ گھر دھڑ دھڑا بھر جائے</p> | <p>شہ زلواروں کے جب خیمہ بہت کھاؤ تھے خونیر پڑ پڑ پڑ جا کر اسے دیکھ آؤ تھے</p> |

| | | |
|--|--|--|
| <p>۲۵۰ تو جتنا عزت و کرامت ہے ایسا ظلم نہ کر تو جتنا عزت و کرامت ہے ایسا ظلم نہ کر تو جتنا عزت و کرامت ہے ایسا ظلم نہ کر تو جتنا عزت و کرامت ہے ایسا ظلم نہ کر</p> | <p>۲۵۱ تو جتنا عزت و کرامت ہے ایسا ظلم نہ کر تو جتنا عزت و کرامت ہے ایسا ظلم نہ کر تو جتنا عزت و کرامت ہے ایسا ظلم نہ کر تو جتنا عزت و کرامت ہے ایسا ظلم نہ کر</p> | <p>۲۵۲ تو جتنا عزت و کرامت ہے ایسا ظلم نہ کر تو جتنا عزت و کرامت ہے ایسا ظلم نہ کر تو جتنا عزت و کرامت ہے ایسا ظلم نہ کر تو جتنا عزت و کرامت ہے ایسا ظلم نہ کر</p> |
| <p>آیتا فائدہ انھیں لیل ہمارا لے خط کوڑے کہتے ملک میں ہزار لے خط</p> | <p>تو تھا ظلم کا بانی تو نہ انصاف کیا کیا کہ درت تھی کہ گھر قاطعہ کا کیا</p> | <p>اور کہا دختر قیاض یہ کہلاتی ہے اسکے ہاتھ کو نہ بانہ جو جو تر م آتی ہے</p> |
| <p>۲۵۳ تو جتنا عزت و کرامت ہے ایسا ظلم نہ کر تو جتنا عزت و کرامت ہے ایسا ظلم نہ کر تو جتنا عزت و کرامت ہے ایسا ظلم نہ کر تو جتنا عزت و کرامت ہے ایسا ظلم نہ کر</p> | <p>۲۵۴ تو جتنا عزت و کرامت ہے ایسا ظلم نہ کر تو جتنا عزت و کرامت ہے ایسا ظلم نہ کر تو جتنا عزت و کرامت ہے ایسا ظلم نہ کر تو جتنا عزت و کرامت ہے ایسا ظلم نہ کر</p> | <p>۲۵۵ تو جتنا عزت و کرامت ہے ایسا ظلم نہ کر تو جتنا عزت و کرامت ہے ایسا ظلم نہ کر تو جتنا عزت و کرامت ہے ایسا ظلم نہ کر تو جتنا عزت و کرامت ہے ایسا ظلم نہ کر</p> |
| <p>جنت تھاز عم وفا ظلم کے بانی تھے دوست سمجھتے تھے جنھیں دشمن جانی تھے</p> | <p>تو جتنا عزت و کرامت ہے ایسا ظلم نہ کر تو جتنا عزت و کرامت ہے ایسا ظلم نہ کر تو جتنا عزت و کرامت ہے ایسا ظلم نہ کر تو جتنا عزت و کرامت ہے ایسا ظلم نہ کر</p> | <p>کھو کر بھائی کو مصیبت میں پری ہر شب سر بار رس بستہ کٹری ہر شب</p> |
| <p>۲۵۶ تو جتنا عزت و کرامت ہے ایسا ظلم نہ کر تو جتنا عزت و کرامت ہے ایسا ظلم نہ کر تو جتنا عزت و کرامت ہے ایسا ظلم نہ کر تو جتنا عزت و کرامت ہے ایسا ظلم نہ کر</p> | <p>۲۵۷ تو جتنا عزت و کرامت ہے ایسا ظلم نہ کر تو جتنا عزت و کرامت ہے ایسا ظلم نہ کر تو جتنا عزت و کرامت ہے ایسا ظلم نہ کر تو جتنا عزت و کرامت ہے ایسا ظلم نہ کر</p> | <p>۲۵۸ تو جتنا عزت و کرامت ہے ایسا ظلم نہ کر تو جتنا عزت و کرامت ہے ایسا ظلم نہ کر تو جتنا عزت و کرامت ہے ایسا ظلم نہ کر تو جتنا عزت و کرامت ہے ایسا ظلم نہ کر</p> |
| <p>نہ کی راہ بھی کی از رہ نادانی بند اہم پہ ہنرم سے عزم کی ہوا بانی بند</p> | <p>ہر یہ و شہلا کہ میت کو کفن و تیرا میں یا کہ ہنرم سے عزم کی ہوا بانی بند</p> | <p>نہ حمایت کو ہو بھائی نہ بدر سر رہے کس قدر نبیہ را شہ زبان آوار ہے</p> |

| | | |
|--|---|--|
| <p>۲۶۳ زین غناک جو ست پونہ دانت کوئی گھٹا جالی مواد لست چشت کوئی فادہ کش نشہ دہن کہے کوئی دہی</p> | <p>۲۶۴ جعفر پورے پتھر کی پتھر بابا پورے پتھر کی پتھر کان میں درویش سارہ سا پتھر پورے اس درویش کی پتھر</p> | <p>۲۶۵ بچہ بچہ کما جوتے سہا بچہ بچہ کما جوتے سہا بچہ بچہ کما جوتے سہا بچہ بچہ کما جوتے سہا</p> |
| <p>خستہ جان ل میں جو آتا ہر وہ کہ لہریں سخن سخن غریبوں کے بھی سہیتے ہیں</p> | <p>تحقیق آٹھ ہزارہ پتھر کی پتھر میں جو پتھر کی پتھر بالیان بھی پتھر</p> | <p>محمد کرتی ہوں وصیت ہی کربا دہلی اور اسی کو جو بھی حکمرانی مر جا دہلی</p> |
| <p>۲۶۶ کھوکھو کے بولا وہ علی کا دہن کھوکھو کے بولا وہ علی کا دہن کھوکھو کے بولا وہ علی کا دہن کھوکھو کے بولا وہ علی کا دہن</p> | <p>۲۶۷ بابا پتھر کی پتھر پتھر بابا پتھر کی پتھر پتھر بابا پتھر کی پتھر پتھر بابا پتھر کی پتھر پتھر</p> | <p>۲۶۸ حاکم القول کی پتھر پتھر حاکم القول کی پتھر پتھر حاکم القول کی پتھر پتھر حاکم القول کی پتھر پتھر</p> |
| <p>پاپ کے غم میں دل زار جوتن میں تڑپا ایسا روئی کہ سراپا لگن میں تڑپا</p> | <p>اگل خیمو کی قانون میں لگا دی اُسے اگل سندھ مرے بابا کی جلا دی اُسے</p> | <p>مر میرے کی غیر سنتے ہی وال آتا تو اور آتا کہ مرے کا نوں سے لجا تا تو</p> |
| <p>۲۶۹ گر حاکم نے باکر کما او دہن گر حاکم نے باکر کما او دہن گر حاکم نے باکر کما او دہن گر حاکم نے باکر کما او دہن</p> | <p>۲۷۰ بابا پتھر کی پتھر پتھر بابا پتھر کی پتھر پتھر بابا پتھر کی پتھر پتھر بابا پتھر کی پتھر پتھر</p> | <p>۲۷۱ حاکم القول کی پتھر پتھر حاکم القول کی پتھر پتھر حاکم القول کی پتھر پتھر حاکم القول کی پتھر پتھر</p> |
| <p>ماروا لگا تو مرے نہیں دہلی ہوں جو تم مجھ پہ پتھر ہیں وہ بیان کرتی ہوں</p> | <p>ایک درویش جلا دے کیا حال کیا سندھ پتھر کے مر گل کس طرح لال کیا</p> | <p>جان بچنے کی نہیں لے جو عالم طاری کو اسی دن سے یہ مر کا نوں سے خون جاری</p> |

| | | |
|--|--|---|
| <p>۱۰۰ گر این خیم چو دل از غمی نازد درد بچوین سر بر تو خطا باب کی یاد بچلی دکھ دیکھ ایوڑ کر گنگا بیداد بابی مجھ کو ملاو سے ہی میری یاد</p> | <p>۱۰۱ تو اس چاندی ناخوڑ لگا کر سنے ملتی تو کس نازک سیلایا سنے فون اس گردن نازک سے تیرے غم پر ایسا سنے</p> | <p>۱۰۲ خیم چو غم سے کسے حبیب کلام خوش کر سانسے پہنچے جسم شاہ زام غل و بارود کا تھڑکے لگے لگے نام اس شکر سے یہ کسے لگا حاکم شام</p> |
| <p>گیسو دنگی ملک کی ہر کمین ہیں بابا دل کھنچا جاتا ہر گم ہیں تو ہیں ہیں بابا</p> | <p>امان سرشتی ہیں کیا انھیں سمجھاؤ نہیں آؤ گردن میں چھپا کر تمھیں لیاؤ نہیں</p> | <p>شش کے پاس سے اب کو شہاد و علی دی شرشہ لکے سیکھتے سے چھپاؤ علی دی</p> |
| <p>۱۰۳ بولا حاکم کہ نہایت پر غم باب کی یاد شنت کی ہے یہ کیا شنت میں پر غم پاس جا کر جو کھلی دیکھنے لگا کہ دراز خون میں دو بابیوں کو سکھو نظر آ رہا</p> | <p>۱۰۴ خیم چو صدی کہیں غم نذران تیرے پانی سے ایک بھی سی زبان حاکم کہ تیرے غم سے بابا جان پس نہ کر سکتی ہر مری زبان</p> | <p>۱۰۵ یہ جو حاکم کا سخن بابی سر دی میں چھپا تیرے غم سے لیا اور بھی کسے لگا چلا دو سین آیا تو نے لگی سنو چھپا بابا مجھے کسے غم سے ہیں سرکھ چھپا</p> |
| <p>طشت میں گر کر بکاری کہ یہ حال کچا ہے لو پھو پھی جان ہی سر تو مرے باب کچا ہے</p> | <p>منصفی شراہ کو بن عم نہ مریاں نہیں بن پلاڑا سے کو نکرا بھی سیراب نہیں</p> | <p>جان دنگی میں اگر یوں قضا ہوو گی باب کے سر سے تو بیٹھی نہ بدھ ہوو گی</p> |
| <p>۱۰۶ گم کی ہے سر ابن علی حلائی ان کھلی سر کھو کے زبان تھاری حلائی ایسے جو کہ نہ بی بی کسے کھلائی انہی دست میں یہ کسے کھلائی</p> | <p>۱۰۷ جو کہ اشک خیم نام کی ہو چھپائی رج ملک سے بی بی و مریاں حلائی ہو علی حاکم کی ہوتی تھی تو کھچھپائی چھپائی ہو جا پر بارود نذرانی</p> | <p>۱۰۸ دور سے لہنے لگا کہ جو ظلم ناگاہ رہ کر حلائی نہ دوئی نہ دوئی ناگاہ بھی دھار دی جو کھو کر نہیں دیکھا آہ بچھری بی کو نہ بابا سے جلا کر آہ</p> |
| <p>کیا ختمی ہر لب بعل تو کھو لو بابا کیا غضب ہو گیا کچھ منہ سے تو لو بابا</p> | <p>تم ہر چین تو مجھ کو کھی نہ میں آؤ گی تسکو لینے نہیں نذران میں حسین آؤ گی</p> | <p>ظلم ایسا بھی تمہوں پر کوئی کرتا ہے یوں ساتو میں اسے جکا پڑ مرتا ہے</p> |

۱۰
 ایک ایک غلام ایک ایک چابی
 چاہی نہ چاہی فوج عمر کا دم
 چاہی نہ چاہی میں سب کو میری فوج
 ایک ایک چابی ایک ایک چابی

غم و رقتی ہوئی گرتی ہوئی نالے نہیں
 گئی نندان میں سیکھتہ کو سبھا درین

۱۱
 میری دل سے فغان آہ جگہ سے جگہ
 غم و رقتی ہوئی گرتی ہوئی نالے نہیں
 گئی نندان میں سیکھتہ کو سبھا درین
 ایک ایک غلام ایک ایک چابی

۱۲
 ایک ایک غلام ایک ایک چابی
 چاہی نہ چاہی فوج عمر کا دم
 چاہی نہ چاہی میں سب کو میری فوج
 ایک ایک چابی ایک ایک چابی

۱۳
 ایک ایک غلام ایک ایک چابی
 چاہی نہ چاہی فوج عمر کا دم
 چاہی نہ چاہی میں سب کو میری فوج
 ایک ایک چابی ایک ایک چابی

۱۴
 ایک ایک غلام ایک ایک چابی
 چاہی نہ چاہی فوج عمر کا دم
 چاہی نہ چاہی میں سب کو میری فوج
 ایک ایک چابی ایک ایک چابی

| | | |
|--|--|--|
| <p>۱۰۰ بہشت کی ساری نعمتیں میں سے بہشت کی ساری نعمتیں میں سے بہشت کی ساری نعمتیں میں سے بہشت کی ساری نعمتیں</p> | <p>۱۰۱ نہایت کی ساری نعمتیں میں سے بہشت کی ساری نعمتیں میں سے بہشت کی ساری نعمتیں میں سے بہشت کی ساری نعمتیں</p> | <p>۱۰۲ نہایت کی ساری نعمتیں میں سے بہشت کی ساری نعمتیں میں سے بہشت کی ساری نعمتیں میں سے بہشت کی ساری نعمتیں</p> |
| <p>چھوٹی بڑی غیرت بھڑمان بھیڑی ہو تو ہاتھوں دھانچہ ہو کر کیوں کو کھڑی ہو</p> | <p>ذرت حیدر سے تجھے شرم نہیں ہے کچھ روح مجھ سے تجھے شرم نہیں ہے</p> | <p>جسم تری فریاد کرنگی یہ بنی سے کیا عذر کر گیا تو رسول عربی سے</p> |
| <p>۱۰۳ نہایت کی ساری نعمتیں میں سے بہشت کی ساری نعمتیں میں سے بہشت کی ساری نعمتیں میں سے بہشت کی ساری نعمتیں</p> | <p>۱۰۴ نہایت کی ساری نعمتیں میں سے بہشت کی ساری نعمتیں میں سے بہشت کی ساری نعمتیں میں سے بہشت کی ساری نعمتیں</p> | <p>۱۰۵ نہایت کی ساری نعمتیں میں سے بہشت کی ساری نعمتیں میں سے بہشت کی ساری نعمتیں میں سے بہشت کی ساری نعمتیں</p> |
| <p>ہم آل نبی ہن ہمیں غیرت ہر برابر چھوڑ بڑی کی عنف و عصمت ہر برابر</p> | <p>میں کھلتی تھی جب کبھی در داری پر جا کے لاؤ تھے گھر میں مجھ کو دی من اٹھا کر</p> | <p>دہ بولی کہ یہ تو ہر تنہا سے سکینہ اس قید سے بہتر ہو جو مر جاے سکینہ</p> |
| <p>۱۰۶ نہایت کی ساری نعمتیں میں سے بہشت کی ساری نعمتیں میں سے بہشت کی ساری نعمتیں میں سے بہشت کی ساری نعمتیں</p> | <p>۱۰۷ نہایت کی ساری نعمتیں میں سے بہشت کی ساری نعمتیں میں سے بہشت کی ساری نعمتیں میں سے بہشت کی ساری نعمتیں</p> | <p>۱۰۸ نہایت کی ساری نعمتیں میں سے بہشت کی ساری نعمتیں میں سے بہشت کی ساری نعمتیں میں سے بہشت کی ساری نعمتیں</p> |
| <p>جو پیش خدا میں دوزخ میں بڑے ہیں تو عنف پہ بیٹھا ہو وہ سرنگے کھڑے ہیں</p> | <p>لاش انکی تو میدان شہادت میں پڑی ہو کیا انکو خبر ہے کہ وہ بلوی میں کھڑی ہو</p> | <p>جینے کی یہ مجھوس طلبکار نہیں ہے بن باب مجھ زندگی درکار نہیں ہے</p> |

| | | |
|---|---|---|
| <p>۲۰ دور گلی حاکم سے کھڑے کر کے آسوت سے دیکھ کر کھا کر بابائین و ظالم بدین در کینہ کلیانوں شمشاد و عین</p> | <p>۲۱ دیکھ کر گئے لگا لگا کر کچھ جان کا خطہ نہیں تھی آسی غریبی بازو میں اور حال درج عینا غریب سحابت کو نہ تھی</p> | <p>۲۲ ایسے کا گلا کاٹا ہے شمشاد سے فلوٹ کے سوا بھر دے سپر میری طلاس</p> |
| <p>۲۳ اسان تھانوں شمشاد و عالم نہیں دل جان بنی کر کیا ہے دم نہیں دل جان بنی کر کیا ہے دم نہیں دل جان بنی کر کیا ہے دم</p> | <p>۲۴ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ یوں کچھ کچھ کچھ کچھ دریا بن کر آسے دیکھ کر بھی کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ</p> | <p>۲۵ لوڈ بھی گوا سپر بھی مہوس ستم ہیں ناموس محمد جنہیں کہتے ہیں وہ ہم ہیں</p> |
| <p>۲۶ گھڑو کو نہ بدھیں لعل طلا کر تو بجا ہے ٹاپوں سے تن شاہ کو پا پاں کیا ہے</p> | <p>۲۷ سر و کچھ کے فرزند رسول مرقی کا کوئی نہ کرے موصلا پھر تغیر نہی کا</p> | <p>۲۸ نہیں نکل مارا نہ کچھ نہ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ</p> |
| <p>۲۹ فانسان سے تھانے کچھ کچھ سلطان سالت کو اسے کو بیا فانسان سے تھانے کچھ کچھ سلطان سالت کو اسے کو بیا</p> | <p>۳۰ نہیں نکل مارا نہ کچھ نہ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ</p> | <p>۳۱ دیکھا نہیں جی بھر کر برادر کبھی سر کو کھو دو اطمینان میں خواہر کبھی سر کو</p> |
| <p>۳۲ اب قبضے میں دم و حبش و شام ہیک اس جنگ سے تاحتر ترانام ہیک</p> | <p>۳۳ فرما کر تھو ابدی ستم اپنے ہوا تھا چودہ پیران بیا سونو کو پانی نہ ملا تھا</p> | |

| | | |
|--|--|--|
| <p>میں نے اس دنیا کو جان بوجھ کر خوشیوں سے بھرا دیا ہے میں نے اس دنیا کو جان بوجھ کر خوشیوں سے بھرا دیا ہے</p> | <p>میں نے اس دنیا کو جان بوجھ کر خوشیوں سے بھرا دیا ہے میں نے اس دنیا کو جان بوجھ کر خوشیوں سے بھرا دیا ہے</p> | <p>میں نے اس دنیا کو جان بوجھ کر خوشیوں سے بھرا دیا ہے میں نے اس دنیا کو جان بوجھ کر خوشیوں سے بھرا دیا ہے</p> |
| <p>سورج میں اک رخ جو ہو تو کوئی سہ جائے پیوندر میں ہوں میں تو پر و ابرار ہجائے</p> | <p>آنسو سر شہ کو بھی نکلاؤ لگن میں لکھ ل کو بیٹی کی زبان لیلی وہن میں</p> | <p>اعجاز دکھا دو کہ لب گور ہوں واد ظالم میں ہوں دوست میں کمزور ہوں واد</p> |
| <p>میں نے اس دنیا کو جان بوجھ کر خوشیوں سے بھرا دیا ہے میں نے اس دنیا کو جان بوجھ کر خوشیوں سے بھرا دیا ہے</p> | <p>میں نے اس دنیا کو جان بوجھ کر خوشیوں سے بھرا دیا ہے میں نے اس دنیا کو جان بوجھ کر خوشیوں سے بھرا دیا ہے</p> | <p>میں نے اس دنیا کو جان بوجھ کر خوشیوں سے بھرا دیا ہے میں نے اس دنیا کو جان بوجھ کر خوشیوں سے بھرا دیا ہے</p> |
| <p>اب بیکو کو مجھ پر اٹھا لیتی ہوں میں تو بابا کو گلے جا کر لگا لیتی ہوں میں تو</p> | <p>تیرے چہرے اوتہ اسے بابا کے سر سے مل لیتا دو گھڑی ہوئی مٹی کو پیر سے</p> | <p>میں نے اس دنیا کو جان بوجھ کر خوشیوں سے بھرا دیا ہے میں نے اس دنیا کو جان بوجھ کر خوشیوں سے بھرا دیا ہے</p> |
| <p>میں نے اس دنیا کو جان بوجھ کر خوشیوں سے بھرا دیا ہے میں نے اس دنیا کو جان بوجھ کر خوشیوں سے بھرا دیا ہے</p> | <p>میں نے اس دنیا کو جان بوجھ کر خوشیوں سے بھرا دیا ہے میں نے اس دنیا کو جان بوجھ کر خوشیوں سے بھرا دیا ہے</p> | <p>میں نے اس دنیا کو جان بوجھ کر خوشیوں سے بھرا دیا ہے میں نے اس دنیا کو جان بوجھ کر خوشیوں سے بھرا دیا ہے</p> |
| <p>ناگاہ اسے آئی ملک بابا کے سر کی دوری کشش عشق سے مشتاق ہدیہ کی</p> | <p>منہ سے پیر مردہ کی منہ مورتی کی مر جا سکی شہر کا سر چھوڑ سکی منہ</p> | <p>چچاؤ کے پھر دور نہ سمجھو سر جہ کو آتی ہیں غلی غلی سے پونی کی مرد کو</p> |

| | | |
|--|---|---|
| <p>دو دین کے نام سے دعا ہے کہ شانِ بزمِ شریعت میں دو دین کے نام سے دعا ہے کہ کینیت نشتر دو بالاد کچھو</p> | <p>۴۴۴ چھو دھان میں دھج ہوا جب دنیا ہے گر حکم مد مالک بین دیکھنا فرزند پیتی ہوئی</p> | <p>۴۴۵ سب بولے صد اشیر آئی سنائی اور مرنی ہو چکر کر شامی کے چھائی</p> |
| <p>یاجی پانچویں میں بیان دولت گویائی ہے پانچویں میں بدین بستیائی ہے</p> | <p>۴۴۶ چھو دھان میں دھج ہوا جب دنیا ہے گر حکم مد مالک بین دیکھنا فرزند پیتی ہوئی</p> | <p>۴۴۷ سب بولے صد اشیر آئی سنائی اور مرنی ہو چکر کر شامی کے چھائی</p> |
| <p>۴۴۸ چھو دھان میں دھج ہوا جب دنیا ہے گر حکم مد مالک بین دیکھنا فرزند پیتی ہوئی</p> | <p>۴۴۹ سب بولے صد اشیر آئی سنائی اور مرنی ہو چکر کر شامی کے چھائی</p> | <p>۴۵۰ چھو دھان میں دھج ہوا جب دنیا ہے گر حکم مد مالک بین دیکھنا فرزند پیتی ہوئی</p> |

| | | |
|---|---|---|
| <p>۲۰ دین کا فائدہ کیا ہے سوار کی سیال کی آواز مصلحت کی آواز سوار کی سیال کی آواز مصلحت کی آواز</p> | <p>۲۱ دین کا فائدہ کیا ہے سوار کی سیال کی آواز مصلحت کی آواز سوار کی سیال کی آواز مصلحت کی آواز</p> | <p>۲۲ دین کا فائدہ کیا ہے سوار کی سیال کی آواز مصلحت کی آواز سوار کی سیال کی آواز مصلحت کی آواز</p> |
| <p>تھارو روز کے منہ کو کھلیو آما تھا یہ گھر خدا کی قسم ہلو کھائے جاتا تھا</p> | <p>خبر نہیں کہ ہوا گل چراغ زہرا کا آجاڑ ہو گیا جنگل میں باغ زہرا کا</p> | <p>تمام شہر شایق علی کو پیار دین کا بنی کر دھڑے پہ مجمع ہر دوستدار دین کا</p> |
| <p>۲۳ دین کا فائدہ کیا ہے سوار کی سیال کی آواز مصلحت کی آواز سوار کی سیال کی آواز مصلحت کی آواز</p> | <p>۲۴ دین کا فائدہ کیا ہے سوار کی سیال کی آواز مصلحت کی آواز سوار کی سیال کی آواز مصلحت کی آواز</p> | <p>۲۵ دین کا فائدہ کیا ہے سوار کی سیال کی آواز مصلحت کی آواز سوار کی سیال کی آواز مصلحت کی آواز</p> |
| <p>خدا کرے کبھی ہجر بد نہ ہو بی بی ہنس خوشی صدوی سال تک ہو بی بی</p> | <p>وطن میں آج نہ ہر مشرق میں آتے ہیں گلے لگو رہا با حسیں آتے ہیں</p> | <p>حرم کو ساتھ جگر بند مصطفیٰ لایا علی کے لال کو بھر خیر سے خدا لایا</p> |
| <p>۲۶ دین کا فائدہ کیا ہے سوار کی سیال کی آواز مصلحت کی آواز سوار کی سیال کی آواز مصلحت کی آواز</p> | <p>۲۷ دین کا فائدہ کیا ہے سوار کی سیال کی آواز مصلحت کی آواز سوار کی سیال کی آواز مصلحت کی آواز</p> | <p>۲۸ دین کا فائدہ کیا ہے سوار کی سیال کی آواز مصلحت کی آواز سوار کی سیال کی آواز مصلحت کی آواز</p> |
| <p>زمین یہ چاندنی چمکے گی جلوہ رو سے بسکنا اب یہ مکان کیسے ہوئی خوشبو سے</p> | <p>آٹھا گرو دین حضرت پیر یو محکو علی کے چاند پہ منہ تار یو محکو</p> | <p>شگفتہ ہو گئے دل آج شہر مارا یا خزان کی فصل گئی موسم بہار آ یا</p> |

[illegible]

| | | |
|---|--|--|
| <p>۱۹ الغیب کے دل پہ پڑا ہے جسے ام سے پہچان آخاکر مانتا ہے کہ اسے پہچان کے جو وہ روز پر اب پڑی ہے اسے گھوڑے پر اب</p> | <p>۲۰ منہ فاسم نے بھی ایسا لکھ دیا ہے جس شمار کر کے بھی نہیں عباد</p> | <p>۲۱ کلمہ پڑھ کر اسے کلمہ پڑھ کر اسے کلمہ پڑھ کر اسے کلمہ پڑھ کر اسے</p> |
| <p>ہر جو خلق سے پاس اسکے جانے تھی سبھا تھا زین سے علم مشک لکھتی تھی</p> | <p>ہر ایک دوست جو تھا اسے ہر کرتا تھا وہ بادیا بھی دم سر دیکھ کے روتا تھا</p> | <p>یہ والجناب شہنشاہ خوشحال کا ہے یہ قاش زین پہ لہو قاطر کے لال کا ہے</p> |
| <p>۲۲ لو کہی ہے اس کا نشان علم کے ساتھ اس کا نشان علم کے ساتھ اس کا نشان علم کے ساتھ اس کا نشان</p> | <p>۲۳ اسی ساتھ تھا اس کا نشان لو کہی ہے اس کا نشان لو کہی ہے اس کا نشان لو کہی ہے اس کا نشان</p> | <p>۲۴ اسی ساتھ تھا اس کا نشان لو کہی ہے اس کا نشان لو کہی ہے اس کا نشان لو کہی ہے اس کا نشان</p> |
| <p>سلامت اسکا جو رکب تھا زماں میں چیتا تا آتا تھا سو کھی زبان بانی میں</p> | <p>شبیہ خاص میر کو کیا کیا گھوڑے بنا ہمیں علی اکبر کو کیا کیا گھوڑے</p> | <p>پڑا رہا جو زمین پر یہ اسکا جامہ ہے کفن ملانے جسے اسکا یہ عامہ ہے</p> |
| <p>۲۵ بنا تھا اس کا نشان علم کے ساتھ اس کا نشان علم کے ساتھ اس کا نشان علم کے ساتھ اس کا نشان</p> | <p>۲۶ اسی ساتھ تھا اس کا نشان لو کہی ہے اس کا نشان لو کہی ہے اس کا نشان لو کہی ہے اس کا نشان</p> | <p>۲۷ اسی ساتھ تھا اس کا نشان لو کہی ہے اس کا نشان لو کہی ہے اس کا نشان لو کہی ہے اس کا نشان</p> |
| <p>بنی ہر قبر جہان اس مقام کو صدقے قد علم کو اور اس خوشترام کو صدقے</p> | <p>ہر لگام چوڑا ہے ہوتا آتا تھا برہنہ سر کے سائیں روتا آتا تھا</p> | <p>قدم رکھتا ہوں غش ہو کو جب کاوی تھے اسی سمنہ کی گردن میں ہاتھ ڈالتے تھے</p> |

| | | |
|---|--|---|
| <p>۲۵ ہوئی جیو جیو جیو جیو جیو جیو الذین سرتی جیو جیو جیو جیو جیو جیو کلیجہ تمام سے امیر جیو جیو جیو جیو جیو جیو سینہ مالون کو کھولا بدیدہ جیو جیو جیو جیو جیو جیو کرنا گمان ہوئی معلوم جیو جیو جیو جیو جیو جیو</p> | <p>۲۶ ارو خاک مدینہ جیو جیو جیو جیو جیو جیو بنی کا لاڈلا تم سے جیو جیو جیو جیو جیو جیو جکین فاطمہ کے زخم سے جیو جیو جیو جیو جیو جیو ہماری نسبت کا نقشہ جیو جیو جیو جیو جیو جیو</p> | <p>۲۷ ہی حال بننے زین مرد خاک زین زین سردن کو سب کر آکھون جیو جیو جیو جیو جیو جیو امام زاد کے نانی سے لے جیو جیو جیو جیو جیو جیو عمار یونین جیو جیو جیو جیو جیو جیو جیو</p> |
| <p>ان لشردن بہ شہید و نگور و وار تھے عمار یون بہ کٹھا ٹوب کار کا لے تھے</p> | <p>فیقر ہو گئے ہم قتل بادشاہ ہوا وہم کو ماہ محرم کی گھڑیا ہوا</p> | <p>بنی کر دھسے یہ چہرہ دم وہ کاروان ہو گیا فغان دآہ کاغل تلبہ آسمان ہو گیا</p> |
| <p>۲۸ کروں ہم کی ساری جیو جیو جیو جیو جیو جیو علم ہون کر اور فوج جیو جیو جیو جیو جیو جیو کسی جاک کریاں جیو جیو جیو جیو جیو جیو ہو وہی جیو جیو جیو جیو جیو جیو جیو</p> | <p>۲۹ ہماری ساری گئے جیو جیو جیو جیو جیو جیو ہمارے سائے قاسم جیو جیو جیو جیو جیو جیو ہماری سائے جان جیو جیو جیو جیو جیو جیو ہماری سائے عباس جیو جیو جیو جیو جیو جیو</p> | <p>۳۰ بھلائی کو بجا داناؤں جیو جیو جیو جیو جیو جیو عصا تو تمام کر جیو جیو جیو جیو جیو جیو فیتہ قاسم جیو جیو جیو جیو جیو جیو اور علیبت جیو جیو جیو جیو جیو جیو جیو</p> |
| <p>عمار یونین تو ماتم تھا بین ہوڑ تھے امام باقریہ گردن جھکا ڈرو تے تھے</p> | <p>بھولنے پیا سو کو بغین دھار یا مارین ہماری شیر جان کو کٹا ریاں مارین</p> | <p>ہوئی فریون یہ پیدیا رسول اللہ حسین مگر فریادیا رسول اللہ</p> |
| <p>۳۱ عامیہ نہ تھا دین جیو جیو جیو جیو جیو جیو اک سے تھے کر جیو جیو جیو جیو جیو جیو فیاست آئی جیو جیو جیو جیو جیو جیو حسین جیو جیو جیو جیو جیو جیو جیو</p> | <p>۳۲ پس تو میرے جیو جیو جیو جیو جیو جیو لے کر جیو جیو جیو جیو جیو جیو ہم جیو جیو جیو جیو جیو جیو جیو جیو جیو جیو جیو جیو جیو</p> | <p>۳۳ ہو ابو جعفر جیو جیو جیو جیو جیو جیو کر کر اسبارک جیو جیو جیو جیو جیو جیو دھاک کی پاتھ جیو جیو جیو جیو جیو جیو نیما جیو جیو جیو جیو جیو جیو جیو</p> |
| <p>بدن سے ولیر ہر اکسہ امار لیا ہمارے باب کو فوج ستم نے مار لیا</p> | <p>ہمارا قافلہ بحرین ڈوب گیا جہاز آل بنی کر بلا میں ڈوب گیا</p> | <p>یتیم ہو کے یہ ناشاد کام آیا ہے پر کو کھو کے وطن میں غلام آیا ہے</p> |

| | | |
|--|---|---|
| <p>۴۴۴ ہر کسے کی بات سونے میں کیا خدایہ پاد کو فوج کشدین رہا نشان پر ایک اور زمین پر لئے ہم ایسے کہ بابا کو دیکھنے</p> | <p>۴۴۵ ہر کسے کی بات سونے میں ہوں کہ ہر کسے کی بات سونے میں تکی تکی تکی تکی تکی تکی تکی تکی تکی تکی تکی تکی</p> | <p>۴۴۶ ہر کسے کی بات سونے میں ہوں کہ ہر کسے کی بات سونے میں تکی تکی تکی تکی تکی تکی تکی تکی تکی تکی تکی تکی</p> |
| <p>ندون کو تھی مہین رحمت نہ چین راتوں کو جگر دیا تھا رس کے ہمارے ہاتھوں کو</p> | <p>درم ہر شانوں پر دیکھتے ہیں استخوان نانا یہ میر بازو پر رکھی ہیں نشان نانا</p> | <p>دکھائی دیا ہر سب گھر لیا ہوا لوگو ارے بد مر اتم سے کیا ہوا لوگو</p> |
| <p>۴۴۷ ہر کسے کی بات سونے میں ہوں کہ ہر کسے کی بات سونے میں تکی تکی تکی تکی تکی تکی تکی تکی تکی تکی تکی تکی</p> | <p>۴۴۸ ہر کسے کی بات سونے میں ہوں کہ ہر کسے کی بات سونے میں تکی تکی تکی تکی تکی تکی تکی تکی تکی تکی تکی تکی</p> | <p>۴۴۹ ہر کسے کی بات سونے میں ہوں کہ ہر کسے کی بات سونے میں تکی تکی تکی تکی تکی تکی تکی تکی تکی تکی تکی تکی</p> |
| <p>یزید فی مہین لوٹا دو ہائی ہے نانا بہن شہید کے مجھے کو آئی ہے نانا</p> | <p>بہن کرد و زکی آواز صاف آتی تھی صد اکسینہ زنی آسمان پہ جاتی تھی</p> | <p>بتاؤ چھاؤنی کس نہیں چھائی بابائی بتاؤ کونسی سہی بابائی بابائی</p> |
| <p>۴۵۰ ہر کسے کی بات سونے میں ہوں کہ ہر کسے کی بات سونے میں تکی تکی تکی تکی تکی تکی تکی تکی تکی تکی تکی تکی</p> | <p>۴۵۱ ہر کسے کی بات سونے میں ہوں کہ ہر کسے کی بات سونے میں تکی تکی تکی تکی تکی تکی تکی تکی تکی تکی تکی تکی</p> | <p>۴۵۲ ہر کسے کی بات سونے میں ہوں کہ ہر کسے کی بات سونے میں تکی تکی تکی تکی تکی تکی تکی تکی تکی تکی تکی تکی</p> |
| <p>یہ بعد قتل عجب تفرقہ پڑا نانا اگر ابدن کہیں اور سر کہیں گرانا</p> | <p>پکارتی تھیں شہ مشرقین کو مارا یہ کیا غضب ہوا کتے حسیلین کو مارا</p> | <p>قریب مرگ ہوں غم سے نہیں تن لوگو کہان ہر بابائی سیکھتے مری ہیں لوگو</p> |

۱۴۳

کھل کر دیکھو کہ چھائی پہ بانو و نانا
جگر ترش ہوئی بی بی حسین کی اوداد
بین اندھ بھئی نہ را کاکھو بیا بیا
ربانہ کہنے بین بانی کوئی خبر سجاد

عجیب حادثہ ہم پر گذر گیا صغرا
پسر بھی مر گئے وارث بھی گیا صغرا

۱۴۴
سنان کی جان میرے اکبر کی
جیسی خدنگ سے نغی کی گردن صغرا کی
جلی گئے پیر دین کے دھار غور کی
صغرا کی تیری اک دوہرین سب کھر کی

میں تہہ تمام ملک ننگے سر گئی بی بی
سیکنہ قید میں گھٹ گھٹ کے مر گئی بی بی

۱۴۵

نہو نیا کر کے سید کے ملاوٹ پانی
بیں جگر کی بابا بیا کی بانی
جناب قتل ہو اور بھی نہ موت تھی
میدجی دور دور ہوئے کمان پانی

ہزار حب کہ بین قافلہ سے چھوٹ گئی
امید قطع ہوئی دلی آس ٹوٹ گئی

۱۴۶
پیش ٹھانی جنابا سے بوطن بابا
زبان کے کچھ نہ کہا با حکم خن بابا
کنا خوری سے کلاما سے سکین بابا
کفن ملک نہ ملا با سے سکین بابا

خدا کو قدر سے خولی نہ کچھ ڈرا ہے ہے
تو زمین سر پر نور کو دھرا ہے ہے

۱۴۷

کیا نہ آپ کا اسٹ کچھ ادب ہے
شایا رنٹ کچھ کچھ کچھ ہے
حلی کے لال ہو چکے ہیں غصہ ہے
چھری تیری کی اور بک گل ہے

دل ستم زدہ فریاد کر کر رہتا ہے
اکلیج آپ کی غربت پہ مگر مردتا ہے

۱۴۸
کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ
سب کر دئی سب قیام کچھ کچھ
نور فاطمہ میرا ہے حسین حسین
ملاوہ فاطمہ کتا ہوا حسین حسین

یہ مرثیہ نہیں موس جہ توڑ لکھا ہے
اگر مرقع ماتم کمون تو زیب ہے

۱۰ سلام
دین غلامی نے دیکھو ش بیانی کر دیا
۱۱ اس کو زبان بے زبان کر دیا
۱۲ دشت کیا دشمن کو چو ش بیانی کر دیا
۱۳ کج داندی نے پھر کو بھی پانی کر دیا
۱۴ تیری کو فاسد آل عباد فل ہے
۱۵ ظالمون نے ساتویں سے بند پانی کر دیا
۱۶ دیو بدو دیکھایا شوق بین سلطان اشک
۱۷ آتش دوزخ کو چھینے دیکے پانی کر دیا
۱۸ اکل و حیل سے دونوں کی صانع نے لکھ
۱۹ نقش اول اذکو اذکو نقش ثانی کر دیا
۲۰ سکندر ہے نہ دارا ہے نہ کسی اور سلطان
۲۱ موت نے ان میں کیں کیں کو فانی کر دیا
۲۲ عجب سا کونون سب یا امام اویں
۲۳ قے ہے چو کھٹ کو تو بجے کائناتی کر دیا

۱ جنگی کا حال شکر شکر سے زور دیا کر دیا
۲ بکری نے شاہ کی تھپ کو پانی کر دیا
۳ ذکر بین دنیا کے آخر ہوئی عمر عزیز
۴ دل کے دل کو صوفیہ غلامی کر دیا
۵ فقر میں بھی زردی تن نے دکھایا انبار یک
۶ گروے کی پرون کو میر سے غلامی کر دیا
۷ دیکھو اپنے اوتے تکلیف کی خود چند کام
۸ مولا نے رہیں مر پانی کر دیا
۹ فقر غربت دیکے عورین کی عطا ہے فقور
۱۰ دولت عجبی کو صوفیہ میمانی کر دیا
۱۱ اندر اندر کی شہیدوں کے اعلیٰ مرتبے
۱۲ موت کو جبکی خدا نے زندگانی کر دیا
۱۳ شمع کے شعلے نے محفل میں بجھایا تھا
۱۴ غنیمت باطل و عوبے آتش زبانی کر دیا

۱۵ جین کے کتے غلامی بیانی کر دیا
۱۶ شوق نے خود کج پیری کو جوانی کر دیا
۱۷ بیچارہ سجاد حبیب دھن سے آہ کی
۱۸ نالہ دل کو عصا بے ناتوانی کر دیا
۱۹ اسے قلم سے منع کر بلا کا کھینچ کر
۲۰ تجھ کو شرف سے بہرہ دہانی کر دیا
۲۱ سید عجب کو غم نے گھلایا رستگار
۲۲ شہر کو شہر سے پیر کر دیا
۲۳ جگر جگر کو چھوٹا ہے پیر کر دیا
۲۴ دیکھو کتنے ہو چکے ہیں کو جوانی کر دیا
۲۵ شکستہ کتنے تھکے ہیں پیر کر دیا
۲۶ بیچارے پانوں تھکے ہیں پیر کر دیا
۲۷ جو بے کوئے نیست خسروانی کر دیا
۲۸ جھکا خدین کیا صغرانے وہ قاصد حال
۲۹ خط کے سب مضمون کو پیغام زبانی کر دیا

۱۰ جو بیکر کر دیا
۱۱ غلامی بیانی کر دیا
۱۲ ناتوانی کر دیا
۱۳ اوتار دیا
۱۴ ایچہ دیا
۱۵ ایچہ دیا
۱۶ ایچہ دیا
۱۷ ایچہ دیا
۱۸ ایچہ دیا
۱۹ ایچہ دیا
۲۰ ایچہ دیا
۲۱ ایچہ دیا
۲۲ ایچہ دیا
۲۳ ایچہ دیا
۲۴ ایچہ دیا
۲۵ ایچہ دیا
۲۶ ایچہ دیا
۲۷ ایچہ دیا
۲۸ ایچہ دیا

خاتمہ الطب

ایہا الغافل عن الموت والفتار لم یبشر ولم تؤنس بالذنیاء الفانیۃ۔ اور غافل از مرگ فنا خوش نہو مساعت دنیا سے
 اور اُس سے مانوس نہو عنقریب ہے کہ وہ تجھے بیوفائی کرے کہ ہمیشہ تجھے حسرت و ندامت رہے کہاں ہیں
 وہ لوگ جنہوں نے مکانات وسیع بنائے تھے اور سر ریاست پر تمکن تھے کیونکر اپنا جاہ و حشم چھوڑ کر بے اختیار تنہا
 بے مونس و یار خانہ تنگ و مارحد میں ساکن ہوئے جاے عبرت اور محل غور ہے کہ ابھی کچھ عرصہ گزرا کہ کیسے کیسے
 ہندوستان بے مثال اور عالمان باکمال مثل جناب مرزا دبیر اور جناب میر انیس اور جناب میر موسیٰ علی اللہ
 درجہ اہم فی اعلیٰ علیین و حشر ہم مع الامۃ المعصومین جنسے اس شہر لکھنؤ کو رونق تازہ اور زریں زینت بنی انداز
 تھی بقیہ حیات تھے اور آج سوائے نام کے ان صاحبوں کا نشان نہیں ملتا مگر بقائے نام کے واسطے
 بھی ضرور ہے کہ اس شخص سے کوئی خیر بطور باقیات الصالحات کے از قبیل تصنیف و تالیف وغیرہا کے
 صفحہ روزگار پر یادگار رہے ورنہ کیسا ہی باکمال ہو جب تک وہ زندہ ہے کچھ لوگ اُسکے شناسا ہیں مگر بعد
 حیات تھوڑی ہی مدت میں اُسکا ذکر تک باقی نہیں رہتا دیکھو فردوسی علیہ الرحمۃ رستم سے نامور کے حق میں
 فرماتے ہیں ۵۰ منش کردہ ام رستم داستان ہو و گرنہ یلے بود در سیستان ۵۰ اسی لیے جو صاحبان تہذیب
 اور آخرین ہیں وہ اپنی تصانیف کو بقیہ حیات بصرف زرخیر خود طبع کر دیتے ہیں تاکہ ان کے کلام کی
 اشاعت کو عرصہ بعید اور زمان مدید تک پائیداری رہے اور یہ رسم طبع مرثہ بعد از خیر اہالی مطالع میں جاری
 رہے اور اگر کوئی اہل کمال اپنی زندگی میں باقی وجہ اس دور اندیشی سے محروم رہا اور بعد وفات اُسکے
 کوئی اہل ہمت اس امر کا باعث ہوا تو دل انصاف پسند یقین کر سکتا ہے کہ روح اُس باکمال کی اس بانی خیر
 سے شاد ہوتی ہوگی فی الحقیقت اگر غور کیا جائے تو مطبع او دھا بنار پر ایسے امور کا انحصار ہے البتہ نظر مرثہ
 درکار ہے چنانچہ ان ہر سہ کلام دہرا اور بلغاے عصر سبق الاوصاف کا کلام بانحارشتی بصرف زرخیر
 خود جس قدر ممکن ہو سکا جمع کیا تھے کہ جناب مرزا دبیر سرور کا کلام دو جلدوں میں اور جناب میر انیس معذور
 کا کلام چار جلدوں میں اور جناب میر موسیٰ مرحوم کا کلام تین جلدوں میں طبع کیا زمانے کو ناز کرنا چاہیے
 کہ یہ عجب فیض اس مطبع سے جاری ہوا ہے یعنی سوائے یادگار اور باقیات الصالحات رہنے ان معذورین
 کے شایقین کم مایہ کو بھی یہ دُر شا ہوار کوڑیوں کے مول مل سکتا ہے دُر شا ہوار کی کیا حقیقت جو قریزی

اور جانکا ہی علاوہ صرف زر کثیر کے مطبع موصوف نے اس کلام بلاغت نظام کی فراہمی میں کی ہے مطبع
اپنی محنت و مشقت پر خود تازان ہے بلکہ بروقت ہجوم شائقان اور کثرت خریداران یہ شعر بزبان ہے
مختے بردار دل گذر دہر کہ ز پیشیم : من قاسل فروش دل صد پارہ خوشیم : آب واضح ہو کہ جس
طرح جناب میر انیس منفور کے کلام کا ایک زمانہ شاق ہے اسی طرح جناب میر مونس مرحوم کا کلام بھی شہرہ
آفاق ہے حقا کہ یہ شاعر گمانہ فردوسی زمانہ آغنی جناب میر نواب صاحب مرحوم المتخلص بہ مونس
بھی عجب طرح کا سخنور مکتا اور کامل ہے ہمتا گذرا ہے جسکا نظیر کیا ہے تمامی کلیات کا ہر شعر
انتخاب ہے فصاحت کے ساتھ بلاغت بھی مستزاد ہے محاورے کا کیا ذکر وہ تو موروثی خانہ زاد ہے
جس تلازمے کی دل میں لہرائی سیل توج کا سمان دکھایا ہر طرف مضامین کا دریا بہا دیا رنگینی کلام یہ
بیلون کی جان جاتی ہے بیان رزم پرستم و اسفندیار کی روح تھراتی ہے آفسوس اور ہزار آفسوس کہ یہ
وحید عصر یادگار دہر ۱۲۹۲ھ میں بعارضۃ وجع القواد راہی خلد برین ہوئے تمامی اہل عالم اس غم جانکاہ
میں مغموم و خرب ہوئے : ^{یعنی درود} ^{۱۲} داحسرتا شکار اجل شیر ہو گیا : مجلس کی شمع بجھ گئی اندھیر ہو گیا : پس
بایامے مالک مطبع موصوف منشی سید رضا حسین صاحب مرحوم ولد سید بندہ حسن صاحب مرحوم نے
اس عمدہ جلیل یعنی اجتماع ذخیرہ کلام کا انصرام اپنے ذوق لیا اور خوب اپنے فرائض منصبی کو ادا کیا
پس الحمد للہ علی احسانہ کہ یہ جلد سوم مرثیہ میر مونس باصرہ شائقان مطبع منشی نول کشور
واقعہ کا پور میں بعالی ہمتی معالے القاب عالی جناب منشی پراگ نرائن صاحب راے بہادر
دام اقبالہ مالک مطبع بمبای جلیلہ کا پرورداران مطبع باہتمام پنڈت شیام ناتھ صاحب نمبر مطبع
بمبای اپریل ۱۹۱۶ء بار اول حلیہ طبع سے محلے اور زیور طبع سے پیراستہ ہو کر مقبول شائقان ہوئی

رسم کی کتابیں و دستخطی

نسخ محمد عثمان تاج مکتب تحکیم سیر گنڈ



**ALLAMA
IQBAL LIBRARY**
UNIVERSITY OF KASHMIR
HELP TO KEEP THIS BOOK
FRESH AND CLEAN.